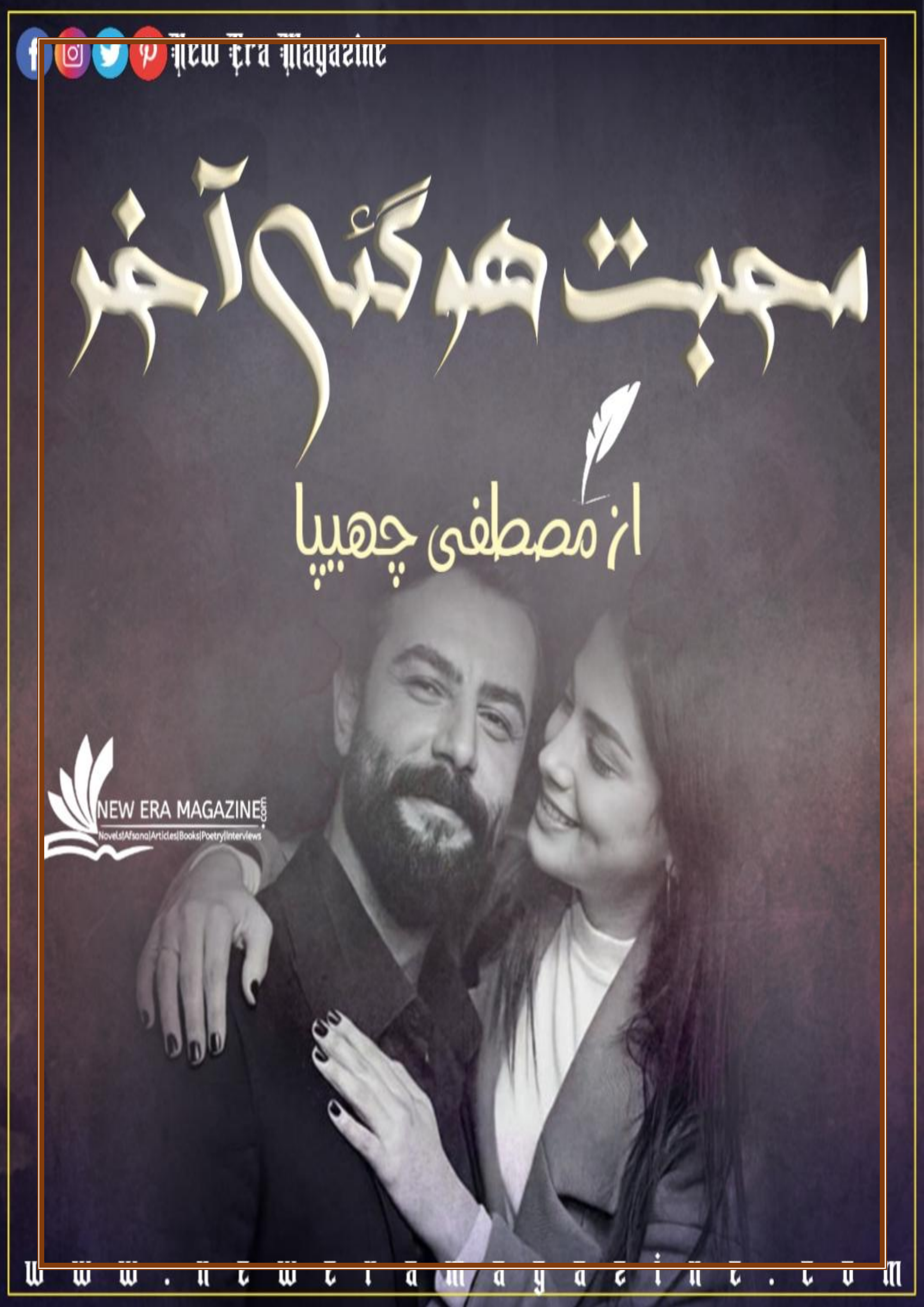
New Era Magazine
محبت ہو گئی آخر
از مصطفی چھیپا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت ہو گئی آخر

از قلم مصطفٰی چھیپا

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اندرون شہر کے ایک چھوٹے سے کیفے میں اس وقت اکا دکا میزیں ہی آباد تھیں صبح کے دس بجے کا عمل تھا دفتری اوقات کا آغاز تھا سو کیفے میں رش نہ ہونے کے برابر تھا ورنہ دفاتر کی لنچ بریک کے وقت تو یہاں تل دھرنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔اسی کیفے کے ایک قدرے الگ تھلگ میز پر ایک نوجون جوڑا آمنے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔انکے سامنے رکھی چائے کی پیالیوں سے بھاپ اٹھ رہی تھی۔مگر وہ دونوں کسی بہت اہم بحث میں الجھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ انہوں نے اب تک پیالیوں کو چھوا تک نہ تھا۔انکے نام زونیہ اور علی تھے

ملی تُمہیں نوکری کوئی۔۔۔زونیہ نے اپنے لئیر کٹ ہلکے بھورے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

کوشش کر تو رہا ہوں یار مل جائے گی تُم پریشان مت ہو۔۔

علی نے اُس کے سپید ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر محبت سے جواب دیا۔

کتنے سالوں سے میں یہی سُن رہی ہوں علی اب تو میں اکتا چُکی ہوں ہر بار ایک ہی بات سن سُن کر کہ مل جائے گی مل جائے گی۔۔۔

وُہ اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھ کے نیچے سے کھینچتے ہوئے تلخی سے بولی۔۔۔

جہاں کوئی ویکینسی آتی ہے ہر جگہ اپلائی کرتا ہوں انٹرویوز کے لیے جاتا ہوں اب تُم ہی بتاؤ اِس سے زیادہ میں کیا کروں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ بیچارگی سے بولا۔۔۔

میرے اوپر مما کا بہت دباؤ ہے شادی کا اور رشتے بھی اتنے اچھے آرہے ہیں ابھی کل ہی مما نے مجھے بتایا ہے کہ اُن کی دوست نے اپنے بیٹے کے لیے میرا رشتہ مانگا ہے اکلوتا بیٹا ہے پھر ڈاکٹر بھی ہے کلفٹن میں اپنا بنگلہ ہے۔اُس کے والد کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے اور مما پپا کسی حد تک اِس رشتے کے لئے راضی بھی ہیں اب تُم بتاؤ میں کیا کروں کیسے روکوں اُنہیں۔۔۔

وُہ علی کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا سختی سے بولی۔۔۔

تُم مجھے کیوں سنا رہی ہو یہ سب دیکھو تمہاری مرضی کے بغیر تمہارے ماں باپ تمہاری شادی نہیں کریں گے اور تُم اُنہیں منع کردو کہ تُم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

اُس نے چٹکی بجا کر حل نکالا۔۔۔

اور کس برتے پر میں اُنہیں اِس رشتے کے لئے انکار کروں کیا وجہ بتاؤں گی؟۔۔

اُس کا انداز تلخ تھا۔۔

تُم اُنہیں بتا کیوں نہیں دیتی کہ تُم مجھے پسند کرتی ہو میں تمہارے گھر والوں سے بات کروں گا اُنہیں مناؤں گا مجھے یقین ہے وُہ مان جائیں گے پلیز تُم

اُنہیں منع کردو۔۔

اُس نے زونیہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر ملتجی انداز میں کہا.
کیفے میں بیرے کے فرائض انجام دینے والے پندرہ سولہ سالہ لڑکے نے ایک
میز پر آرڈر نوٹ کرتے ہوئے اس منظر کو دیکھ کر دانت نکوسے۔

کیوں مان جائیں گے وُہ تم میں کیا ہے ایسا جو وُہ تُمھیں ہاں کریں گے نوکری
تمہارے پاس نہیں ہے گھر تمہارا اپنا نہیں ہے تمہارے ابو کا ہے ایک پھٹیچر
سے بائک کے علاوہ تمہارے پاس اپنا ہے ہی کیا۔۔۔

وُہ انتہائی ترش لہجے میں بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم اُنہیں کہنا کہ تُم مُجھ سے محبت کرتی ہو اور نوکری کا کیا ہے آج نہیں تو کل
مل ہی جاتی ہے اللہ کا شکر ہے پڑھا لکھا ہوں کوئی جاہل نہیں ہوں اور رزق تو
عورت کے نصیب کا ہوتا ہے۔۔

وُہ اُس کے تلخ سے تلخ رویے کو بھی برداشت کرجاتا تھا واقعی محبت ذلیل و
خوار کرتی ہے۔۔۔

فار گاڈ سیک علی کس دُنیا میں جی رہے ہو تُم گراؤنڈ ریئلٹیز کو دیکھو محبت سے
پیٹ نہیں بھرتا اور خالی ڈگری کا میں نے اچار نہیں ڈالنا۔۔۔

وُہ جھٹکے سے اپنے ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالتی ہوئی تضحیک آمیز اندا میں گویا

ہوئی۔۔

کچھ ٹیبلز کے فاصلے پر بیٹھے چند لوگ اُن کی جانب متوجہ ہوئے علی کو احساسِ خفت نے بری طرح دوچار کیا۔۔۔

زونی لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔

وُہ ہلکی آواز میں ذرا غصّے سے بولا۔۔۔

بھاڑ میں جائے دیکھتے ہیں تو دیکھیں۔۔

وُہ اُسی ٹون میں بولی۔۔

اچھا بس نا مل جائے گی جاب مجھے۔۔مت ٹینشن لو تم شادی میرے ساتھ ہی ہوگی تمہاری۔۔

وُہ اُس کے ہر انداز کو نظر انداز کیے اُس کا موڈ ٹھیک کرنے میں مجتہد تھا.

ٹینشن لینے کی ضرورت مجھے نہیں تمہیں ہے کیونکہ اگر میں تمہارے ہاتھوں سے گئی نا تو پھر مُجھ جیسی حسین لڑکی تمہیں ملنی نہیں۔۔۔

وُہ اِٹھلا کر بولی۔۔۔

واقعی تُم جیسی تو کہیں بھی نہیں۔۔۔

وُہ جاں نثار کرنے والے انداز میں بولا تو مقابل کروفر سے مسکرا دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دونوں ایک ہی محلے میں رہتے تھے کچھ گھروں کے فاصلے سے اور ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے علی ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا تھا جبکہ زونیہ کا گھرانہ محلے کے متمول گھرانوں میں سے تھا دونوں کی پسندیدگی نے محبت کی شکل تب اختیار کی جب وُہ دنوں ایک کوچنگ کے بعد ایک ہی یونیورسٹی میں بھی داخل ہوئے روز کا ملنا شروع ہوا اور پھر بات محبت پر آکر رُکی علی اپنی پڑھائی مکمل کرچکا تھا اور جاب کی تلاش میں خوار ہورہا تھا دوسری طرف زونیہ ہر روز کسی پروپوزل کا بتاکر اسے مزید پریشان کردیتی وُہ اُسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اُس کی من موہنی شکل کا وُہ دیوانہ تھا سُرخ و سپید رنگت پتلی ناک خم دار ہونٹ اور سبز آنکھیں جن کا وُہ اسیر تھا وُہ واقعی بہت خوبصورت تھی اتنی کے جب وہ اس کے ساتھ چلتی تھی تو رشک حسد بھری نظریں اُن کی جانب اُٹھتی تھیں۔۔۔

وُہ خود بھی کسی سے کم نہیں وُہ صرف ایک خوش شکل جوان نہیں بلکہ وہ بے حد حسین تھا۔۔اسکے چہرے و شخصیت میں عجب سی جاذبیت تھی۔

وہ مجسم وقار تھا۔۔ سراپا سحر انگیز۔

کھلتی ہوئی سانولی سنہری رنگت۔۔ بیضوی چہرے پہ بڑی بڑی سنہری آنکھیں۔۔ متناسب ناک اور بھرے بھرے عنابی لب۔۔گالوں پر تراشیدہ بھوری داڑھی۔۔

دمکتی ہوئی پر عظمت کشادہ پیشانی۔کچھ الجھے ہوئے خمدار بھورے بال اکثر پیشانی پر سایہ کیے رہتے۔

اسکی اٹھان ساحر تھی۔۔ چھ فٹ کے قریب قد اور بھری بھری جسامت۔وہ اکثر گھسی ہوئی جینز اور پرانی سی ٹی شرٹس میں ملبوس رہتا۔اور اس عام سے حلیے میں بھی وہ نظر انداز کیے جانے کے قابل نہ تھا۔

اور یہی کشش زونیہ کو اسٹیٹس کا فرق بُھلائے اُس کی جانب متلفت کرتی تھی۔۔

جو بھی کرنا ہے جلدی کرو تُم میں اب اور زیادہ نہیں روک سکتی اُنہیں۔۔

وُہ بے نیازی سے بولی۔۔۔

کرتا ہوں بس تھوڑا انتظار اور کرلو۔۔

وُہ اُس کے ہاتھ کو ہلکا سا زور دے کے بولا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ کیا آرڈر کروں کیا کھاؤ گی تُم۔۔

اب وہ دونوں نارمل انداز میں بات کر رہے تھے۔۔۔

پیسے ہیں تمھارے پاس۔۔

وُہ طنزیہ بولی۔۔

تُم نے تو بلکل ہی گیا گزرا سمجھ لیا ہے مجھے۔۔

اُسے بُرا لگا تھا۔۔۔

تمہاری یہی بات تو مجھے سب سے اچھی لگتی ہے کہ تُم باقیوں کی طرح نہیں ہو ورنہ اگر تمہارے جگہ کوئی اور ہوتا تو امیر لڑکی پھنسا کر دونوں ہاتھوں سے لوٹتا۔۔

اپنی بات کے آخر میں ہلکا سا قہقہہ لگا کر بولی۔۔۔

کیونکہ میں تمہارے ساتھ ٹائم پاس نہیں کر رہا ہوں زونیہ۔۔

وُہ متانت سے بولا تو مسکراہٹ اُس کی طرف اُچھال کر وُہ مینیو دیکھنے لگی۔۔۔

کائنات کی ہر شے جو طلوع صبح کی امید میں کہرے کے بے رحم سکوت میں دبک سی گئی تھی اب آفتاب جہاں کی مدھم بساط میں اپنا وجود مختلف آوازوں اور مناظر سے ثابت کر رہی تھی_ ٹھٹھری یخ بستہ ہوائیں اشجار و عمارات سے ٹکرا کر خوفناک آوازیں پیدا کر رہی تھیں۔

شہرِ کراچی پر تنے آسمان کا ہر زاویہ برس رہا تھا۔۔۔

نرم نرم بوندیں مٹی کو مہکا رہی تھیم موسم بے حد حسین خوشگوار۔۔دلکش اور سُہانا ہوگیا تھا ہر چیز نکھری۔۔نکھری اور دھلی دھلی نظر آرہی تھی۔پتہ بوٹا۔۔

پھول۔۔ شاخیں ہوا میں لہراتی ہوئی ٹھنڈک بکھیر رہی تھیں۔دسمبر کی شروعات تھی ہوا میں بے حد خنکی تھی۔۔۔

اُس نے موٹی پر لگے نل کو کھول کر بالٹی نیچے لگادی اور کپڑے سیدھے کرنے لگی۔۔

نور میرے لیے سینڈوِچ بنانا آج ناشتے میں بس۔۔

صبا جمائی لیتی ہوئی کمرے سے برآمد ہوئی اور فرمان جاری کردیا۔۔وُہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔

اُس نے پانی بند کرکے کپڑے بھگوئے اور سرف اُن پُرق کر وہاں سے اُٹھ گئی دوپٹہ اُتار کر رسی پر ڈالا اور اندر چلی گئی۔۔۔

وُہ حسبِ عادت سر ہلاتے ہوئے کمرے کی جھاڑ پونچھ شروع کرچکی تھی۔۔۔

اور آج دوپہر کے کھانے میں تُم نے پاستا بنانا ہے کباب تل لینا اور ہاں فرائس بھی بنا لینا بہت دِن ہوگئے کھائے نہیں۔۔۔

صبا نے پھر کمرے میں آکر دوسرا آرڈر جاری کیا۔۔

اُس کی شاہانہ فرمائشوں پورے گھر کی صفائی اور کپڑوں کی دھلائی کا سوچ کر ہی اُس کی ہمت جواب دینے لگی کل رات سے اُسے تیز بخار تھا مگر فکر کسے تھی یہاں اُسے کب کسی شخص نے انسان سمجھا تھا وُہ مشین تھی جس کے نہ کوئی

احساسات تھے نہ محسوسات۔۔۔

وُہ کچن میں آگئی وہاں رات کے گندے برتن اُسے منہ چڑا رہے تھے جبکہ وُہ رات سونے سے پہلے سارے برتن دھوکر باورچی خانہ اچھی طرح صاف کرکے گئی تھی مگر صبا اور نادیہ رات دیر تک جاگنے کی عادی تھیں اور یہ سب اُن کی بے وقت بھوک کے ہی اثرات تھے پورا کچن بکھرا ہوا تھا یوں تو وُہ کبھی بھولے بھٹکے بھی کچن میں پیر نہیں دھرتی تھیں مگر جب آتی تو حشر کرجاتیں۔۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر بالوں کو جوڑے کی شکل دی اور پھیلاوا سمیٹنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا سر شدید دُکھ رہا تھا پورے جسم میں درد کی ٹھیسیں اُٹھ رہی تھیں سخت سردی میں پکے فرش پر سونے سے اُس کا پورا جسم اکڑا ہوا تھا۔۔۔

اُس نے آلو کے پراٹھوں کے آلو اُبالنے لگ گئی اور فرج سے مرغی نکال کر صبا کے سینڈ وچ کے لیے صاف کرنے لگی۔۔۔

کبھی رُک کر ہاتھ سے اپنا سر دبانے لگتی۔۔

تیرے ہاتھ کیوں نہیں چل رہے ہیں آدھا گھنٹہ ہوگیا ہے اب تک مرغی صاف نہیں ہوئی تُجھ سے نجانے کب اُبالے کب بنائے گی۔۔

صبا نے کچن کے دروازے پر کھڑے ہوکر تحقیر آمیز انداز میں کہا۔

جی آپی بس وُہ کچن کی صفائی کر رہی تھی اِسی لیے آپ بیٹھیں بس آدھے گھنٹے میں تیار ہوجائیں گے جب تک میں آپکو بریڈ پر بٹر لگا کر دے دیتی ہوں۔

اُس نے جلدی مرغی دھوتے ہوئے کہا۔۔

میں خود لے لوں گی اِن گندے ہاتھوں سے اب تو بریڈ کو ہاتھ لگائے گی۔

وُہ نخوت سے کہتی ہوئی فریج سے مکھن نکالنے لگی اور بریڈ لے کر باہر چلی گئی۔۔۔

۔۔۔ یا اللہ میرا سر کا درد

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دوبارہ اپنا سر پکڑ کر بولی۔۔۔

جلدی کر لے نور بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔

نادیہ کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے اُس کی سماعتوں پر بم گرایا۔۔

جی آپی بس آدھا گھنٹہ۔۔

وُہ وہی سے کھڑی زور سے بولی اور اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔۔۔

علی اُن دنوں میٹرک کے امتحان دے رہا تھا پڑھائی میں ہمیشہ سے وُہ تیز تھا ہر

کلاس میں اُس کے سب سے زیادہ مارکس آتے تھے گھر کے حالات شروع سے تنگ ہی رہے تھے مگر اُسے پڑھنے کا جنون تھا اِسی لیے اُس نے اپنے باقی بہن بھائیوں کی طرح حالات سے تنگ آکر اپنی پڑھائی ادھوری نہیں چھوڑی بلکہ پڑھتا رہا اور جب اِس قابل ہوا کہ تھوڑا بہت کما سکے تو اُس نے اپنے بہن بھائیوں کی پڑھائی دوبارہ شروع کروائی۔۔۔

اُسے ہمیشہ سے ہی سبز آنکھوں والی زونیہ بڑی خوبصورت لگتی تھی اُسے اُس کے گھر سے باہر نکلنے اسکول جانے اسکول سے آنے۔۔کوچنگ جانے کوچنگ سے آنے ۔۔ اور شام میں چھت پر آنے کے سارے اوقات ازبر تھے اور صرف اُسے دیکھنے کے لئے وہ صبح صبح اُٹھ کر اپنے گھر کی چھت پر کھڑا ہو جایا کرتا تھا صرف اُس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے صرف اُس کے دیدار کے لیے کڑی دھوپ میں بھی اُس کے اسکول سے آنے کے وقت بھی چھت پر کھڑے ہوکر اُسے حسرت سے اپنی بڑی سی گاڑی سے نکلتے دیکھتا دن بدن اُس کا جنون شدت اختیار کرتا گیا اور جوانی کا خمار بھی تھا۔۔۔

وُہ اُس شام بھی چھت پر پڑے تخت پر بیٹھا اپنے بورڈ کے پرچوں کی تیاری میں مشغول تھا اچانک اُس کی گردن پر ایک چیز آکر لگی اُس نے گردن موڑ اور دیکھا تو وہ کوئی کاغذ تھا جسے گولی کی طرح بناکر پھینکا گیا تھا نظریں اِرد گرد گھما کر وُہ پھینکنے والے کو ڈھونڈنے لگا مگر کوئی نہیں دکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے رقعہ کھولا تو اس پر ایک مسکراتا ہوا چہرہ بنا ہوا تھا اور فرینڈز کے آگے سوالیہ نشان بنا ہوا تھا۔۔

وُہ تخت سے کھڑا ہوکر ریلنگ کے پاس آیا اور گلی میں دیکھنے لگا مگر اُس کی آنکھیں ناکام لوٹیں وُہ واپس جانے ہی لگا تھا غیر ارادی طور پر اُس کی نظریں زونیہ کی چھت کی طرح گئی تو وُہ اُسے مسکراتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔

اُس نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے بتایا کہ وہ رقعہ اُس نے ہی پھینکا ہے۔۔۔علی کی خوشی کی انتہا نہیں رہی اُس کی تو دلی خواہش پوری ہوگئی تھی جس لڑکی کو صرف دیکھنے کے لئے وُہ خود کو خوار کیا کرتا تھا آج وُہ خود ہی اُس کی طرف پیش قدمی کر رہی تھی۔۔۔

اُس نے سر ہلا کر اُس کے سوال کا جواب دیا تو وہ شرما کر غائب ہوگئی۔۔۔

اُس پوری رات وہ یہی سوچتا رہا کیا وُہ واقعی اتنا خوش نصیب ہے جسے وُہ بچپن سے چاہتا آرہا تھا وُہ بھی اُسے پسند کرنے لگی ہے۔۔۔

یہ سلسلہ پھر یونہی چلتا رہا وُہ دونوں اکثر چھت پر رقعے بازی کرتے تھے علی نے ضد کرکے اُسی کوچنگ سینٹر میں داخلہ لیا جہاں وہ جایا کرتی تھی روز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں تو اُس کے جذبے شدت اختیار کرتے گئے اور اب اپنی تئیں میں وُہ اُس سے شدید محبت کرتا تھا اُس کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

نور میں نے تُجھ سے کہا تھا کل رات کو میں نے سویرے سلمہ کی طرف جانا ہے میرا لان کا زمرد رنگ شلوار قمیض کو دھو کر سُکھا دیجیو پر نا تُجھ نکمی کام چور سے بس ہڈ حرامی کروا لو۔۔۔

عافیہ نے میلے کپڑوں کو گھستی نور کی پیٹھ پر زوردار دھموکا جڑتے ہوئے کہا۔۔

وُہ اپنے نِزبل جسم کے ساتھ تڑپ اُٹھی۔۔

کسی کام کی نہیں ہے تُو پورا دن پڑی رہتی ہے بس مفت کی روٹیاں تُڑوا لو کام ڈھیلے کا نہیں کرنا ہر وقت کام نہ کرنے کے حیلے۔۔

وہ مسلسل اُس کی پیٹھ پر زوردار کچوکے لگا رہی تھی۔۔

امی میرے ذہن سے نکل گیا بلکل۔۔۔

وُہ منمناتے ہوئے بولی تو عافیہ کو مزید تپ چڑھ گئی۔۔۔

کھانا ٹھونسنا تو نہیں بھولتی تُو یہ روٹی پر روٹی ڈکار جاتی ہے کام کے وقت تُجھے موت پڑ جاتی کبھی سر درد تو کبھی آنکھ درد کبھی بخار کبھی پیر ٹوٹ جاتا تیرا پتا نہیں کیسی منحوس لڑکی میرے سر ڈال گیا تیرا باپ۔۔۔

وُہ روز کا بہی کھاتہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔

امی میں کوئی دوسرا جوڑا استری کردیتی ہوں آپکا کل دوپہر ہی میں نے آپکا وُہ

پیازی رنگ والا جوڑا دھویا تھا آپ پر بڑا کھلتا بھی ہے وُہ رنگ۔۔

وُہ اب خوش آمدیں کرنے لگی ورنہ وہ جانتی عافیہ نے اُسے اُدھیڑ کر رکھ دینا تھا۔۔

وُہ واقعی تھوڑی ٹھنڈی پڑی تھیں۔۔

اور صفائی کیوں نہیں ہوئی اب تک پورا گھر مٹی میں اٹا ہوا ہے۔۔

وُہ اب دوسرا رونا لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔

بس امی یہ کپڑے دھو کر صفائی ہی کرنے لگی تھی ناشتہ بنانے میں دیر ہوگئی آپ جاکر آرام سے بیٹھیں میں آپکا ناشتہ لاتی ہوں۔۔

وُہ مسلسل اُن کا موڈ درست کرنے میں مجتھد تھی۔۔۔

بہانے ہی بہانے ہے بس۔۔۔

وُہ بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ کر اندر چلی گئیں جبکہ وُہ رسی پر لٹک رہے دوپٹے کو سینے پر پھیلا کر اُس سے ہاتھ پونچھتی اُن کے لیے ناشتے تیار کرنے رسوئی کی جانب چل دی۔۔۔

یہ لے اماں۔۔

دانیال نے شفق خاتون کے سامنے تین بِلز پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔

آگیا یہ بھی مہینے کی شروعات ہوئی نہیں بجلی گیس پانی کے بِل اژدھے کی طرح پھن پھیلائے سامنے آ کھڑے ہوتے۔۔

وُہ اپنی عینک ڈھونڈنے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔

پورے سینتیس سو پچاس کا بِل آیا ہے اِس بار اماں اور پانی کا چار سو اور گیس کا بارہ سو اسّی روپے کا۔۔

اُس نے وقفے سے اُنہیں جھٹکے دیئے۔۔۔

ہائے مرگئی یہ سینتیس سو کس خوشی میں بھیج دیا اِن لوگوں نے پورے مہینے ایک فریج اور ٹی وی کے علاوہ چلا ہی کیا ہے پنکھے تو پورے مہینے بند رہے۔۔

وُہ عینک ناک پر ٹکاتے ہوئے تشویش ناک انداز میں بولیں۔۔۔

اماں آپ بھول رہی ہو رات رات بھر بھائی کا کمپیوٹر بھی چلتا ہے۔۔

اُس نے پاندان سے چھالیہ کے تین چار دانے اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

آنے دے آج اُسے بات کرتی ہوں کمائی کا کوئی ذریعہ نہیں تو صاحبزادے کی شاہ خرچیاں ہی ختم ہونے میں نہیں آتی۔۔

ثابت چھالیہ کی گری کو سروتے نوک پر رکھ کر وُہ اُس کی کمر کو کچوکے لگاکر کترتے ہوئے بولیں۔۔۔

امّاں چھوٹا پان لگا دے نا۔۔

دانیال نے محبت بھرے انداز میں کہا تو وُہ صدقے واری۔۔

ابھی لگاتی ہوں۔۔

کہہ کر گیلے کپڑے میں لپٹے سلون پان کے چھوٹے ٹکڑے پر وُہ کتھا چونا پوتنے لگیں۔۔۔

۔۔ السلامُ علیکم

علی نے کمرے میں داخل ہوکر با آوازِ بلند سلام کیا۔۔

وعلیکم سلام آگیا محلے کی خاک چھان کر۔۔۔

کتھے سے رنگی دونوں اُنگلیاں وُہ اپنے بالوں میں پھیرتی طنزیہ انداز میں گویا ہوئیں۔۔۔

فرح ایک گلاس پانی لا دے۔۔۔

وُہ موزے اُتارتے ہوئے بولا۔۔۔

گھر سے تو ایسے نک سک کے تیار ہوکر نکلتا ہے جیسے سارے ملک کی ملیں باپ دادا کی ہیں چلا رہا اور واپسی پر وہی مسکین اُتری ہوئی شکل لے کر آجاتا۔۔

وُہ اُس پر برسنا شروع ہوچکی تھیں۔۔

امّاں میرا بلکل دِماغ نہیں کہ آپکی طنزیہ باتوں کا جواب دے سکوں شدید تھکا ہوا ہوں مجھے معاف ہی رکھیں ابھی۔۔۔

وُہ باقائدہ اُن کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولا تو شفق خاتون نے اُسے کڑی تیوریوں سے نوازا۔۔۔

یہ لے آگئے عذاب اب بھرو اِنہیں۔۔

اُنہوں نے اپنے سامنے پڑے بِل اُٹھا کر اُس کے سامنے پھینکے جو زمین پر گر گئے وُہ جُھک کر اُنہیں اُٹھانے لگا۔۔۔

اُس نے سرسری سے نظریں اُن پر ڈالیں اور اُٹھا کر سامنے رکھ دیئے۔۔۔

پورے سینتیس سو پچاس روپے کا بِل آیا ہے جبکہ پچھلے پورے مہینے صرف فریج ٹی وی اور جہاں بیٹھے وہاں کی بتیاں جلی ہیں اور فریج تو رات کو سوتے ہوئے بند کردیتی تھی میں پھر کیوں آیا اتنا بِل۔۔۔

وُہ اُسے تیکھے چتونوں سے دیکھتی ہوئیں بولیں۔۔۔

آگیا تو آگیا نا اماں اب کیا کے الیکٹرک کے باہر جاکر دھرنا دوں میں۔۔۔

وُہ اِس ہے مطلب کی بحث سے سخت عاجز آگیا تھا زونیہ کی طرف سے پریشانی کم تھی جو یہ سب بھی۔۔۔

ہاں آگیا تو آگیا ایسے بول رہا ہے جیسے تیرے باپ کی ملیں چل رہی ہیں کہیں

سرکاری ملازم لگا ہوا ہے۔۔۔

وُہ مزید سنانے کا ارداہ رکھتی تھیں۔۔

اماں بس کردے میرا سر ویسے ہی شدید دُکھ رہا ہے مزید نا خراب کر۔۔

وُہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دباتے ہوئے بعجز بولا۔۔۔

ہاں اِسی دِن کے لیے تو اتنا بڑا کیا تھا کھلا پلا کر کہ میں کو بولے گی دماغ نہ خراب کر پوری زندگی نا شوہر نے کوئی سُکھ دیا سوچا تھا اولاد سُکھ دے گی مگر میرا بولنا تو اِنہیں دِماغ خراب کرنا لگتا ہے۔۔۔

وُہ بین کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

عجیب عذاب گھر ہے بندہ کھجل خوار ہوکر گھر آئے تو یہاں الگ ذلالت لکھی ہوتی یہ نہیں کے کوئی دھوپ میں پورے پورے دِن بسوں میں خوار ہوکر آیا ہے کس کے لیے آپ لوگوں کے لئے ہی ناں مگر یہاں فکر کسے ہے ہر کسی کو اپنا آپ سب سے زیادہ مظلوم لگتا۔۔۔

وُہ بھی پھٹ پڑا۔۔۔

یہی تو سکھایا ہے میں نے ماں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے انداز دیکھ اپنا جیسے غلام ہوں تیری جمعہ جمعہ چار دِن ہوئے نہیں زمین سے اُگے ہوئے اور مُجھ سے آنکھیں ملائے گا لعنت ہے تُجھ جیسی اولاد پر۔۔۔

وُہ اب نس نس کر روتے ہوئے بولیں تو علی کو بھی اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس ہوا۔۔۔

اچھا نا اماں بس سر درد کی زیادتی کے باعث تھوڑا تلخ ہوگیا معاف کردے۔۔

وُہ اُٹھ کر اُن کے برابر میں بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں سے اُن کے گرد حصار بناکر محبت سے بولا۔۔۔

نوکری کا کیا بنا لگی کہیں پر۔۔۔؟

اُنھوں نے بھی اپنا لہجہ بدلتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔۔۔

کہاں اماں ہر جگہ سفارش چلتی ڈگری کی کوئی اہمیت ہی نہیں اور بولتے ہیں آپکے پاس تجربہ نہیں بھئی تجربہ آئے گا بھی کیسے جب تک ہمیں نوکری نہیں دو گے تو کیسے آئے گا ۔۔۔

علی نے یاسیت سے جواب دیا۔۔۔

بھائی میرا دوست ہے نا ولید اُس کے ابو کسی ملٹی نیشنل کمپنی جاب کرتے ہیں سافٹ وئیر ڈیپارٹمنٹ میں یعنی آپکی فیلڈ جو ہے تو وُہ کہہ رہے تھے جاب تو لگ جائے گی پر لاکھ ڈیڑھ دینے ہوں گے جو اوپر لوگ بیٹھیں ہیں اُن کو پکی جاب ہوگی اور آپکی کوالیفیکیشن کے مطابق تنخواہ بھی لاکھ ڈیڑھ ہوگی۔۔

دانیال نے چھالیہ کے مزید دانے اُٹھاتے ہوئے بڑی خبر سنائی۔۔۔

ہاں تو بات کر اُس کے ابے سے دیکھ علی فرح کے لیے جو زیور رکھا ہے اُس میں سے ایک سیٹ یا چوڑیاں بیچ دیتی ہوں زیور کا کیا ہے نوکری لگ جائے گی تو اور بن جائیں گے دیکھ منع مت کریو دِن بدل جائیں گے ہمارے پھر دیکھ دانیال کی پڑھائی بھی مکمل ہونے والی ہے تو بڑی کمپنی میں ہوگا تو اِس کا بھی کام ہوجائے گا۔۔۔

اُنہوں نے اُسے سمجھانے کی سعی کی کیونکہ وُہ جانتی تھیں اپنے اصول پسند بیٹے کو۔۔۔

حسبِ توقع وُہ ہتھے سے اُکھڑ گیا۔۔۔

اتنی محنت سے ڈگری حاصل اِسی لیے تو نہیں کی کہ نوکری کے لیے بھی رشوت دینی پڑے میں صاف کہہ رہا ہوں آئندہ ایسی کوئی بات کم از کم مُجھ سے تو بلکل مت کرنا اور خبردار فرح کے لیے رکھے ہوئی جیولری کو بیچنے کا سوچا بھی۔۔۔

وُہ اب اُن سے الگ ہوکر سخت غصّے سے بولا۔۔۔

ایسے بڑی نوکریاں مل گئی تُجھے کما کما کر تھک گیا بیچارہ۔۔

وُہ طنزاً بولیں۔۔۔

امی وُہ مسبب الاسباب ہے انشاءاللہ وُہ ہی کوئی اسباب پیدا کرے گا کیوں نا اُمید

ہوتی ہیں دیکھیں اوروں سے اب بھی لاکھ کروڑ گنا اچھے ہیں ہم دو وقت کی روٹی با آسانی مل جاتی اپنی چھت ہے اچھا پہننے ہیں۔۔۔

وُہ متانت سے بولا۔۔۔

مگر اللہ بھی محنت کرنے کا حکم دیتا ہے۔۔

تو ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو نہیں بیٹھا ہوں امی اپنی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں باقی اللہ کی مرضی ہے اور اللہ محنت کا حکم دیتا ہے رشوت دینے کا نہیں اُس نے صاف صاف کہا ہے رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔۔۔

اُس نے قصداً دینے پر زور دیتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

زیادہ میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے تھوڑی بہت تو چلتی ہے اِس دُنیا میں اب گزارہ نہیں۔۔

اماں آپ نے ہی ہمیں یہ سب باتیں سکھائی ہیں اور اب آپ ہی ایسا کہہ رہی ہیں۔۔۔

بلاتامل کہا گیا۔۔۔

تو کیا کریں بھوکوں مر جائیں یا یہی سسکتی بلکتی زندگی گزارتے رہیں۔۔۔

اُن کے لبوں سے شکوہ پھسلا۔۔۔

ہم اتنے بھی مظلوم نہیں اماں ہم صرف ناشکرے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اُن کی سکھائی گئیں ساری باتیں اُنہی کو لوٹا رہا تھا۔۔

فکر نا کریں پرسوں تک ٹیوشنز کی فیس مل جائے گی تو بھروا دوں گا سارے بِل۔۔۔

وُہ نرمی سے کہتا ہوا اُٹھ کر جانے لگا تو شفق خاتون نے بازو پکڑ کر دوبارہ بٹھا لیا۔۔۔

تُو کیا یہاں کھڑی فلم دیکھ رہی ہے جا جاکر بھائی کے لیے کھانا لے کر آ اور چپاتی گرم گرم ڈالنا۔۔۔

وُہ روٹھے روٹھے انداز میں اُس کی طرف دیکھ کر بولیں تو علی کو اُن پر بے اختیار پیار آیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نور۔۔۔

صبا چیختی ہوئی اُسے پورے گھر میں ڈھونڈھ رہی تھی۔۔

وُہ اپنے اسٹور نما کمرے میں ذرا دیر کو کمر سیدھی کرنے کے لئے آکر لیٹی ہی تھے کہ صبا کی آواز نے اُسے دہلا دیا۔۔۔

الٰہی خیر۔۔

اُس نے دِل ہی دل میں کہا اور ساتھ پڑا دوپٹہ سینے پر پھیلاتے ہوئے کمرے

سے باہر آگئی۔۔

جی آئی آپی۔۔

وُہ دھڑا دھڑ سیڑھیاں اُترنے لگی۔۔

جی آپی کی بچی یہ کیا کیاِ میری قمیض کے ساتھ گنوار کہیں کی۔۔۔

صباج جارحانہ تیور لیے اُس کی طرف بڑھی تو وُہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

رنگ چڑھا دیا میری قمیض پر اتنی مہنگی ہے جتنے کی تو نہیں ہے اُس سے کہیں زیادہ کی میری قمیض ہے۔۔

اُس نے شدید غصّے میں کہتے ہوئے اُس کے بال پکڑ لیے۔۔۔

آپی بہت درد ہورہاہے۔۔

اُس نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔۔۔

میری اتنی مہنگی قمیض کا بیڑہ غرق کردیا اب محترمہ کے ڈرامے ختم نہیں ہورہے جب تُجھے ہم سے نفرت اِسی طرح نکالنی ہوتی ہے تو اتنی بھولی بھالی بننے کا ڈرامہ مت کیا کر میسنی کہیں کی۔۔

اُس نے نور کے بالوں پر گرفت مزید سخت کرتے ہوئے تند لہجے میں کہا۔۔۔

آپی قسم لے لیں میں نے کچھ نہیں کیا میں نہیں جانتی کیسے رنگ چڑھ گیا میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے معاف کردیں آپی۔۔۔

وُہ جتنا اُس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی صبا مزید مضبوطی سے پکڑ لیتی۔۔۔

آپی بہت درد ہورہاہے پلیز معاف کردیں آئندہ غلطی نہیں ہوگی پلیز آپی۔۔

وُہ اب اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔

حرام خور کہیں کی سارے کام بگڑوا لو تُجھ سے میری قمیض کا تو ہوگیا نا ستیا ناس منحوس کہیں کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبا نے اُس کے بال چھوڑ کر چٹاخ چٹاخ اُسے دو طمانچے رسید کردیئے۔۔۔

وُہ اپنے ناتواں وجود کے ساتھ زمین پر جا گری۔۔

آئندہ میری چیزوں کو خراب مت کرنا ورنہ تیرا وُہ حشر کروں گی اگلی نسلیں یاد رکھیں گی تیری ہڈ حرام کہیں کی ٹھونس ٹھونس کر گیا ہوتی جارہی ہے۔۔

اُس نے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

کتنے ہی خاموش لمحے یوں ہی سرک گئے وُہ یوں ہی گٹھری بنی یخ فرش پر پڑی رہی۔۔

یہ ایک دِن کی کہانی نہیں تھی وُہ بچپن سے یہ سب سہتی آرہی تھی اُس کے

باپ سلیم کی اُس کی ماں کے ساتھ دوسری شادی تھی جو اُنھوں نے اپنی مرضی سے اور چاہت سے کی تھی عافیہ اُن کی پہلی بیوی تھی۔۔اُس کی ماں فریدہ تو اُسے پیدا کرتے ہی اِس دُنیا سے چلی گئی تو سلیم نے لاکر اُسے عافیہ کی گود میں ڈال دیا جس پر پہلے تو اُس نے ہنگامہ کھڑا کردیا مگر سلیم نے جب اُسے طلاق دینے کی دھمکی دی تو طوعاً و کرہاً اُنھوں نے اُسے برداشت کیا مگر صرف تب تک جب تک سلیم حیات رہے اُس نے بارہ جماعتیں بھی پڑھ لیں مگر جیسے ہو سلیم کی نظریں بند ہوئی اُس پر پھر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے سب سے پہلے اُس کی پڑھائی کا سلسلہ منقطع ہوا پورے گھر کی ذمےداری پہلے بھی اُس پر تھی مگر اب اُس پر ظلموں کی انتہا کردی گئی تھی چھوٹی سی چھوٹی بات پر بھی دونوں میں سے کوئی بھی اُس پر ہاتھ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتا تھا البتہ نادیہ کو اُس سے بہت ہمدری تھی اور وہ اکثر اُسے اُن دونوں کے ظلم سے بچا لیتی تھی وُہ اُن لوگوں کی بے دام غلام تھی بے مول اور بے وقعت مگر بیک وقت سب سے ضروری بھی۔۔۔

اُس نے اپنی تمام تر ہمت جمع کرکے خود کو کھڑا کیا سر مزید دُکھنے لگا تھا وُہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

ہیلو کیسی ہو۔۔؟

علی نے کال ملنے پر محبت بھرا سوال کیا۔۔

ٹھیک ہی ہوں اتنی صبح کیوں کال کی۔۔

انداز لٹھ مار تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے زونیہ تمہارا موڈ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔

اُس نے تکیہ کمر کے پیچھے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

تمہارے ہوتے ہوئے کچھ ٹھیک ہوسکتا ہے۔۔

وُہ طنزیہ بولی تو علی ہولے سے ہنس دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب میں نے کیا کردیا یار۔۔۔

تُم نے ہی تو سب کیا ہے اگر تم میری زندگی میں نہیں ہوتے تو میں روز اپنے والدین کے سامنے اور بھائیوں کے سامنے یوں ذلیل نہیں ہوتی۔۔

.لاچارگی اور غصّہ بیک وقت تھا۔۔۔

اِس طرح مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا صاف صاف باتیں کیا کرو مُجھ سے پہیلیاں مت بُجھوایا کرو۔۔۔

وُہ اُکتا کر بولا۔۔۔

تو سنو سیدھی اور کھری بات میرے گھر والے مُجھ سے سخت خفا ہیں تمہیں

میں نے بتایا تھا ناں کہ مما کے دوست کے ڈاکٹر بیٹے کا رشتہ آیا ہے۔۔

ہوں.

علی نے ہنکارا بھرا۔۔۔

تو یہ کہ اُس رشتے کو مما پپا کے ساتھ ساتھ جنید بھائی اور احسن بھائی کی منظوری بھی مل گئی ہے بس بھائی لڑکے کے متعلق کچھ معلومات کر رہے ہیں پھر وہ انہیں ہاں کردیں گے اور تُم بیٹھے بس دیکھتے رہنا۔۔

وُہ ترش لہجے میں بولی تو اُس کے دماغ کی رگیں تن گئیں۔۔۔

۔۔تُم آخر اُنہیں کب بتاؤ گی میرے بارے میں

وُہ سخت لہجے میں بولا۔۔

جب تُم اِس قابل ہوجاؤ گے کہ میں تمہیں بطور اپنی پسند کے متعارف کروا سکوں۔۔

وُہ بھی اُسی انداز میں بولی تو علی کو ناچار اپنا لہجہ نرم کرنا پڑا وُہ اُس کے ساتھ کبھی سختی سے پیش نہیں آسکتا تھا اِس بات کا اُسے بھر طور علم تھا۔۔۔

صرف پسند نہیں محبت۔۔

اُس نے قصداً تصیح کی۔۔۔

ہاں واٹ ایور۔۔

دوسری طرف سے بے لحاظی کا مظاہرہ کیا گیا۔۔

واٹ ایور نہیں اِٹس لو مائنڈ اِٹ۔۔

اُس نے تنبیہ کی۔۔

تُم کتنے پوزیسیو ہو علی اگر خُدا ناخواستہ میری تُم سے شادی ہوگئی تو تُم تو مجھے شٹر کاک برقع پہنا کر رکھو گے۔۔۔

وُہ مذاق میں بولی۔۔

ہاں تو اِس میں ہنسنے والی تو کوئی بات نہیں عورت کو خود کو چُھپا کر ہی رکھنا چاہیے کیا ضرورت ہے دوسروں کو اپنی طرف دیکھنے کی دعوت دینے کی میرا ابھی تُم پر کوئی حق نہیں اِسی لیے تُم بغیر برقعے یا عبائے کے گھومتی پھرتی ہو شادی ہوجائے گی تو تُمہیں میری پسند کے مطابق ہی چلنا ہوگا۔۔

واحد اِس معاملے میں وُہ کبھی اُس کی نہیں مان سکتا تھا بھلے اُس سے جتنی محبت سہی۔۔

تُم تو مولوی ہو پورے بھئی اچھے خاصے کپڑے پہنتی ہیں شلوار قمیض کوئی خراب کپڑے نہیں ہوتے پھر کیوں میں گھٹن

سے مروں۔۔

وُہ کوفت سے بولی۔۔۔

خیر یہ تو وقت بتائے گا۔۔

وُہ مصمم بولا۔۔۔

تُم نے اگر جلدی کچھ نہیں کیا تو پہناتے رہنا کسی واجبی شکل و صورت کی لڑکی کو برقعے اور عبائے کیونکہ میرے علاوہ تمھیں کوئی حسین لڑکی تو ملنی نہیں۔۔

اُس نے ایک ادا سے کہا۔۔

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں اور تُم بھی اپنے سو کالڈ اسٹیٹس کو بھلائے میرے ساتھ ایسے ہی نہیں ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے کروفر سے کہا کیونکہ وُہ اپنی شخصیت کے سحر سے بخوبی واقف تھا۔۔

خاصے خوش فہم ہو۔۔

ہرگز نہیں جس خوبی پر یقین ہو اُس کے لیے خوش فہمی نہیں پالی جاتی۔۔۔

مضبوط انداز میں کہا گیا۔۔۔

اچھا سنوں کل ایک جگہ انٹرویو کے لئے جانا ہے میں نے اپنی سی وی بھیجی تھی تو میل آئی ہے اچھی کمپنی ہے بس دُعا کرنا جاب مل جائے۔۔

اُس نے متانت سے کہا۔۔

انشاءاللہ۔۔

اُس نے بھی نرمی سے کہا۔۔۔

علی بارش کا موسم ہورہاہے چھت پر آؤ نا تُم اپنی میں بھی آرہی ہوں اپنی چھت پر۔۔

وُہ پُر جوش ہوکر بولی۔۔۔

اچھا رُکو ذرا منہ ہاتھ تو دھو لوں آتا ہوں پھر پاگل لڑکی۔۔۔

وُہ اُس کی اِن اداؤں پر ہی تو جان دیتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گزر جانے والی بے سکون رات کے آزردہ ہیولے سورج کی روشنی سے مات کھاتے جا رہے تھے۔

نرم خو کرنیں صبح کے سانس لینے کا پتہ دے رہی تھیں۔

رات کی بہ نسبت صبح خوشگوار تھی۔

جو باد صبا کے دیوانے پن میں مبتلا کائی‌نات کی رگ رگ میں اتر رہی تھی۔

اچانک مٹیالے بادلوں نے سورج کے آگے آ کر زمین تک کرنوں کا راستہ روک دیا اور سورج وادئی سحاب میں گویا محبوس ہو کر رہ گیا۔

نور نے تازگی سے بھر پور سانس خارج کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ کی۔

مشرقی کنارے چھوڑ کر باقی آسمان بادلوں سے ڈھکا تھا۔

وہ ابھارِ شمس کے پاس امنڈتے بادلوں کے جھنڈ کو دلچسپی سے دیکھنے لگی جس کو کرنوں کی تمازت گھائل کرنے میں پوری طرح ناکام ہوتی جا رہی تھی۔

اچانک بارشی قطرات اپنے مامن چھوڑ کر زمین کے دلدلی حصار میں گرنے لگے۔وہ چونکی۔۔۔

کبھی کبھی خواہشیں اس وقت بھی پوری ہو جاتی ہیں جب دل میں ان کا ۔۔۔ قیام ہی نہیں ہوتا۔یہ بارش۔۔ یہ سرد قطرے اس لمحے اس کے دل و دماغ میں اُمکے نہیں تھے لیکن اس کے باوجود یہ اس کی خواہش ہی تھی۔

اس نے سوئے فلک بانہیں کھولیں اور مسرت کے وفور میں گول گول گھومتی گئی۔بارش اُسے بے حد پسند تھی۔۔

چھبتا آسمانی پانی اس کے وجود میں خوشیوں کی سرتال جگاتا جا رہا تھا۔۔۔

کپڑے گیلے ہوگئے ہوں گے سارے۔۔

اپنی محو حالت پر قابو پاتے ہی پہلا خیال بجلی کی سی تیزی سے کوندا۔۔۔

خوش گوار ٹھنڈک میں بل کھاتی ہواؤں میں لہراتی وہ چھت پر جانے کے لیے

سیڑھیوں کی طرف لپک گ ئی ی۔

سر پر تنا بادلوں کا سائباں آسمانی بجلی سے کڑک اٹھا۔

وہ سیڑھیوں سے گرتے گرتے بچی اور دل پر ہاتھ رکھ کر چھت پر بھاگ گ ئی ی۔وہاں منظر ہی اور تھا۔

رسی پر ٹنگے دھلے ہوئے کپڑے ن ئی ے موسم کے عذاب کو برداشت کرنے کی سکت کہاں رکھتے تھے۔

شاید کب سے ہی پھڑ پھڑائی ے گ ئی ے اور کچھ ادھر ادھر اڑتے پھرے۔

میرے اللہ۔۔۔۔

اس نے سر پر ہاتھ مارا اور بے کراں برستی بارش کا خیال کر کے بوکھلائی ے انداز میں کپڑے سمیٹنے لگی۔

اس وقت جب کہ وہ لمحات افق سے اترا خیالی پیکر بنی نیچے گرے کپڑے اٹھا رہی تھی۔۔ اس کی نظر اچانک اٹھی۔درمیان کی دو چھتیں بھیگ گ ئی ی تھیں ۔تیسرے چھت پر کھڑا بارش میں بھیگتے علی نے اسے سرسری نظروں سے دیکھا تھا مگر پھر یکدم نظریں گھما کر سامنے کی چھت کی جانب دیکھنے لگا اُس کے لبوں پر بے اختیار دھیمی مسکراہٹ پھیلتی گئی بارش کا لمس محسوس کرتا وہ شخص وقار سے خالی بھی ہر گز نہیں تھا مگر اس کے باوجود نور نے اپنی نگاہ کو

سرسری رہنے دیا اور دھیان ہٹا کر اُس کے دھیان کی جانب نظریں مبذول کرلیں وہاں زونیہ مسکراتی ہوئی علی کو دیکھ رہی تھی۔

یہ اُس کے لیے نیا نہیں تھا ایسے کئی معاشقے وُہ روز دیکھتی تھی محلے کی چھتوں پر اُس نے گردن جھٹکی اور واپسی کی راہ لی۔۔۔

الارم بجنے کی آواز پر اُس نے آلکسی سے اپنی آنکھیں وا کیں کچھ دیر چھت کو گھورتا رہا جب تک الارم دوبارہ نا بج اُٹھا اُس نے الارم بند کرکے بڑی دقت سے خود کو گرم گرم لحاف کی اُلفت سے آزاد کرتا اُٹھ کھڑا ہوا سردیوں کی صبح لحاف سے نکلنا یوں آسان بھی نہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ نہا کر باہر نکلا تو لائٹ چلی گئی مگر شکر تھا کہ اُس نے رات میں فرح سے کپڑے استری کروا لیے تھے۔۔۔

بلیک شرٹ اور گرے ڈریس پینٹ پہنے اپنی شخصیت کے ٹھاٹھ باٹ کے ساتھ اُس کا جلوہ ہی الگ تھا یوں بھی سیاہ رنگ اُس کی صاف رنگت پر کافی اُٹھتا تھا دو تین اسپرے پرفیوم کے کرکے اُس نے بالوں کو دوبارہ سیٹ کیا اور تنقیدی نگاہ خود پر ڈال کر مطمئن ہوگیا اور موزے پہننے لگا۔۔۔

اُٹھ گیا میں ناشتہ بناتی ہوں تیرے لیے۔۔

شفق خاتون نے اُس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

اماں دیر ہوجائے گی آکر کھا لوں گا ویسے بھی انٹرویو ہے صرف۔۔

وُہ اب جوتے ہاتھ میں پکڑے باہر جانے لگا۔۔

رکھ اِسے اِدھر ہی ناشتے بغیر نہیں جائے گا تو توبہ ہے جس چیز کے لیے اتنی بھاگ دوڑ کرتے ہیں اُسی کے لئے وقت نہیں تو خاک فائدہ خواری کا۔۔

وُہ علی کی اِن لاپرواہیوں سے سخت نالاں رہتی تھیں۔۔

امّاں بھول بھی نہیں ہے۔۔

چُپ چاپ بیٹھ ایک قدم باہر نہیں نکالنا ابھی ساڑھے ساتھ ابھی بھی نہیں بجے انٹرویو تیرا دس بجے ہے بفرزون سے گلشنِ اقبال کا راستہ کوئی آدھے پون گھنٹے کا ہوگا اتنی جلدی پہنچ کر وہاں بٹ کون سا تبرک تو نے لینا ہے۔۔

اُنہوں نے اُسے اچھی خاصی ڈانٹ پلائی۔۔

اچھے جلدی لے آئیں پھر۔۔

وُہ ہار مان کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور اپنے ڈاکومنٹس کو پھر سے دیکھنے لگا۔۔۔

اُن کی واپسی پندرہ منٹ بعد ٹرے میں ہالف فرائی انڈہ اور توے پر سینکے ہوئے ٹوسٹ اور چائے کی پیالی سجائے ہوئی۔۔

یہ لے اور سکون سے ناشتہ کر جلدی جلدی بغیر چبائے نیچے اُتارنے کی ضرورت نہیں۔۔

کہہ کر وُہ اُس کے کمرے کو سمیٹنے لگی وُہ اس معاملے میں خاصا لا پرواہ تھا۔۔

میں کرلوں گا آکر آپ رہنے دو یار۔۔

علی نے ٹوسٹ کا ٹکڑا چائے کے گھونٹ کے ساتھ حلق سے نیچے اُترتے ہوئے کہا۔۔۔

وُہ بغیر جواب دیے کام کرتی رہیں علی نے بھی دوبارہ نہیں بولا کیونکہ وُہ اُسے پتا تھا اُنہیں پھیلاوے سے کتنی چڑ تھی۔۔

ہاں یاد آیا آپ بتا رہیں تھیں فرح کے رشتے کا کچھ کیا ہوا اُس کا۔۔

اُس نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔۔

ہاں خوب یاد دلایا یہ بھی بات کرتی ہوں عظمٰی سے آج۔۔

کہہ رہی تھی اگلے ہفتے دیکھنے آنا ہے اُنہوں نے پسند تو آگئی ہے اُنہیں ہماری فرح لڑکا بھی اچھا ہے عظمٰی بتا رہی تھی اکلوتا ہے اور لاکھ ڈیڑھ سے اوپر تنخواہ ہے بینک میں جاب کرتا ہے اپنی گاڑی ہے ڈیفنس میں اپنا اپارٹمنٹ بھی ہے چھ کمروں کا دکھنے میں خوش شکل ہے بظاھر تو سب ٹھیک ہے باقی اللہ بہتر جانتا بس جو بہتر ہو اللہ وہی کرے۔۔

اُنہوں نے متانت سے کہا۔۔۔

انشاءاللہ امّاں اللہ سب ٹھیک کرے گا۔۔

اگر فرح کی بات بن گئی تو تیری بھی ساتھ ہی کردوں گی اچھا ہے نا ایک ساتھ دو نپٹ جائیں گے دو تین لڑکیاں ہیں میری نظر میں۔۔

اُنہوں نے سادہ سے انداز میں کہا مگر اُس نے مضطرب ہوکر پہلو بدلا۔۔۔

ابھی صرف فرح کا سوچیں آپ میرا ابھی کیا ہے جاب تو ملِ جائے ڈھنگ کی۔۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

آج نہیں تو کل ملِ ہی جائے گی انشاءاللہ اور ویسے بھی رزق تو عورت کے نصیب کا آتا ہے۔۔

وُہ بھی اُسی انداز میں بولیں۔۔

۔۔ مگر میں نے ابھی نہیں کرنی شادی

وُہ اب جھنجھلا کر بولا۔۔

کیوں نہیں کرنی ایک تو ویسے ہی اتنی عمر نکال دی ہے اٹھائیس کا ہورہاہے تیرے تو دوستوں کے تو دو تین بچے ہوگئے ہیں۔۔

اُنہوں نے اُس کی جھنجھلاہٹ کو خاطر میں لائے بغیر کہا۔۔۔

ہاں تو اُن کے پاس اچھی نوکریاں ہیں۔۔

مُجھ سے تو جھوٹ مت ہی بولیو جیسے میں تو جانتی نہیں کس میسنی کے پیچھے اپنی جوانی برباد کر رہا دیکھ بیٹا یہ امیر زادیاں غریبوں سے دوستیاں تو کرسکتی ہیں مگر شادی نہیں شادی انہوں نے کرنی وہی اپنے ہی جیسے امیر چاچے مامے یا ماں باپ کے دوست کے بدصورت لڑکوں سے کرنی اور دوسرے ملک دفعان ہو جانا۔۔۔

اُنہیں زونیہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں بقول اُن کے پھیکی شلجم بے نور چہرے والی۔۔

اچھا امّاں بس۔۔

اُس نے ہاتھ اُٹھا کر انہیں ٹوک دیا۔۔

آج تو میرا منہ بند کروا رہے ہے کل کو جب وہ واقعی ایسا کرے گی نا تب عقل آنی تجھے بد عقلے۔۔

وُہ گہرا سانس لے کر تاسف سے بولیں۔۔۔

اب میں چلتا ہوں دیر ہوجائے گی ورنہ۔۔

وُہ اُٹھتے ہوئے بولا اور ہاتھ دھو کر جوتے اٹھائے کمرے سے نکل گیا ۔۔۔وُہ بھی اُس کے پیچھے ہولیں۔۔

رُک اِدھر ایک منٹ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے جوتے پہنتے علی سے کہا تو وہ کھڑا ہوکر سامنے آگیا۔۔

اُنہوں نے دعائیں پڑھ کر پھونکی اور اُس کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

ساتھ خیریت سے جا ساتھ خیریت سے آ اللہ کامیاب کرے میرے بچے کو۔۔

خُدا حافظ اماں۔۔

وُہ دعائیں لے کر رخصت ہوگیا۔۔۔

اللہ کی امان میں۔۔

وہ پیچھے سے بولیں۔۔

یا اللہ میرے اِس بچے کا دِل مت ٹوٹنے دینا میں ماں ہوں جانتی ہوں باہر سے جتنا مضبوط بن جائے مگر بہت معصوم ہے میرا بچہ بس سب خیر کرنا میرے مالک۔۔

اپنی دُعا کے آخر میں خود آمین کہتے ہوئے اُنہوں نے نظروں سے اوجھل ہونے کا تک اُس کی بائک کا پیچھا کیا تھا پھر کنڈی لگا کر واپس مڑ گئیں۔۔۔

ٹریفک اُسے برائے نام ہی ملا تھا وُہ آدھے گھنٹے سے بھی جلدی آفس پہنچ گیا تھا جہاں اُس کا انٹرویو تھا ابھی نو بج رہے تھے اور انٹرویو دس بجے تھے وُہ ریسیپشن سے معلوم کرکے ویٹنگ ایریا میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

وُہ جیب سے موبائل نکال کر فیس بک سرفنگ کرنے لگا۔۔

ایک نئی میل کی نوٹیفکیشن نے اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔۔

ایکسکیوز می سر۔۔

ریسیپشن پر کھڑی خوش شکل لڑکی نے نرمی سے اُسے بُلایا۔۔۔

یس۔۔

وُہ موبائل لاک کرتا ہوا بولا۔۔

سر آگئے ہیں اور وُہ انٹرویو کے لئے آپکو بلا رہے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینک یو سو مچ۔۔

وُہ تشکر سے کہتا ہوا لڑکی کے بتائے گئے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

دروازے پر پہنچ کر اُس نے ناک کیا۔۔

کم اِن۔۔

اندر سے آواز آئی تو وُہ اللہ کا نام لے کر اندر داخل ہوگیا۔۔۔

السلامُ علیکم سر گڈ مارننگ۔۔

وُہ نرم مسکراہٹ سجائے بولا۔۔

پلیز بیٹھئے۔۔

اُنہوں نے پروفیشنل انداز میں سامنے رکھی کُرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

علی نے اپنے ڈاکومنٹس اُن کے آگے کردیے۔۔۔

impressive but you dont have any working experience you are just holding a degree---

اُنہوں نے ترچھی نگاہ اُس پر ڈال کر کہا۔۔

yes but if I get a chance so Ill prove myself...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔۔

we Dont do experiments ali subhan we need experienced guy for this post--

علی اُن کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔

بٹ سر تجربہ تو کام کرنے سے ہی آتا ہے ناں جبکہ کوئی چانس ہی نہیں دے گا تو کیسے آئے گا۔۔

اُس نے متانت سے کہا۔۔

پر جناب ہم اپنی کمپنی کی اتنی اہم پوسٹ نا تجربہ کار اِنسان کو کیسے اپوائنٹ کرلیں۔۔

دو ٹوک انداز تھا۔۔۔

اوکے سر تھینک یو۔۔

وُہ جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

بیسٹ آف لک ینگ مین۔۔

وُہ شاید رٹے ہوئے جملے بولنے کا عادی تھا کسی مشین کی طرح تب ہی اُس کے کسی انداز میں کوئی گرم جوشی نہیں تھی۔۔۔

فون پر رکھا اُس کا فون بج اُٹھا تو وہ فون اُٹھا کر بات کرنے میں مصروف ہوگیا اور علی باہر نکل گیا۔۔۔

ہاں ہاں یار تیرے بھائی کی جاب پکی ہے بس آج فارمیلیٹی پوری کرلوں انٹرویوز کی بورڈ ممبرز کو بھی جواب دینا ہے۔۔

تو بے فکر رہے اگلے ہفتے سے تیرا بھائی اِس آفس میں ہوگا۔۔

وُہ اپنے ڈاکومنٹس لینے واپس آیا تھا کہ اندر سے آتی آواز سُن کر رُک گیا سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔

وُہ ابھی فون پر بات ہی کر رہا تھا علی دوبارہ کمرے میں داخل ہوا وُہ بوکھلا

۔۔۔۔گیا

میرے کچھ ڈاکومنٹس رہ گئے ہیں وہی لینے آیا ہوں۔۔

سامنے پڑی ٹیبل سے اپنی مطلوبہ شے اُٹھاتا ایک تیز نظر اُس پر ڈالتا باہر آگیا۔۔۔

وُہ جتنا پُر اُمید ہوکر گھر سے نکلا تھا اُتنی ہی بیزار شکل لیے واپسی جارہا تھا۔۔۔

موجودہ عہد عالمی سطح پر بظاہر نظریاتی جمود کا شکار ہے جس کو دیکھنے سے یوں لگتا ہے کہ کوئی نئ سوچ۔۔ طرزِ فکر اور انسانیت کو آگے کی جانب لے جانے والی بصیرت منظر عام پر موجود نہیں جبکہ حالاتِ زندگی دن بدن مشکل ہوتے جا رہے ہیں۔ایسی کیفیت سماج کی کئی پرتوں کو خاص طور پر مڈل کلاس۔۔ جو کہ بے صبری اور جلد بازی کی نفسیات کی حامل ہوتی ہے۔۔ پر مایوسی حاوی کر دیتی ہے۔علی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا پچھلے چار سالوں سے وُہ اچھی جاب کے لئے خوار ہورہا تھا مگر نہ ملنے پر پھر کوئی چھوٹی موٹی نوکری کرلیتا پیٹ کا دوزخ اور گھر چلانے کی خاطر اور یہی بات نوجوانوں میں یہ مایوسی بیگانگی میں تبدیل ہوتی جاتی ہے اس وجہ سے ہمارے عہد کی نوجوان نسل سیاسی اور سوال یہ ہے کہ موجودہ نظام کے اس زوال 1 معاشرتی بیگانگی کا شکار نظر ہے۔ کے عہد میں جو زوال پذیر سیاست اور اخلاقیات نوجوان نسل کے سامنے ہے کیا وہ اس قابل ہے کہ جس سے کسی بھی طرح کی جرٔت رکھی جا سکے۔

موجودہ نظام میں سکول کالج اور یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے نظریات سوائے روزگار کی منڈی میں نوجوانوں کی قیمت بڑھانے اور گھٹانے کے اور کیا دے رہے ہیں؟

اور یہ نظام اپنے تاریخی بحران کے عہد میں روزگار کی منڈی کو بھی سکیڑتا جا رہا ہے ایسے میں اکیسویں صدی کی نوجوان نسل کے پاس سوائے بیگانگی کے کونسا راستہ رہ جاتا ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کرنے سے مصیبت ٹل نہیں جاتی۔

بیگانگی اور فرار۔۔ سطح پر نظر آنے والی مایوسی۔۔ حالات و واقعات کے زبردست ہتھوڑوں سے چاک ہو جاتے ہیں اور زندگی کے بنیادی سوالات جس میں سیاست۔۔ معیشت کے متعلق سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے اور اسی ضرورت کے تحت نوجوان اپنے عہد کے تلخ تجربات سے سیکھتے ہوئے وہ نتائج اور نظریات اخذ کرتے ہیں جو انسانی سماج کی ترقی کے لیے لازمی ہوتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام جہاں اپنی پیدائش سے ہی طبقاتی تضادات کا شکار رہا ہے وہاں طبقاتی کشمکش اور محنت کش عوام اور نوجوانوں کی بغاوتیں بھی اس نظام کا ایک خاصہ ہیں۔

سرمایہ داری کے مختلف ادوار میں مختلف سیاسی و سماجی نظریات کے تحت یہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیاسی جدوجہد جاری ہے اور بڑے انقلابات تاریخ میں رونما ہوئے ان میں سب سے موثر اور سماجی شعور کو متاثر کر نے والا سب سے بڑا سیاسی و معاشی نظریہ سوشلزم کا ہے۔۔ جس کا عظیم تجربہ روس کی سرزمین پہ پہلی دفعہ کیا گیا لیکن اس انقلاب کی افسر شاہانہ زوال پذیری اور ایک ملک میں سوشلزم کے غیر مارکسی نظریے کی وجہ سے یہ انقلاب بھی ناکام ہوا اور اس ناکامی نے نوجوانوں اور محنت کشوں کے اندر مایوسی کو فروغ دیا۔

سرمایہ دارانہ نظام ہی انسانیت کی حتمی منزل ہے اور اس پر تاریخ کاخاتمہ ہو چکا ہے۔۔ انقلابات ماضی کا قصہ بن چکے ہیں۔۔ مارکسزم اور سوشلزم غلط ثابت ہو چکے ہیں اور اب سب مڈل کلاس ہیں۔۔ اب وہ نسل اپنے سامنے سرمایہ درانہ نظام کے حقیقی کردار کو دیکھنے لگی ہے کہ حتمی طور پر یہ نظام صرف اور صرف سرمایہ دار طبقے کے مفادات کے تحت چلتا ہے اور بحرانات کے عہد میں بھی اسی طبقے کے مفادات کا تحفظ کیا جاتا ہے۔اِس عہد میں سرمایہ داری کے بحران نے نئی نسل کے شعور پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔۔

اور یہی وجوہات اِنسان کو خودکشیوں تک لے جاتی ہے جب دن رات محنت کرکے میرٹ پر آگے بڑھنے والوں کے ساتھ یہ ہوگا تو مایوسی پھیلتی اور وُہ پھیل رہی ہے نوجوان نسل تعلیم کو اہمیت نہیں دیتی اُن کے نزدیک یہ امیروں اثر و رسوخ رکھنے والوں کے چونچلے ہیں۔۔۔

علی نے پارکنگ ایرا میں آکر بائک اسٹارٹ کی ابھی کچھ دور ہی چلا تھا کہ ٹائر پنکچر ہوگیا وُہ جو پہلے سے شدید یاس زدگی کا شکار تھا مزید جھنجھلا گیا اور کسی پنکچر والے کی تلاش میں خود بائک کو گھسیٹنے لگا۔۔۔

وُہ ابھی رات کے کھانے کے لئے چاولوں کو دم دے کر ذرا دیر کے لیے پڑا گھسیٹ کر بیٹھی ہی تھی کہ صبا اندھی طوفان کی تہہ کچن کے اندر داخل ہوئی۔۔

کھانا بن گیا۔۔

وُہ شاید عجلت میں تھی۔۔

جی بس ایک کنی رہ گئی ہے۔۔

اُس نے فوراً کھڑے ہوکر جواب دیا۔۔

جب تک آکر میرا سر اور پیر دبا دو بہت درد ہورہاہے۔۔

وُہ کہہ کر رُکی نہیں کیونکہ کچن اُس وقت تندور بنا ہوا تھا اور وہاں بھلا اُس جیسی نازک حسینہ کا کیا کام وُہ تو نور جیسی بھٹیارن کی آماجگاہ تھی۔۔۔

وُہ سر ہلاتی چولہے کی آنچ ہلکی کرکے اُس کے پیچھے چل دی۔۔

اُس کے کمرے میں اے سی اٹھارہ پر چل رہا تھا باہر شدید سردی تھی مگر پھر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی صبا اور ماں کے کمرے میں اے سی چلتا تھا دونوں بیٹیاں کمانے والی تھی اُس کا باپ سرکاری ملازم تھا ہر مہینے ایک معقول رقم پینشن کے طور پر آتی تھی مختصر وُہ دونوں نواب زادیوں والی زندگی گزار رہیں تھیں اور اُسی گھر کی اُسی باپ کی ایک اور بیٹی نوکروں سے بھی بد تر حال میں تھی مگر صد شُکر تھا کہ نادیہ ایسی نہ تھی وُہ جتنا ہوتا اُس کا خیال رکھتی تھی۔۔۔

چولہے کی گرمی سے نکل کر ایک دم ٹھنڈک میں آنے سے اُس کے پسینے سے بھیگے سر نے ہوا پکڑ لی اور جس سردرد کی اذیت سے پچھلے کئی روز سے دوچار تھی وُہ دوچند ہوگئی اُس کا وجود تھر تھر کانپنے لگا۔۔۔

زور نہیں ہے کیا تیرے ہاتھوں میں۔۔۔

صبا نے اپنے پیروں پر چلتے اُس کے ہاتھوں کو جھٹکا دے کر نخوت سے کہا تو وُہ مزید زور سے دبانے لگی۔۔۔

صبا نے سیدھے ہوکر غیر ارادی طور پر اپنے پیروں کی جانب دیکھا تو زمین آسمان کا فرق اُسے اپنے پیروں پر رینگتا نظر آیا اور وُہ جی بھر کے بدمزہ ہوگئی۔۔

اُس کے سانولے پیروں پر نور کے دودھیا ہاتھ اُسے مشتعل کرنے کے لئے کافی تھے اُس کی مومی اُنگلیوں کے سامنے صبا کے پیر آبنوسی معلوم ہوتے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور واقعی بہت خوبصورت تھی وُہ مرمر کا مجسمہ تھی۔۔ سراپا حسن مجسم رعنائی۔۔ نہایت گوری رنگت جیسے سر تا پا نور کا ہالہ۔۔گول چہرے پہ بھرے بھرے خم دار گلابی لب اور متناسب مومی ناک جس کی نوک ذرا اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔۔

اسکے مخروطی انگلیوں والے مکھن ملائی جیسے ہاتھ کبھی برتن تو کبھی کپڑے دھونے میں مصروف رہتے۔۔۔گداز بدن پر ہمیشہ پرانے رنگ اڑے ملبوسات ہی ہوا کرتے تھے۔۔

بس ٹھیک ہے اب دفع ہوجاؤ۔۔

صبا نے اپنے پیروں سے اُسے جھٹکا دے کر کہا اُسی وقت عافیہ کمرے میں داخل ہوئیں اور صبا سے بولی۔۔۔

کل لڑکے والے آرہے ہیں تُجھے دیکھنے تو کل نوکری پر نہیں جانا۔۔

ٹھیک ہے مما مگر آپ نے میری ڈیمانڈز تو بتا دی تھی نا عظمیٰ کو کہ لڑکا کیسا ہو میں کوئی کمپرمائز نہیں کروں گی۔۔

اُس نے اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے نخرے سے کہا۔۔۔

ہاں ہاں لڑکا اچھا ہے بہت عظمیٰ بتا رہی تھی اکلوتا ہے اور پیسے والے بھی بہت ہیں۔۔

عافیہ نے خوشی سے بتایا۔۔

دیکھتے ہیں۔۔

وُہ ناز سے کہہ کر دوبارہ موبائل چلانے میں مصروف ہوگئی۔۔۔

اور تُو کل اچھا سا ناشتہ پانی کا انتظام کر لیو ہاں مٹھائی لے آنا دوپہر میں جاکر اور سموسے پیٹیز کوک کباب اور کچھ فروزن آئٹم فرائی کر لینا اور جب مہمان آجائیں اپنی شکل دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تیری ہڈیاں توڑ دوں گی میں۔۔

آخری بات اُنہوں نے اُس کی چوٹی پکڑ کر کہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

جی امی۔۔

وُہ دقت سے بولی۔۔

اور میرے کپڑے استری کرکے رکھ دینا وُہ آسمانی رنگ والا کرتی پاجامہ۔۔

صبا نے حکم صادر کیا۔۔

وُہ سر ہلاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

زندگی کے بارے میں اگر سوچیں تو یہ کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

اِس زندگی کی وجہ سے ہی اس دنیا میں رشتے بنتے ہیں۔۔ ماں کا رشتہ ۔۔ باپ کا رشتہ۔۔ اولاد کا رشتہ اور سب سے بڑھ کر اپنے مالک سے بندے کا رشتہ۔

دنیا کے یہ رشتے بڑھتے بڑھتے ایک خاندان ایک بڑا خاندان بن جاتا ہے اور وہ خاندان سالوں کے گزرنے سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

جب انسان چھوٹا ہوتا تو اس کے پاس کچھ نہ بھی ہو کم از کم وہ اس دوران وقت کا بادشاہ ہوتا ہے۔

اس کے پاس وقت ہی وقت ہوتا ہے۔جسے وہ کھیل کود اور کھا پی کر گزارتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انسان کی زندگی تب سے ہی شروع ہوجاتی ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں نفطہ کی شکل میں ہوتا ہے۔

پھر وہ نفطہ گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے ۔۔ پھر اس میں روح ڈال دی جاتی ۔۔ اس کی ہڈیاں بنتی ہیں اور کچھ ماہ کے بعد وہ مکمل ہوجاتا ہے۔

دنیا میں آنکھ کھلتے ہی وہ حوادث زمانہ سے لڑنا شروع جاتا ہے۔

۔۔۔ ہاں نور نے پیدا ہوتے ہی لڑنا تو شروع کردیا تھا

بچپن میں بچوں کا کام صرف کھیلنا کودنا اور رونا ہنسنا ہوتا ہے مگر اُس کا یہ دور بھی اُس سے چھین لیا گیا وُہ اپنی ذات پر بڑا گہرا زخم کھا چکی تھی اور جتنا گہرا

زخم اتنی ہی گہری اور جامد خاموشی تھی اُس کے اندر۔۔۔

وقت بدلتا رہتا ہے مصروفیات اس قدر بڑھ جاتی ہیں۔یہ مصروفیات تعلیم سے لے کر دوستوں کی محافل تک محدود ہوتی ہے۔مگر ہمارے معاشرے میں تعلیم ہر کسی کی دسترس میں نہیں ہوتی۔وُہ بھی انہی میں سے تھی۔۔

ایک ایسی بچی جس کی عمر پڑھنے لکھنے اور دوستوں کے ساتھ وقت بیتانے کی تھی مگر معاشرہ کی سختیوں اور حالات کے بے رحم تھپیڑوں نے اسے وقت سے پہلے جوان بنا دیا تھا۔

وہ بچپن سے سیدھی جوانی کی عمر میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انسانی زندگی کی انتہائی مختصر سی یہ جھلک جسے چند لفظوں میں بیان کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر حقیقت سے قریب تر ہے۔زندگی میں ہر موڑ پر نشیب و فراز آتے ہیں۔۔ جسے یا تو بھلا دیا جاتا ہے یا انہیں قبر بھلا دیتی ہے اور حقیقت میں یہیں نشیب و فراز ۔۔ دھوپ چھائوں انسان کی زندگی ہوتی ہیں۔

اگر ہمیں ہر وقت خوشیاں ہی خوشیاں ملتی رہیں تو شاید ہمیں وہ خوشی کبھی خوشی نہ لگے جب تک ہمیں کوئی دکھ یا تکلیف نہ پہنچے۔

نور میرا ڈریس استری کردیا تھا تو نے۔۔

صبا نےاپنے کمرے میں بیٹھے ہی آواز لگائی تو وہ جو رات سردرد کی زیادتی کے

باعث سو نہ سکی تھی ابھی کچن میں بیٹھی اُونگھ ہی رہی تھی اُس کی آواز پر
ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

کہاں مرگئی ہے سنائی نہیں دے رہا کب سے چلا رہی ہوں۔۔

اُس نے مزید زور سے آواز لگائی۔۔۔

جی آپی رات کو ہی استری کرکے آپکی الماری میں لٹکا دیے تھی۔۔

اُس نے اپنی آواز کو حتیٰ الامکان بلند اور نرم رکھتے ہوئے کہا کیونکہ وُہ جانتی
تھی ذرا بھی آواز اونچی ہوئی اُس پر نیا اِلزام لگ جانا بد تمیزی کا۔۔۔

لڑکے والے دوپہر تین بجے تک آجائیں گے جب تک سارے کام نپٹا کر اپنی
منحوس شکل لے کر یہاں سے اوپر دفع ہوجانا اور خبردار خبر دار اگر اُن لوگوں
کے جانے ڈر سے پہلے نیچے اُتری تیری ٹانگیں توڑ دوں گی میں۔۔

عافیہ نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا تو وُہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

امی پیٹیز۔۔مٹھائی۔۔سموسے اور بوتل لانے کے لئے پیسے اور تیل بھی ختم ہوگیا
ہے۔۔

اُس نے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔

ہاں چل میرے ساتھ کمرے میں آکر پیسے لے لے۔۔

خلافِ توقع اُنہوں نے نرمی سے کہا۔۔۔

یہ لے اور گرم گرم سموسے لانا مائکروویو میں ہی رکھ دینا لا کر۔۔۔

ہزار ہزار کے تین نوٹ اُسے پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ہاں سارے پیسوں کا حساب لوں گی میں مارنے کی سوچیو بھی مت۔۔

انداز تنبیہ والا تھا۔۔۔

جی امی۔۔۔

وہ کہہ کر اپنے کمرے میں آگئی اور برقع پہن کر اُس نے سیاہ چادر لے لی اور نقاب کرکے باہر نکل گئی۔۔۔

موسم آج کچھ گرم تھا کراچی میں سردی کے موسم میں بھی گرمی کی آنکھ مچولی چلتی رہتی تھی۔۔۔

بھائی دو کلو مکس مٹھائی دے دیں ایک ایک درجن آلو۔۔چکن کے سموسے۔۔آدھا درجن بیف سموسے اور ایک درجن چکن۔۔ آدھا درجن بیف اور آدھا درجن ویجی پیٹیز بھی دے دیں اور ڈیڑھ لیٹر کوک اور سیون اپ کی بوتل اور چھ آئس اور چاکلیٹ پیسٹری دے دیں۔۔

باجی ایک ہزار نو سو پینتالیس روپے ہوگئے۔۔

اُس نے بل بناکر کر کہا۔۔

اُس نے بیکری والے کو پیسے دیئے اور خود گرما گرم سموسوں کی اشتہا انگیز

خوشبو سے محظوظ ہوتی کڑاہی کے پاس آکر کھڑی ہوگئی جہاں گرم گرم سموسے کچوریاں اور رول اُسے منہ چڑاتے محسوس ہوئے۔۔۔

اُس کا دِل للچانے لگا تھا اور سموسے یوں بھی اُسے مرغوب تھے۔۔۔

آپکا کیا ہے باجی۔۔۔

سموسے غصے سے اُبلتے تیل میں ڈالتا وُہ پنجابی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

نور نے واضح محسوس کیا تھا اپنے منہ میں پانی مگر اپنی بے بسی اور کم مائیگی کے احساس نے اُسے حلق تک کڑوا کردیا وُہ اکثر یوں ہی بددل ہوجایا کرتی تھی زندگی سے اُس کا بھی دِل کرتا تھا وُہ صبا اور نادیہ کی طرح اچھے کپڑے پہنے اچھا کھائے پڑھے مگر اپنے بے وقعت ہونے کا احساس بڑی شدت سے ہوتا تھا اِس سے بڑی کیا ستم ظریفی ہوگی وُہ ایک سموسے کو حسرت بھری نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔

اُس نے کاؤنٹر سے ملی پرچی اُسے دے دی۔۔

شیدے باجی درجن درجن آلو چکن اور آدھ درجن بیف سموسے پیک کر چھیتی۔۔۔

وُہ دوسرے کسٹروں کو براؤن لفافوں میں سموسے رول پیک کرکے دیتے ہوئے لڑکے سے بولا۔۔۔

بھائی آپ جب تک ڈال کر رکھیں میں دوسرا سامان لے آتی ہوں سامنے پرچون کی دکان سے۔۔

جلدی آنا باجی ورنہ سموسے ٹھنڈے ہوجائیں گے تو آپ نے ہی کہنا۔۔

وُہ بُرا سا منہ بناکر بولا۔۔۔

اُس نے سامنے دکان سے تیل لیا اور بقایا پیسے گننے لگی اُس کے پاس تین ہزار میں سے کل ملا کر چار سو پچپن روپے بچے تھے۔۔۔

لائیں بھائی میرا سامان دے دیں۔۔

اُس نے دو شاپر اُسے پکڑا دیے جنہیں لے کر وُہ بیکری کے اندرونی حصے میں چلی گئی وہاں سے اُس نے پیسٹری پیٹیز اور کولڈ ڈرنکس کی شاپر بمشکل سنبھالی اور سامان سے لدی پھندی واپس گھر جانے لگی بیکری سے باہر نکلتے وقت دوبارہ سموسوں کی خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اب کی بار وُہ رُک گی ایک نگاہ مُٹھی میں بند چار سو پچپن روپیوں پر ڈالی اُس کا دِل ڈانواں ڈول ہونے لگا ۔۔

امی کو کہہ دوں گی تیل چھ سو تیس کا آگیا دو سموسے تو کھا ہی لوں گی۔۔

بالآخر اُس نے اپنے نفس کے آگے ہار مان لی آخر اِنسان تھی وُہ بھی فرشتہ تو نہیں تھی۔۔۔

بھائی دو سموسے اور دے دیں الگ سے۔۔

اُس نے تیس روپے دے کر کہا اندر کہیں احساسِ جُرم سرزنش کر رہا تھا مگر اُس نے نہیں سنی۔۔۔

چار شاپرز ایک ہاتھ میں پکڑے اور تین ایک ہاتھ میں پکڑے وُہ بری طرح ہانپنے لگی تھی گلے کے کونے پر پہنچ کر اُس نے ہاتھ اٹھا کر بمشکل نقاب کھینچ کر نیچے کیا گلی میں کوئی نہیں تھا اُس کا چہرہ عرق آلود تھا۔۔۔

من من قدم ا اٹھاتی اُس نے ابھی نصف گلی بھی عبور نہیں کی تھی کہ یکدم پیچھے سے ون ٹو فائیو کی بھیانک آواز نے اُسے بے طرح دہلا دیا بائک چلانے والا بھی بیلنس برقرار نہیں رکھ سکا تھا گڈھے کے باعث وُہ جو کوئی بھی تھا اُسے بچانے کے چکر میں کٹ مارتے ہوئے وُہ بائک سمیت نیچے جا گرا تھا۔۔۔

مگر اسے پرواہ تھی تو تھیلی پھٹ کر پانی کی طرح بہتے اپنے تیل کی تھی۔۔

علی نے کھڑے ہوکر اپنے کپڑے جھاڑے اور بائک سنگل اسٹینڈ پر کھڑی کرتا اُس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

یا اللہ امی مجھے چھوڑیں گی نہیں پورے چھ سو روپے۔۔

اُسے سوچ سوچ کر ہی ہول آرہے تھے۔۔۔

معاف کیجئے گا میری وجہ سے آپکا نقصان ہوا۔۔

وُہ جھجھکتے ہوئے بولا مگر نور نے سُنا نہیں۔۔۔

پورا چار کلو تیل تھا یا اللہ۔۔

جھک کر کولڈ ڈرنک اُٹھاتے ہوئے وُہ مسلسل خود کلام تھی۔۔

میں معذرت چاہتا ہوں۔۔

وُہ واقعی شرمندہ تھا۔۔

نور کو اب اُس کی موجودگی کا احساس ہوا تو فوراً اپنی غیر حالت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

کوئی بات نہیں غلطی میری بھی تھی میں ہی گلی کے بیچ میں چل رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کی متاسفانہ نظریں ہنوز مٹی میں جذب ہوچکے تیل پر مرکوز تھیں۔۔

آپ پیسے رکھ لیں۔۔

وُہ اتنا بھی بے خبر نہیں تھا ایک محلے میں چند گھروں کے فاصلے پر رہتے ہوئے اُسے نور اور اس کی سوتیلی ماں کے کارناموں کا بہر طور علم تھا۔۔

نور کو گویا کسی نے زندگی کی نوید سُنا دی ہو۔۔۔

وُہ بغیر کچھ کہے اُس کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

علی نے اپنی جیب سے پانچ سو روپے نکال کر اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

ابھی میرے پاس صرف اتنے ہی ہیں۔۔

اُس نے خفت آمیز انداز میں کہا۔۔

بلکہ آپ بس دو منٹ یہی رُکیں میں آپکا تیل لاکر دیتا ہوں آپ کہاں اتنا سامان اٹھائے دوبارہ مارکیٹ جائیں گی یا آپ اپنے گھر چلی جائیں میں وہاں دے دوں گا۔۔

اُس نے معقول پیش کش کی تھی۔۔۔

نہیں آپ یہی لا دیں جلدی گھر پر نہیں۔۔

اُس نے بے اختیار کہا وُہ اُسے کسی چیز کے لیے انکار نہیں کرسکتی تھی یہ اُس کا احسان ہی تھا جو وُہ پیسے بھی دے رہا تھا اور لاکر بھی۔۔۔

علی نے اپنی گاڑی اسٹارٹ کی اور بھگاتا ہوا لے گیا۔۔

اُس نے ساری تھیلیاں چبوترے پر رکھیں اُس کے سپید ہاتھ خطرنک حد تک سرخ ہورہے تھے گویا ابھی خون چھلکا دیں گے۔۔۔

اُس نے تاسف سے زمین بوس اپنے دو سموسوں کو دیکھا اُس کے نصیب میں تھا ہی نہیں آج سموسے کھانا۔۔۔

پانچ منٹ بعد علی کی واپسی ہوئی ہینڈل سے ایک بڑا شاپر لٹک رہا تھا۔۔۔

اُس نے بائک نور سے کچھ فاصلے پر روکی اور شاپر اُٹھا کر اُس کے پاس آیا۔۔

یہ لیں چار کلو ہی ہے۔۔

اُس نے شاپر اُس کی جانب بڑھاتے ہوئے متانت سے کہا۔۔

مگر یہ تو چھ سو۔۔

وُہ آپ چھوڑیں۔۔

اُس نے اپنی بھاری آواز میں کہا تو وُہ جو کچھ مزید کہنے کا ارادہ رکھتی تھی چُپ ہوگئی۔۔۔

بہت شکریہ۔۔۔

اُس نے علی کے ہاتھوں سے شاپر تھامتے ہوئے تشکر سے کہا اور باقی چیزیں اُٹھا کر خفتہ پا گھر کی جانب چل دی۔۔۔

علی نے اپنی بائک اسٹارٹ کی اور دھواں اُڑاتا ہوا گلی سے باہر نکل گیا۔۔۔.

وُہ سارا انتظام کرکے اور ٹرالی سجا کر عافیہ کے حکم کے مطابق اپنے کمرے میں آکر بند ہوگئی۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔۔

عافیہ نے دروازہ کھول کر سلام کیا اور مہمانوں کو اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

آیئے بیٹھئے۔۔

انتہائی نرمی اور شائستگی سے کہتی وُہ اُس جاہل عافیہ کا سایہ ہی لگتی تھی جو نور کے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔

گھر ڈھونڈنے میں کوئی مشکل تو نہیں ہوئی آپکو۔۔؟

نہیں بہت آسانی سے مل گیا۔۔

مہمان خاتون نے نرمی سے کہا۔۔۔

کتنے لوگ ہیں آپکے گھر میں۔۔؟

اُنہوں نے متانت سے پوچھا۔۔۔

میں اور میری دو بیٹیاں نادیہ اور صبا بس جی اِن کے ابو بھری جوانی میں ہی چھوڑ کر چلے گئے بہت مشکلوں سے دو دو تین تین نوکریاں کر کے اپنی بیٹیوں کو پالا ہے اور پڑھایا ہے۔۔۔

وُہ دُکھ سے بولیں۔۔

بہت اچھی بات ہے یہ تو بہت ہمت والی خاتون ہیں آپ۔۔

تسلیم نے عزت افزا انداز میں کہا۔۔

میں صبا کو بلا کر لاتی ہوں۔۔

وُہ مسکرا کر کہتی ہوئیں اُٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

چل صبا لڑکے والے آگئے ہیں اور تُو ابھی تو تیار ہی نہیں ہوئی۔۔

اُنہوں نے آئینے کے سامنے کھڑی لپ گلو لگاتی صبا سے کہا۔۔

۔۔ کیسی لگ رہی ہوں میں

اپنی تیاری مکمل کرکے اُس نے ایک نظر درپن میں اپنے سراپے پر ڈالتے ہوئے عافیہ سے پوچھا۔۔۔

نورِ نظر چشمِ بدور بہت خوبصورت لگ رہی ہے میری بیٹی تو۔۔

اُنہوں نے سرتاپا اُسے دیکھ کر کہا۔۔۔

ہلکے آسمانی رنگ کے شلوار قمیض میں ہم رنگ چھوٹے ٹاپس اور سونے کی باریک سے چین اور مہنگی میک اپ کٹس کی بدولت اُس کا چہرہ نظر انداز کیے جانے کے قابل ہرگز نہ تھا اُس کا صرف رنگ سانولا تھا نقوش پُر کشش تھے۔۔

اب چل جلدی کچن سے چائے اور دیگر چیزوں کی ٹرالی لے کر ڈرائنگ روم میں آجا۔۔۔

وُہ اُس کا کندھا تھپتھپا کر کہتی ہوئیں واپس چلی گئیں۔۔

اُس نے دائیں بازو پر دوپٹہ اچھے سے سے کیا اور اپنے کرل بالوں کو آگے

کرکے خود پر کلون کے اسپرے کیے اور باہر چلی آئی۔۔

ایکسکیوز می میری بہت ضروری کال ہے میں بات کرکے آتا ہوں۔۔

فارس معذرت کرتا ہوا اُٹھ گیا۔۔۔

تب ہی صبا ٹرالی گھسیٹی اندر داخل ہوئی تھی مگر وُہ باہر نکل گیا۔۔

ہیلو درانی صاحب جی کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔

دوسری طرف سے آواز نہ آنے کی شکایت کے باعث وُہ کچھ اُونچا بول رہا تھا۔۔

مجھے آپ کی بات بلکل نہیں سمجھ آرہی ہے میں آپکو کال بیک کرتا ہوں۔۔

اُس نے کہہ کر فون بند کرکے سگنل بار کو دیکھا تو وہاں سنگلز تقریباً ختم تھے وہ صحن میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاکر سگنلز کیچ کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر قریب ہی چیمبرز لگے ہونے کے باعث اُس علاقے میں سنگلز کا ایشو رہا کرتا تھا۔۔

شاید چھت پر سگنلز آجائیں۔۔

وُہ اوپر جانے والی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

اگر علی تیل کے لئے پیسے نہ دیتے تو امی نے تو میری درگت ہی بنا دینی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ بیٹھی ہوئی سوچ ہی رہی تھی کہ باہر سے کچھ کھٹ پٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔۔

یہ اوپر کون آیا ہے اگر امی یہ نادیہ صبا آپی ہوتیں تو وہ تو آواز لگاتی پہلے۔۔

اُس نے خود سے کہا۔۔۔

ہیلو جی درانی صاحب اب کہیں۔۔

وُہ جو چھت پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا سنگنلز آنے کے باعث پہلی منزل پر ہی رُک گیا۔۔۔

نور نے آہستہ سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو دائیں طرف راہداری کے کونے پر اجنبی شخص کو کھڑے دیکھ کر بے اختیار ڈر گئی فارس کی اُس کی طرف پیٹھ تھی۔۔

پہلی منزل پر روشنی آنے کا کوئی روزن نہیں اِسی لیے قطار سے بنے تین کمروں کی راہداری ہمیشہ نیم تاریکی میں ڈوبی رہتی تھی نہ ہی وہاں اُس کے علاوہ کوئی رہتا تھا تو کسی نے وہاں کسی قسم کی روشنی کرنی کی ضرورت کبھی محسوس ہی نہیں کی۔۔۔

وُہ خراماں خراماں چلتی ہوئی اُس سے کچھ قدم کے فاصلے پر آ رُکی اور اُنگلیاں

مروڑتی مضطرب سی کھڑی ہوگئی۔۔

ابھی وُہ اُسے مخاطب کرنے کے لیے لفظ ہی ڈھونڈھ رہی تھی وُہ شہزادوں سی آن بان رکھنے والے خوش شکل نوجوان نے خود ہی اُس کی جانب رُخ کیا۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں شدید حیرت در آئی۔۔

میں آپکو تھوڑی دیر میں کال کرتا ہوں درانی صاحب۔۔۔

کہہ کر اُس نے رابطہ منقطع کیا نظریں اُس سہمی لڑکی پر مرکوز تھیں۔۔۔

نیم اندھیرے میں بھی وُہ قُدرت کے اِس شاہکار کو دیکھ سکتا تھا وُہ نیچے سے اوپر آتے زینے اور وہاں سے چھت کو جاتے زینے کر درمیان بنی چھوٹی سی جگہ پر کھڑا تھا اور اوپری منزل سے آتی ہلکی ہلکی روشنی میں وُہ اُس کا سنہرا روپ دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ حیرت سے اُس اجنبی کو دیکھ رہی تھی دوسری طرف فارس وارفتگی سے اُس شہزادیوں جیسا حُسن رکھنے والی لڑکی کو دیکھ رہا تھا وہ حُسن کا مجسمہ تھی خاموش مجسمہ کیونکہ اُس نے ابھی تک اُسے بولتے نہیں سنا تھا وُہ شدید مخمصے کا شکار تھا آیا سامنے کھڑا وجود واقعی گوشت پوشت کی اِنسان ہے یا کسی فنکار کے فنکاری کا بے جان مجسمہ۔۔۔

مومی ناک اور کشادہ پیشانی پر پسینے کے چند قطرے نمودار ہوئے جو اُسے یقین

دلا گئے کہ وُہ زندہ اِنسان ہے ہونٹوں کے درمیان سے جھانکتے موتیوں جیسے دانت اسکے چہرے کے حسن کو دو آتشہ کر رہے تھے۔۔وہ گربہ چشم۔۔ غنچہ دہن۔۔ عشوہ طراز و پری تمثال۔۔وہ سراپا نور تھی۔۔

اخروٹی رنگ کے سیدھے لمبے بال چوٹی میں بندھے تھے۔۔وہ کسی دیو مالائی داستان کی شہزادی جیسا حسن رکھتی تھی مگر اسکی قسمت شہزادیوں جیسی نہ تھی۔ وہ شہزادی جیسے چہرے والی کسی نوکرانی جیسی زندگی گزار رہی تھی۔

یہ ادراک اُسے نور کی حالت دیکھ کر ہوا تھا۔۔۔

آپ کون۔۔

وُہ اپنی دلکش آواز میں مدھم لہجے میں بولی تو وُہ اپنی محو حالت سے واپس آیا۔۔۔

میرا نام فارس ہے۔۔

۔۔۔ وُہ شدید بوکھلاہٹ کا شکار تھا

میں نیچے آیا ہوں اپنی والدہ کے ساتھ کسی کو دیکھنے۔۔

وُہ ہنوز اُس کی سوال کرتی نظروں کو دیکھ کر آدھا ادھورا بولا۔۔

مہمان آجائیں تو اپنی شکل دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تیری ہڈیاں توڑ دوں گی میں۔۔

عافیہ کے کہے گئے جملوں نے اُس کی سماعتوں میں پھر سے زہر انڈیلا۔۔

وُہ بغیر کچھ کہے پلٹ کر جانے لگی۔۔

بات سنیں۔۔

وُہ اپنی بے خودی میں اُس کے راستے میں آکھڑا ہوا۔۔۔

نور نے ہراساں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

آپ یہیں رہتی ہیں۔۔؟

اپنے احمقانہ سوال کا ادراک اُسے تھا مگر نجانے کیوں وُہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اُس کے بائیں طرف سے نکلنا چاہا تو فارس نے وُہ راستہ بھی بند کردیا۔۔۔

دیکھیے میں کچھ غلط نہیں کر رہا آپکے ساتھ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ یہیں رہتی ہیں کیا آپ صبا کی بہن نادیہ ہیں۔۔؟

وُہ سراپا سوال تھا۔۔

نور نے طوعاً و کرہاً گردن کو نفی کرنے والے انداز میں جنبش دی۔۔

تو پھر آپ کون ہیں کیونکہ ہمیں تو بتایا گیا ہے اِس گھر میں تو صرف تین

لوگ رہتے ہیں آپ کون ہیں پھر اور یہاں کیسے۔۔

وُہ خودر فتگی میں اُسے کے تھوڑا قریب ہوکر بولا تو وُہ قہراً دو قدم پیچھے ہٹی مگر چُپ رہی۔۔۔

سوری وُہ بس میں۔۔

اُسے اپنی مستعدی کا احساس خفت سے دوچار کرگیا اور اُسی سے محاصل چند لمحوں میں وہ سرعت سے دائیں طرف سے نکل کر اُس کی نظروں سے کھو کے راہداری کے اندھیروں میں گُم ہوگئ اور سب سے کونے میں بنے اپنے کمرے میں جا پناہ لی اُس نے جلدی سے دروازہ مقفل کیا تنفس غیر متوازن تھا۔۔

یا اللہ مجھے بچانا میں جان بوجھ کر نہیں آئی سامنے مگر ای نے مجھے نہیں چھوڑنا۔۔

یہ خیال بھی اُسے ہولائے دے رہا تھا۔۔

وُہ خیر و عافیت کی دُعا کرنے لگی۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے بیٹا۔۔

تسلیم نے اُسے واپس آتا دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وُہ بینک سے کال تھی درانی صاحب کی کچھ کام تھا مگر یہاں سگنلز ہی نہیں

آرہے۔۔۔

وُہ اُن کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔۔

ہاں اِس ایریا میں چیمبرز لگے ہوئے ہیں تو سگنلز مسئلہ ہوتا۔۔

عافیہ رسان سے بولی۔۔۔

بیٹا یہ ہے صبا اور صبا بیٹا یہ ہے میرا بیٹا فارس۔۔

تسلیم نے اُس کی عدم دلچسپی محسوس کرتے ہوئے تعارف کروانا ضروری سمجھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فارس نے سرسری نگاہ اپنے سامنے بیٹھی صبا پر ڈالی اور مجبوراً مسکرا دیا۔۔

صبا ایک اچھی خاصی شکل و صورت کی لڑکی تھی مگر جو حُسن وُہ دیکھ کر آرہا تھا اُس کے سامنے سب مانند وُہ اُس کے ذہن سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔

بیٹا اور آپکی ہابیز کیا ہیں؟؟

تسلیم نے اُسے خاموش اور لاتعلق سا بیٹھا دیکھ کر خود ہی صبا سے پوچھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں آنٹی بس ریڈنگ کا شوق ہے۔۔

اُس نے نرمی سے کہا۔۔

بیٹا آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں صبا فارس کو چائے بناکر دو۔۔

عافیہ کو بھی اُس کی بے نیازی کھٹکائے دے رہی تھی۔۔۔

شکریہ مگر میں چائے نہیں پیتا۔۔۔

اُس کے دوٹوک انداز نے تسلیم کو بھی چونکنے پر مجبور کردیا تھا۔۔۔

جی فارس چائے نہیں پیتا اِسے پسند ہی نہیں ہے۔۔

تسلیم نے جھٹ بات بنائی۔۔۔

امی مجھے ارجنٹ کام ہے ہمیں چلنا ہوگا۔۔۔

اُس کے ہر انداز سے بیزاری نمایاں تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلتے ہیں بیٹا تھوڑی دیر بیٹھ تو جائیں ۔۔۔ وُہ دراصل فارس کو بینک سے کال آرہی ہے۔۔۔

وُہ اس سے اِس قدر بے مروتی کو اُمید نہیں رکھتی تھیں۔۔۔

عافیہ محض مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

صبا سے اپنی مزید توہین برداشت نہ ہوئی اور اُٹھ کر چلی گئی عافیہ اُسے آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔

وُہ میری بچی تھوڑی شرمیلی ہے میں لاتی ہوں بلا کر بلکہ بیٹا اگر آپکو اُس سے کوئی بھی بات کرنی ہو تو آپ کرسکتے ہیں زندگی تو بچوں نے ہی گزارنی ہے نا

آخر۔۔

وُہ بیک وقت دونوں سے مخاطب تھیں۔۔

ابھی ہمیں جانا ہوگا بہت ارجنٹ ہے میں معذرت چاہتا ہوں۔۔

فارس نے سہولت سے انکار کیا۔۔

عافیہ چُپ ہوگئی کچھ نا کہہ سکی۔۔۔

امی میں باہر گاڑی میں آپکا انتظار کر رہا ہوں۔۔

وُہ اپنا موبائل اُٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہن آپ فکر نہیں کریں مجھے صبا بہت اچھی لگی ہے میں گھر جاکر فارس سے بات کرکے آپکو جواب دوں گی۔۔

تسلیم نے عافیہ کے تنے ہوئے تاثرات کو دیکھتے ہوئے اطمینان سے کہا تو اُن نقوش ذرا نرم پڑے۔۔

کیا ضرورت تھی وہاں سے ایسے اُٹھ کر آنے کی۔۔۔

عافیہ اُس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے تقریباً چیخی تھیں۔۔

تو کیا اپنی بے عزتی کروانے کے لیے وہاں بیٹھی رہتی اتنا بھی کوئی شہزادہ گلفام

نہیں تھا وہ اور آپ تو یوں بچھی جا رہی تھی جیسے دیکھنے نہیں آئے تاریخ پکی کرنے آئے ہیں اتنے تو آپ نے پیسے برباد کردیے۔۔

وہ طنزیہ لہجے میں اپنی بات مکمل کرکے کانوں میں ہینڈ فری لگا چکی تھی۔۔۔

کسی شہزادے سے کم بھی نہیں تھا دیکھی نہیں تھی تو نے اتنی لمبی گاڑی میں آئے تھے خاصے رکھ رکھاؤ والے تھے بات چیت کرنے کا انداز پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ سب نفیس تھا۔۔

وہ مرعوب شدہ تھیں۔۔۔

ہاں تو میں کسی سے کم ہوں یہ نہیں تو کوئی اور مگر اِس طرح اپنی بے عزتی ہر گز برداشت نہیں کروں گی میں۔۔

وہ سختی سے بولی۔۔۔

یہ نور کہاں مر گئی ہے۔۔

صبا نے اکتاہٹ سے کہا۔۔۔

اِس کو میں نے ہی کہا تھا جب تک مہمان ہو شکل نہیں دکھانا۔۔۔

ہاں تو اب تو چلے گئے نا وہ لوگ بلائیں اُسے مجھے سامان منگوانا ہے باہر سے۔۔

نور نور۔۔۔

عافیہ وہی بیٹھی چلائی تو نور دِل و جان لرز اُٹھی۔۔۔

امی مجھے اب نہیں چھوڑیں گی۔۔

اُسے یہی دھڑکا لگا ہوا تھا اب اُسے بلایا جائے گا تب اُسے بلایا جائے گا۔۔۔

وُہ طوعاً و کرہاً اُٹھ کھڑی ہوئی اور پژمردہ اُٹھاتی سیڑھیاں اُترنے لگی۔۔۔

کہاں مرگئی ہے نور۔۔

عافیہ کے آواز مزید تیز ہوتی گئی۔۔۔

۔۔ جی امی

اُس نے اُنہیں صبا کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر کہا۔۔

کہاں مری ہوئی تھی۔۔

وُہ تنفر سے بولی۔۔۔

وُہ میں اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی۔۔۔

اُس نے بہانہ گڑھا۔۔۔

جاکر دیکھ کیا منگوانا ہے اُسے جا دفع ہو۔۔

وُہ اُسے دھکا دے کر آگے بڑھ گئی جبکہ نور نے اب تک خیریت ہونے پر شکر ادا کیا اور صبا کے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔

گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے وہ دونوں لفٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

اِس بدتمیزی کی وجہ جان سکتی ہوں میں۔۔۔

تسلیم نے اب کی بار سختی سے پوچھا۔۔۔

امی بتاتا ہوں یار گھر جاکر اِس طرح کھڑے کھڑے باتیں کریں گے کیا ہم۔۔

وُہ مسلسل اُن کے سوال سے جھنجھلا کر بولا تو ناچار وُہ چُپ ہو گئیں۔۔۔

وُہ گھر میں داخل ہوکر صوفے پر ڈھیر ہوگیا۔۔۔.

کیا بات ہے بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے آپکی۔۔

وُہ اب فکرمندی سے بولیں۔۔۔

ہمم

اُس نے ہنکارا بھرا۔۔۔

پھر کیا بات ہے آپ ایسے تو نہیں جیسا رویہ آپکا وہاں تھا۔۔

وُہ میں بھی نہیں جانتا مجھے کیا ہوگیا تھا بس عجیب سی حالت ہوگئی تھی۔۔

وہ نادم ہوکر بولا۔۔۔

دیکھو بیٹا میں نے تُم سے پہلے ہی پوچھا تھا کہ اگر تُمھیں کوئی پسند ہے تو مجھے

بتادو اور تُم نے کہا تھا تمہیں کوئی پسند نہیں ہے اور یہ زمے داری میں آپکو دیتا ہوں پھر اِس رویے کی کیا وجہ ہے۔۔

وُہ شیریں لہجے میں بولیں۔۔۔

مجھے اُس وقت تک واقعی کوئی پسند نہیں تھی۔۔

جواب راست گوئی سے آیا۔۔۔

اُس وقت تک مطلب ابھی تمہیں کوئی پسند ہے اور اگر ایسا ہی تھا تو آج جانے کے لئے حامی کیوں بھری ؟؟

وُہ گنجلک تھیں اُس کے جواب غیر واضح اور مبہم تھے۔۔۔

امی وہاں ہی تو ہوا ہے یہ۔۔

اُس کی آنکھوں کے سامنے نور کا اُجلا چہرہ آ ٹھہرا۔۔

مطلب صبا تمہیں پسند ہے؟؟

وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوکر بولیں۔۔۔

نہیں امی۔۔

تو کیا اُس کی ماں پسند آگئی ہے تُمہیں۔۔

وہ جلے بھنے انداز میں بولیں تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حد ہے کردی آپ نے امی۔۔

اب سیدھے سیدھے بتاؤ کیا ماجرا ہے۔۔

سنجیدگی سے پوچھا گیا۔۔

دیکھیں امی ہمیں کیا بتایا گیا تھا کہ اُس گھر میں صرف تین لوگ رہتے ہیں ٹھیک۔۔

اُس نے تائید چاہی۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہے۔۔

مگر میں نے وہاں کسی چوتھی لڑکی کو بھی دیکھا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے انکشاف کیا۔۔۔

نادیہ ہوسکتی ہے۔۔

اُنہوں نے فوراً کہا۔۔

مجھے بھی یہی لگا تھا مگر میں نے اُس سے پوچھا تو اُس نے ہی بتایا وُہ نادیہ نہیں کوئی اور ہے۔۔

اُس نے پھر ساری بات اُنہیں تفصیل سے بتائی۔۔۔

مگر عظمٰی نے بھی یہی بتایا تھا کہ وہاں صرف وُہ تینوں ماں بیٹیاں رہتی ہیں۔۔

وُہ پُر سوچ انداز میں بولیں۔۔

ہوسکتا ہے وُہ اُسے چھپانا چاہتے ہوں۔۔۔

وُہ سرعت سے بولا۔۔۔

مگر کیوں۔۔

وُہ شدید کش مکش کا شکار دکھائی پڑتی تھیں۔۔۔

اب یہ تو وہی بتا سکتی ہیں۔۔

فارس نے پانی کا گلاس اُٹھا کر منہ سے لگایا۔۔۔

اب تُم کیا چاہتے ہو مجھے یہ بتاؤ۔۔

وُہ متانت سے بولیں۔۔۔

آپ میرا رشتہ لے کر جائیں گی وہاں پر مگر اُس لڑکی کے لئے۔۔

وُہ مصمم بولا۔۔

ایسے کیسے لے جاؤں وُہ بھی ایسی لڑکی کے لئے جسے اُن لوگوں نے اپنے گھر کا فرد تک نہیں گردانا کیا پتا کون ہے کوئی کام والی ہی نہ ہو۔۔

وُہ دوپٹہ سائڈ سر سے اُتار کر سائڈ پر رکھتی ہوئیں بولیں تو اِس بات پر اُس کا سارا جوش پانی کے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر امی آپ ایک دفعہ بات تو کریں۔۔

وُہ اپنی سوچوں کی جھٹک کر بولا۔۔

یار کس مشکل میں ڈال رہے ہو تم کتنا عجیب لگے گا نا دیکھنے کسی اور کو گئے تھے اور پتا نہیں صاحبزادے کسے پسند کرکے آ گئے۔۔

وُہ ہار مانتے ہوئے بولیں۔۔۔

میرے لیے پلیز۔۔

اُس نے محبت سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے۔۔

تھینک یو امی۔۔

وہ اُن کی پیشانی چومتا ہوا اُٹھ کر جانے لگا۔۔

ایک بات بتاؤ۔۔

اُنہوں نے پیچھے سے روکا۔۔۔

جی۔۔

کیا واقعی وُہ بہت خوبصورت ہے۔۔

اس بات پر اُس کے ہونٹوں کو تبسم سے نے چھو لیا۔۔۔

بہت۔۔

وُہ محض اتنا کہہ کر پلٹ گیا۔۔۔

علی بل بھروا دیئے تُو نے۔۔

وُہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا شاہد مسعود کا پروگرام دیکھ رہا تھا تو شفق خاتون عشاء کی نماز کے لیے صحن میں لگے بیسن سے وضو کرتے ہوئے بولیں۔۔

ہاں بجلی کا بھروا دیا ہے اماں باقی پانی اور گیس کا کل بھروا دوں گا۔۔

اُس نے قریبی مسجد سے آتی اذان کی آواز سُن کر ٹی وی کی آواز بند کی۔۔

کوئی جواب آیا جہاں انٹرویو دے کر آیا تھا۔۔

اُنہوں نے نماز کی سفید چادر اپنے چہرے کے گرد لپیٹتے ہوئے رسان سے پوچھا۔۔۔

نہیں ابھی تک تو نہیں آیا اور وہاں سے آنا بھی نہیں ہے تُو آس مت رکھ وہاں بھی پرچیاں چلتی ہیں۔۔

اُس نے تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے سر کو جھٹکا۔۔۔

پتا نہیں تُجھ پر کس نیک روح نے بسیرا کر رکھا ہے ورنہ آج کل کے لڑکے تُو

دو دونی چار کرنے مصروف ہوتے ہیں۔۔

اُنہوں نے افسوس سے کہا۔۔

آپ کو تو فخر ہونا چاہیے کہ آپ نے ہماری تربیت اتنی اچھی کی ہے۔۔

وُہ محبت سے بولا۔۔

تربیت تو میں نے دانیال کی بھی کی ہے مگر وہ تو ایک اور ایک گیارہ کرنے کے راستے کھوجتا رہتا ہے۔۔

اب کی بار وُہ ہلکا سا ہنس کر بولیں اُن کےانداز میں فخر و ناز کا تاثر نمایاں تھا جیسے دانیال بہت اچھا کام کرتا ہو۔۔

اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جو آپ یوں فخریہ کہہ رہی ہیں۔۔

اُس نے براہِ راست چوٹ کی۔۔

ملنا کچھ نہیں ہے اِس طرح یہ دُنیا شریفوں کی نہیں رہی اب آج کے زمانے میں کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی کتنا پاک ہے سب پیسا دیکھتے ہیں کیا فرق پڑتا ہے کہاں سے آتا۔۔

وُہ اپنا دوپٹے کو اچھی طرح سینے پر پھیلا کر آستینیں نیچے کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

وُہ اُٹھ کر جانے لگا۔۔

کہاں جارہا ہے؟؟

اُنہوں نے پیچھے سے ٹوکا۔۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔

اب کی بار آواز قریبی مسجد سے آئی تھی۔۔

اللہ کی طرف وُہ بلا رہا ہے اور ہاں اُس سے لاکھ سفارش کروں گا وُہ خالی نہیں لوٹاتا دیر بدیر ضرور دیتا ہے اور نہیں بھی دے تو اُس کی کوئی مصلحت ہوتی ہے۔۔

اُس نے مضبوط لہجے میں کہا اور ڈوائیڈر کی دراز سے ٹوپی نکال کر پہنتا ہوا جانے لگا۔۔۔

آتے ہوئے صبح کے لئے دودھ انڈے اور ڈبل روٹی بھی لے آنا اور اپنے ابو کے لیے تین چپاتی بھی لے آنا وُہ چاول نہیں کھاتے۔۔

اچھا لے آؤں گا۔۔

اُس نے دو پٹی کی چپل پیروں میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

کچھ ادب یا لحاظ ہے یا سب ختم ہوچکا ہے سنائی نہیں دے رہی اذان کی آوازیں۔۔

اُس نے دروازے سے اندر داخل ہورہے دانیال پر گرجتے ہوئے کہا جو کانوں

میں ہینڈ فری لگائے فل والیوم میں گانے سُن رہا تھا شاید کیونکہ آواز اتنی تیز تھی کہ باہر تک آرہی تھی۔۔

میں نے ہینڈ فری لگائی ہوئی ہے بھائی۔۔

وُہ شانِ بے نیازی سے بولا۔۔

اب تو پتا چل گیا نا کہ اذان ہورہی ہے تو کم از کم اب تو تھوڑی دیر کے لئے بند کردو نہیں پڑھتے ہو کم از کم احترام تو کرلو۔۔

وُہ ہینڈ فری اُس کے کانوں سے کھینچ کر غصے سے بولا تو وہ منہ بنا کر میوزک پلییئر بند کرنے لگا۔۔۔

مولوی کہیں کے۔۔

علی کے جانے کے بعد اُس نے تنفر سے کہا اور دوبارہ ہینڈ فری جیک میں لگاتا موبائل پر گانا لگا لیا۔۔۔

وُہ کون مرد ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر تحفظ کا احساس ہوتا ہے کون ہوتے ہیں جو عزتوں کے محافظ ہوتے ہیں۔۔

یہ وُہ سوال تھا جو نور اکثر خود سے کیا کرتی تھی اُس نے تو جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنے اِرد گرد ایسے مردوں کو ہی پایا تھا جو تاک میں رہتے ہیں

عورت کی کی عزت کو پیروں میں روندنے کو ہر دم تیار۔۔۔

شام ڈھل چکی تھی آسمان پر سیاہ تھان پھیل چکا تھا چھوٹے چھوٹے ستارے اور آدھا موتی بڑی آب و تاب سے چمک رہے تھے۔۔

اُس نے شال کو مزید اچھے سے اپنے گرد لپیٹا اُس کا بس نہیں چل رہا اپنی آنکھوں کو بھی ڈھک لے۔۔۔

عورت اکیلے گھر سے نکلنے کے بجائے کسی مرد کے ساتھ جانے میں خود کو زیادہ محفوظ خیال کرتی ہیں۔۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ وہ باہر مردوں سے محفوظ رہنے کے لیے مرد کا ہی سہارا لیتی ہے اُس کا دِل شدت سے اِس بات کی خواہش کرتا تھا کہ کاش اُس کا کوئی بھائی ہوتا کاش اُس کے ابو حیات ہوتے تو وُہ اُن کا ہاتھ پکڑے چلتی کسی کی ہمت تک نہ ہوتی کہ میلی نگاہ سے تک دیکھ لیتا۔۔۔

گلی کے کون پر بجلی کی کھمبے کے ساتھ موٹر بائک لگائے تین لڑکوں نے اُسے سرتاپا دیکھا اُن کی نظریں اتنی بے باک تھیں نور کو خود سے شرم آنے لگی حالانکہ اُس کا سراپا ہرگز بھی ترغیب انگیز نہیں تھا۔۔۔ اُس کے قدموں میں بجلی بھر گئی وُہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔۔

پیچھے سے کسی لڑکے نے کوئی واہیات سا فقرہ کہا تھا۔۔۔

بھائی یہ چیزیں دے دیں۔۔

اُس نے کاسمیٹک شاپ پر پہنچ کر کاغذ دکاندار کو تھمایا۔۔۔

دکاندار نے اُسے یکسر نظر انداز کیا اور باقی خواتین کی طرف متوجہ ہوگیا۔۔۔

بھائی مجھے دیر ہورہی ہیں جلدی کردیں۔۔

بیس منٹ کھڑے رہنے کے بعد اُس نے پھر کہا۔۔

یہ لیں۔۔

اُس نے لفافہ نور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی نور نے لفافہ لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو دُکاندار نے اپنی ہاتھ کی ایک اُنگلی سے اُس کے ہاتھ کو نرمی سے چھو لیا جس پر اُس نے جلدی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا اور پیسے ہاتھ میں دینے کے بجائے کاؤنٹر پر پھینکتے ہوئے دُکان سے باہر آگئی۔۔

پھر سے یہی لڑکے۔۔

گلے میں داخل ہونے سے پہلے چند قدم کے فاصلے پر رُک کر اُس نے اُن لڑکوں کو دیکھا جو اُسے آتا دیکھ کر پھر حرکت میں آچکے تھے۔۔۔

طوعاً و کرہاً اُسے آگے چلنا پڑا۔۔ ابھی وُہ گلی کے کونے تک پہنچی ہے تھی ایک شخص بِلکُل اُس کے اور اُن لڑکوں کے درمیان اِس طرح آ کھڑا ہوا کہ وُہ بِلکُل ہی چُھپ گئی اور نور نے اِس موقع کو غنیمت جانا وُہ شخص تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گلی کے اندر بڑھ رہا تھا اُس نے ایک نظر مڑ کر پیچھے دیکھا تو اُن لڑکوں

کی نظریں اُس پر سے ہٹ چکی تھی نور نہایت غیر محسوس انداز میں اُس کے ساتھ قدم قدم ملانے کی کوشش میں بری طرح ہانپ رہی تھی وُہ بس اُس کی پیچھے پیچھے چل کر اُن لڑکوں سے چُھپ جانا چاہتی تھی۔۔۔

قصداً تھا یا اتفاقاً اُس شخص نے اپنی رفتار کم کردی تھی اب وہ آہستہ چل رہا تھا وُہ لڑکے پیچھے نکل چُکے تھے نور بھی چین کا سانس لیا۔۔۔

ہاں ایسے مرد ہوتے ہیں محافظ جنہیں معلوم تک نہیں اُن کا اجنبی بن کر بھی ساتھ چلنا بھی کسی کو تحفظ دے دیتا ہے ایسے مردوں کا طنطنہ کمال کا ہوتا ہے جنہیں دیکھ کر نظریں مرعوبیت سے نیچے ہوجائے کچھ خاص نا ہوتے ہوئے بھی وُہ بہت خاص ہوتے ہیں وُہ سایہ دار شجر ہوتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے سب سوالوں کے جواب اُسے مل گئے تھے۔۔

نور نے دیکھ لیا تھا وُہ علی ہے وُہ بغیر پیچھے دیکھے لاتعلق سا چل رہا تھا۔۔۔

گھر آجانے پر وُہ گیٹ کھول کر اندر چلی گئی۔۔۔

علی نے اپنے گھر کے دروازے پر رُک کر برابر گھر میں جاتا اُسے دیکھا اسے تو ابھی پتا چلا تھا کہ وہ نور ہے۔۔۔

ہاں عورت کو ایسا ہی تو ہونا چاہیے کہ کوئی مرد اُسے پہچان نہ سکے۔۔

اُس کے ذہن میں بے اختیار بات آئی تھی۔۔۔

اماّں اماّں۔۔۔

وُہ باعث مسرت پورے گھر میں اُنہیں ڈھونڈھتا پھر رہا تھا۔۔

کیا ہوگیا ہے کیوں اتنا گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہا ہے کوئی قارون کا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے کیا۔۔

وُہ اپنے گیلے ہاتھ دوپٹے سے صاف کرتیں کچن سے برآمد ہوئیں۔۔

اماں میری نوکری لگ گئی ہے۔۔

وُہ خوشی پر خوشی بولا۔۔۔

ہائے اللہ سچی۔۔

اُنہیں یقین نہ آیا۔۔۔

ہاں اماّں سچی لگ گئی ہے ای میل تو کل سے آئی ہوئی تھی میں نے ابھی دیکھا۔۔۔

مبارک ہو بیٹا بہت۔۔

مرتضی صاحب نے رسان سے کہا۔۔۔

۔۔ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے

شفق خاتون نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔۔

وہی کمپنی ہے جہاں تو کل گیا تھا انٹرویو کے لئے۔۔

اُنہوں نے اندر لاؤنج کی طرف جاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں امّاں دوسری کمپنی ہے جہاں ہفتہ پہلے گیا تھا انٹرویو کے لئے۔۔۔

علی نے سوئچ بورڈ میں چارجر پلگ ان کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

تنخواہ کتنی ہے۔۔؟

سوال متوقع تھا علی کے لئے۔۔۔

پچاس ہزار ہے آگے بڑھ بھی جائے گی۔۔۔

وُہ ریموٹ اُٹھا کر ٹی وی آن کرچکا تھا۔۔۔

اچھا ہے بیٹا کچھ نا ہونے سے کچھ تو بہتر ہے کیوں شفق؟

ا مرتضیٰ صاحب نے اُن کی تائید چاہی۔۔۔

ہاں اچھا ہے نا ایک لگی بندھی رقم تو آئے گی گھر میں ورنہ یہ قسطوں میں ملتی ٹیوشن کی فیس کے باعث کئی کام اٹکے رہتے۔۔۔

وُہ اپنا پاندان کھول چکی تھیں۔۔۔

شام کو پانچ بجے تک چھٹی ہوجائے گی پھر ٹیوشنز تو ویسے بھی سات بجے کے

بعد شروع ہوتے۔۔۔

اُس نے پاندان سے سونف اور سپاری کے دانے اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹیوشن پڑھانا یوں ضروری بھی نہیں اب۔۔

مرتضٰی صاحب کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی شفق خاتون بول پڑیں۔۔

کیوں ضروری نہیں اچھا ہے نا چار پیسے مزید آجائیں گے گھر میں کل کلا کو فرح کی شادی ہوگی اِس کی شادی ہوگی دانیال کی پڑھائی ہے اچھا ہے نا کچھ پیسے جوڑ لوں گی۔۔

بچے کو آرام بھی کرلینے دو شفق پورا دِن آفس میں فارغ نہیں بیٹھا ہوگا وہاں بھی کام کرے گا گھر آکر سکون لینے دو اُسے۔۔

اُنہیں اپنی بیوی کی یہ بات خاصی ناگوار گزری۔۔۔

آپ دونوں تو مت اُلجھیں یار میں بھی چھوڑوں گا ٹیوشن امی کی بات ٹھیک ہے اضافی پیسے ہوں گے تو ہاتھ کھلا ہوگا تھوڑا اور کون سا ہل چلانا ہے ابا گیارہ بجے تک فارغ بھی ہوجاتا ہوں پھر آرام ہی آرام۔۔۔

علی نے بیک وقت دونوں کو مطمئن کرنا چاہا۔۔

مرتضٰی صاحب تاسف سے شفق خاتون کو دیکھ کر مبشر لقمان کے تجزیوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے بات سن۔۔

اُنہوں نے گاؤ تکیے سے ٹیک لگاکر لیٹتے علی کو ٹوکا۔۔

جا جا کر مجھے پان چھالیہ لا کر دے ختم ہوگئے ہیں صرف دو ٹکڑے بچے ہیں ابھی پان نا کھاؤں تو حالت بگڑنے لگتی ہے جا میرا بیٹا۔۔

اُنہوں نے اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔۔۔

تھکا ہوا ہوں اماں کچھ دیر آرام تو کرلینے دو۔۔

وُہ عاجزی سے کہتے ہوئے پیر پورے پھیلا چُکا تھا۔۔

میں خود ہی لے آتی ہوں اللہ کا شکر ہے ٹانگیں سلامت ہے میری ایک ایک چیز کے لیے لگ لگ کرتے رہو منحوسوں کی۔۔

وُہ اپنی بڑی سیاہ چادر اُٹھاتے ہوئے مظلومانہ انداز میں بولیں تو وہ تن فن کرتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

صبر نہیں ہے بس لا دو آپکو آپکے یہ پان شان۔۔

وُہ ریگ کے پاس کھڑا ہوکر چپل نکالتے ہوئے غصّے سے بولا۔۔

سیلون لائیو پان اور چھالیہ درمیانی کتری ہوئی اے ہاتھ درد کرجاتے ایک ایک گری کترتے ہوئے ایک ایک چھٹانک لینا۔۔۔

وُہ کچھ بھی جواب دیئے لاؤنج سے باہر نکل گیا تو کچھ یاد آنے پر وُہ اُس کے پیچھے آئیں۔۔

کتھا اور تمباکو بھی لے لینا آج ہی چلے گا یہ والا نواب کتھا اور راجہ رانی تمباکو۔۔۔

شفق خاتون نے صحن میں کھڑے ہوکر آواز لگائی۔۔۔

بھائی میرا فیس فاش بھی لے آنا۔۔

اوپری منزل سے فرح کی آواز بھی گونجی۔۔۔

میرے باپ نے فیکٹریاں لگا رکھی ہیں نا۔۔

وُہ بڑبڑا کر رہ گیا۔۔

بہت ہمدردی پھوٹ رہی ہے تمہارے دِل میں اُس مولون کے لئے۔۔

زونیہ نے جوس پیتے علی پر طنز کیا تو وہ گڑبڑا گیا۔۔

کون مولون کس کی بات کر رہی ہو تم؟۔۔۔

وُہ خود حیرت میں تھا۔۔

وہی تمہارے گھر کے برابر والی مولون شٹل کاک برقعے والی بہت ہمدردی کے

.سوتے پھوٹ رہے ہیں تمہارے دِل میں

انداز اب بھی ناراضگی لیے ہوئے تھا۔۔

کون وُہ ظہیر انکل کی بیٹی۔۔

ہاں وہی جس کو اُس دِن بھری دوپہر میں تُم نے پہلے پیسے بھی دیئے تھے پھر اُسے تیل بھی لاکر دیا تھا۔۔

اُس نے بھری دوپہر کو ذرا لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ اچھا وُہ یار میری غلطی کی وجہ سے اُس کا نقصان ہوا تھا اور تُمہیں اُس کے گھر کے حالات کا علم نہیں اُس کی سوتیلی ماں کو اگر تھیلی پھٹنے کا پتا چلتا تو وُہ اُسے چھوڑتی نہیں بس یہی خیال کرکے انسانیت کے ناطے میں نے اُس کی مدد کی تھی بس۔۔

اُس نے رسان سے جواب دیتے ہوئے اسٹرو سے جوس اندر کھینچا۔۔

ہمم۔۔ وُہ کچھ مطمئن سی ہوکر بولی۔۔

ویسے تُم میری جاسوسی کرتی ہو میں کب کہاں جاتا ہوں کس سے ملتا ہوں۔۔

اُس نے ازراہِ مذاق کہا۔۔

تُمہیں میں اتنی فارغ دِکھتی ہوں وُہ تو ایسے ہی کھڑکی پر کھڑی تھی تو دیکھ لیا ورنہ تُم جو کرتے پھرو۔۔

اُس نے بے نیازی سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔!!! اُس نے اچھا کو لمبا کھینچتے ہوئے آخر میں ہونٹ دانتوں تلے دباتے ہوئے محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھا جو ہمیشہ کی طرح نک سک سے درست اپنے حُسن اور ادا کے ساتھ اُس کے دِل میں اُترتی جارہی تھی۔۔۔

اُس دِن فون پر تُم کچھ بتا رہے تھے۔۔؟

زونیہ نے پوچھا۔۔

کچھ خاص نہیں وہی دانیال کی بات تھی اُس کے کسی دوست کے ابو ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتے ہیں تو وُہ اُسے کہہ رہے تھے کہ لاکھ ڈیڑھ دینے ہوں گے جاب لگ جائے گی تنخواہ بھی ڈیڑھ دو بول رہے ہیں مگر میں نے منع کردیا۔۔

اُس نے سادہ سے انداز میں اُسے بتایا۔۔۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا ہے بھنگ تو نہیں پی ہوئی تُم نے۔۔۔

زونیہ کا دماغ علی کے بات پر بھک سے اُڑ گیا۔۔۔

تُم ہوش میں تو ہو کیا کیا تُم نے علی اگر تمہاری یہ نوکری ہوجاتی تو میں تمہیں اپنے گھر والوں کے سامنے متعارف کروا سکتی تھی ہمارے رشتے کی بات کرتی دیکھو اگر پیسوں کا مسئلہ تو تم مجھ سے لے لو مگر کم از کم یہ جاب تو مت

چھوڑو۔۔

زونیہ نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

مسئلہ پیسوں کا نہیں ہے مسئلہ میرے اصولوں کا ہے میں نے اتنی پڑھائی اس لیے نہیں کی کہ میں جاب بھی رشوت دے کر حاصل کروں اور کیا پتا کل کو کچھ ہوا اُنہوں نے مجھے نکال دیا پھر کیا ہوگا کچھ نہیں۔۔

علی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

دیکھو علی ایسا مت کرو ہمارے بارے میں سوچوں اگر یہ نوکری ہوجائے گی تو میں تمہیں اپنے گھر میں متعارف کروا سکوں گی کم از کم اُنہیں بتا تو سکوں گی کہ جس شخص کو میں پسند کرتی ہو کے وُہ اس قابل تو ہے کہ وہ ان کی بیٹی کو ایک اچھا لائف سٹائل دے سکتا ہے ابھی میں کیا کہوں اُنہیں کہ میں جس پسند کرتی ہوں وہ مہینے کے بعد پندرہ ہزار روپے کماتا ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ وُہ مجھے تمہارے حوالے کریں گے کبھی بھی نہیں کریں گے پتہ بھی ہے کہ میرے مہینے کا خرچ کتنا ہے میرے مہینے کا خرچ تمہاری تنخواہ سے دس گنا زیادہ ہے۔۔۔

زونیہ نے شدید غصے کے عالم میں کہا تو اُس کی دماغ کی رگیں تن گئیں مگر وہ ضبط کر گیا۔۔۔

کم از کم تُم تو مجھے سمجھنے کی کوشش کرو ضروری تو نہیں نا اگر راستے میں کیچڑ

پڑا ہو اور اُس پر سے جانے میں اپنا آپ خراب ہونے کا خدشہ ہو تو جلدی آگے نکلنے کے چکر میں خود پر داغ لگالیں ہم راستہ بدل کر بھی جاسکتے ہیں تھوڑا وقت ہی تو زیادہ لگے گا مگر ہم اُس داغ کی ذلت سے بچ تو جائیں گے نا اور مجھے نوکری مل گئی ہے۔۔

کیا؟ کب ملی بتایا بھی نہیں۔۔

زونیہ بھی یہ بات سُن کر تھوڑا سکون میں آئی۔۔

کل رات ہی ای میل آئی تھی پہلی دسمبر سے جوائن کرنا ہے۔۔۔

انداز نرمی لیے ہوئے تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو اچھا ہے ورنہ میں نے تو اپنا سر ہی پیٹ لینا تھا تمہاری اِس حماقت پر خیر یہ بتاؤ کتنی تنخواہ ہے۔۔

وُہ کافی حد تک اپنے غصّے پر قابو پا چُکی تھی مگر علی کی اگلی بات سُن کر وُہ اُچھّل پڑی۔۔۔

پچاس ہزار ہے ابھی فی الحال مگر آگے جا کر دو تین مہینے میں تنخواہ بڑھ جائے گی۔۔

علی نے اطمینان سے کہ اس کی بات سن کر وُہ حقیقتاً اُچھل ہی تو پڑی تھی۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہوگیا علی بالکل پچاس ہزار روپے میں تم اپنے گھر کو سنبھالو گے مجھے سنبھالو گے کیا کیا کرو گے تُم پچاس ہزار میں۔۔

وُہ تقریباً چیختے ہوئے بولی۔۔

آرام سے بات کرو تمہارا نوکر نہیں ہوں میں نہ ہی تمہارے باپ کا کوئی ملازم جس پر تُم جب جی چاہا چیخوں گی چلاؤ گی مجھے بلاوجہ کی بات کا بتنگڑ بنانے والی عورتیں سخت نا پسند ہیں تو اپنی اِس عادت پر قابو پاؤ۔۔۔

اُس نے آہستہ مگر تند لہجے میں تنبیہ کی۔۔۔

اور میرا گزارہ تُم جیسے دقیانوسی مرد کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا

زونیہ کو لمحہ لگا فیصلہ کرنے میں۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔۔

علی خُشک لہجے میں بولا۔۔۔

مطلب صاف ہے علی میں تُم جیسے مولوی کے ساتھ گزرا نہیں کرسکتی اتنا پڑھ لکھ کر بھی تمہارا وہی حساب ہے گدھے پر کتابیں لاد دینا وہی جاہلانہ سوچ تمہاری پتھروں کے زمانے میں جی رہے ہو تُم بیوی تمہیں تنبو میں لپٹی ہوئی چاہیئے ذرا سی لچک نہیں تُم میں اور پھر یہ رشوت نہیں دوں گا او مسٹر یہ اکیسویں صدی ہے جہاں مو کرنے کے لئے ایسی چھوٹی چھوٹی بے ایمانیاں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر لینے میں کچھ غلط نہیں ہے اتنا تو چلتا ہے۔۔۔

وُہ مسلسل اُس پر چلا رہی تھی۔۔

نہیں چلتا نہ اِتنا نہ اُتنا جس چیز کی اجازت ہی نہیں جو عمل اتنا قبیح ہے کہ جس کے عوض جہنم کی سزا سنائی ہے وُہ کیوں کرنا اللہ پر یقین رکھنا چاہیے۔۔

اُس کے لیے زونیہ بہت اہم تھی تب ہی اُس کے ساتھ اب تک نرم رویہ اختیار کیا ہوا تھا ورنہ اگر اُس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وُہ خود بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کر گزرتا۔۔۔

ویسے تو تُم بہت نیک ہو پارسا ہو اتنے ہی دین دار ہو نا تو مت ملا کرو مُجھ سے آئی ایم سو کالڈ نا محرم فار یو۔۔

اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو عجیب انداز میں اوپر نیچے کرتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

لمحے کو علی لاجواب ہوگیا تھا وُہ کنگ تھا۔۔۔

جن برائیوں سے بچا جاسکتا ہے اُن سے تو بچنے کی سعی کرنی چاہیے۔۔

وُہ بولا تو آواز پست تھی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تُم اور تمہارے اُصول میرا گزارہ نہیں تُم جیسے اِنسان کے ساتھ اچھا ہوا کے یہ بھی ابھی پتا چل گیا اگر خُدا نخواستہ شادی ہوجاتی اور پھر پتا چلتا

تو میں تو برباد ہوجاتی۔۔

اُس نے ٹیبل سے پرس اُٹھاتے ہوئے نخوت سے بولی۔۔۔

میری بات سمجھنے۔۔۔

اُس نے پھر سے نرم لہجہ اختیار کیا مگر وُہ کچھ سننے کو تیار نہ تھی۔۔۔

آئندہ مجھے کال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے نا ہی کسی قسم کا رابطہ قائم کرنے کی اٹس اوور آئی ایم ڈن ودھ یو۔۔۔

زونیہ نے پانچ سو کا نوٹ پرس سے نکال کر مینو کارڈ کے اندر رکھتے ہوئے کہا وُہ آج بھی اُسے ذلیل کرکے گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی بے بس سا بس اُسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

دروازے پر دستک متواتر ہورہی تھی اور اُس کے ہاتھ آٹے میں بھرے ہوئے تھی مگر مجال ہے کوئی دروازہ کھول دیتا اِس کام کے لیے صرف وہی مامور تھی اگر کوئی اور دروازہ کھول دیتا تو قیامت نا آجاتی۔۔۔

وُہ اپنے ہاتھ صاف کرنے لگی۔۔۔

بہری ہوگئی ہے کیا منحوس یا کانوں میں روئی ٹھونس کر مر پڑی ہے جو سنائی نہیں دے رہی تُجھے آواز۔۔۔

عافیہ نے اپنے کمرے سے آواز لگائی۔۔۔

جی امی بس کھول رہی ہوں۔۔۔

پلو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وُہ دروازے کی طرف بڑھی۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے کل والا اجنبی اور اور ادھیڑ عُمر کی خوش شکل خاتون کھڑی تھیں اُس نے جھٹ سے دوپٹہ سر پر لیا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔

اُس نے اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہیں آپ۔۔؟

اُنہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شفقت سے پوچھا اور ایک سراہتی نظر فارس پر ڈالی تھی۔۔

جیسے کہہ رہی ہوں اگر اِس کے پیچھے دیوانہ ہوئے ہو تو یوں عجیب بھی نہیں یہ واقعی پری پیکر ہے۔۔

کیا چکر چلانے کھڑی ہوگئی دروازے پر۔۔۔

اندر سے تسلیم بیگم سخت لہجے میں کہتی ہوئے برآمد ہوئیں اُن دونوں کو دیکھ کر اتنا شاک نہیں لگا تھا جتنا نور کا اُن کے سامنے آجانے کا صدمہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلامُ علیکم ارے آپ یوں اچانک اندر آئیں نا۔۔

وُہ اپنے لہجے میں شہد گھول کر بولی۔۔۔

وعلیکم السلام یہاں قریب سے گزر ہی رہے تھے تو سوچا آپ سے ملتے چلیں اور کچھ ضروری باتیں بھی کرنی تھیں۔۔۔

تسلیم نے اُس سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا جاؤ مہمانوں کے لئے کچھ چائے ناشتے کا انتظام کرو۔۔

وُہ اُسے غائب کردینا چاہتی تھیں اُن کی نظروں کے سامنے سے وُہ نور پر جمی دونوں ماں بیٹے کی پُر شوق نگاہیں دیکھ چُکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی امی۔۔

وُہ سر ہلاتی ہوئی چلی گئی۔۔

آئیں آپ لوگ اندر آئیں۔۔

وُہ اُن دونوں کو لے کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

اور سنائیں کیسی ہیں آپ اور بیٹا آپ کیسے ہو .؟

وُہ بہت نرمی سے پوچھ رہیں تھے مگر اُن دونوں کے چہرے ناگواری کے آثار نمایاں تھے کل تک وُہ دونوں اُس حسنہ اخلاق سے متاثر ہوئے تھے مگر آج

سب کچھ صاف تھا عافیہ کا چہرہ اُن دونوں کو بہت مکروہ لگا۔۔

یہ بچی کون تھی جس نے دروازہ کھولا جبکہ آپ نے کہا تھا اِس گھر میں صرف آپ اور آپکی دو بیٹیاں رہتی ہیں کل بھی یہ بھی دکھی وُہ تو فارس نے اتفاقاً دیکھ لیا ورنہ آپ لوگ۔۔

وُہ فوراً مدعے کی بات پر آئیں حالانکہ وہ عظمٰی سے سب کچھ اُگلوا چُکی تھیں مگر وُہ سننا چاہتی تھیں کہ وہ کیا جھوٹ بولتی ہیں۔۔۔

جی یہ وُہ میری۔۔

اُن کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے کیا نہیں۔۔۔

یہ میری بیٹی ہے۔۔

بالآخر اُنھوں نے سچ بول دیا یہ سوچ کر کہ سچ تو پتا چل ہی جانا ہے دیر بدیر۔۔۔

مگر آپ نے تو کہا تھا کہ آپکی صرف دو بیٹیاں ہیں۔۔

اُن کا انداز تفشیشی تھا۔۔

سوتیلی بیٹی ہے۔۔

اُنھوں نے ذرا سختی سے کہا۔۔۔

پر بیٹی تو ہے نا۔۔

جواب برجستہ تھا وُہ بغل جھانکنے لگی۔۔۔

ابھی وُہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے نور چائے کی ٹرالی گھسیٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور چائے کا کپ اٹھا کر تسلیم کو دیا۔۔

جیتی رہو بیٹا۔۔

وہی شفقت بھرا انداز تھا۔۔۔

دوسرا کپ اُس نے عافیہ کو تھمایا جسے اُس نے نہایت زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ پکڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ تیسرا کپ اُٹھا کر فارس کے دینے ہی لگی تھے کہ عافیہ نے اُسے ٹوک دیا۔۔۔

فارس بیٹا چائے نہیں پیتا بیٹا آپ جاکر کچن سمیٹ لو۔۔۔

وُہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھیں کہ کسی طرح وُہ منظرِ عام سے غائب ہوجائے مگر فارس کی طرف سے کی جانے والی حرکت نے اُسے حیران کردیا۔۔

نہیں آنٹی ایسا نہیں ہے کہ بلکل ہی نہیں پیتا کبھی کبھار پی لیتا ہوں۔۔

اُس نے نور کے ہاتھوں سے پیالی لیتے ہوئے رسان سے کہا۔۔

عافیہ کلس کر رہ گئی۔۔۔

بیٹا آپ اِدھر بیٹھو میرے ساتھ۔۔۔

تسلیم نے محبت سے کہا۔۔۔

فارس نے اُٹھ کر اُسے بیٹھنے کی جگہ دی اور خود دوسرے صوفے پر جاکر بیٹھ گیا۔۔۔

وُہ جزبز سی کھڑی عافیہ کو دیکھنے لگی۔۔

بیٹھ بھی جاؤ بیٹا۔۔۔

اُنہوں نے دوبارہ کہا تو وُہ طوعاً و کرہاً بیٹھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عافیہ بہن میں اپنے بیٹے فارس کا لیے آپکی بیٹی نور کا ہاتھ مانگتی ہوں صبا بھی بہت اچھی ہے ماشاللہ مگر فارس کو بھی نور ہی پسند آئی ہے۔۔۔

اُنہوں نے نور کے سے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے عافیہ کے سلگتے بدن کو خاکستر کر ڈالا. وُہ آنکھوں میں بے پناہ نفرت لیے نور کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

جبکہ نور کا دِل کیا زمین پھٹ جائے اور وُہ اُس میں سما جائے بس کسی طرح اُن لوگوں کی نظروں کے سے غائب ہوجائے اُسے عافیہ کی شعلہ بار آنکھیں دیکھ کر اپنا وجود اگنی کی زد میں جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ میں نے نور کی بات پکی کی ہوئی

ہے--

اپنے چٹختے اعصابوں پر قابو پاتے ہوئے وُہ نہایت سنجیدگی سے بولی---

نور کے لیے یہ بات نئ نہیں تھی ایسا ہی ہوتا آرہا تھا جب اُس کے لیے کوئی رشتہ آتا تھا وہ یہی کہہ کر بات ختم کردیا کرتی تھی---

اُوہ---

تسلیم نے اپنے ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں سکیڑتے ہوئے تاسف بھرا اظہار کیا تھا---

فارس کے چہرے پر چھائی خوشی یکدم ہوا ہوگئی اور عافیہ اپنی کامیابی پر پُر سکون---

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا جاؤ شاید دروازے پر کوئی آیا ہے---

اُنہوں نے نور سے کہا تو وہ اُٹھ کر باہر چلی گئ اِس بار تسلیم نے بھی اُسے روکا نہیں عافیہ کے چہرے پر آسودگی پھیلتی گئ---

احساس سے محرومی دنیا کی سب سے بڑی محرومیوں میں سے ایک ہے۔وہ منظر جنھیں ظاہری آنکھ نہ دیکھ سکے انھیں صرف احساس کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے۔زندگی کی اساس اصل میں احساس پر قائم ہے۔بے حسی۔۔ انسان اور

انسانیت دونوں کی دشمن ہے۔

اُس نے ٹھنڈے فرش پر چادر جیسے بستر کو بچھاتے ہوئے سوچا۔۔۔

آج پھر ایسا ہی ہوا تھا خوابوں کے اُس محل کو جس کی پہلی اینٹ بھی نہیں رکھی گئی تھی اُسے ایک بار پھر تباہ کر دیا گیا تھا وُہ ہر نماز میں ایک دعا ضرور کرتی تھی کہ اُس کا جیون ساتھی جو بھی ہو جیسا بھی ہو بس وُہ اُسے تحفظ اور عزت دے وُہ ان ہی دو چیزوں کو تو ترسی ہوئی تھی۔۔

نور نور نیچے آ۔۔۔

عافیہ اور صبا دونوں کی چیختی چنگھاڑتی آواز نے اُس کی سماعتوں پر بم گرایا وُہ جانتی تھی اُسے کیوں بلایا جارہا تھا مگر وہ سوچ کر ہی دہلے جارہی تھی ابھی پچھلے زخم سوکھے بھی نہ تھے نئے زخم کھانے کی اُس میں سکت نہ تھی مگر اگر وُہ نیچے نہ جاتی تو وُہ دونوں اوپر آجاتیں اور اِس صورت میں اُس کی مزید کمبختی تھی۔۔۔

دروازے پر لٹک رہے دوپٹے کو اُس نے شانوں پر پھیلایا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے سیڑھیاں اُترنے لگی۔۔۔

آگئی امی حرام کی جنی آگئی۔۔

یہ صبا کی آواز تھی جس کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔

امی قسم لے لیں مُجھ سے میں جان بوجھ کر سامنے نہیں آئی تھی مجھے نہیں پتا کہ وُہ اوپر ہیں۔۔۔

وُہ آخری سیڑھی پر کھڑی ہوکر بولی اُن دونوں کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا اور وُہ سوکھے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

ہاں پتا ہے مجھے کتنی شریف ہے تو ناہنجار۔۔۔

وُہ سرعت سے اُس کی طرف بڑھیں اور اُسے گدی سے پکڑ کر فرش پر لا پٹخا۔۔۔

اللہ۔۔۔ وُہ پسلیوں کے بل فرش پر گری اُس کے منہ سے چیخ نکلی بھی نہ تھی پوری کہ صبا نے اُس کی پسلی پر ہی ایک زوردار ضرب لگائی تھی۔۔۔

امی ابو کی قسم اللہ کی قسم میں جان بوجھ کر سامنے نہیں آئی تھی میری بات کا یقین کریں۔۔

وُہ عافیہ کے پیروں سے لپٹ کر گڑگڑاتے ہوئے بولی۔۔

پتا نہیں ایسے کون سے جوہر دکھا دیئے اُس کے وُہ دیوانہ ہوگیا تیرے پیچھے منہ تو کالا نہ کر بیٹھی اُس کے ساتھ۔۔۔

عافیہ نے اُسے بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔۔

چٹاخ چٹاخ کئی تھپڑ صبا نے اُس کے منہ پر رسید کیے تھے۔۔۔

یہ ہے ہی بدکردار محلے میں کھڑے ہو ہو کر مردوں سے باتیں کرتی ہے امی وُہ برابر والی شفق آنٹی کا بیٹا ہے نا علی ناصرہ بتا رہی تھی اُس نے کل اِسے اُس کے ساتھ محلے میں کھڑے ہنس ہنس کر باتیں کرتے دیکھا تھا اور وُہ اِس بدکردار کو پیسے بھی دے رہا تھا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہے تُو۔۔۔

عافیہ اس نئے انکشاف پر دنگ سی اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

.ہاں پتا نہیں ایسا کیا کِیا ہے اُس کے ساتھ جو وُہ اسے۔۔۔

صبا آپی اتنی بڑی تہمت مت لگائیں خُدارا۔۔۔

وُہ پہلی بار چیخی تھی دِل و جان سے تڑپ ہی تو اُٹھی تھی اتنے رکیک اِلزام پر۔۔۔

خاک ڈال دی ہمارے سروں میں بول کیا کِیا ہے اُس کے ساتھ کیوں پیسے دے رہا تھا وُہ تُجھے۔۔۔

وُہ اُسے بولنے کا موقع دیئے بغیر اُسے پے در پے مار رہی تھیں۔۔۔

امی ایسا کچھ نہیں ہے میں آپکو سب بتاتی ہوں بخدا ایسا کچھ نہیں ہے ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔

وُہ خود کو بچانے کے چکر میں بری طرح ہانپ رہی تھی۔۔۔

ویسے تو بڑی پردے دارنی بنتی ہے اور مردوں کو خوب پھنسا رکھا ہے۔۔۔

صبا نے اُسے بالوں سے پکڑ کر کئی جھٹکے دے ڈالے۔۔۔

ہاں تب ہی میں کہوں چند دِن پہلے شفق مُجھ سے کیوں پوچھ رہی تھی کہ نور کی کہیں بات تو پکی نہیں کی مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا یہ کتیاِ ضرور کوئی چکر چلا رہی ہے آئے ہائے کیسی بدذات لڑکی ہے جیسی ماں ویسی بیٹی ماں نے میرے میاں کو پھنسایا اور بیٹی میری بیٹی کے حق پر ڈاکے ڈال رہی اِسے میں آج نہیں چھوڑوں گی جان سے مار دوں گی اِسے۔۔۔

دوبارہ اُسے فرش پر پٹخ کر وُہ کونے میں پڑے وائپر کی طرف بڑھی۔۔۔

نہیں امی نہیں امی آئندہ نہیں کروں گی کسی کی سامنے نہیں آؤں گی غلطی ہوگئی مجھے معاف کردیں امی نہیں۔۔۔

وُہ اُنہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر دونوں ہاتھوں کے بل کچے فرش پر گھسٹتی گھسٹتی پیچھے جانے لگی تب ہی عافیہ نے لکڑی کا ڈنڈا اُس کے تلوؤں پر دے مارا۔۔۔

وُہ گھر ہی نہیں بلکہ پورا تقریباً پورا محلہ اُس کی چیخ سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

امی تیل کی تھیلی پھٹ گئی تھی اُن کی بائک کی ٹکر سے تو بس اِسی لیے پیسے۔۔۔

مگر اُس کی ہر بات ادھوری رہ گئی اگلا وار وہیں اُس کی پسلی پر کیا گیا تھا۔۔

امی آپ پاگل تو نہیں ہوگئی ہیں یہ کیا کر رہی ہیں۔۔؟

نادیہ جو ابھی نہا کر نکلی تھی فوراً اُنہیں روکنے کے لئے آگے بڑھی۔۔۔

یہ کیسی آوازیں آرہی ہیں اماں۔۔۔

برابر والے گھر میں دسترخوان پر بیٹھا پورا سبحان صاحب کا کنبہ یہ آوازیں سُن کر حیران ہوا تھا۔۔۔

امی آئندہ نہیں ہوگا امی معاف کردیں۔۔۔

اُس کی دلخراش چیخیں وہاں بھی سنائی پڑ رہی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی جان لیں گی کیا اُس بے بیچاری کی جب وہ کہہ رہی ہے اُس نے جان بوجھ کر نہیں کیا تو کیوں جانوروں کی طرح اُسے مارے جارہی ہیں۔۔۔

نادیہ واحد تھی اُس گھر میں جو اکثر اُسے عافیہ اور صبا کے عتاب سے بچا لیتی تھی اُس کے اندر کا انسان ابھی بھی زندہ تھا۔۔۔

تو ہٹ جا آگے سے نادیہ تُم نہیں جانتی یہ کیا گل کھلا رہی ہے۔۔۔

صبا نے زہر خنداں کہتے ہوئے اُسے ہٹانا چاہا۔۔۔

میں جاکر دیکھتی ہوں پتا نہیں کیوں مار رہی ہے اتنی بری طرح سے بیچاری کو

حد کرتی ہے یہ عافیہ۔۔

شفق خاتون نے کھانا چھوڑ کے دوپٹہ درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑ اماں کیوں دوسروں کے معاملے میں پڑتی ہے۔۔

دانیال نے ڈونگے سے سالن پلیٹ میں ڈالتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔۔۔

امی اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

آواز مزید تیز آئی تھی اور ساتھ ایک چیخ بھی اُبھری تھی۔۔۔

اماں آپ جائیں انسانیت بھی کوئی چیز ہے وُہ لڑکی بھی اِنسان ہے یہ ایسے کیسے جانوروں کی طرح اُسے مار رہی ہیں غلطی چاہے جو بھی ہو۔۔۔

علی نے شدید غصّے سے کہا۔۔۔شفق خاتون اُٹھ کر جا چُکی تھیں۔۔۔

چھوڑیں اِسے میں نے کہا دیں اِدھر۔۔۔

نادیہ نے وائپر کا ڈنڈا اُن کے ہاتھ سے چھین کر دور پھینکا۔۔۔

آپ لوگوں کے اندر ذرا سی بھی انسانیت نہیں ہے امی اِس طرح تو کوئی جانور کو بھی نہیں مارتا جس طرح آپ نے اِس کا بھرکس نکال دیا ہے دیکھیں حشر دیکھیں کیا کیا ہے آپ نے کچھ تو خُدا کا خوف کریں۔۔

نادیہ نے اُس کے پیروں۔۔ منہ سے بہتے خون اور اُس کی ابتر حالت کو تاسف

سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہوگیا ہے عافیہ کیوں بچی کو مار رہی ہے۔۔

شفق خاتون کے ساتھ ایک عورت اور تھیں وُہ بھی غالباً نور کی دِل دوز چیخیں سُن کر آئی تھیں۔۔۔

اللہ توبہ عافیہ یہ کیا حشر کیا ہے بچی کا جوان بیٹی کو کوئی یوں کوئی مارتا ہے دیکھ تو شفق کیسا پیر نیلا ہورہاہے پورا خون نکل رہا ہے منہ سے۔۔۔

ساتھ آئی خاتون نے اُس کی خراب و خستہ حالت دیکھ کر افسوس سے کہا۔۔۔

نور آنکھیں کھولو نور۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ نے زمین پر بیٹھ کر اُس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا مگر وُہ بے ہوش ہوچکی تھی۔۔۔

جانور ہیں آپ لوگ بِلکُل جانور۔۔۔

نادیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے نور کی حالت دیکھ کر۔۔۔

تمہارے بیٹے کو پھنسا رہی ہے اور میرا منہ کالا کر رہی ہے یہ اور کرو اِس سے ہمدردی۔۔

عافیہ استہزایہ کہتی ہوئی اب شفق خاتون سے مخاطب تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔

اُن کے چہرے کے زاویے تن گئے۔۔۔

پوچھنا اپنے بیٹے سے کیوں پیسے دیتا ہے اِسے گلی میں روک روک کر ہنس ہنس کر کیوں باتیں ہوتی ہیں۔۔

بکواس بند کرو اپنی میں جانتی ہوں اپنی اولاد کو اور ایک عرصے سے اِس بچی کو بھی دیکھ رہی ہوں تمہارے منہ لگنا ہی فضول ہے نادیہ میں گھر سے دانیال یا علی کو بلاتی ہوں ہسپتال لے کر چلو اِسے۔۔

عافیہ کو بری طرح جھڑک کر وُہ نادیہ سے کہتی ہوئیں باہر نکل گئیں۔۔۔

دانیال جلدی سے ٹیکسی لے کر آ نور کو ہسپتال لے کر جانا ہے اُن جاہل ماں بیٹی نے اُسے مار مار کر ادھ موا کرکے رکھ دیا ہے۔۔

میں ویں کوئی نہیں جارہا ٹیکسی لینے آپکو پتا نہیں کیوں لاڈے کی بوا بننے کا بہت شوق ہے۔۔

وُہ چاولوں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بیزاری سے بولا۔۔۔

حد ہے دانیال حد ہے تُم رُکو شفق میں لاتا ہوں ٹیکسی۔۔۔

سبحان صاحب نے اُسے ملامت کی اور کھانا چھوڑ کر اُٹھنے لگے۔۔۔

ٹھہرے ابا میں لاتا ہوں ٹیکسی۔۔۔

علی نے اُنگلی پر لگے چاولوں کو منہ سے صاف کرتے ہوئے کہا اُٹھ گیا۔۔

رُک کیا تو نے نور کو کوئی پیسے دیئے تھے یا اُس سے محلے میں کھڑے ہوکر کسی بھی قسم کی کوئی بھی بات کی تھی۔۔

وُہ اُسے کھوجتی نظروں سے دیکھتی بولیں۔۔۔

ہاں کل دراصل میری بائک کی اُس سے ٹکر ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں اُس کی تیل کی تھیلی پھٹ گئی تھی میری وجہ سے اور آپ اُس کی ماں کو تو جانتی ہیں بس اِسی لیے میں نے اُسے پیسے دیے مگر پھر خود اُسے تیل لا کر دے دیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے سادہ سے انداز میں سب بتادیا۔۔

اُنھوں نے اطمینان کا سانس لیا۔۔۔

اور اِس ہی بات کی سزا دی ہے اُس کی سوتیلی ماں نے اُسے۔۔۔

وُہ رنج سے بولیں۔۔۔

علی نے ایک گہری سانس لی اور باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر۔۔

نادیہ نے علی کو آتے دیکھ کر فوراً پوچھا۔۔۔

مجھے بولنا تو نہیں چاہیے مگر اِنسان ہونے کے ناطے ضرور بولوں گا آپکے گھر والوں نے سفاکی اور بربریت کی حد کردی ہے۔۔

علی کا انداز برہم تھا۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا بتا تو کچھ۔۔

شفق خاتون نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

اُس کی پسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور پاؤں کا نچلا حصہ بھی بے حد متاثر ہوا ہے باقی جسم پر جابجا زخم تو کسی گنتی میں ہی نہیں ہے ڈاکٹرز پولیس کو بلانے کا کہہ رہے تھے میں نے بہت مشکل سے سمجھایا ہے اُنہیں۔۔۔۔۔

ہائے اللہ بچی کتنی تکلیف میں ہوگی توبہ توبہ سوچ کر ہی دِل دہل رہا ہے تمہاری ماں اور بہن کے اندر رتی بھر انسانیت نہیں ہے اِس بے رحمی سے کوئی مارتا ہے۔۔

وُہ رقت آمیز لہجے میں بولیں۔۔۔

نادیہ نادم سی چُپ کھڑی سنتی رہی۔۔۔

ٹھیک ہوجائے گی نہ وُہ۔۔

اُس نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

ہاں ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں تھوڑا وقت لگے گا دوائیں بھی دی ہیں کچھ لکھ کر اور پین کلرز بھی اور برف سے سکائی کرنے کا کہہ رہے ہیں اور کپڑے ڈھیلے ڈھالے پہننے کا کہا ہے۔۔

علی نے متانت سے کہا۔۔۔

میرے بچے اور نور پر اِلزام لگاتی ہے تمہاری امی کے اِن کا چکر چل رہا جیسے میں تو جانتی نہیں اپنی اولاد کو جہاں تک رہی نور کی بات تو وُہ تو مجھے خود بڑی پسند ہے اپنے علی کے لئے بس اِس کی نوکری لگ گئی ہے تو آنے ہی والی تھی رشتے کے لئے مگر اب یہ حادثہ۔۔۔

وُہ افسوس سے بولیں جبکہ علی نے حیرت زدہ نظروں سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔۔

اماں میں باہر ٹیکسی روکتا ہوں آپ دونوں اُسے لے آئیں۔۔۔

سرد لہجے میں کہتا ہوا وُہ آگے بڑھ گیا۔۔۔

آنٹی سچ کہہ رہی ہیں آپ۔۔؟

نادیہ نے خوش ہوکر پوچھا۔۔۔

ہاں تو میں کیوں جھوٹ بولوں گی۔۔

وُہ بُرا مان کر بولیں۔۔۔

اگر ایسا ہوگیا تو بہت اچھا ہوگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.وُہ کہہ کر اُن کے ساتھ روم کی طرف بڑھ گئی جہاں نور تھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی آپکو اُن کے سامنے یہ سب کہنے کی۔۔۔

علی گھر آکر اُن پر چراغ پا تھا۔۔۔

ہاں تو کیا غلط کہا میں نے وُہ اچھی لڑکی ہے خوبصورت۔۔ خوب سیرت۔۔ نیک۔۔ با حیا ہے تُجھے اور کیا چاہیے بیوی میں کم از کم اس پھیکی شلجم سے کڑوڑوں گنا خوبصورت بھی۔۔۔

آخری بات اُنہوں نے تلخی سے کہی۔۔۔

میں نے کب کہا وُہ اچھی لڑکی نہیں ہے مگر اماں آپ جانتی ہے کہ میں۔۔۔

ہاں جانتی ہوں کہ تو ایک سیراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے جو تُجھے کبھی حاصل نہیں ہونے والا۔۔۔

اُنہوں نے دلگیری سے کہا۔۔۔

۔۔ اماں آپ کل اُس کے گھر جائیں گی رشتے کی بات کرنے

علی نے اُن کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔۔۔

وُہ بے یقینی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

میں کوئی نہیں جاؤں گی اپنی بے عزتی کروانے۔۔

وُہ قطعیت سے کہتی ہوئیں پھر دال چُگنے لگیں۔۔۔

اماں میرے لیے صرف ایک بار۔۔۔

اُس نے اتنی لجاجت سے کہا کہ وُہ زیادہ تگ و دو نہ کر سکیں۔۔۔

اگر کوئی بات نہیں بنی تو تُو جہاں میں بولوں گی وہاں شادی کرے گا اِسی شرط پر جاؤں گی۔۔

ایسا کچھ ہوگا ہی نہیں۔۔

آج ہوئی لڑائی کے بعد بھی اُس کے دِل میں اُمید جوں کی توں تھی اپنی طرف سے تو اُس کی محبت سچی تھی۔۔۔

اگر ہوا تو۔۔

وُہ برجستہ بولیں۔۔۔

ہاں پھر آپ جہاں بولیں گی جس سے بولیں گی میں شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

اُس نے فیصلہ لمحے میں کیا کیونکہ اب یا تو آر یا پار والا معاملہ آ پہنچا تھا۔۔۔

کھا میری قسم۔۔

اُنہوں نے ہے طرح سے مطمئن ہونا چاہا۔۔۔

آپکو مُجھ پر یقین نہیں ہے کیا۔۔؟

وُہ خفگی سے بولا۔۔۔

اِس معاملے میں نہیں ہے۔۔۔

اتنے صاف جواب پر وُہ لاجواب ہوگیا تھا۔۔۔

آپکی قسم پھر جہاں بولیں گی جس سے بولیں گی جب بولیں گی میں شادی کرلوں گا۔۔۔

ناچار اور کیا کہتا۔۔۔.

مسلسل بیل جارہی تھی مگر دوسری طرف سے جواب ندرادر تھا۔۔۔

بالآخر چھٹی کال اُس نے ریسیو کر لی۔۔۔

کیوں کال کر رہے ہو بار بار میں نے تمہیں صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ میرا اور تمہارا جو کوئی بھی واسطہ تھا ختم ہوگیا ہے۔۔

دوسری طرف سے اُس کی تند آواز سنائی دی۔۔۔

میں تمہارے ہاتھوں کی کٹ پُتلی نہیں ہوں جس کو تُم نے جیسے چاہا نچالیا اور

جب دِل بھر گیا تو اُٹھا کر پھینک دیا۔۔۔

علی بھی اُسی کے انداز میں بولا۔۔۔

میں تُم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تمہیں اتنی سمپل سی بات سمجھ کیوں نہیں آتی علی۔۔۔

زونیہ اب اُلجھن سے بولی۔۔۔

تو پھر وُہ سب کیا تھا کہاں گئی تمہاری محبت۔۔

علی نے نرمی سے کہا۔۔۔

علی اِس عُمر میں ہوتا ہے سب کم آن ناؤ مو آن میں تُم سے شادی نہیں کروں گی یہ بات طے ہے باقی تمہیں جو کرنا ہے کرلو۔۔۔

وُہ اُس سے جلد از جلد جان چھڑانا چاہتی تھی۔۔۔

شادی تو تُمہیں مجھ سے ہی کرنی ہوگی میں تُمہیں اپنے احساسات سے کھیلنے ہرگز نہیں دوں گا کل آرہی ہیں میری امی تمہارے گھر میرا رشتہ لے کر اور تمہیں اپنے ماں باپ کو ہاں کرنی ہے سمجھ آئی بات۔۔

وُہ تحکمانہ انداز میں بولا تو زونیہ کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔۔۔

آر یو سیریس مطلب تُم واقعی سچ کہہ رہے ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کی آواز اتنی بوکھلائی ہوئی تھی کہ وہ اندازہ نہیں لگا پایا وُہ خوش تھی اُداس تھی یا غصّہ۔۔۔

ہاں اور میں جانتا ہوں تُم مجھے سے بہت محبت کرتی ہو۔۔

وُہ اُس کی حیرت کو فطری جھجھک سمجھ کر دلنشیں لہجے میں بولا مگر زونیہ کے اگلی بات نے اُس کا دماغ حقیقتاً چکرا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

تمہارا دماغ ٹھیک تو ہے علی مطلب تُم ہوش میں تو ہو کہیں نشہ تو نہیں کیا ہے تُمھیں پتا بھی ہے تُم کیا کہہ رہے ہو۔۔

اُسے واقعی علی کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔

مجھے اپنی بات بار بار کہنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔

وہی اُکھڑا ہوا انداز جو کبھی اُسے بے حد پر کشش لگتا تھا آج زہر لگ رہا تھا۔۔۔

یا خُدا میں کہاں پھنس گئی صحیح کہتی تھی حیا۔۔

وُہ شدید پریشانی کا شکار تھی۔۔۔

دیکھو علی تُم اپنی امی کو نہیں بھیج رہے ہو سمجھ آئی بات۔۔

اُس نے حکم صادر کیا۔۔

میں مزید اب تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا بہت کھیل لیا تُم نے میری فیلنگس کے ساتھ اب اور نہیں۔۔۔

وُہ ہٹ دھرمی سے بولا تو اُسے پتنگے لگ گئے۔۔۔

کرلو یہ شوق بھی پورا میں اُن کے سامنے انکار کردو گی۔۔

اُس نے دھمکی دی۔۔۔

تُم ایسا نہیں کرسکتی زونی اتنا تو میں بھی جانتا ہوں محبت تو کرتی ہو تم مُجھ سے۔۔

وُہ اب بھی یہ سب صرف اُس کی وقتی ناراضگی سمجھ رہا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا اُس لڑکے نے تو کبھی اُس سے محبت کی ہی نہیں تھی۔۔

کل پتا چل جائے گا تمہیں میں کیا کیا کرسکتی ہوں۔۔۔

تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے اُس نے کال بند کردی۔۔۔

تُم مجھے سے محبت کرتی ہو تو تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔

اُس نے بھی آزمانا چاہا۔۔۔

نور آج سے میرے کمرے سوئے گی اور گھر کا وُہ کوئی کام نہیں کرے گی۔۔

اُس نے لاؤنج میں بیٹھی صبا اور عافیہ کے سامنے قطعیت سے کہا۔۔

ایسے کیسے نہیں کرے گی مفت کی روٹیاں توڑنے دوں گی اُس منحوس کو میں۔۔

اُنہوں نے نخوت سے کہا۔۔

امی آپ اِنسان ہی ہیں یا پھر۔۔۔ اُس لڑکی کی پسلی کی ہڈی توڑ دی آپ دونوں نے اُس کا پورا جسم زخمی ہے یار وُہ بھی اِنسان ہے اور کسی کی نہیں آپکے شوہر کی ہی بیٹی ہے اُس کی ماں نہیں ہے تو آپ نے اُسے جانور سے بدتر سمجھ لیا ہے مجھے شرم آتی ہے آج یہ کہتے ہوئے کہ میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔۔

دِل گیر انداز میں کہا گیا۔۔۔

ہاں اب اُس آوارہ لڑکی کے لئے اپنی ماں کے سامنے زبان لڑائے گی تو بس یہی تو دیکھنا رہ گیا تھا۔۔

اُن کا واویلا شروع ہوچکا تھا۔۔۔

آپ سے نا بات کرنا ہی فضول ہے امی بِلکُل فضول اور میں دوبارہ کہہ رہی ہوں آئندہ اگر کسی نے بھی نور پر ہاتھ اُٹھایا تو میں خود پولیس کو بلاؤں گی اور اِسے دھمکی مت سمجھیے گا صرف بلکہ میں ایسا کرکے دکھاؤں گی۔۔۔

وُہ وارن کرنے والے انداز میں کہہ کر چلی گئی۔۔۔

امی اِس لڑکی کو جلد سے جلد ٹھکانے لگاؤ ورنہ جتنی ہمدردی اِس نادیہ کے دِل میں اِس کے لئے پھوٹ رہی ہے نا یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے تُو اب اِس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔۔۔

وُہ پُر سوچ انداز میں بولیں۔۔۔

۔۔۔ آئیں بیٹھیں

ثمینہ نے اپنے کشادہ ڈرائنگ روم کا سلائڈ دوڑ کھولتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

کریم کلر کا صاف اور چمکتا فرش اور کمرے کے وسط میں چوکور شکل میں نصب ہلکے بھورے ٹائلز کتھئی اور سفید رنگ کے خوبصورت صوفوں۔۔ قیمتی شوپیسس فینسی چھت سے بیچ میں لٹکتے قیمتی فانوس اور اللہ کے نام کی خوبصورت دیوار گیر کیلیگرافی پینٹنگز سے سجا وُہ کمرہ پہلی ہے نظر میں اُنہیں خفت اور احساسِ محرومی کا شکار کرگیا تھا وُہ تزئین و آرائش دیکھ کر کچھ دیر کے لئے بھول ہی گئیں تھیں کہ وہ یہاں کیا بات کرنے آئی تھیں۔۔۔

آپ ابھی تک کھڑی کیوں ہے بیٹھئے نا پلیز۔۔

ثمینہ نے ہنوز اُنہیں یوں ہی کھڑا دیکھ کر کہا۔۔۔

بہت خوبصورت سیٹ کیا ہے آپ نے ڈرائنگ روم۔۔

وُہ صدق دل سے بولیں۔۔

کہاں یہ ڈیزائن تو مجھے بِلکُل نہیں پسند زونیہ اور احسن کی شادی سے پہلے پورے گھر کا انٹیریئر چینج کرنا ہے۔۔۔

وُہ ناز بازی سے بولیں۔۔۔

لیجئے ناشتہ بھی آگیا۔۔

اُنہوں نے دروازے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے ملازمہ ٹرالی گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہورہی تھی۔۔

اِس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔

وُہ شرمندگی سے بولیں۔۔

کوئی بات نہیں پڑوسی ہیں آپ ہماری اور ہمارے گھر آئی ہیں مہمان نوازی تو کریں گے نا۔۔

مسکرا کر کہا گیا۔۔

کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد شفق خاتون اصل بات پر آئیں۔۔۔

دراصل میں اپنے بیٹے کے لئے آپکی بیٹی زونیہ کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں مجھے علی

نے ہی بھیجا ہے یہاں بس۔۔۔

وُہ کہتے ہوئے ہچکچا رہی تھیں۔۔

کیا۔۔۔؟

دوسری طرف سے ثمینہ کی آواز خاصی نرم تھی تو اُنہیں حوصلہ ہوا۔۔۔

دیکھیں بہن بہت اچھی بات ہے آپ میرے گھر آئیں آپکی میری بیٹی پسند ہے اور آپکا بیٹا بھی ماشاللہ بہت اچھا ہے مگر بات یہ ہے کہ زونیہ کی بات تو ہم نے ایک سال پہلے ہی طے کردی تھی اور اگلے ہفتے اُس کا نکاح بھی ہے۔۔

اُنہوں نے نہایت تحمل سے جواب دیا۔۔

شفق خاتون کو جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا تھا بالآخر اُن کے بیٹے کا دِل ٹوٹنے والا تھا۔۔

مگر زونیہ اور علی تو ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور علی نے مجھے کہا تھا کہ اُسے زونیہ نے ہی کہا ہے کے وُہ اپنے گھر والوں کو بھیجے اُس کے گھر۔۔

اُنہوں نے اپنی خفت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

حیرت ہے زونیہ نے آج تک مُجھ سے علی کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا اور مجھے تو آج پتا چل رہا ہے کہ وُہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں۔۔۔

وُہ تعجب سے بولیں۔۔۔

میں پہلے ہی سمجھاتی تھی اِس لڑکے کو۔۔۔

وُہ بڑبڑائی۔۔۔

میں زونیہ کو بلا کر پوچھ لیتی ہوں شاید وہ مُجھ سے کہنے میں ہچکچا رہی ہو۔۔۔

وُہ کافی فہم و فراست والی خاتون تھیں اور اپنی اولاد کو تو ہر کوئی جانتا ہے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد مضطرب سی زونیہ اُن کے سامنے کھڑی تھی۔۔

بیٹا یہ علی کی امی ہیں ان کا کہنا ہے آپ اور علی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو اور آپ کے ہی کہنے پر علی نے اِنہیں یہاں بھیجا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ بڑی گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

زونیہ شدید اُلجھن کا شکار تھی وُہ سمجھی تھی علی نے صرف اُسے دھمکی دی تھی مگر اب اُسے اِس سچویشن سے بچنا تھا اُس نے خود کو بولنے کے لئے تیار کیا۔۔

علی وہی جو شاید میری یونیورسٹی والا جو ہمارے ہی محلے میں رہتا ہے۔۔؟

وُہ یکسر انجان بن کر بولی شفق خاتون کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

امی میں تو اُسے جانتی تک نہیں ہوں ہاں البتہ معذرت کے ساتھ آنٹی آپکا بیٹا مجھے گلے میں آتے جاتے تنگ کرتا ہے اور پتا نہیں کہاں سے اُس کے پاس میرا نمبر آگیا تو مجھے میسجز کالز کرتا رہتا ہے میں تو اُس سے تنگ ہوں اپنے امی

ابو کو اِس لیے نہیں بتایا کیونکہ مجھے لگتا تھا میں اکیلے ہینڈل کرلوں گی بہت بار اُس نے مُجھ سے پیسے بھی مانگے یہ کہہ کر وُہ میرے گھر آکر میرے ابو اور بھائی سے جھوٹ کہے گا کہ ہم دونوں کے بیچ کوئی رشتہ ہے اور میں نے صرف اِس ڈر سے اُسے پیسے بھی دیئے اور یہ دیکھیں اُس کا رات کو بھی میسج آیا تھا۔۔

وہ کہہ کر جلدی جلدی موبائل میں سے اُس کے بقیہ میسج ڈیلیٹ کرکے ایک میسج کو چھوڑا اور اُن کے سامنے کیا جو یوں تھا۔۔۔

کل میری امی آئیں گی تمہارے گھر اور تُم نے ہاں کرنی ہے ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا زونی۔۔۔

شفقت خاتون کی نظریں نہیں اُٹھ رہی تھیں اِس لیے نہیں کہ اُنہیں علی پر شک تھا بلکہ اِس لیے وُہ اپنی اتنی بے عزتی برداشت نہیں کر پارہی تھیں۔۔۔

دیکھیے بہن شکر کریں زونیہ کے والد اور بھائی گھر پر نہیں ہے ورنہ کیا ہوتا میں خود نہیں جانتی اور کم از کم آپکو تو کچھ سوچ کے آنا چاہیے تھا کہاں آپ اور کہاں ہم بھلا کوئی جوڑ ہے اور ہم اپنی بیٹی کیوں دیں گے آپکے آوارہ بیٹے کو اور آپ اُسے سمجھائے گا کہ یہ حرکتیں چھوڑ دے ورنہ مجبوراً مجھے عرفان کو سب بتانا ہوگا جو آپکے بیٹے کے لئے بلکل اچھا نہیں ہوگا۔۔

اُن کا شائستہ لہجہ یوں غائب ہوا جیسے تھا ہے نہیں اب اُن کے انداز میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرف حقارت تھی۔۔

میں علی جیسے لڑکے کو پسند بھی کیوں کروں گی ایک تو وُہ انتہا کا بدمعاش اور پھر اُس میں ہے ہی کیا وُہ جتنا مہینے میں کماتا ہے اُتنا میں ایک وقت میں شاپنگ میں اُڑا دیتی ہوں چیپ مڈل کلاس بوائے۔۔۔

وُہ حقارت کی نظر سے شفق خاتون کو دیکھ کر بولیں۔۔۔

وُہ زمین میں گڑھی جارہی تھیں۔۔۔

اب آپ جاسکتی ہیں اور امی آپ کوئی بھی ایرا غیرا گھر میں آکر آپکی بیٹی کے بارے میں کچھ بھی کہے گا تو آپ اِن جیسوں کے لئے مجھے بلا کر پوچھیں گی۔۔

اُس نے بدتمیزی کی ہر حد پار کردی۔۔۔

شفق خاتون سے کچھ نہ بولا گیا وُہ غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی سب سے معذرت کرتی آگئیں۔۔۔

کیسا محسوس کر رہی ہو اب چندا۔۔

نادیہ نے اُس کے سرہانے بیٹھتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔۔

نور نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں وا کیں۔۔

درد کی لہر اُس کی پسلیوں سے شروع ہوکر پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔۔

آپی میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے امی غلط سمجھ رہی ہیں۔۔

وُہ اب بھی وہی کہہ رہی تھی۔۔۔

بس بیٹا مجھے پتا ہے اور تُم زیادہ بولو مت تُمہیں تکلیف ہوگی بس آرام سے لیٹی رہی شاباش۔۔

وُہ اُس کی گردن کے نیچے تکیہ برابر کرتے ہوئی بولی۔۔۔

تمہاری پسلی کی ہڈی ٹوٹی ہے اور گھبرانے کی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہوجائے گا مگر تُم نے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانا ہے صرف آرام کرنا ہے مکمل آرام سمجھی۔۔

ہڈی ٹوٹ۔۔

اُسے یقین نہیں آیا وہ کسی ایک جگہ درد محسوس نہیں کر پا رہی تھی پورا جسم ہی ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

ہاں مگر گھبراؤ مت بیٹا یہ ٹھیک ہوجائے گا بس تُم نے آرام کرنا ہے میں نے ایک کام والی سے بات کی ہے وُہ کل سے آجائے گی تُم نے بس لیٹے رہنا ہے زیادہ ہلنے جلنے سے تمہیں تکلیف ہوگی اور امی کی فکر مت کرنا میں اُن سے بات کرلوں گی ٹھیک ہے۔۔

وُہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر نہیں بول رہی تھی اُس کی ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔

نور چُپ چاپ لیٹی رہی۔۔۔

تھوڑا درد ہوگا مگر ضروری ہے۔۔

جیسے ہی آئس بیگ نے متاثرہ جگہ کو چھوا نور کی چیخ نکل گئی۔۔۔

آپی بہت تکلیف ہورہی ہے بہت۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بھی بہنے لگے تھے۔۔۔

پر چندا ضروری ہے نا تھوڑا برداشت کر لو۔۔

وُہ خود بھی رونے کے در پر تھی۔۔

آپی یہ درد نہیں برداشت ہورہا ایسا لگا رہا اندر کچھ چُبھ رہا ہے بہت بری طرح۔۔

وُہ بہت ضبط سے کام لے رہی تھی مگر بالاآخر رودی۔۔۔

مجھے معاف کردو نور میرے اختیار میں تھا مگر میں نے پھر بھی کچھ نہیں کیا اپنی طرف سے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرکے میں خود کو مطمئن کرتی رہی کہ میں بہت اچھی ہوں مگر نہیں میں بھی اُن جیسی ہی ہوں ظالم جابر میں تمہیں تمہارا مقام دلا سکتی تھی مگر میں نے نہیں دلایا آج تُم جس اذیت میں

ہو اُس کی پوری پوری ذمے دار میں بھی ہوں مجھے معاف کردو بیٹا۔۔۔

وُہ اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بولی وہ شروع سے اُسے چندا بیٹا کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی وُہ اُس سے چھ سال بڑی تھی چوبیس سال کی اور وہی تھی ہمیشہ اُس کی ڈھال بننے والی۔۔۔

آپی ایسے نہیں کہیں آپ نے تو ہمیشہ مجھے بہت محبت اور مان دیا ہے۔۔

وُہ اُس کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول کر بولی۔۔۔

میں اب تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گی بس بہت ہوگیا مگر اب اور نہیں تُم میرے باپ کی اولاد تمہاری رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے جو کہ میری رگوں میں جانتی ہوں میں نے بہت بہت دیر کردی ہے مگر اب میں تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گی۔۔

وُہ مصمم بولی۔۔۔

پر چندا ابھی تھوڑا برداشت کرو ایسے تمہیں تکلیف تو ہوگی مگر جلدی ٹھیک ہوگی نا بیٹا۔۔

وُہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے بولی.

زبیر بھی آئیں گے تُم سے مِلنے وُہ کل ہسپتال بھی آئے تھے مگر تب تُم بے ہوش تھی۔۔

وُہ اُسے باتوں میں لگا رہی تھی تاکہ اُس کا دھیان بٹ جائے۔۔

زبیر نادیہ کا شوہر تھا اُن دونوں کا نکاح ہوچکا تھا رخصتی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

میں نے بولا تھا اُنہیں کے آتے ہوئے تمہارے لیے حاجی کی ربڑی بھی لے آئیں تُمھیں پسند ہے نا بہت پتا ہے تمہیں جب تُم چھوٹی تھی تو ایک دفعہ پاپا ربڑی کا دو کلو کا ڈبہ لائے تھے میں نے نہیں کھائی تھی بعد کے لیے رکھ دی تھی مگر پھر بعد میں پتا چلا وُہ تو ہماری نور کے پیٹ میں جاچکی تھی۔۔

وُہ ہلکے سے ہنس کر بولی تو نور بھی مسکرا دی۔۔۔

لو جی تمہارے بھائی کا میسج بھی آگیا پوچھ رہے ہیں اور کچھ لانا ہے نور کے لیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے میسج پڑھ کر اُسے سُنایا۔۔۔

تو بتاؤ بیٹا جی کچھ اور منگواؤں اپنے بیٹے کے لئے۔۔

نور کو احساس بھی نہیں ہو رہا تھا وہ آئس بیگ آہستہ آہستہ اُس کی پسلیوں پر پھیر رہی تھی۔۔۔

آہ۔۔۔ وُہ یکدم کراہی۔۔۔

بس بس ہوگیا دیکھو پتا بھی نہیں چلا لو یہ پین کلرز بھی لے لو درد کم ہوجائے گا مزید میں نے آفس سے دس دِن کی چھٹی لی ہے تب تک تُم مزید بہتر

ہوجاؤ گی اور میں تمہیں کم از کم اِس حالت میں اِن لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر آفس نہیں جاسکتی۔۔

اُس نے دو گولیاں اور پانی کا گلاس اُسے تھمایا اور اُسے بیٹھنے میں مدد دی۔۔

آپ نے بلا وجہ تکلیف کی آپی میں ٹھیک ہوجاؤں گی۔۔

ہاں تو میں بھی وہی کہہ رہی ہوں انشاءاللہ تُم بہت جلدی ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔

اُس نے رسان سے کہتے ہوئے کمبل اُس پر برابر کیا۔۔

چلو اب سوجاؤ تھوڑی دیر زبیر بھی شام تک ہی آئیں گے میں جب تک ذرا امی سے نپٹ لوں جو واویلا مچا رکھا اُنہوں نے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے لائٹ بند کرتے ہوئے پردے برابر کیے اور دروازہ بند کرتی باہر آگئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

علی شدید کبیدہ خاطر نظر آرہا تھا اُس کے چہرہ غصّے کے مارے لال ہورہا تھا شفق خاتون نے دیکھ لیا تھا کہ وہ بہت ضبط سے کام لے رہا تھا وُہ دونوں مُٹھیاں سختی سے بھینچے دانتوں کو پیس رہا تھے کان سے ماتھے کی طرف جاتی رگ اُبھری ہوئی تھی اُنہوں نے مکمل بات بتائی بھی نہیں تھی منہاشدہ باتیں بتائیں تھیں۔۔

میں تُجھے پہلے ہی کہتی تھی ایسی امیر زادیاں صرف دوستیاں کرتی ہیں مگر نہیں اُس وقت تو ماں تُجھے بڑی زہر لگتی تھی آج بھی صرف تیرے کہنے پر میں اُس بدذات کے گھر گئی تھی پھر جو اُس نے اور اُس کی ماں نے میری بے عزتی کی ہے ایسے گراں مایہ لوگ بھلا کیوں ہم جیسے روز کنواں کھودنے والوں کو اپنی بیٹی دیں گے۔۔۔

وُہ تقریباً روتے ہوئے بولیں۔۔

بیٹا دیکھ میں اِسی چیز سے ڈرتی تھی میں جانتی تھی اِس سب کے آخر میں تُجھے ہی دُکھی ہونا ہے۔۔

وُہ اُس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں علی چُپ چاپ بیٹھا رہا۔۔۔

بھائی وُہ اچھی لڑکی نہیں ہے میں نے آپکو پہلے نہیں بتایا تھا مگر میں نے اُسے اکثر سفید رنگ کی کرولا میں ایک لڑکے کے ساتھ بیٹھ کر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔

فرح نے اُس کے اندر جلتے بھانبڑ کو مزید ہوا دی تھی۔۔۔

اور تُم نے کیسے دیکھا اُسے۔۔

یہ سوال برجستہ تھا دانیال کی طرف سے۔۔

یونیورسٹی سے آتے ہوئے دیکھا ہے اکثر۔۔

اُس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

دفع کرو کہاں دیکھا کس نے دیکھا۔۔

شفق خاتون اس بے مطلب کی بحث سے اُکتا کر سختی سے بولیں تو وہ دونوں چُپ ہوگئے۔۔۔

بس علی دیکھ اب اُسے بھول جا میرے بیٹے کو کمی تھوڑی ہے لڑکیوں کی۔۔

اُنہوں نے بہت نرمی سے کہا تھا۔۔۔

اُس کے اندر غیض وغضب ٹکرے مار رہا تھا اتنی ذلت اتنی رسوائی کیا محبت واقعی فضول ہے یہ ایک سوال اُس کے دماغ میں مسلسل گردش کر رہا تھا۔۔

محبت وحبت سب بیکار ہے یہ بھی مادیت پرست ہے اُس ہی کی دسترس میں آتی ہے جو ثروت مند ہو دِل کے تونگر ہونے سے اِس کا کوئی واسطہ ہی نہیں محبت کو ظاہری دولت سے منتھی کردیا گیا ہے دل کی وسعت کسی کام کی نہیں ہوتی۔۔۔

آج جواب مل گیا تھا اُسے۔۔۔

ہاں نہیں تو اور کیا میرا بھائی کروڑوں میں ایک ہے وُہ عجیب سی سوٹ بھی نہیں کرتی تھی کہاں میرا بھائی اتنا ہینڈسم کہاں وُہ آٹے کی بوری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرح نے محبت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں نہیں تو اور کیا۔۔

نمرہ نے جھٹ اُس کی تائید کی۔۔

بس میں اب کل ہی جاکر نور کا رشتہ مانگ لوں گی علی کے لیے خیر سے نوکری بھی لگ گئی ہے اب تو اور فرح کو بھی دیکھنے آج لڑکے والے آئیں گے اگر بات بن گئی تو فرح اور تیری ساتھ شادی کردوں گی۔۔۔

وُہ اُسے آگے کے منصوبوں سے آگاہ کر رہی تھیں مگر اُس کا ذہن

بس اُن لفظوں میں اُلجھا ہوا تھا جو شفق خاتون نے حرف بہ حرف اُسے بتائے تھے جو زونیہ نے اُس کے لیے کہے تھے۔۔۔

امی میں تو اُسے جانتی تک نہیں ہوں ہاں البتہ معذرت کے ساتھ آنٹی آپکا بیٹا مجھے گلے میں آتے جاتے تنگ کرتا ہے اور پتا نہیں کہاں سے اُس کے پاس میرا نمبر آگیا تو مجھے میسجز کالز کرتا رہتا ہے میں تو اُس سے تنگ ہوں بہت بار اُس نے مُجھ سے پیسے بھی مانگے یہ کہہ کر وُہ میرے گھر آکر میرے ابو اور بھائی سے جھوٹ کہے گا کہ ہم دونوں کے بیچ کوئی رشتہ ہے۔۔۔

واقعی اُس کا دِل بہت دُکھا تھا بہت ٹھیس پہنچی تھی اُسے مگر وُہ اپنے ہر احساس کو چھپانے کا ہنر اچھے سے جانتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اماں نور تو بھائی سے بہت چھوٹی ہے میرے خیال سے سترہ اٹھارہ کی ہو گی اور بھائی اٹھائیس کے ہیں دس سال کا فرق بہت ہوتا ہے۔۔۔

دانیال نے خدشہ ظاہر کیا۔۔

کوئی نہیں میں تیرے ابا سے گیارہ سال چھوٹی تھی شادی کے وقت۔۔

اُنہوں نے فوراً کہا۔۔۔

وُہ زمانہ اور تھا امّاں جان۔۔

دانیال نے اُن کی بات کی تردید کی۔۔۔

علی سے مزید وہاں نہیں بیٹھا گیا وُہ اُٹھ کر چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امّاں بھائی بہت اُداس ہیں۔۔

فرح نے تاسف سے کہا۔۔۔

وقتی ہے سب بیوی آئے گی تو سب بھول جائے گا اور اچھا ہی ہوا اِس زونیہ کا قصہ ختم ہوا ورنہ مجھے اپنے بیٹے سے ہاتھ دھونا پڑتا۔۔۔

وُہ اطمینان سے بولیں۔۔

کیا مطلب۔۔؟

دانیال نے نا سمجھی کی کیفیت میں پوچھا۔۔

مطلب صاف ہے اگر کو بالفرض اُس نواب زادی کی شادی علی سے ہوجاتی تو تُم لوگوں کو کیا لگتا ہے وُہ اس گھر میں ہمارے ساتھ رہتی کبھی نہیں وُہ شادی سے پہلے ہی علی سے الگ گھر کا مطالبہ کرتی اور جتنا تخیط یہ لڑکا اُس کے پیچھے ہے نا یہ وُہ بھی کر گزرتا جبکہ اِس کے بر عکس نور ایک سادہ لوح چُپ چاپ رہنے والی بونگی سی لڑکی ہے وُہ کیا اِس کے سامنے زبان کھولے گی اور یہ ٹھہرا زونیہ کی محبت کا اسیر نور کو کبھی وُہ مقام دے گا نہیں اور وُہ بیچاری تو ویسے ہی حالات کی ستائی ہوئی ہے اتنے کو ہی پورا جان لے گی کہ عزت کی روٹی مِل جائے اور گھر۔۔۔.

اُنہوں نے دور اندیشی سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واہ امّاں آپ نے تو بہت دور کی سوچ رکھی ہے۔۔

دانیال۔۔نمرہ اور فرح دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔

رکھنی پڑتی ہے بیٹوں کی ماؤں کو رکھنی پڑتی ہے۔۔۔

ا اُنہوں نے پان منہ میں رکھتے ہوئی رسان سے کہا۔۔۔.

امی میں ایک بات بولوں۔۔

صبا نے اپنے ناخنوں پر نیل پالش لگاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بول۔۔

امّاں میرا خیال ہے یوں کچھ غلط بھی نہیں ہے اگر اِس کرم جلی نور کی شادی شفق آنٹی کے بیٹے سے ہوجائے ہماری جان تو چھوٹے گی اور وہاں کون سا اِس نے عیش کرنا ہے صرف ایک شکل کا ہی اچھا ہے وُہ باقی ہے تو کنگلا اور اوپر سے ماں باپ چھوٹے بہن بھائی تیس کا ہونے والا ہے مگر ابھی تک شادی نہیں کی اِسی وجہ سے شاید بس اگر وہ لوگ رشتہ مانگنے آئی تو آپ نے کچھ نہیں کہنا بس ہاں کردینی ہے ہمارے سروں سے کم از کم یہ بلا تو اُترے گی۔۔

اُس نے اپنی تئین میں ایک بہترین مشورہ دیا تھا جو عافیہ کو ٹھیک بھی لگا۔۔۔

ہاں کہتی تو تُو بلکل ٹھیک ہے یہ نری تو عذاب بن گئی ہے مگر لڑکا بڑا پیارا ہے وُہ میرا دِل نہیں کر رہا کہ اِس کو بیاہ دوں یہی تو ایک موقع ہے کہ اِس کی ماں کے کیے کانڈوں کا بدلہ لے سکوں اِس سے۔۔

وُہ تاسف سے بولی۔۔

تو یہ کیا کم ہے یہ وہاں بھی سسکتی ہوئی زندگی ہی گزارے گی ایک تو عُمر میں تقریباً کوئی دس گیارہ سال بڑا پھر کماتا کچھ خاص نہیں پورے گھر کی زمے داری اُس کے سر پر وہاں بھی اُن لوگوں کی نوکرانی ہی بنے رہنا اِس نے۔۔

وُہ نخوت سے بولی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر میرا دِل نہیں مانتا۔۔

آہستہ سے کہا گیا۔۔

میری بات مان لیں ورنہ اِسی طرح ہوتا رہے گا جب تک یہ حور پری اِس گھر میں رہے گی۔۔۔

وُہ کینہ پروری سے بولی۔۔۔

کیسی ہے اب نور۔۔

زبیر نے فروٹس۔۔جوس کے ڈبوں۔۔میڈ سنز اور ربڑی کی شاپرز نادیہ کو پکڑاتے ہوئے پوچھا۔۔

اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر ہے مگر بہت تکلیف میں ہے وُہ۔۔

رنجیدگی سے بولی۔۔

واقعی تمہاری ماں اور بہن نے ظلم کی انتہا کردی ہے مجھے تو سوچ سوچ کر ہول آرہے ہیں کتنی تکلیف میں ہوگی وُہ اُس کے لیے ہر سانس لینا کتنا مشکل ہوگا۔۔۔

زبیر نے باقاعدہ جھرجھری لے کر کہا۔۔۔

ہاں اور کہیں نہ کہیں اِس میں میری بھی غلطی ہے میں اُس کے ساتھ لاکھ اچھی اُس کا بہت خیال رکھنے والی مگر میں نے بڑی بہن ہونا کا فرض پوری طرح نہیں نبھایا میں نے اُسے وہ تحفظ دیا ہی نہیں جس کی وہ حقدار تھی ۔۔

اُس کا گلا رندھنے لگا تھا۔۔۔

انسان سے ہی ہوتی ہیں غلطیاں کوئی بڑی بات نہیں یہ اچھی بات ہے کہ تمہیں احساس ہوگیا ہے اور تُم نے اُس کے لئے اسٹینڈ لیا یہ بڑی بات ہے۔۔۔

زبیر نے رسان سے کہتے ہوئے اُس کی ندامت دور کرنی چاہی۔۔۔

تُم سے کچھ بات بھی کرنی ہے۔۔

زبیر نے اُس کے ساتھ کچن میں داخل ہوتے کہا۔۔

جی کہیں۔۔

ذیشان کو تو جانتی ہو تُم۔۔؟

اُس نے تصدیق چاہی۔۔

ذیشان۔۔۔غالباً یہ وہی ذیشان ہے ہمارے آفس والا مارکیٹنگ منیجر ہیڈ اور آپکا بہترین دوست۔۔؟

اُس نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

ہاں وہی ذیشان اُس نے کل مُجھ سے نور کے لیے بات کی ہے وُہ نور سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

نور۔۔۔مگر اُس نے کب نور کو دیکھا میرا مطلب ہے۔۔۔

وُہ انگشت بدنداں سی اُسے دیکھتے ہوئے بولی تو زبیر نے اُس کی بات کاٹی۔۔

ہمارے نکاح والے دن دیکھا تھا اُس نے نور کو اور ذیشان نے مجھے یہ بھی بتایا وُہ اُسے پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی بس وُہ مُجھ سے بات کرنے میں کترا رہا تھا مگر جب میں نے اسے نور کے ساتھ ہوئے حادثے کا اور اُس کے پیچھے کی وجہ بتائی تو اُس نے مُجھ سے صاف بات کی۔۔۔

اُس نے تفصیل سے ساری بات اُسے بتادی۔۔

ذیشان اچھا لڑکا ہے زبیر ہر لحاظ سے شریف ہے۔۔ سیٹلڈ ہے ۔۔ گڈ لوکنگ ہے اپنا اپارٹمنٹ ہے کلفٹن میں کوئی فیملی کا چکر نہیں ہے پیچھے اور آپکا بہت اچھا دوست بھی ہے اور سب سے بڑی بات وُہ نور کو پسند بھی کرتا ہے اگر آپ مطمئن ہیں تو اُسے ہاں کردیں اور امی کی فکر مت کریں اُنہیں سمجھانا میرا کام ہے۔۔

نادیہ نے متانت سے کہا۔۔

ہاں یہاں سے اُس کے گھر ہی جاتا ہوں بس جلد از جلد اِس بچی کی جان

چھوٹے یہاں سے۔۔

وُہ درد مندی سے بولا۔۔۔

اگر بالفرض یہاں بات نہیں بھی بنی تو دو تین رشتے اور ہیں میری نظر میں بہت اچھے۔۔

وُہ ہموار لہجے میں بولا۔۔

ہاں آپکو میں بتانا بھول گئی ہمارے برابر والی آنٹی نے بھی نور کے رشتے کی بات کی ہے اپنے بیٹے سے وہی جو نور کو ہسپتال بھی لے کر گئی تھی آپ ملے بھی ہیں اُس لڑکے سے ہسپتال میں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے سیب کی قاشیں پلیٹ میں سجاتے ہوئے کہا۔۔

میرے خیال سے علی نام ہے اُس کا۔۔

اُس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔۔

ہاں علی۔۔ نادیہ نے فوراً کہا۔۔

مگر وُہ تو نور سے کافی بڑا لگتا ہے میرے برابر ہوگا۔۔

ہاں یہ تو ہے دس گیارہ سال کا فرق تو ہوگا مگر وُہ لڑکا بہت اچھا ہے نیک۔۔ شریف پڑھا لکھا شکل و صورت میں بھی بہترین ہے بس تھوڑی عمر زیادہ ہے ۔۔۔ اٹھائیس اُنتیس کے قریب

اُس نے زبیر کی بات کی تائید کرتے ہوئے علی کی خوبیاں بھی گنوا دی۔۔

بس اللہ نصیب اچھے کرے بچی کے جتنی دُکھ تکلیفیں دیکھ لی ہیں اللہ دوگنی ۔۔ خوشی اور سُکھ دے آمین

وُہ صدقِ دل سے بولا۔۔۔

ثم آمین یارب العالمین۔۔۔

نادیہ نے برجستہ کہا۔۔۔

نور اُٹھ گئی ہوگی آپ جائیں اُس سے مل لیں میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے جوس نکالنے کے لئے مشین کا تار ساکٹ میں لگاتے ہوئے کہا زبیر سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔

السلامُ علیکم بیٹا۔۔

زبیر نے کمرے میں داخل ہوکر گُم سُم سی بیٹھی نور سے کہا تو اپنی سوچوں میں بہت دور نکل چکی نور یکدم حال میں لوٹ آئی۔۔

وعلیکم اسلام زبیر بھائی۔۔

اُس نے جلدی سے دوپٹہ سے پر اچھی طرح جماتے ہوئے جواب دیا اور سر جُھکا لیا۔۔

زبیر کو اُس کا یہی احترام تو بھاتا تھا ورنہ مجال ہے کہ صبا نے اُسے دیکھ کر کبھی دوپٹہ تک لیا ہو۔۔۔

زبیر نے اُس کے سر پر دستِ شفقت رکھ دیا۔۔

کیسی طبیعت ہے اب بچے۔۔

ٹھیک ہوں بھائی۔۔

اُس نے نظریں جھکائے ہی کہا۔۔

اچھی بات ہے اور فکر تو کرنی ہی نہیں ہے تُم نے بہت جلد ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔

زبیر نے رسان سے کہا۔۔۔

لو جی آگئی ٹھنڈی ربڑی ساتھ میں کینو کا جوس اور سیب۔۔

نادیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

حقیقتاً اُس کے چہرے پر ربڑی سنتے ہی ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی سموسوں کے بعد واحد وُہ چیز تھی جو اُسے بے حد پسند تھی۔۔

چلو شاباش پہلے جوس ختم کرو اور یہ سب کھاؤ پھر آرام سے کھاتی رہنا ربڑی میں نے باقی فریج میں رکھ دی ہے۔۔

اُس نے ٹرے نور کے سامنے رکھتے ہوئے ملائمت سے کہا تو وہ اُس نے چُپ

چاپ گلاس اُٹھا کر منہ سے لگا تھا۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں میں نے تمہیں صاف صاف کہہ دیا تھا مجھے آئندہ کال مت کرنا۔۔

زونیہ نے اُس پر چلاتے ہوئے کہا۔۔

علی کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

اب بولو بھی یا یونہی تکتے رہو گے مجھے۔۔

وُہ شدید بیزاری سے بولی۔۔۔

کیا واقعی تُم نے مُجھ سے کبھی محبت نہیں کی۔۔

اُس کی آواز بلکل سرد تھی۔۔۔

تمہیں ایک دفعہ کی بات کیوں نہیں سمجھ آجاتی میں نے تُم سے کبھی محبت نہیں کی اور تُم ہے ہی کیا سوائے شکل کے۔۔

وُہ طنزاً بولی تو علی کے دِل پر گھونسا پڑا تھا۔۔۔

پھر وُہ سب کیا تھا جو اتنے سالوں سے چل رہا تھا۔۔

وُہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوگیا وُہ اپنی کوئی کیفیت اُس پر آشکار نہیں کرنا چاہتا

تھا مگر سامنے زونیہ تھی جسے وہ پوری شدت سے چاہتا تھا۔۔۔

او کم آن کم کوئی ٹین ایجر نہیں ہو تم اچھے خاصے میچیور مرد ہو تم حقیقت پسندی سے سوچو۔۔

اُس نے بری طرح جھڑکا۔۔۔

میں تمہارے لئے صرف وقت گزاری تھا صرف ٹائم پاس۔۔

وُہ دھاڑا تو لمحے کو زونیہ بھی سہم گئی مگر پھر سنبھل کر بولی۔۔۔

اپنی حد میں رہو علی دو ٹکے کی تمہاری اوقات نہیں ہے اور تم مُجھ سے شادی کے خواب دیکھتے ہو اپنے آپ کو دیکھو اور مجھے دیکھو تُم زمین ہو تو میں آسمان میں روشنی ہوں تو تُم اندھیرا۔۔

اُس کے لہجے میں اتنی حقارت تھی کہ علی خود کے ہونے پر شرمندگی محسوس ہونے لگی وہ متحیر سا اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔

مہینے کی پچاس ہزار تنخواہ میں تم اپنے ٹبر کی سنبھالو گے یا مجھے تم مجھے دے ہی کیا سکتے ہو میرے ڈرائیور کی تنخواہ تمہاری تنخواہ کی نصف ہے شکل کا وُہ بھی اچھا ہے تو کیا اُس سے بھی شادی کرلوں جس گھر میں بجلی کے بل سے لے کر کھائی جانے والی روٹیوں تک کا حساب رکھا جاتا ہے اُس گھر میں میں جاؤں گی میں۔۔۔ شمریز کے ڈیڈ کا لندن میں بزنس ہے وہاں گھر ہے اپنا کراچی میں

دو بنگلے گاڑیاں نوکر چاکر عیش و آسائش تُم مجھے سات پردوں میں چھپا کر ایک دو سال بعد اپنے بچوں کی ماں بنانے کے علاوہ اور کیا دے سکتے ہو۔۔کچھ نہیں سوائے سسکتی بلکتی زندگی کے جیسی تُم گزار رہے ہو روپے روپے کو ترستے ہوئے دانتوں سے پیسے پکڑنے والی زندگی کنوئیں کے مینڈک والی تمہاری سوچ ہے پڑھے لکھے ہوتے ہوئے بھی وہی ٹیپیکل مردوں والی گھٹیا سوچ بیوی کو بڑی سی چادر میں ڈھانپ کر کونے میں پھینک دینے والی اور ہر رات اپنے مطلب کے لیے اُسے۔۔۔.

بس ایک لفظ اور نہیں۔۔۔

یہ وہی جانتا اُس نے یہ الفاظ بھی کتنی دقت سے کہے تھے ورنہ اِس تذلیل نے اُس کی قوتِ گویائی ہی سلب کرلی تھی وُہ ہکا بکا رہ گیا تھا وُہ چُپ تھا حقیقت کا آئینہ جو سامنے تھا واقعی وُہ زمین تھا اور وُہ آسمان پر اُونچے سے اونچا اُڑنے کی خواہش رکھنے والی زمین کی ہی باسی اُسے کیا حق تھا کہ وہ اُس کی خواہش کرتا اُس کا کیا اوقات تھی وُہ کچھ بھی تو نہیں تھا۔۔۔

ایک حقیر ترین اِنسان۔۔۔

نجانے لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ احساس کی دولت ملتی ہے تو انسان دولت کے احساس سے بھی نکل جاتا ہے۔اسے معلوم پڑ جاتا ہے کہ غریب ہو کر بھی انسان خوش رہ سکتا ہے اور امیر ہو کر بھی آدمی تکلیف میں ہو سکتا

ہے۔اِنسان کو اپنی ضرورت کا احساس نہیں ہو پا رہا کہ احساس ہی ہماری ضرورت ہے۔اپنی زندگی کو آسان بنانے کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے کی زندگی کو مشکل نہ بنایا جائے۔محبت کا یا کم از کم برداشت کا رشتہ ترک نہ کیا جائے۔اپنا اور صرف اپنا احساس تو خود غرضی کہلاتا ہے۔جب اس احساس کے اندر انسان دوسروں کو شامل کر لیتا ہے تو اس کا اجر خود شناسی کے طور پر ملنا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔احساس کی آنکھ کھلتی ہے تو ادراک کی آنکھ بھی کھلنا شروع ہو جاتی ہے اور پھر انسان ستاروں سے آگے بھی جہاں دیکھ سکتا ہے مگر کوتہ اندیش اِنسان کہاں سوچتا ہے اور نا ہر نفس کو احساس کی دولت ملتی ہے۔۔

یہ ہے تمہاری حقیقت اور آئندہ مُجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنے کی کوشش مت کرنا ورنہ اگلی بات میرے بھائی کریں گے تُم سے۔۔۔

اُس نے وارن کرنے والے انداز میں کہا۔۔

میری خواہش ہے تُم خوش رہو سچے دِل سے۔۔

اُس نے ضبط کی حدوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

خوش ہی رہوں گی میں تُم جیسے پھٹیچر سے شادی نہ کرکے۔۔

وُہ زہر خنداں بولی۔۔

سنا ہے تمہاری امی نے تمہارا رشتہ اُس بارہویں پاس مولون سے طے کردیا

ہے اچھا ہی ہے یو نو واٹ تُم جیسے ٹیپیکل مڈل کلاس مردوں کے لیے مُجھ جیسی ماڈرن لڑکی نہیں بلکہ نور جیسی کسی گنوار کی ہی ضرورت ہے جو تُم جیسے قدامت پرست مرد کے ساتھ چل سکے تم ڈیسرو ہی نہیں کرتے مُجھ جیسی لڑکی کو بالکل ٹھیک میچ ہے تمہارا اور اُس کا ایک دم پرفیکٹ ارے وُہ تمہارے کہے بغیر ہی اتنی بڑی بڑی چادریں ڈالے پھرتی ہے نقاب کیے اُس کا مجازی خدا آگے اُسے بول دے گا تو وہ تو تنبو لپیٹ لے گی بلڈی ایڈیٹ۔۔۔

وُہ خود پرستی اور نخوت فروشی کے حد پر تھی۔۔۔

یہ واحد تحفہ جو میں نے تُم سے لیا تھا جو تُم نے مجھے اُس پیار کا واسطہ دے کر دیا تھا جو تمہارے دِل میں ناپید تھا تو یہ لو تمہاری امانت میں نے اب تک ایک بار بھی استعمال نہیں کیا نہ مجھے پتا ہے اِس میں کیا ہے ویسے کا ویسا ہی ہے تمہاری چیز تمہارے حوالے اور مجھے میرا دِل لوٹا دو۔۔

اُس نے سپاٹ لہجے میں کہا مگر آخری بات سُن کر زونیہ بے اختیار ہنس دی۔۔

بس کرو یہ فلمی باتیں علی پریکٹیکل لائف میں آؤ سمجھے میرے پاس تمہارا کچھ نہیں ہے اب خُدایا مجھے دوبارہ پریشان مت کرنا ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے آگے.

اُس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ بھی دیے تھے۔۔

ہاں تمہارے پاس کیسے ہوگا میں بے وقوف ہو غلط جگہ پوچھ لیا ساری غلطی

میری ہی تو ہے میں نے کبھی اپنے دل کی کبھی نگاہ بانی کی ہی نہیں یہ واپسی کا راستہ ہے جاتے ہوئے نگاہ کروں گا کہیں سرِ راہ پڑا ہوگا شکستہ مرمت طلب اُٹھاکر اور اُس دِل کو شہرِ خموشاں میں دفن کردوں گا کیونکہ اِس در سے دوا نہیں ملے گی میری کیا اوقات ہے آج ہی تو پتا چلی مجھے۔۔۔

اُس نے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔۔

زونیہ علی سبحان کو اپنی زندگی سے ہمیشہ کے لئے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ واپسی تو ہونی تھی مگر علی ہمیشہ کے لیے جاچکا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو لاکھ تنخواہ اپنا گھر وُہ بھی کلفٹن میں اور اکیلا ہے بلکل۔۔

عافیہ اچنبھے سے بولیں۔۔۔

یہ نہیں اچھا رشتہ ہے تو بہن کے لیے دیکھ لے نہیں اسے تو اُس سوتیلی کی پڑی ہے

وُہ جلے دِل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے بولیں۔۔

اُس لڑکے نے سامنے سے نور کا نام لیا ہے امی اور پلیز اب میں آپکی نہیں سننے والی آپ نے اِنکار کرنا ہے یا اقرار اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ذیشان زبیر کا دوست ہے اور نا اُس کے آگے پیچھے خاندان کا کوئی جھمیلا جسے

آپکی شادی میں شرکت نہ کرنے سے اعتراض ہوگا میں آپکی مرضی کے خلاف بھی یہ شادی کرکے رہوں گی اسی لیے بخوشی مان جائیں نور کو میں اب اِس عذاب خانے میں نہیں رہنے دے سکتی کل میں رُخصت ہوکر گئی تو آپ نے تو اُس بیچاری کو مار ہی دینا ہے۔۔

اُس نے بغیر کسی لگی لپٹی کے بات مکمل کی۔۔

مجھے شفق والا رشتہ زیادہ اچھا لگتا اور میں اُسی پر راضی ہوں۔۔

اُنہوں نے فوراً کہا۔۔

آخری فیصلہ تو نور کا ہی ہوگا ہمارے کچھ بھی طے کرنے سے کیا ہوجائیگا مگر آپ اب میری رخصی کے ساتھ ساتھ نور کی بھی تیاری رکھیں۔۔

نادیہ نے سادہ سے انداز میں کہتے ہوئے عافیہ کی حسد اور جلن کی آگ بھڑکا چُکی تھی۔۔

اتنی اچھی جگہ شادی تو میں ہر گز نہیں ہونے دوں گی اُس کی۔۔

اُنہوں نے قطعیت سے سوچا۔۔۔

علی بات سُن ادھر آ۔۔

شفق خاتون نے اُسے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے دیکھ کر پُکارا۔۔

وُہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اُن کے برابر میں جاکر بیٹھ گیا اور بغیر کچھ کہے اُن کی گود میں سر رکھ دیا۔۔

چند ساکت و صاحت لمحے یونہی سرک گئے شفق خاتون کا دِل رنجیدہ تھا اپنے جوان بیٹے کی ایسی حالت دیکھ کر وُہ یہ بھی جانتی تھیں کہ وُہ کسی سے کچھ نہیں کہے گا وہ اپنے احساسات کو چھپا لینے میں ماہر ہے مگر وہ ماں تھیں اُنہوں نے سچے دِل سے دُعا کی تھی کے اُن کے بیٹے کا دِل نہ ٹوٹے مگر وہی ہوا جو وُہ نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

غم نا کر وُہ تیرے لائق ہی نہیں تھی میرے بچے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امّاں کوئی اور بات کریں۔۔

اُس نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

چل نہیں کرتی بات۔۔۔ دوسری بات یہ کہ فرح کو جو لڑکے والے دیکھنے آئے تھے اُن کی آج شام کو کال آئی تھی اُنہیں ہماری فرح بہت پسند آئی ہے اور اُن کا کہنا ہے اِس اتوار کو وُہ لوگ نکاح کی تاریخ رکھنے آئیں گے۔۔

اُنہوں نے پاندان تخت کر نیچے سے باہر کھسکاتے ہوئے اطلاع فراہم کی۔۔

اتنی جلدی نکاح۔۔

ہاں اُن لوگوں کا کہنا ہے وُہ منگنی جیسی فضولیات میں نہیں پڑنا چاہتے رخصتی

بھی سفر کے مہینے میں کرنے کا کہہ رہے ہیں لڑکے کو پھر دو سال کے لیے
باہر جانا ہے تو اُن کا اصرار ہے رُخصت کروا کے ہی ساتھ لے جائیں۔۔

اُنہوں نے پوری تفصیل سنادی۔۔

ایک دفعہ تو بھی لڑکے سے مل لے پھر ہی کوئی حتمی فیصلہ ہوگا۔۔

ہمم۔۔اُس نے ہنکارا بھرا۔۔

میں نے تو فرح کی شادی کی تقریباً ساری تیاریاں کر رکھی ہے اور ایک کمیٹی
بھی ڈالی ہوئی ہے جو اگلے ہفتے ملنے والی ہے پورے دو لاکھ کی ہے باقی زیور بنا
ہوا ہے کچھ رقم بینک میں بھی جمع ہے بس ایک ساتھ دو ذمے داریوں سے
سبکدوش ہوجاؤں گی اِس بار بیٹی کو رُخصت کروں تو بہو لے آؤں گی۔۔

شفق خاتون آخری بات کہتے ہوئے اُس کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھا تھا
مگر اُس کا چہرہ سپاٹ تھا اِس بات کے ردِ عمل پر۔۔

علی میں نے تُجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا اگر وہاں سے کوئی مثبت جواب نہیں ملا تو
میں جہاں بولوں گی تُو شادی کرے گا۔۔

وُہ جانتی تھیں علی اُن کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا تھا۔۔

میں ابھی بھی اپنی بات اور قائم ہوں آپ جس سے بولیں گی میں شادی
کرلوں گا آپ میری طرف سے بے فکر ہوجائیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے نہایت نرمی سے کہتے ہوئے اُن کے تمام ڈر اور وسوسوں کو ختم کیا تھا۔۔

ویسے تو مجھے نور پسند ہے مگر تین چار لڑکیاں اور ہیں تو دیکھ لے اور اپنی پسند بتادے۔۔

اُنھوں نے تخت پر بچھے بستر کے نیچے سے ایک لفافہ نکال کر اُس کے آگے کردیا۔۔۔

یو نو واٹ تُم جیسے ٹیپیکل مڈل کلاس مردوں کے لیے مُجھ جیسی ماڈرن لڑکی نہیں بلکہ نور جیسی کسی گنوار کی ہی ضرورت ہے جو تُم جیسے قدامت پرست مرد کے ساتھ چل سکے تم ڈیسرو ہی نہیں کرتے مُجھ جیسی لڑکی کو بالکل ٹھیک میچ ہے تمہارا اور اُس کا ایک دم پرفیکٹ۔۔

زونیہ کے الفاظ اُس کے کانوں میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

ویسے جو بات ہے یہ سب لڑکیاں درکنار اور نور ایک طرف اُس جیسی پیاری لڑکی کوئی نہیں۔۔

اُنھوں نے نور نامہ جاری رکھا۔۔

وُہ مُجھ سے دس سال چھوٹی ہے امّاں۔۔

اُس نے کمزور سا عذر تراشہ جسے شفق خاتون نے قابلِ غور نہیں سمجھا۔۔۔

تُو کون سا بڈھا ہوگیا ہے اٹھائیس سال کا مرد جوان ہی ہوتا ہے اور کون تُجھے دیکھ کر کہے گا تو اٹھائیس کا ہے تئیس چوبیس برس سے زیادہ کا لگتا نہیں اور اتنا تو حسین ہے میرا بیٹا تیرے ساتھ نور ہی ٹھیک لگے گی گڑیا جیسی بِلکُل بہت پیاری نازک سی۔۔

اُنہوں نے نور اور علی کے ایک ساتھ کھڑے خیالی پیکر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کو جو کرنا ہے کریں میں اجازت دے چکا ہوں آپکو۔۔

اُس نے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔۔۔

تو بس طے ہوا میں نور کا ہاتھ مانگنے کل جا رہی ہوں ویسے میں نے اشارے کنائے میں بات تو کی تھی عافیہ سے پھر اُس دِن ہسپتال میں جب نادیہ سے صاف صاف کہا تھا تو وہ تو بہت خوش تھی بس کل تیرا بھی رشتہ طے ہوجائے تو فرح کے ساتھ ہی تُم دونوں کا بھی نکاح اور رُخصتی کروا لوں گی۔۔

اُنہوں نے آگے کے منصوبوں سے اُسے آگاہ کیا۔۔

وُہ عدم دلچسپی سے اُن کی ساری باتیں سنتا رہا اور اوہر اُٹھ کر اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

اپنی حد میں رہو علی دو ٹکے کی تمہاری اوقات نہیں ہے اور تُم مُجھ سے شادی کے خواب دیکھتے ہو اپنے آپ کو دیکھو اور مجھے دیکھو تُم زمین ہو تو میں آسمان

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں روشنی ہوں تو تُم اندھیرا۔۔

اُس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔

تیرے ساتھ نور ہی ٹھیک لگے گی۔۔۔تُم جیسے ٹیپیکل مڈل کلاس مردوں کے لیے نور جیسی کسی گنوار کی ہی ضرورت ہے جو تُم جیسے قدامت پرست مرد کے ساتھ چل سکے تم ڈیسرو ہی نہیں کرتے مُجھ جیسی لڑکی کو بالکل ٹھیک میچ ہے تمہارا اور اُس کا ایک دم پرفیکٹ۔۔۔

آوازیں اُس کی سماعتوں میں ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

میں کیسا ہوں؟ اور وُہ کیسی ہے؟ دُنیا کہتی ہے وُہ میرے ساتھ جچے گی اگر ایسا ہے تو وُہ کیوں کبھی میری نور نظر نہ بن سکی؟ زندگی مجھے گزارنی ہے مگر میرے ذہن میں کبھی اُس کا خیال بھی نہیں آیا مگر لوگ کہتے ہیں وُہ میرے لئے بہترین رفیق راہ ہے مگر مجھے کیوں نہیں لگا ایسا کبھی۔۔۔؟آہ یہ سوچیں اب بے فیض ہیں جب اُسے رفیق حیات چن ہی لیا ہے تو یہ بھی پتا چل ہی جائے گا کسی روز۔۔۔

اُس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے اور علی نے خود کو حالات کے حوالے کردیا تھا۔۔

نور کے لیے یہ ماننا آسان نہیں تھا کہ علی سبحان کا رشتہ اُس کے لیے آیا تھا

یوں اُسے ذرا حیرت نہ ہوتی اگر اُسے زونیہ اور علی کے بارے میں سب پتا نہ ہوتا نادیہ اور زبیر نے ذیشان اور علی دونوں میں سے کسی کے لیے بھی اِنکار اور اقرار کا حق اُسے دے دیا تھا۔۔

شفق خاتون جب علی کا رشتہ لے کر آئی تو عافیہ نے بلا تامل اُنہیں ہاں کردی اور ایک ہفتے بعد نکاح کے لیے بھی مان گئیں اُنہوں نے نور کو گھر سے نکالنا بھی تھا مگر اُسے خوش بھی نہیں دیکھ سکتی تھیں نادیہ اور زبیر دونوں نے اُن کی ہاں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے فیصلہ نور پر چھوڑا تھا۔۔

وُہ کون مرد ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر تحفظ کا احساس ہوتا ہے کون ہوتے ہیں . جو عزتوں کے محافظ ہوتے ہیں۔۔

اُس کے ذہن میں پھر یہی سوال تھا اور ایک یہی خواہش تھی اُس کی جو وُہ اپنے جیون ساتھی میں چاہتی تھی

اُسے بے اختیار یاد آیا جب علی نے غیر محسوس سے انداز میں کوئی بھی رشتہ نہ ہوتے ہوئے اُسے مردوں کی گندی نظروں سے محفوظ کیا تھا ہاں وُہ ایسا مرد تھا کہ اُس کے ساتھ چلنے والی عورت کو آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

ہاں ایسے مرد ہوتے ہیں محافظ جنہیں معلوم تک نہیں اُن کا اجنبی بن کر ساتھ چلنا بھی کسی کو تحفظ دے دیتا ہے ایسے مردوں کا طنطنہ کمال کا ہوتا ہے جنہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ کر نظریں مرعوبیت سے نیچے ہوجائے کچھ خاص نا ہوتے ہوئے بھی وُہ بہت خاص ہوتے ہیں وُہ سایہ دار شجر ہوتے ہیں۔۔

اُس نے پھر اپنی بات کو دہرایا۔۔۔

اجنبی ہوکر تحفظ کا اتنا پُر شدت احساس ہے اگر وہی شخص میرا محرم میرا محافظ بن جائے تو اِس اچھی اور کیا بات ہوگی ہاں مجھے اُس شخص کی ہمراہی چاہیے اُس لڑکی کا کیا ہے مرد ہزار محبتیں کرتے ہیں معنی وُہ رکھتا ہے جسے وُہ جیون ساتھی چنیے ہیں اور وُہ شخص میرا ساتھ چاہتا ہے۔۔

اُس نے اپنا فیصلہ کرلیا تھا اور اُس نے علی کو چُنا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر انسان کی اپنی سوچ ہے۔اس کا کوئی صورت اختیار کرنا ہر انسان کی اپنی عقل اور عمل کے تابع ہوتا ہے۔کچھ لوگ اپنی خوشی کو دوسروں کی خوشی پر مقدّم رکھتے ہیں اور کچھ دوسروں کو خوش رکھنے میں مسرت محسوس کرتے ہیں جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو دوسروں کو دُکھی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

ایک ہفتے بعد اپنے اور نور کے نکاح سے ایک دِن پہلے اُس نے اپنی محبت زونیہ کو رُخصت ہوتے ہوئے دیکھا وُہ کتنی سفاک لڑکی تھی کسی کا دِل توڑ کر اتنی شانِ بے نیازی سے نئے سفر پر نکل پڑی.

لوگ اپنی زندگی کو پُر سکون بنا لیتے ہیں اور دوسروں کی زندگی کو عذاب بنا

دیتے ہیں۔سب سے اچھے بلکہ خوش قسمت وہ ہیں جو دوسروں کی خوشی پر خوش ہوتے ہیں۔

علی اُن لوگوں میں سے تھا جو خوش تھا کہ زونیہ اُس سے الگ رہ کر خوش ہے۔۔۔

سب سے قیمتی وہ لمحہ ہے جو بلا روک ٹوک گذر جاتا ہے کوئی اس سے فائدہ اُٹھائے یا نہ اُٹھائے۔

دولت کو اہمیت دینے والے اپنی اصلیت سے ناواقف ہیں۔

بزرگ کہا کرتے تھےدولت ہاتھ کا مَیل ہے۔اسے اپنے ہاتھوں سے صاف کر دو۔دولت نہ خوشی خرید سکتی ہے نہ اطمینان اور نہ صحت۔میں نے اپنی زندگی میں کئی بار بھرے گھر اُجڑتے دیکھے ہیں اور کئی ایسے انسانوں کے پاس دولت کی ریل پیل آتے دیکھی ہے جن کو دو وقت کی سوکھی روٹی بھی مشکل سے ملتی تھی۔دولت آنی جانی چیز ہے اس پر بھروسہ نادانی ہے۔

ہمیشہ کام آنے والی اور قابلِ اعتماد صرف دو چیزیں ہیں۔

ایک۔علمِ نافع سیکھنا۔

دوسرا۔وہ عمل جس سے دوسرے کو بے لوث فائدہ پہنچایا جائے۔

سیکھنا بھی ہر کسی کے بس کا روگ نہیں۔کیونکہ جس نے سیکھنا ہو وہ گندی نالی

کے کیڑے سے بھی کوئی اچھی بات سیکھ لیتا ہے اور جس نے نہ سیکھنا ہو وہ عطّار کی دُکان پر ساری عمر بیٹھ کر بھی خُوشبُو کی پہچان نہیں کر پاتا۔

علی اپنے تلخ تجربے کو بہت کچھ سیکھ چُکا تھا منفی۔۔۔

پھر وہ دِن بھی آگیا جب اُس کا نام نور کے نام کے ساتھ جڑ گیا۔۔

وُہ دِن جب نور نور ظہیر سے نورِ علی بن گئی ایک عجیب سی پُر مسرت کیفیت چھائی ہوئی تھی اُس کے اعصابوں پر وُہ خوش نہیں بے حد خوش تھی جیسے ہمسفر کی چاہ اُس نے کی تھی وُہ اُس کے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا۔۔۔

آپ نے اپنی بڑی بہو سے اب تک ملوایا نہیں شفق بہن۔۔

تسلیم نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔۔

ابھی لے کر چلتی ہوں دراصل یہاں بھی نکاح ہورہا تھا تو وہاں میں گئی ہی نہیں علی کے ابو اور دو تین گھر کی بڑی عورتیں چلی گئیں۔۔

اُنھوں نے ایک مہمان سے مبارک باد وصول کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

دانیال کی کال آئی تھی بتا رہا تھا نکاح تو ہوگیا ہے۔۔

اُنھوں نے چپل پاؤں میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بڑا اشتیاق ہے آپکی بہو کو دیکھنے کا آپ نے علی جیسے ہیرے کے لیے کیا نگینہ تلاش کیا ہے۔۔

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور شفق خاتون کے ساتھ باہر نکل گئیں۔۔۔

السلامُ علیکم آنٹی بہت بہت مبارک ہو آپکو۔۔

نادیہ نے شفق خاتون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور قریب جاکر اُن سے بغل گیر ہوگئی۔۔

علی کی بیوی یہاں رہتی ہے۔۔

تسلیم نے حیرت سے گھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں۔۔بیٹا نور کہاں ہے۔۔

اُنہوں نے تسلیم کو جواب دے کر نادیہ سے پوچھا۔۔۔

آنٹی وُہ اندر ہے آئیں میں آپکو لے کر چلتی ہوں۔۔

نادیہ نے رسان سے کہا اور اندر کی طرف چلنے لگی۔۔

نور۔۔۔اچھا تو علی سے شادی طے تھی اُس کی مجھے لگا اُس کی ماں نے ہمیں ٹرخایا تھا۔۔

اُنہوں نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔۔

آسمانی رنگ کی خوبصورت کرتی جس پر سفید دھاگوں سے نفیس سی کڑاھی ہوئی تھی ۔۔سفید چوڑی دار پاجامہ اور سفید اور آسمانی ہی رنگ کا امتزاجی بڑا سا دوپٹہ اچھی طرح سینے اور سر پر پھیلائے میک اپ اور ہر قسم کی تصنع سے پاک اُجلا اور کھلا کھلا چہرہ لیے وُہ نور ہی تھی اُسے کسی قسم کے بناؤ سنگھار کی ضرورت ہی نہیں تھی وُہ قدرتی خوبصورتی سے مالا مال جو تھی آبشار کی مانند گرتے اخروٹی بال جو ہر وقت چوٹی میں بندھے رہتے تھے آج نادیہ کے کہنے پر اُس نے کمر پر کھلے چھوڑ رکھے تھے کانوں میں ہم رنگ آویزے اور گلے میں باریک سی سونے کی چین پہنے وُہ حور وش دکھائی پڑتی تھی اُس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ رقصاں تھی ہاں پہلی بار وُہ دِل سے مسکرا رہی تھی علی جیسے اِنسان کی ہمراہی کا احساس اُس کے لیے تھا ہی اتنا خوبصورت۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازرق چشم مزید خوبصورت دِکھ رہے تھے۔۔

۔۔ ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہے

تسلیم کے منہ سے بے اختیار نکلا جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی عافیہ نے نخوت سے اُس کی طرف دیکھا۔۔

اتفاق دیکھیں شفق بہن میں اِس گھر میں پہلے بھی آچکی ہوں اور نور کو تو میں نے فارس کے لیے پسند کیا تھا پہلے مگر مجھے عافیہ بہن نے کہا اُس کی بات پہلے

سے طے ہے اور دیکھیں کہاں طے ہے۔۔

اُنہوں نے محبت سے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔

وُہ اُس کے صبیح چہرے کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔

نصیب کی بات ہے بہن بس یہ میرے علی کی قسمت میں لکھی تھی۔۔

شفق خاتون نے محبت سے نور کو دیکھا۔۔۔

علی اور اِس کی جوڑی بہت اچھی لگے گی بہت پیاری۔۔۔

تسلیم نے پوری سچائی سے کہا تو اُس کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے۔۔۔

بہت خوش قسمت ہو بہن اتنی حسین اور شریف بہو ملی ہے تمہیں گھر کی یقیناً جنت بنادے گی۔۔

وُہ مسلسل نور کی تعریف کناں تھیں۔۔۔

انشاءاللہ۔۔

شفق خاتون نے مسکرا کر کہا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔

زبیر نے دروازے پر کھڑے ہوکر سلام کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم اسلام بیٹا علی آگیا۔۔؟

شفق خاتون اُس سے مخاطب ہوئیں۔۔

۔۔ جی وُہ مسجد سے سیدھا گھر گیا ہے فارس کے ساتھ

اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔

آنٹی یہ میرے شوہر ہیں زبیر۔۔

نادیہ نے تسلیم کی سوال کرتی نظروں کو دیکھتے ہوئے اُسے متعارف کروایا۔۔

اچھا! ماشاللہ بہت اچھی جوڑی ہے اللہ ساتھ بنائے رکھے محبت قائم رکھے۔۔

تسلیم نے دونوں کے سر پر باری باری ہاتھ پھیرتے ہوئے دُعا دی۔۔

آمین ثم آمین۔۔ زبیر نے بے ساختہ کہا تھا۔۔۔

آنٹی کھانا کھا کر جائے گا۔۔

نادیہ نے اُن دونوں سے کہا۔۔

ضرور رُکتے مگر گھر میں سارے مہمان آئے ہوئے ہیں کم کم کرتے بھی پچاس کے قریب مہمان ہوگئے حالانکہ صرف قریبی عزیزوں کو بلایا تھا اب گھر میں جم غفیر لگا ہوا ہے تو اُنہیں بھی دیکھنا ہے جاکر۔۔

شفق خاتون نے سہولت سے اِنکار کرتے ہوئے وجہ بھی بتائی۔۔

ٹھیک ہے آنٹی میں سمجھ سکتی ہوں۔۔

نادیہ نے نرمی سے کہا۔۔

وُہ دونوں چلی گئیں۔۔

بہت بہت مبارک ہو میری بہن اللہ اِس نئے سفر میں تمہاری راہ میں خوشیاں ہی خوشیاں بکھیر دے کسی دُکھ یا تکلیف کا شائبہ تک نہ ہو ہمیشہ اسی طرح مسکراتی رہو آباد رہو اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔

زبیر نے اُس کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔ نور کی آنکھیں بے اختیار بھر آئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے چندا ایسے موقع پر روتے تھوڑی ہیں پاگل۔۔

نادیہ نے اُسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔

آپی ابو کی بہت یار آرہی ہے اگر وہ آج ہوتے تو کتنے خوش ہوتے۔۔۔

اُس نے ہچکیوں کے درمیان کہا۔۔

ہاں ماں باپ کی کمی کوئی پوری نہیں کرسکتا کبھی بھی میں نے بھی بہت یاد کیا تھا ابو کو اِس موقع پر کاش ابو ہوتے۔۔

اُسے چُپ کرواتے کرواتے وُہ خود بھی رونے لگی۔۔۔

اچھا بس اِس طرح روکر تُم دونوں اُن کی روح کو تکلیف تو مت پہنچاؤ ویسے تُم لڑکیوں کو بہانہ چاہیے آنسو بہانے کا۔۔

زبیر نے پیار بھری سرزنش کی تھی۔۔۔

ہاں کیونکہ ہم لڑکیاں حساس ہوتی ہیں بہت آپ مردوں کی طرح بے حس تھوڑی پتھر جیسی۔۔

نادیہ نے جملہ کسا۔۔۔

۔۔ اچھا جی اب ہم بے حس اسی بے حس اِنسان پر آپ اپنا دِل ہار گئ ہیں

زبیر نے نادیہ کو شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ۔۔ وُہ بے طرح جھینپ گئ تھی۔۔

نور اُن کا نوک جھوک دیکھ کر ہنس دی۔۔۔

ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو اللہ یہ مسکراہٹ دائمی کرے آمین۔

زبیر نے سچے دِل سے کہا۔۔

اچھا زبیر فرنیچر کے لئے کب جانا ہے؟۔۔

کل شام میں۔۔

چلیں ٹھیک ہے نور تُم بھی چلنا آخر کو تمہارا فرنیچر تمہاری پسند کا ہونا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہیے۔۔

نادیہ دوبارہ اُس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

آپ دونوں کتنا کر رہے ہیں میرے لیے۔۔

وُہ نظریں جھکائے ہی بولی۔۔

بس چُپ ہم کیا انوکھا کر رہے ہیں سب بیٹیوں کو دیا جاتا ہے ویسے تمہاری شوہر نے سختی سے ممانعت کی کسی بھی قسم کے جہیز کی مگر گڑیا یہ دُنیا داری ہے یہ رسمیں تو نبھانی ہوں گی نا اور تُم کیوں اِن چیزوں کی فکر کرتی ہوں میں اور تمہارے بھائی ہیں اِن سب کے لیے تُم بس خوش رہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ نے اُس کے چہرے کو محبت سے چھو کر آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر زبیر بھائی آپ کی خود کی بھی شادی ہے میری شادی پر اتنا۔۔

ششش۔۔۔ تمہیں بہن بناکر رخصت کر رہا ہوں اور بھلا بھائی اپنی بہنوں پر احسان کرتے ہیں بس اب چُپ بلکل۔۔

زبیر نے ذرا سختی سے کہا تو وُہ چُپ ہوگئی۔۔۔

بہت شکریہ بھائی آپکے ہوتے ہوئے مجھے بڑے بھائی کی کمی محسوس نہیں ہورہی۔۔

ہو گی بھی نہیں میں ہوں نا۔۔

زبیر نے شفقت سے کہا تو وُہ آسودگی سے مسکرا دی۔۔۔۔

شام سے ابرِ تنک محیط تھی ٹھنڈی ہوا نے اُسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا وہ کچھ دیر تازہ ہوا میں سانس لینے کی خاطر اُوپر آئی تھی ورنہ پچھلے ایک مہینے سے چوٹ کے باعث نادیہ نے سختی سے اُس کا کمرے سے نکلنا بند کیا ہوا تھا وُہ تو اب بھی نہ آنے دیتی اُسے مگر وہ گھر پر نہیں تھی اور اِسی بات کی فائدہ ا اُٹھا کر وُہ اوپر آگئی تھی۔۔۔

زندگی اب اُس کے لیے خواب کی مانند تھی ایک بے حد حسین خواب جس کی تعبیر مِل جانے کے باوجود بھی نیند سے بیدار ہونے کو جی نہیں چاہتا تھا آج اُس کا نام علی کے نام کے ساتھ جڑے دو ہفتے ہوگئے تھے اور رُخصتی میں صرف چند دِن اگلے ہفتے اُس نے علی کے ساتھ ہونا تھا اپنے جیون ساتھی کے سنگ وُہ بھی من پسند جیون ساتھی وُہ اب تک ابتہاج کیفیت کے زیرِ اثر تھی۔۔۔

ابھی وُہ چاند کو تاک ہی رہی تھی اُس کی نظریں بلا ارادہ برابر چھت کی جانب اُٹھی اور بے خبر بے نیاز سے کھڑے علی کی اوپر ٹھہر گئی وُہ آنکھیں بند کیے ریلنگ پر بازو ٹکائے کافی پُر سکون دکھائی پڑتا تھا وُہ شاید نظروں کی حدت محسوس کرچکا تھا آنکھیں کھول کر اُس نے بے ساختہ اپنے دائیں طرف دیکھا تو

نور نے اپنی نظروں کا مرکز اُس سے منتقل کیا اور سلیقے سے جمے ہوئے دوپٹے کو زبردستی مزید درست کرنے لگی اور اپنے گرد لپیٹی سیاہ چادر کی مزید اچھے سے پھیلا لیا۔۔۔

علی نے ایک نظر اُسے دیکھ کر دوسری نگاہ نہ ڈالی مگر وُہ کچھ دیر کھڑی دزدیدہ نظروں سے اُسے دیکھتی رہی۔۔

وُہ مغرور لگتا تھا تو یوں کچھ غلط بھی نہ تھا نور نے خود سے اعتراف کیا۔۔۔

اُس کی شخصیت ہی ایسی تھی اگر وُہ چُپ یا سنجیدہ بھی ہوتا تھا اُس کے چہرے کے تاثرات کسی بھی دیکھنے والے کو اُس کا غرور لگتے تھے ایک عجیب سی خاموشی تھی اُس کی ذات میں۔۔

سنہری آنکھوں میں سرد مہری ہی ہوتی ہو جیسے ہر وقت اُس نے جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالا اور سگریٹ ہونٹوں کے بیچ میں رکھ کر سلگائی دھواں ٹھنڈی شام کے سپرد کرنے لگا۔۔۔

وُہ مستقل سگریٹ پینے کا عادی نہیں تھا مگر نور کے سامنے یہ سب اُس نے بالقصد کی تھی وُہ نہیں جانتا تھا کیوں وُہ اُسے کیا دکھانا چاہ رہا تھا اِس بات سے وُہ خود بھی واقف نہ تھا وُہ چین اسموکر نہیں تھا مگر اُس وقت اُس نے یک بیک چار سگریٹیں پھونک ڈالیں پھر اس نے کن انکھیوں سے دائیں طرف دیکھا تو وُہ نہیں تھی اُس نے پانچویں سگریٹ جو سلگائی ہی تھی نکال کر زمین پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھینک دی اور پھر پیر سے مسل دی۔۔۔

وُہ شدید مضطرب تھا کیونکہ آج اُس نے زونیہ کو دیکھا تھا سیاہ لینڈ کروزر سے اُترتی ہمیشہ کی طرح بے حد حسین اور ساتھ میں امارت جھلکاتا اُس کا شوہر وُہ بہت مطمئن دکھائی پڑتی تھی۔۔۔

علی نے دوبارہ آنکھیں بند کرکے ایک گہری سانس لی اور پھر بلا ارادہ اُس جگہ دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے نور کھڑی تھی اُس کے چہرے پر کرختگی مزید پھیلتی چلی گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر وُہ دِن بھی آ گیا وُہ دُلہن بن کر رُخصت ہوکر علی کے گھر آگئی۔۔۔

نمرہ اُسے کمرے میں بٹھا کر چلی گئی تھی یہ پہلا موقع تھا کہ اُس نے نظریں اُٹھا کر دیکھا پورا کمرہ تیز روشنی میں نہایا ہوا تھا فرنیچر جو بالکل نیا تھا دکھائی بھی دے رہا تھا کمرہ نا بہت بڑا نا بہت چھوٹا دائیں طرف تین دروازے کی مِنسفہ بائیں طرف استری اسٹینڈ تھا خوش رنگ پردوں نے دیواروں کو مزید خوبصورتی بخشی ہوئی تھی وسط میں جہازی سائز مسہری پر موٹی مخملی زریں چادر بچھی ہوئی تھی جس پر لال اور ہرے رنگ کی دھاریں اُبھری ہوئی تھیں دو تکیوں کے متن کو دو کشنز سے پُر کیا گیا تھا بیڈ کے چاروں اطراف چھت سے لگے ایک اینگل سے لٹکتی گلاب اور موتیے کی لڑیاں زمین تک آ رہی تھیں۔۔

اُس نے گلابی رنگ کا گھیر دار شرارہ پہنا ہوا تھا جس کے گلے پر سفید پرل اور ڈائمنڈ سے بہت پیارا کام ہوا تھا۔۔ قمیض پر جالی کے ٹکڑوں سے خوبصورت ڈیزائن بنے ہوئے تھے جو بہت دل کش معلوم ہورہے تھے۔

تقریباً آدھا گھنٹہ یوں ہی بیٹھے رہنے کے بعد اُسے دروازے کی طرف کچھ شور سنائی دیا تھا یقیناً بچیاں علی کی اندر جانے دینے سے پہلے نیگ مانگ رہی تھیں۔۔۔

شور ختم ہوا تو اُس نے چہرہ اوپر کرکے دیکھا وُہ دروازہ بند کر رہا تھا نور نے دوبارہ اپنی نظریں نیچے کرلیں۔۔۔

علی خراما خراما چلتا ہوا اُس کے پاس آرہا تھا نور کا دِل پوری شدت سے دھڑک رہا تھا گویا سینے سے اُچھل کر باہر آجائے۔۔

وُہ اُس کے بلکل سامنے بیٹھ گیا اور اُس کے جھکے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

چند خاموش لمحے یونہی اُن لمحوں کا قیمتی احساس سمیٹے گزر گئے۔۔

علی نے گود میں دھرے اُس کے ہاتھوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا سپید حنائی ہاتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

علی نے ایک گہری سانس لے کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی اور پہلی انگلی کو اُس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی تھوڑی کے نیچے رکھ کر چہرہ نرمی سے اُوپر کیا۔۔

اُس کی سنہری آنکھیں نور کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھ سکتی تھیں وُہ نور کو پہلی بار اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا اور اسے اعتراف تھا اگر زندگی میں کسی چہرے کے حُسن کو دیکھ کر مبہوت ہوا تھا تو بلاشبہ وُہ نور تھی سفید دودھیا رنگت جس میں ہلکی ہلکی لالی بڑی جاذبیت ظاہر کر رہی تھی بھرے بھرے گلابی لبِ نازک جو باہم پیوست تھے۔۔ ستواں مومی ناک۔۔ بیضوی کرنجی چشم جس پر ہمہ وقت خم آور پلکیں سایہ کیے رکھتی۔۔ تیکھے نقوش کی حامل لاریب وُہ روپ وتی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔لفظ اُس کے منہ سے بے ساختہ ادا ہوا۔۔

نور۔۔ علی نے اُسے نرمی سے پُکارا تھا اُس نے اپنی پلکوں کی گری جھالر کو اُٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھا وُہ اپنی سنہری آنکھوں میں نرمی لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا بلاشبہ اُس کی آنکھیں بہت سحر انگیز تھیں مبہوت کردینے والیں لانبی لانبی پلکیں محرابی آنکھوں کے اوپر گھنی ابرو کمان کی مانند تھی۔ متناسب ناک پر ازلی تمکنت تھی۔۔

سفید بے داغ شلوار قمیض پر سنہرے رنگ کی واسکٹ پہنے مسکراتے عنابی لبوں کے ساتھ وُہ شخص اُس کے دِل میں اُترتا جارہا تھا بلکہ وُہ تو تب ہی دِل پر قابض ہوگیا تھا جب سے اُس کے نام کے ساتھ علی کا نام جڑا تھا۔۔

یہ تمہارے لیے۔۔

اُس نے ایک مخملی ڈبی کھول نور کی جانب بڑھائی۔۔۔

اُس میں نازک سے طلائی چین تھی جس میں ایک بہت خوبصورت سا اللہ کے نام والا لاکٹ بھی تھا۔۔۔

وُہ نظریں جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔

علی نے چین نکال کر خود اُسے پہنا دی۔۔۔

نور میں تُم سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا جو اِس نئی زندگی کی بنیاد بھی ہوگی۔۔

اُس کا ہاتھ اب تک علی کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

تُم سے کچھ بھی چُھپا نہیں ہے تُم میرے ماضی کے بارے میں سب بہتر طور جانتی ہو اور یقیناً سب جانتے ہوئے ہی تُم نے مُجھ سے شادی کا فیصلہ کیا ہے مگر میں کچھ باتیں صاف کرنا چاہتا ہوں۔۔

وُہ کہہ کر رُکا۔۔

نور منتظر تھی۔۔۔

تُم اِس گھر میں اور میری زندگی میں امی کی مرضی پر آئی ہو میں تُم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے کسی فرض میں کوتاہی نہیں کروں گا ایک اچھا شوہر بننے کی پوری کوشش کروں گا اور بدلے میں صرف اتنی خواہش رکھتا ہوں کہ تُم

میرے گھر والوں کو اپنا سمجھو گی میرے ماں باپ کو اپنے ماں باپ کی طرح عزیز رکھو گی اُن کی عزت کرو گی۔۔ عمر سے بھلے نہیں مگر رتبے میں تُم بڑی ہو میرے بہن بھائیوں سے اور میں یہی چاہوں گا میرے بہن بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ اور میری عزت کا پاس بھی تُم نے ہی رکھنا ہے کیونکہ تمہاری عزت ہی میری عزت ہے۔۔

اُس نے متانت سے کہتے ہوئے اُسے دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بے حد نرم تھے اُس نے کچھ بھی کہنے کے بجائے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

میں آپ کو شکایت کا کبھی کوئی موقع نہیں دوں گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے رسان سے کہا۔۔

مجھے یہی اُمید ہے تُم سے۔۔

اُس نے نور کے ہاتھ کو اپنے دونوں کے ہاتھ کے بیچ دبا کر نرمی سے کہا تو وہ مُسکرا دی۔۔۔

ایک چیز مانگوں آپ سے۔۔

اُس نے جھجکتے جھجکتے پوچھا۔۔۔

ہاں بولو۔۔

علی نے ملائمت سے کہا۔۔

۔۔ زندگی کی نئی شروعات اللہ شکر ادا کر کے کریں

پُر اُمید نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا گیا۔۔۔

علی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی گئی اور وہ بیڈ سے اُٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟

اُسے لگا شاید علی کو اچھی نہیں لگی بات۔۔۔

وضو کرنے شکرانے کی نماز کے لیے تُم بھی یہ تام جھام اُتار لو میں تُمھیں دیکھ چکا ہوں اور ہر حال میں قبول ہو مجھے۔۔

اُس نے شیروانی کے بٹن کھولتے ہوئے کہا تو نور بھی دِل سے مسکراتی ہوئی بیڈ سے اُتر گئی۔۔۔

کیا جانے کس کی دھن میں رہا دل فگار چاند

سنگم پہ روز و شب کے ڈھلا بار بار چاند

آئی نہ رات بھر کوئی پنگھٹ پہ سانولی

پانی میں چھپ کے بیٹھا رہا بے قرار چاند

کرنوں کی ڈوریوں سے الجھتے ہو کس لیے

کچھ بھی نہ دے سکے گا تجھے داغدار چاند

بازو کے دائرے وہ مہک چوڑیاں کھنک

دو سائے زرد چاندنی دھیمی پکار چاند

سورج تھا وہ تو شام سے پہلے ہی ڈھل گیا

نیلے افق پہ اور بھی ہیں بے شمار چاند

ہر روز میرے گھر میں اترتا ہے کس لیے

مجھ کو بھی اپنے شہر میں اک دن اتار چاند

بستی کے لوگ جانے کیا سوچتے رہے

بادل کی چھت پہ سویا رہا سوگوار چاند

اب چاندنی کے نام سے نفرت سی ہو گئی

اکرامؔ زندگی کو لگے ایسے چار چاند

(اکرام جنجیوعہ)

ﷺ

اُس کی آنکھ صبح ساڑھے دس بجے کھلی تھی عموماً وُہ سات ساڑھے سات تک اُٹھ جاتی تھی مگر کل شادی کے بکھیڑوں میں بری طرح تھک گئی تھی۔۔۔

آلکسی ابھی بھی اعصابوں پر سوار تھی مگر وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی کھلے بالوں کو

جوڑے کی شکل دے کر اُس نے ایک نظر اپنے بغل میں پُر سکون سوتے علی کو دیکھا اور پھر یک ٹک دیکھے گئی ہے اختیار مسکراہٹ نے اُس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔۔۔

علی نے کروٹ لی تو اُس کی محویت ٹوٹی سر پر ہاتھ مار کر خود کو سرزنش کی اور پاس پڑا دوپٹہ اُٹھا کر اچھی طرح شانوں پر پھیلایا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

پورے کمرہ بکھرا ہوا تھا ہر طرف گلاب کی پتیاں پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔

منہ ہاتھ دھو کر پھر سب صاف کرتی ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے خود سے کہا اور واشروم میں چلی گئی۔

منہ پر تین چار بار پانی مارنے سے اُس کی رہی سہی نیند بھی اُتر گئی تولیہ سے چہرہ خشک کرکے باہر آئی تو وُہ بھی اُٹھ چکا تھا۔۔

میرا موبائل دینا وُہ ٹیبل پر پڑا ہے سامنے۔۔

نور کو دیکھ کر اُس نے سادہ سے انداز میں کہا۔۔

نور موبائل اُسے دے کر اپنا سوٹ کیس تلاش کرنے لگی۔۔۔

کیا ہوا۔۔ اُس نے موبائل سے توجہ ہٹا کر سرسری سی نگاہ اُس پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

اپنا بیگ ڈھونڈھ رہی ہوں میرے سارے کپڑے اُسی میں ہیں رات میں تو فرح نے اپنے دے دیے تھے سونے کے لئے۔۔

اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔۔

مل گیا وُہ رہا الماری کے اوپر۔۔

اُس نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا اور پاس پڑی ٹیبل گھسیٹنے لگی کہ اُس پر چڑھ کر اُتار لے۔۔

رکو میں اُتار دیتا ہوں۔۔

اُس نے نور کے کرسی پر چڑھنے سے پہلے ہی اُسے روک دیا۔۔۔

علی نے آسانی سے ہاتھ بڑھا کر سوٹ کیس نیچے اُتار لیا۔۔

وُہ اُس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑی اپنا اور اُس کا قد مانپ رہی تھی لے دے کر بھی وُہ اُس کے کندھوں تک پوری نہیں آتی تھی وجہ اُس کا چھوٹا قد نہیں وجہ علی کی دراز قد و قامت تھی ایسا سوچ کر اُس نے خود کو تسلی دی۔۔۔

وُہ واپس اپنی جگہ جاکر بیٹھ گیا وُہ زپ کھول کر کپڑے دیکھنے لگی اُس میں سارے بھاری بھاری کام والے سوٹ تھے وُہ ایسے کپڑے پہننے کی ہر گز بھی عادی یا شوقین نہ تھی اُس وقت اُسے شدت سے اپنی حماقت کا احساس ہوا کہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں وُہ نادیہ کے کہنے کے باوجود اُس کے ساتھ شادی کی شاپنگ کے لئے نہیں گئی۔۔

کافی ڈھونڈنے کے بعد اُسے سیاہ رنگ کی لمبی گھیر دار فراک مِل گئی جس کے ساتھ سفید چوڑی دار پاجامہ اور سیاہ ہی رنگ کا سفید کڑاھی والا دوپٹہ تھا ۔۔ فراک کے کالر گلے پر سفید موتیوں سے بہت خوبصورت سا کام کیا گیا تھا

اُس نے کپڑے نکال کر ٹیبل پر رکھے علی واشروم جاچکا تھا۔۔۔

ناشتہ بنا لیتی ہوں جب تک۔۔

اُس نے دِل میں سوچا پھر دروازہ کھول کر باہر آگئی۔۔۔

گھر میں سب سورہے تھے کچن میں جانے سے پہلے اُس نے ہال میں دیکھا تھا۔۔۔

علی کے کزنز وغیرہ سب رات کو رکے تھے۔۔۔

فریج میں رات اُس کے گھر سے آئی بریانی کی دیگ میں سے تھوڑی بریانی فریز تھی مطلب تھا پوری دیگ رات میں رشتے داروں میں بٹ چکی تھی۔۔۔

باقی لوگوں نے بھی کھانا ہوگا۔۔؟

وُہ فریج کھولے پُر سوچ انداز میں خود سے بولی۔۔

انڈے ہیں تو ڈبل روٹی نہیں قورمہ رکھا ہے تو روٹی نہیں کیا دوں اُنہیں۔۔

وُہ سوچوں میں گھری ہی تھی شفق خاتون نے پیچھے سے آکر اُسے پُکارا۔۔

بیٹا یہاں کیا کر رہی ہو؟۔۔

اُنہوں نے تعجب سے پوچھا۔۔

السلامُ علیکم امی۔۔ نئے رشتے جڑ چکے تھے اُسے اب نبھانے تھے۔۔۔

وعلیکم اسلام جیتی ر رہو۔۔

اُنہوں نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔

وُہ یہ اُٹھ گئے ہیں تو میں نے سوچا ناشتہ بنالوں آپ بھی اُٹھ گئی ہیں آپ کے لئے بھی بناتی ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے رسان سے جواب دیا۔۔۔

ارے ارے پہلے ہی دن رسوئی میں تھوڑی جا گھستی نئ نویلی دلہن ابھی تو پورا دِن بھی نہ ہوا رُخصت ہوکر آئے تُم جاؤ میں گرم کردوں گی علی کے لئے بریانی۔۔

وُہ فریج سے پتیلی نکالتی ہوئی بولیں۔۔۔

امی آپ رہنے دیں میں کرلوں گی۔۔

اُس نے پتیلی اُن کے ہاتھ سے لے کر چولہے پر رکھی۔۔

کچھ تو خیال کرو لڑکی ابھی نئی دُلہن ہو۔۔

نئی پُرانی سے کیا فرق پڑتا ہے اب تو یہی میرا گھر ہے نا تو بس جو کل کرنا ہے وُہ آج ہی سہی آپ جاکر آرام سے بیٹھیں اور مجھے بتائیں آپ بریانی ہی کھائیں گے یا میں روٹی ۔۔پراٹھا بنادوں آپکے لیے قورمہ۔۔ کڑاھی اور انڈے بھی ۔۔ رکھے ہوئے ہیں

گیس کی چابی آن کرکے اُس نے چولہے کی ناب گھما کر اُسے دیا سلائی دکھائی۔۔۔

خامخواہ میں تُم کر رہی ہو یہی دِن تو ہوتے ہیں آرام کے پھر آگے تو کرنا ہی ہے یہ سب۔۔

اُنہوں نے مدھم آواز میں کہا۔۔۔

چھوڑیں نا اسے امی آپ بتائیں آپ کیا کھائیں گی۔۔

اُس نے ڈھیلے پڑتے جوڑے کو کھول کر نل پر لگے ربڑ بینڈ نکال کر بالوں کو اچھی طرح باندھا۔۔۔

بریانی ہی دے دو۔۔

اُنہوں نے نرمی سے کہا۔۔

آپ بیٹھیں میں لے آتی ہوں بس۔۔

وُہ پتیلی ڈھک کر سنک میں پڑے گنتی کے چار چائے کے کپ کھنگالنے لگی۔۔۔

جیتی رہی سدا سہاگن رہو۔۔

شفق خاتون پُر مودّت کہتیں باہر چلی گئیں۔۔۔

شفق خاتون اور ایک اور مہمان خاتون کو چائے ناشتہ دے کر وُہ ٹرے اٹھائے کمرے میں آئی تو وُہ بیڈ پر نیم دراز موبائل میں مصروف تھا۔۔

آپکی چائے اور ناشتہ۔۔

اُس نے بیڈ پر ٹرے رکھتے ہوئے متانت سے کہا اور پھولوں کی لڑیاں کھینچ کھینچ کر اُتارنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے چونک کر اُسے دیکھا مگر وُہ اپنے کام میں مصروف ہوچکی تھی۔۔۔

امی سے کہہ دیتی وُہ میرے لیے ناشتہ بنا دیتی تُمھیں پہلے ہی دن کچن میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔

اُس نے موبائل لاک کرکے سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

پہلے دِن سے کیا فرق پڑتا ہے گھر تو اب یہی ہے میرا نا۔۔

وُہ اب تکیے جھاڑ رہی تھی۔۔

باقی سب جاگ گئے یا سو رہے ہیں۔۔؟

اُس نے ٹرے اپنی جانب کھینچتے ہوئے پوچھا۔۔

امی اور ممانی اُٹھ گئی ہیں۔۔

علی اُس کے امی کہنے پر حیرت ہوئی تھی مگر اُس نے ظاہر نہیں کیا۔۔

اُنھوں نے ناشتہ کرلیا۔۔؟

اُس نے پلیٹ میں رکھے چمچ کو باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔۔

جی میں دے کر آئی ہوں امی بھی آپکی طرح یہی کہہ رہی تھیں ابھی تو ایک دِن بھی نہیں ہوا رُخصت ہوکر آئی یوں تو بیاہتا رسوئی میں نہیں آتیں مگر مجھے فارغ بیٹھے رہنے کی عادت ہی نہیں اور آپ نے ہی کہا تھا کل رات علی کہ اِس گھر کے ہر فرد کی ضرورت کا خیال رکھنا۔۔۔

نور نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے متانت سے جواب دیا۔۔

یہ پہلا موقع تھا جب نور نے اُسے علی کہہ کر مخاطب کیا تھا وُہ اُس پر آہستہ آہستہ سب واضح کر رہی تھی۔۔۔ علی کو کوئی اعتراض نہیں تھا وہ اُس کا نام لے کر مخاطب کرے یا نہیں۔۔۔

وُہ اب گلاب کی پتیاں بیڈ سے جھاڑ رہی تھی ۔۔۔پورا کمرہ اب تک گُلاب کی خوشبو سے معطر تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے یہ تو نہیں کہا تھا میرے لیے کچھ کرنا۔

اُس نے بریانی کا نوالہ منہ میں ڈالا۔۔۔

تو وہ کوئی کہنے کی بات بھی نہیں تھی جس کی وجہ سے میرا اِس گھر کے ہر فرد سے تعلق جڑا ہے جس رشتے کے حوالے سے میں جانی جاؤں گی اُس اِنسان کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا تو میرا اولین فرض ہے۔۔

اُس نے سادہ سے انداز میں اپنی بات مکمل کی اور ساتھ لئے پھول جھاڑو سے سیمنٹ کے پکے فرش پر بچھے ہوئے پلاسٹک کارپیٹ سے پھول پتیاں کلیکٹر میں جمع کرنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری مرضی۔۔

علی نے بے نیازی سے کندھے اُچکائے اور بریانی سے انصاف کرنے لگا۔۔۔

فرح کی رُخصتی اور اُن دونوں کا ولیمہ بھی بخیریت ہوگیا سارے مہمان بھی اپنے اپنے گھر چلے گئے زندگی معمول پر آگئی تھی وُہ اپنی اِس نئی زندگی سے بہت مطمئن تھی علی کا رویہ بھی اُس کے ساتھ ٹھیک تھا۔۔ ہاں اُس کے لئے ٹھیک ہی تھا کیونکہ وُہ اُس کے ہر انداز سے اپنے لیے جھلکتی بے نیازی کو اُس کی شخصیت کا مستقلاً حصہ قیاس کرتی تھی اُس نے پہلے دِن سے ہی گھر کی تمام ذمے داری اُٹھا لی تھی اِسی لیے کسی نے بھی اُسے پھر کچھ کہا نہیں شفق خاتون

بھی مطمئن تھی اپنی پسند پر وُہ بِلکُل ویسی ہی تھی جیسا اُنہوں نے سوچا ہوا تھا اور علی کا اُس کے ساتھ رویہ بھی اُن کی حسبِ توقع تھا فرح شادی کے ایک ہفتے بعد ہی سب سے مل کر فارس اور تسلیم کے ہمراہ دبئی چلی گئی زبیر اور نادیہ ایک ہفتے میں دو بار اُس سے ملنے آئے تھے ایک دفعہ علی کے گھر والوں کو اپنے گھر دعوت پر بلانے دوسری بار جب وہ لوگ ہنی مون کے لیے پاکستان کے شمالی علاقہ جات جارہے تھے۔۔۔

تُم دونوں کا کہیں جانے کا ارادہ ہے یا نہیں۔۔؟

زبیر نے نور کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں یہ تو علی ہی بتا سکتے ہیں شادی کی وجہ سے اُن کے آفس کی کافی چھٹیاں ہوگئی تھیں آج سے دوبارہ جوائن کیا ہے اور کہہ رہے تھے مصروف رہیں گے کچھ۔۔

اُس نے دوسری چائے کی پیالی نادیہ کو دیتے ہوئے کہا اور اُن کے متوازی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

ویسے تمہاری ساس سلام دُعا کے بعد ادھر بھٹکی بھی نہیں سب ٹھیک ہے نا؟؟۔۔

نادیہ نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں آپی سب ٹھیک ہے بس امی کو جوڑوں کے درد کی شکایت رہتی ہے اِسی لیے عصر کی نماز پڑھ کر وُہ ذرا دیر کو سوجاتی ہیں۔۔دانیال بھائی کمبائن اسٹڈی کے لیے گئے ہیں۔۔نمرہ بھی کوچنگ میں ہے اور ابو بھی گھر پر نہیں ہیں ورنہ وُہ ضرور آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھتے علی بس آتے ہی ہوں گے۔۔۔

اُس نے تفصیل سے ساری بات بتائی۔۔۔

زبیر اور نادیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بے ساختہ ہنس دیے۔۔۔

آپ دونوں ہنس کیوں رہے ہیں۔۔؟

اُسے سمجھ نہ آئی۔۔۔

یار تُم تو بِلکُل بہو بن چکی ہو اپنے سسرال کی ہر بات پر پردہ ڈالنے والی روایتی بہو۔۔۔

نادیہ نے ہنستے ہوئے وجہ بتائی۔۔۔

نہیں آپی آپ سے کیسا پردہ آپ دونوں ہی تو میرا میکہ ہیں۔۔

اُس نے ملائمت سے جواب دیا۔۔۔

تُم خوش تو ہو نا بیٹا۔۔۔؟

نادیہ نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر انتہائی نرمی سے سوال کیا۔۔۔

جی آپی میں بہت خوش ہوں آپکو کیوں ایسا لگتا ہے کہ میں خوش نہیں ہوں۔۔

اُس نے اُلٹا سوال کیا۔۔۔

پتا نہیں شاید میں زیادہ سوچ رہی ہوں تمہارے چہرے پر چھایا سکون بھی ہرگز جھوٹا نہیں مگر پتا نہیں کیوں میں مطمئن نہیں۔۔

نادیہ نے تاسف سے مسکرا کر کہا۔۔

آپ میری بہت فکر کر رہی ہیں آپی سمجھائیں اپنی بیوی کو بھائی آپ ہی۔۔

وُہ ہنستے ہوئے زبیر سے مخاطب ہوئی۔۔۔

یہ بات میں نے بھی محسوس کی ہے بیٹا سب کچھ صحیح لگ رہا ہے مگر پھر بھی میں مطمئن نہیں ہوں کہیں جلد بازی میں ہم سے کوئی غلطی۔۔

بھائی آپ تو ایسا مت سوچیں یہ کہ آپی کو سمجھائیں اُلٹا آپ خود اُن کی بے جا فکروں کی تائید کر رہے ہیں۔۔

نور نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔

اچھا نہیں کرتا ہماری تو یہی خواہش ہے تُم اپنے گھر میں بہت خوش رہو۔۔

زبیر نے پدرانہ شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو یار۔۔؟

زبیر نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے علی نے تھام لیا۔۔۔

میں ٹھیک آپ دونوں کیسے ہیں۔۔؟

علی کا موڈ خراب تھا نور اندازہ لگا چکی تھی۔۔

الحمدللہ علی بھائی بلکل ٹھیک دراصل ہم لوگ آج رات کی فلائٹ سے گھومنے جارہے ہیں تو سوچا آپ سب سے ملتے ہوئے جائیں۔۔

نادیہ نے رسان سے جواب دیا۔۔

میں آپکے لیے پانی لاتی ہوں۔۔

نور کھڑی ہونے لگی۔۔

چائے لادو کمرے میں۔۔۔

اُس نے نور سے کہا۔۔

اگر آپ لوگ مائنڈ نا کریں میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں دراصل رات کو بھی سردرد کی وجہ سے نیند نہیں آئی اور اب درد شدت اختیار کرگیا ہے۔۔

اُس نے معذرت خواہ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں نہیں علی بھائی معذرت کی کوئی بات نہیں ہم بھی بس جا ہی رہے تھے کچھ کام رہتے ہیں وُہ نپٹائیں گے۔۔

نادیہ نے اُس کی شرمندگی دور کرنے میں مدد دی۔۔۔

بہت شکریہ آپ لوگ پھر آئے گا آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے میں بہت معذرت خواہ ہوں۔۔

ٹیک اٹ ایزی علی میں سمجھ سکتا ہوں۔۔

زبیر نے بھی رسان سے کہا۔۔۔

وُہ اُن دونوں کو خُدا حافظ کہہ کر چلا گیا۔۔

اچھا نور بچے ہم بھی چلتے ہیں پھر آئیں گے اپنا بہت خیال رکھنا۔۔

نادیہ نے اُسے گلے لگا کر کہا۔۔۔

بھائی, آپی علی کی طرف سے میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں اُن کی واقعی طبیعت خراب ہوگی ورنہ وہ ایسے نہیں ہیں۔۔

وُہ نادم ہوکر بولی۔۔

ارے ہوجاتا ہے نور بیٹا کوئی بڑی بات نہیں خُدا کی قسم میں نے بُرا نہیں مانا کیونکہ میں جانتا ہوں اِنسان آفس کے کاموں میں کس قدر تھک جاتا ہے۔۔

زبیر نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا اپنا بہت سا خیال رکھنا میں علی بھائی کے نمبر پر کال کیا کروں گی تُم سے بات کرنے کے لیے۔۔

وُہ اُنہیں دروازے تک چھوڑنے آئی۔۔

خدا حافظ بیٹا۔۔

اللہ حافظ۔۔

اُس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔۔۔

دروازہ مقفل کرکے وُہ کچن کی جانب چل دی علی کے لئے چائے بنانے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں آکر اُس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور اوپر کے تین بٹن کھولتا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بے ترتیب سا لیٹ گیا۔۔۔

جب وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے تو کیوں مجھے اُسے دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر کیوں مجھے رنج ہوتا ہے وُہ بہت آگے نکل چُکی ہے میں کیوں وہیں کھڑا ہوں اب تک کیوں۔۔؟؟

وُہ مسلسل خود سے سوال کناں تھا آج پورے دو ہفتوں بعد اُس نے دوبارہ زونیہ کو دیکھا ہی نہیں تھا صرف بلکہ اُس نے خود اُس سے بات بھی کی

تھی۔۔

چند منٹوں پہلے کی ملاقات اُس کے ذہن پر جیسے نقش ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

علی رُکو۔۔

اُس نے گلی کے کونے سے موڑ کاٹتے علی کو پکارا۔۔۔

وُہ آج بھی مجبور اور بے بس تھا اُس کے سامنے چار ناچار اُس نے بائک کو بریک لگائے۔۔۔

تو تُم نے حقیقت میں اُس گنوار سے شادی کرلی میں تو سمجھتی تھی کہ تم مُجھ سے بہت سچی محبت کرتے تھے۔۔

اُس کا انداز حظ اڑاتا تھا وُہ اُس کے زخموں پر نمک پاشی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

تُم اب کسی کی بیوی یہ باتیں اب تُمھیں زیب نہیں دیتیں۔۔

علی نے تا بمقدور لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

اور تُم مجھے زیب نہیں دیتے تھے۔۔۔کیا دیتے تھے۔۔؟

اُس نے طنز کا تیر اُچھالا۔۔۔

علی چُپ رہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے اتنی چھوٹی بیوی مل گئی تُمھیں کہاں تُم تیس کے قریب اور وُہ نوخیز کلی شکل کی اچھی خاصی ہے پتا نہیں اُس نے تُم میں کیا دیکھ لیا شاید شکل ہی دیکھی ہوگی تمھاری اُس کے علاوہ اور ہے ہی کیا تمھارے پاس۔۔

انداز نہایت تحقیر آمیز تھا۔۔۔

وُہ کُچھ سخت کہنے کے بجائے وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا کہ اپنی طرف آتے آدمی کو دیکھ کر رُک گیا زونیہ بھی اب اُس کی طرف متوجہ ہوچکی تھی۔۔

ہاشم یہ علی ہیں اُنہوں نے مجھے اپنی بہن بنایا ہوا ہے بس حال چال پوچھنے رُک گئے آپ لے آئے اپنا موبائل گھر سے۔۔؟

۔۔۔اُس نے بڑا کرارا وار کیا تھا علی بے یقینی سے بس اُسے دیکھتا رہ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلامُ علیکم۔۔

مقابل خوش اخلاق تھا علی نے ہاتھ تھام کر سلام کا جواب دیا۔۔۔

کُچھ مصروفیات کی وجہ سے میں شادی میں شرکت نہیں کرسکا سوچا ابھی مبارک باد دے دوں۔۔

وُہ اب بھی اُس کا پردہ رکھ رہا تھا اسے ذلیل و خوار کرنے والی اُس لڑکی کی عزت اُسے آج بھی اہم تھی۔۔

مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔

ہاشم نے خوشدلی سے کہا۔۔۔

علی بھائی بھابھی کو لے کر ضرور آئے گا ہمارے گھر کیوں ہاشم؟؟

وُہ آج اُسے مار ڈالنے پر تُلی ہوئی تھی گویا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔

اُس نے بڑی دقت سے کہا تھا۔۔۔

علی آپ ٹھیک ہیں۔۔

اُس کی سوچوں میں مخل نور کی آواز سے پڑا تھا اُس نے جھٹ آنکھیں کھول دی وُہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کر رہی تھی۔۔۔

بخار تو نہیں ہے آپکو چلیں چائے پی لیں سکون ملے گا تھوڑا اُس کے بعد نہا لیجئے گا طبیعت پر اچھا اثر پڑے گا میں جب تک آپکے کے لئے چپاتی ڈال دیتی ہوں۔۔

اُس نے علی کے گلے سے ٹائی نکالتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

علی اُٹھ جائیں ایسے لیٹے رہیں گے تو مزید درد بڑھے گا چائے ٹھنڈی ہورہی ہے۔۔۔

اُس نے دوبارہ آنکھیں بند کیے علی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ جھنجھلا کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

یہ لیں چائے۔۔

نور نے کپ اُسے پکڑایا۔۔۔

ٹراوزر ٹی شرٹ پہنیں گے یا پینٹ اور ٹی شرٹ۔۔

اُس نے اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر ڈالا اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کچھ بھی نکال دو یار۔۔

وُہ چڑ چڑے پن سے بولا۔۔۔

نور نے بلیک ٹراوزر اور ریڈ شرٹ نکال کر واشروم میں ٹانگ دی۔۔۔

آپ نہا لیں میں نے آپکے کپڑے واشروم میں رکھ دیے ہیں جب تک میں کھانا لے آتی ہوں۔۔

وُہ کہہ کر کمرے سے چلی نکل گئی۔۔۔

اُس نے جلدی سے فریج سے گوندا ہوا آٹا نکالا اور پیڑے بنانے لگی۔۔۔

بھابھی میرے لیے چاول اُبال دیں پلیز۔۔

دانیال نے کچن کے دروازے پر کھڑے ہوکر نظریں ہاتھ میں پکڑے موبائل پر جمائے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔

اُس نے متانت سے کہا اور بیلی ہوئی روٹی توے پر ڈال دی۔۔۔

چار چپاتی بنانے کے بعد اُس نے چولہا ہلکا کر کے چپاتیاں روٹی میں لپیٹی اور چاولوں کے لیے پانی گرم کرنے رکھ کر ٹرے اٹھائے کچن سے باہر آگئی۔۔۔

وُہ کمرے میں داخل ہوئی تو علی بیڈ پر بیٹھا میچ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُس نے ٹرے بیڈ پر رکھی اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔

نور نے ایک نظر اُسے دیکھا وُہ کافی بڑھی ہوئی شیو گیلے بالوں کے ساتھ اُسے ہمیشہ کی طرح جاذبِ نظر لگا اُس کی سانولی سنہری رنگ پر لال رنگ ویسے ہی بہت اُٹھتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپی اور زبیر بھائی پوچھ رہے تھے ہم لوگ کب گھومنے جائیں گے۔۔؟

اُس نے بات کا آغاز کیا۔۔

تو تُم نے کیا بولا۔۔؟

اُس نے سوال کیا۔۔

میں نے یہی کہا کہ یہ تو علی کو پتا ہے۔۔

اُس نے غیر محسوس انداز میں اُس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوگئی تھی وہ

دونوں ایک ہی چپاتی سے لقمے توڑ رہے تھے۔۔۔

ہمم اُس نے ہنکارا بھرا۔۔۔

آپ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اُن کے ساتھ اُنہیں اچھا لگتا بھائی اور آپی کافی دیر سے اکیلے بیٹھے تھے نہ دانیال بھائی گھر پر تھے نہ ابو میرے خیال سے اُنہیں بُرا لگا ہوگا۔۔

نور نے نارمل انداز میں کہا جبکہ علی کا نوالہ توڑتا ہاتھ رُکا جسے نور نے بغور دیکھا تھا۔۔۔

تُمہیں اپنے بھائی اور آپی کی فکر ہے شوہر کی طبیعت خرابی سے تُمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

وُہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔۔

نہیں علی میں نے صرف ایک بات کی ہے کہ گھر میں سے کوئی بھی بیٹھا تھا اُن کے ساتھ آپ بس تھوڑی دیر بیٹھ جاتے۔۔

تُم کہنا کیا چاہتی ہو کہ گھر میں سے کوئی نہیں بیٹھا تُم مجھے ٹرگر کرنے کی کوشش مت کرو نور میں نے تمہیں پہلے ہی بتادیا تھا کہ مُجھ سے میرے گھر والوں کے متعلق کوئی شکایت مت کرنا ابھی شادی کے دس دِن بھی نہیں ہوئے تُمہیں میرے گھر والوں سے شکایتیں شروع ہوگئیں صاف لفظوں میں

تمہیں بتادیا تھا کہ تُم اِس گھر میں امی کی خواہش پر آئی ہو اور اُن کی ہر بات سننا تمہارا اولین فرض ہونا چاہیے۔۔۔

اُس نے درشتگی سے اُس کے حیرت کدہ چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا علی میں نے صرف ایک بات کی تھی۔۔

اُس نے مضبوط لہجے میں فوراً جواب دیا۔۔۔

لے جاؤ اِسے میرا پیٹ بھر گیا ہے۔۔

اُس نے ٹرے سائڈ پر کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ مُجھ پر غُصّہ ہیں مُجھ پر نکالیں کھانے سے کیسی ناراضگی آپ نے آدھی روٹی بھی نہیں کھائی ویسے بھی آپکے سر میں درد ہورہاہے کھانا کھا کر دوائی لے کر تھوڑی دیر سوجائیں پھر آپکو ٹیوشنز کے لئے بھی جانا ہے۔۔۔

اُس نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نے پھر مزید کچھ کہے ٹرے دوبارہ اپنی جانب کھسکا لی۔۔۔

میں دیکھ کر آتی ہوں چاولوں کے لیے پانی رکھا تھا ہوگیا ہوگا۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھ کر کہا جس نے نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اور وہ اُمید کر رہی تھی کہ وہ اُسے اپنے ساتھ کھانا کھانے کو کہے گا۔۔۔

وہی یاسیت سے مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بھابی میرے چاول بن گئے۔۔؟

دانیال نے اُسے لاؤنج میں آتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

جی بس دس منٹ۔۔

جواب دے کر وُہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

نور رات کے کھانے میں میرے لیے پھرکی والی کھچڑی بنا دینا۔۔

شفق خاتون نے کمرے میں داخل ہوتے حکم صادر کیا۔۔۔

جی ٹھیک ہے امی۔۔

وُہ فوراً سے سمٹ کر بیٹھتے ہوئے بولی شفق خاتون اُس کے برابر میں آکر بیٹھ گئیں۔۔

السلامُ علیکم امی۔۔

علی نے دانیال کے ہاتھ سے ریموٹ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

وعلیکم اسلام کب آئے بیٹا.؟

ابھی آدھا گھنٹہ ہوا ہے۔۔۔

بھائی وُہ آپ گاڑی کے پاس کھڑے کس آدمی سے بات کر رہے تھے اور شاید ساتھ میں وُہ عرفان بھائی کی بیٹی بھی کھڑی تھی۔۔۔

دانیال نے جان کر پوچھا تھا چڑانے کی خاطر مگر وُہ اس بات سے انجان تھا کے نور علی اور زونیہ کے رہ چکے تعلق سے انجان نہیں تھی۔۔۔

اُس کی نظریں بے اختیار علی کی جانب اُٹھی تھیں علی نے بھی اُسے دیکھا تھا مگر وہ نظریں چُرا گیا۔۔۔

تُمھیں کس نے کہا ہے میرے جاسوسی کرو اور کوئی کام نہیں کیا۔۔

علی نے اُسے ڈپٹ دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیوں کروں گا آپکی جاسوسی بھائی وُہ تو میں رافع کے ساتھ جارہا تھا تو گلی کے کونے سے گزرتے ہوئے آپکو دیکھا تو پوچھ لیا ایسے ہی۔۔

اُس نے فوراً بات بنائی۔۔

تُو زونیہ سے مِلا تھا۔۔؟

شفق خاتون نے ترچھی نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

بس وُہ اور اُس کا شوہر مِل گیا تھا سلام دُعا کی بس.

وُہ صاف کترا رہا تھا نور کی موجودگی اُسے اپنی ہی نظروں میں شرمندہ کر رہی تھیں۔۔

تُو یہ آپکے خراب موڈ اور سردرد کی وجہ۔۔۔

نور نے دِل میں کہا۔۔۔

میں آتی ہوں ذرا کچن سے۔۔

نور نے راہِ فرار ڈھونڈی اور جلدی سے چلی گئ۔۔۔

علی کی نظروں نے اس کا کمرے سے باہر چلے جانے تک پیچھا کیا تھا۔۔

عقل وقل ہے کہ کون سی بات کہاں کرنی ہے۔۔

وُہ دانیال اور چراغ پا ہوا۔۔

اچھا نا بس اور ویسے بھی اُسے کیا پتا تیرے اور اُس زونیہ کا۔۔

شفق خاتون نے فوراً دانیال کی حمایت کی۔۔

علی کو احساس شرمندگی نے گھیر لیا تھا وُہ فطرتاََ ایک بہت حساس اِنسان تھا اور نور کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھ سکتا تھا کیونکہ وُہ خود اِس درد سے گزر رہا تھا زونیہ کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔

اب کیوں رنج کرتی ہو نور یہ تمہارا اپنا ہی تو فیصلہ تھا سب تُم شروع سے جانتی تو تھی۔۔

وُہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی خود سے سوال کناں تھی علی ٹیوشن کے لئے جاچکا تھا۔۔۔

آسان نہیں ہے ایسے مرد کے دِل میں جگہ بنانا جس کے دِل میں پہلے سے کوئی اور ہو۔۔

کہیں اندر سے آواز آئی تھی۔۔۔

مشکل بھی نہیں ہے بس تھوڑا وقت لگے گا.

اُس نے خود کو تسلی دی۔۔

۔۔۔وُہ اپنے فیصلوں پر پچھتانے والوں میں سے نہیں تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ میرے شوہر ہیں اُس لڑکی سے اُن کا کوئی رشتہ نہیں ہے مگر مُجھ سے ہے۔۔۔ نکاح میں ہوں میں اُن کے سارے اختیارات رکھتی ہوں اُن پر اور اِس رشتے میں تو بہت طاقت ہوتی ہے مجھے بھی پورا یقین ہے علی کہ آپکو مُجھ سے محبت ضرور ہوگی۔۔

اُس نے مصمم ارادے سے سوچا۔۔۔

محبت میں ناکامی مجھے ہوئی ہے مگر اِس کا غصّہ میں اُس پر کیوں نکال رہا ہوں نہ تو وہ میری زندگی میں زبردستی آئی ہے نا ہی کسی مجبوری کے تحت میں نے

اُسے اپنایا ہے ۔۔ اپنے پورے ہوش و حواس میں اپنی مرضی سے اُسے اپنے نکاح میں لیا ہے۔۔

سڑک کے کنارے کنارے چلتے چلتے وُہ بحرِ ندامت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

اپنی ناکامیوں کا بدلہ دوسروں سے لینے والے لوگ بُزدل ہوتے ہیں۔۔۔

اُس کے اندر سے آواز آئی تھی۔۔

میں اُس کے کسی فرض میں کوتاہی نہیں برت رہا بحیثیت بیوی کے اُس کے جو جو حقوق ہیں میں وُہ سب پورے کر رہا ہوں اِس زیادہ کیا کروں اپنے دِل کو کیسے سمجھاؤں۔۔

وُہ خود سے سوال کر رہا تھا مگر جواب ندارد تھا۔۔۔

اُس نے ایک گہری سانس لے اور فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا وُہ شدید پریشان تھا اور کیوں تھا اِس سوال کا جواب وُہ نہیں جانتا تھا اِن دس دنوں میں اُن دونوں کے بیچ کوئی تلخ کلامی نہیں ہوئی سب بہت اچھا جارہا تھا مگر آج زونیہ کو دیکھ کر وُہ پھر سے اُسی فیز میں جا پہنچا تھا۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر تُو بھی جانتا ہے میں کوئی حق تلفی نہیں کر رہا مگر پھر کیوں میں مطمئن نہیں ہوں کیوں مجھے اُس کی نظریں شکایت کرتی محسوس ہوتی ہیں کیوں۔۔؟

سوال ہزاروں تھے مگر جواب کسی کا نہیں اِسی طرح اُلجھا ہوا وُہ گھر کی جانب چل دیا۔۔۔

بھائی گجرے لے لو صرف تیس کے ہیں بھائی میں اور میری بہنوں نے کھانا نہیں کھایا صبح سے۔۔۔

دس بارہ سالہ بچہ ایک لکڑی میں گجرے لٹکائے اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

نہیں چاہیے بیٹا۔۔

وُہ نرمی سے کہہ کر آگے بڑھ گیا بچہ بھی مایوس شکل لے کر دوسری سمت چلنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور کے لیے لے لوں؟۔۔

۔۔ اُس نے خود سے پوچھا اور پھر سرعت سے پیچھے مڑ کر بچے کو پکارا

بچے ادھر آؤ۔۔

۔۔ لڑکے کے اُداس چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

بیٹا دو ہاتھ میں پہننے والے دے دو اور ایک بالوں میں لگانے والا۔۔

وُہ والٹ سے سو روپے کا نوٹ نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

لڑکے نے جلدی جلدی ایک اخبار کے ٹکڑے میں تینوں گجرے لپیٹ کر اُسے

دے دیے۔۔۔

علی نے پیسے اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

بھائی کُھلے نہیں ہے دس روپے میرے پاس۔۔

اُس نے نوٹ لیتے ہوئے کہا۔۔

علی اُس کے جھوٹ پر مسکرادیا کیونکہ وُہ اُس کے دوسرے ہاتھ کی مُٹھی میں مقید دس روپے کے جھانکتے نوٹ کو دیکھ چُکا تھا۔۔۔

۔۔۔کوئی بات نہیں تُم رکھ لو اور دیکھو جھوٹ نہیں بولتے یہ غلط بات ہے

اُس نے پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

بہت شکریہ بھائی اللہ آپکو اور بھابھی کو بہت خوش رکھے بھائی آپ دونوں کی جوڑی سلامت رہے۔۔

وُہ اُس کی نصیحت کو یکسر نظرانداز کیے خوشی کے مارے رٹے ہوئے جملے دہرانے لگا۔۔

وے فضل ویکھ میرے پاس پورے بیس روپے ہیں ابھی ابھی ایک گاڑی والے نے دیے شیشے صاف کرنے پر ورنہ اتنے کوئی بخیل ہوتے ہیں یہ بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومنے والے شیشے بھی صاف کروا لیتے ہیں اور گالیاں دے کر بغیر پیسے دیے آگے بڑھ جاتے۔۔

میرے پاس بھی تیس روپے ہیں تین پیکٹ بک گئے کھٹی میٹھی گولیوں کے تیرے پاس کتنے ہے میں تو آج چاول کھاؤں گا سامنے والی دکان کے۔۔

چودہ پندرہ سولہ سال کی دو لڑکیاں اُس لڑکے کے پاس آکر بولیں۔۔۔

میرے پاس تُم دونوں سے زیادہ ہیں پورا سو روپیہ بھائی نے دیا ہے دس روپے تحفے میں۔۔

وُہ اُن دونوں کی آنکھوں کے سامنے لال پتی نچا کر بولا۔۔۔

کیوں زیادہ کیوں دیا کیا کہا بھائی نے تُجھے کرنے کو۔۔

اُن میں سے ایک لڑکی نے ترچھی نظروں میں اُسے دیکھ کر پوچھا۔

علی کا ہاتھ دوبارہ والٹ کے اندر گیا اور سو سو کو دو نوٹ مزید نکال کر اُن دونوں لڑکیوں کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ لو اور اچھے سے کھانا۔۔

بہت شکریہ صاحب۔۔

پھر اُسی لڑکی نے فوراً پیسوں پر جھپٹتا مار کر کہا۔۔

اُن لوگوں کو وہی چھوڑ کر علی آگے بڑھ گیا۔۔۔

ابھی کچھ قدم ہی چلا تھا کہ اُسے محسوس ہوا کوئی اُس کے پیچھے آرہا ہے۔۔۔

اُس نے اپنے خیال کی تصدیق کے لیے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی لڑکی تھی۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔

اُس نے حیرت سے پوچھا۔۔

تمہاری اپنی جگہ ہے یا پیچھے جھاڑیوں میں چلنا ہے۔۔

اُس لڑکی کی بات پر علی کا دماغ بھک سے اڑ گیا وُہ فوراً سمجھ گیا تھا وُہ کیا کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے کس قسم کی باتیں کر رہی ہو۔۔ وُہ شدید غصے میں کہتے ہوئے دو قدم آگے بڑھا۔۔۔

لڑکی سہم کر پیچھے ہٹی۔۔۔

غصہ کیوں کرتا ہے اچھا چل میرے پاس ہے جگہ۔۔

کچھ دیر بعد سنبھل کر دوبارہ بے باکی سے بولی تو علی کو مزید طیش آیا مگر اب کی بار ضبط کرکے بولا۔۔۔

تُم کیا ہر پیسے دینے والے کے پیچھے ایسے ہی چلی آتی ہو۔۔

تلخ لہجے میں بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بغیر مطلب کا ایک ڈھیلا نہیں دیتا صاحب یہ تو پھر بھی دو سو روپے ہیں تُمھیں نہیں جانا تو سیدھا بولو میں پیسہ واپس نہیں کروں گی۔۔

اُس نے قطعی انداز میں کہا۔۔

مت کرو بیٹا میں نہیں مانگ رہا مگر اِس طرح کسی کے بھِی پیچھے مت جایا کرو وُہ آپکو نقصان پہنچا سکتا ہے اپنے ماں باپ کو بتاؤ جو بھی تُمھیں کچھ غلط کہے۔۔

وُہ بہت ڈھکے چھپے لفظوں میں بات کر رہا تھا۔۔۔

میری ماں نے ہی تو بتایا ہے یہ کیا کر اور باپ بھی میرا سڑک کنارے کسی درخت کے نیچے یا اندھیری جگہ پر بیٹھا آدمیوں کی مالش کرتا ہے اب تم اتنا تو سمجھدار ہے کہ وُہ کیا کرتا ہے بغیر مطلب کہ کوئی کچھ نہیں دیتا میرا باپ کہتا ہے لوگوں کی ضرورتوں سے کھیلو۔۔۔

وُہ اپنی بات مکمل کرکے واپسی جانے کے لئے مڑ گئی علی نے اُسے نہیں روکا بلکہ وُہ کنگ تھا معاشرے کے اِس روپ کو دیکھ کر اپنی اٹھائیس سالہ زندگی میں ایسے کئی واقعات وُہ سُن چُکا تھا مگر جب خود پر گزری تو وُہ معاشرے کا احتساب کرنے پر مجبور ہوگیا تھا۔

ہم جھوٹ ۔۔ فریب ۔۔ دھوکہ دہی کے ذریعے یا دوسروں کے حقوق غضب کرکے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ آخر ہم ان معاشرتی برائیوں کو کیوں اپناتے ہیں اور اپنے کارناموں پر شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔حقیقت تو یہ ہے ہمارے اردگرد ایسے بے شمار لوگ موجود ہیں کہ جنہوں نے اِنہی غیر اخلاقی معاشرتی رویوں کو پسِ پشت ڈال کر دن دگنی رات چوگنی ترقی کی اور ایسے لوگوں کو ہمارا معاشرہ بھی سر آنکھوں پر بیٹھاتا ہے۔

ایسے ہی لوگوں کا معاشرے میں مقام ہے جن کے پاس دولت کی ریل پیل ہے۔

پیسہ فی زمانہ عزت وقار کی علامت بن چکا ہے۔۔ راتوں رات امیر ہونے والوں کا مطمع نظر صرف پیسہ کمانا اور خود کو ایک بڑا آدمی ثابت کرنا ہوتا ہے اپنے اِنہی مقاصد کےلئے وہ اپنے ضمیر تک کا سودا کرنے سے گریز نہیں کرتا ۔۔یہی منافقانہ طرز عمل اور پیسہ کمانے کی سوچ ایک دولت مند انسان کی حیثیت سے اُس کا قد کاٹھ تو بڑھا دیتی ہے مگر وہ لوگوں کے دلوں میں گھر نہیں کر پاتا۔ضمیر فروشی ۔۔ سے لے کر جسم فروشی منافقت اور مکر و فریب یہی اصول عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں اور عام آدمی کے ذہنوں میں نقش ہو جاتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

المیہ یہ ہے کہ یہی رویئے مَن حیث القوم پوری قوم میں سرایت کر چکے ہیں۔۔ ہم کسی بھی برائی کو برائی سمجھنے سے قاصر ہیں۔۔ ہم خود اپنے مسائل کا

حل تلاش کرنے کی بجائے چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئے حکومتی اداروں کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔چاہے ہمارے گھر کے سامنے ایک گٹر کا ڈھکنا ہی کیوں نہ ہو۔

بغیر مطلب کے کوئی کچھ نہیں دیتا۔۔

وُہ سخت رنجیدہ تھا اُس لڑکی کی ہر بات سچ تھی۔۔۔

وُہ تاسف سے سر جھٹکتا ہوا واپسی کے راستے پر چل دیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وُہ تھوڑی دیر پہلے برتن اور کچن دھوکر فارغ ہوئی تھی اُس کی پسلیوں کا ہلکا ہلکا درد دوبارہ اُٹھ رہا تھا چوٹ زیادہ پُرانی نہیں ہوئی تھی اور معاملہ ہڈی کا تھا۔۔۔

کچن سمٹ گیا بیٹا۔۔۔

شفق خاتون نے دروازے پر کھڑے ہوکر اندر نگاہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی امی ہوگیا بس یہ گنّے (کپڑے کا ٹکڑا جسے گول کرکے روٹی سینکی جاتی) کے کپڑوں کو گرم پانی میں ڈالنا ہے بہت گندے ہوگئے ہیں۔۔۔

اُس نے چولہے کہ ساتھ پڑے تین کپڑے اُٹھاتے ہوئے کہا اور چولہے کہ بِلکُل نیچے بنے کیبنیٹ سے پتیلی نکالتے ہوئے بولی۔۔

ہمم۔۔ وُہ ہنکارا بھرتی چلی گئیں۔۔۔

باہر دروازہ بجنے لگا۔۔۔

نور دروازے پر دیکھو علی آیا ہوگا۔۔

شفق خاتون نے لاؤنج سے ہی آواز لگائی جبکہ نمرہ اور دانیال دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

اُس نے جلدی سے دوپٹہ سر پر برابر کیا اور سینے پر بھی اچھی طرح پھیلایا اور دروازہ کھولنے کے باہر آگئی۔۔۔

کون۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہوں نور۔۔

علی کی آواز پر اُس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ سے رجسٹر اور کتابیں لیتے ہوئے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

یہ بھی مجھے دے دیں آپ منہ ہاتھ دھو لیں۔۔

اُس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑے اخبار میں لپٹی چیز کو لینا چاہا۔۔۔

رہنے دو تُم کمرے میں چلو۔۔

اُس نے نرمی سے کہا۔۔۔

بس آتی ہوں علی تھوڑا سا کام رہتا ہے بس۔۔

اُس نے ساتھ ہی اندر بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

جلدی آؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔

وُہ اُس کے ہاتھوں سے کتابیں لے کر بولا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

وُہ دوبارہ کچن میں آگئی اور اُبل چکے پانی میں کپڑے ڈال کر ایک بار پھر سلیب صاف کرنے لگی۔۔۔

نور نور۔۔۔

شفق خاتون کی آواز پر اُس نے کپڑے رکھا اور کچن سے نکل کر لاؤنج میں آگئی۔۔۔

جی امی۔۔

اِن دونوں کو نوڈلس کھانے ہیں ابھی کل اِن دونوں کی چھٹی ہے نا تو دونوں بہن بھائی جاگیں گے جا میری بیٹی بنادے۔۔

اُنہوں نے اتنی محبت سے کہا کہ وہ کچھ بول ہی نا سکی۔۔

نمرہ تُم پیاز کاٹ دو گی جب تک میں باقی چیزیں تیار کرلوں۔۔

اُس نے موبائل میں مگن نمرہ کو کہا۔۔۔

بھابھی سوری مگر میں پیاز کو ہاتھ بھی نہیں لگاتی بدبو رہ جاتی ہے ہاتھوں میں۔۔

اُس نے موبائل سے بغیر نظریں ہٹائے کہا۔۔

نور نے ایک گہری سانس لے کر سامنے گھڑی کو دیکھا تو وُہ ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی میرا انتظار کر رہے ہیں اور اسے بنانے میں آدھا پون گھنٹہ لگ جانا۔۔۔

اُس نے پریشان ہوکر سوچا۔۔

میں اُنہیں بتا دیتی ہوں جاکر نہیں کہیں پھر اُنہیں یہ نہیں نا لگے میں اُن سے شکایت لگانے آئی۔۔

یہی باتیں سوچتے سوچتے اُس نے جتنی جلدی ہوسکتا تھا نوڈلس بنائے جلدبازی میں اُبلے ہوئے نوڈلس کا پانی چھانتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر گر گیا اُس نے فوراً نل کھول کر ہاتھ پانی کے نیچے رکھا کچھ راحت ہونے پر دوبارہ کام میں مصروف ہوگئی۔۔

کہاں رہ گئی یہ لڑکی باہر جاکر بلا لاؤں ؟؟؟ نہیں امی کیا بولیں گی کہ بیوی کے بغیر گزارہ نہیں کسی کام میں پھنسی ہوگی آجائے گی کچھ دیر میں۔۔

اُس نے اپنی تمام سوچوں کو جھٹکا اور ایک نظر ہاتھ میں پکڑے ہوئے گجروں کے لفافے کو۔۔۔

اُسے نوڈلس بناتے بناتے سوا بارہ بج گئے سر بری طرح دُکھ رہا تھا پورا جسم ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

برتن دھوتے اور دوبارہ سارا کچن صاف کرکے وُہ پونے ایک بجے کمرے میں آئی تو علی سوچکا تھا غلطی نہ ہوتے ہوتے بھی وُہ شرمندہ ہوگئی۔۔

اُس نے دروازے بند کرکے دوپٹہ اُتار کر بیڈ پر رکھا اور لائٹ بند کرنے لگی تب ہی اُس کی نتھنوں سے ایک دلفریب خوشبو ٹکرائی اُس نے ارد گرد دیکھا پھر اُس کی نظریں سائڈ ٹیبل پر گری کچھ گلاب اور موتیے کی پتیوں پر گئی آگے بڑھ کر اُس نے لفافہ اٹھایا تو گجرے دیکھ کر اُس کی نظریں بے ساختہ سوتے ہوئے علی کے چہرے کی جانب اُٹھیں۔۔۔.

کاش آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے پہناتے۔۔آپ میرا انتظار کر رہے تھے مگر میں۔۔

اُس نے بیک وقت خوشی اور یاسیت محسوس کی تھی۔۔۔

نور آئینے کے سامنے جاکر کھڑی ہوئی اور اپنے بالوں میں گجرا لگانے لگی۔۔ اب وہ ہاتھوں میں پہن رہی تھی۔۔۔ بالوں کو آگے کرلیا کیا اُس عام سے حلیے میں بھی وُہ کوئی پرس وش معلوم ہوتی تھی نیلی آنکھوں سے بے اختیار دو موتی ٹوٹ کر گال پر پھیل گئے۔۔۔

چہرے پر حیا کے رنگ ٹوٹ کر برس رہے تھے شیشے کے سامنے سے ہٹ کر اور اس نے لائٹ بند کی اور اُس کے برابر میں آکر لیٹ گئی وُہ بہت شاد شاد تھی ساری تھکاوٹ کہیں غائب ہوگئی تھی۔۔۔

بہت شکریہ علی۔۔

اُس نے محبت سے علی کر بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا۔۔۔. علی نے اُس کی طرف کروٹ لی۔۔۔

وُہ کچھ دیر یونہی اُس کے چہرے کو دیکھتی رہی بلاشبہ وُہ سوتے ہوئے بھی بہت خوبصورت لگتا تھا۔۔۔

اُس نے مسکرا کر اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرنا بند کی اور دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔۔

بار بار وُہ اُن پھولوں کی خوشبو سونگھتی رہی اُسے پتا ہی نہیں چلا کب وُہ خواب نگر میں اُترتی چلی گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الارم کی آواز سے اُس کی آنکھ کھلی۔۔

وُہ اُٹھ کر بیٹھ گیا ٹائم دیکھا تو ساڑھے سات بج رہے تھے اور نور اب تک سورہی تھی یہ اُس کے لئے حیرت کی بات تھی ورنہ وہ فجر کی نماز پڑھ کر سوتی نہیں تھی۔۔

علی نے سرسری نگاہ نور پر ڈالی جو اُس کی طرف ہی کروٹ لئے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے سورہی تھی۔۔

چہرے کی سادگی اور معصومیت کو اُس نے بغور دیکھا۔۔

چہرے سے ہوتے ہوئے اُس کی نظر سر کے نیچے رکھے اُس کے دونوں ہاتھوں پر گئی اُس نے علی کے لائے ہوئے گجرے پہنے ہوئے تھے جس سے پھول ٹوٹ ٹوٹ کر تکیے پر پھیلے ہوئے تھے۔۔

پہن کر سو ہی گئی احمق لڑکی۔۔

اُس نے سر کو دائیں بائیں خفیف سی جنبش دیتے ہوئے سوچا۔۔

اِس کا مطلب نور نماز کے لیے بھی نہیں اُٹھی۔۔

اب تک پہنے ہوئے گجروں کو دیکھ کر اُس کے ذہن میں خیال بجلی کی سی تیزی سے کوندا۔۔

اُس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُس کے ماتھے پر رکھا تو اُسے تیز بخار ہورہا تھا۔۔

نور۔۔ نور۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ کو ہلایا تو وُہ سر کے نیچے سے ڈھلک کر بے جان سے بستر پر گرگیا۔۔

یااللہ یہ تو بے ہوش ہے شاید۔۔

وُہ مضطرب ہوکر بولا۔۔

نور۔۔ نور آنکھیں کھولو۔۔ نور

اُس نے گردن کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُسے اُٹھایا تو وہ واقعی بے ہوش تھی۔۔

وُہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بائیں طرف کی سائڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور اپنی انگلیاں بھگو کر اُس کے منہ پر چھینٹے مارے تو اُس کے بے حس و حرکت جسم میں جنبش ہوئی۔۔

نور آنکھیں کھولو۔۔

اُس نے آہستہ سے اُس کے گال کو تھپتھپا کے کہا۔۔

اُس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتا دیکھ اُس کی جان میں جان آئی۔۔

شکر تُمھیں ہوش تو آیا۔۔

اُس نے نور کے بندھے بالوں کو کھولتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

www.neweramagazine.com

وُہ بس آنکھیں کھولے اُسے اپنے لیے پریشان دیکھ رہی تھی۔۔

اِتنا تیز بخار ہورہاہے تُمھیں رات کو بتانا تھا مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتا تُمھیں۔۔

اُس نے تکیہ اُس کی کمر کے پیچھے برابر کرتے ہوئے کہا۔۔

میں تمہارے لیے ناشتہ لے کر آتا ہوں وُہ کرکے چلو میرے ساتھ ابھی ڈاکٹر کے پاس۔۔

میں ٹھیک ہوں علی بس ذرا سا بخار ہے ٹھیک ہوجائے گا۔۔ وُہ فوراً بولی۔۔

تُم بے ہوش تھی نجانے کب سے یہ ٹھیک ہو تُم؟؟ چُپ چاپ بیٹھی رہو بس۔۔

مگر علی اُس کی بات یکسر نظرانداز کرتے ہوئے رُعب سے بولا۔۔

وُہ کیا بتاتی کہ اُس کی آدھی طبیعت تو اُسے اپنے لیے پریشان دیکھ کر ہی ٹھیک ہوگئی تھی نور کے لئے یہ احساس ہی راحت افزا تھا۔۔

اُس نے محبت سے ہاتھ میں پہنے گجروں کو دیکھا اُسے اپنے اندر طاقت بڑھتی محسوس ہونے لگی کچھ دیر یوں ہو بیٹھی رہی۔۔

بالوں کو اُس نے پیچھے کرکے کیچر میں مقید کیا اور دوپٹہ سینے پر پھیلا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

کمزوری کے باعث اُسے چکر آگئے بروقت دیوار کا سہارا نہ لیا ہوتا تو وُہ فرش پر گر چکی ہوتی.

کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہ کر اُس نے اپنے اوسان بحال کیے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی واشروم کی طرف بڑھنے لگی۔۔

چہرے پر پانی پڑنے سے اُسے کافی سکون ملا تھا۔۔

تولیہ سے منہ صاف کرتی وُہ باہر آگئی۔۔

الماری کھول کر وُہ علی کے آفس کے لیے کپڑے نکالنے لگی۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا آرام سے بیٹھی رہو کیا تکلیف ہے آخر تُمہیں۔۔

علی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُسے دیکھ کر سختی سے کہا۔۔

میں آپکے کپڑے نکال رہی تھی۔۔

تُم سے کس نے کہا۔۔؟

وُہ ہاتھ میں پکڑی پراٹھے کی تھیلی اور پلیٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

جلدی ناشتہ کرو اور چلو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس۔۔

وُہ اب پراٹھوں کو پلیٹ میں نکالتے ہوئے بولا۔۔

چھوڑو اُسے اِدھر آؤ ناشتہ کرو۔۔

وُہ چُپ چاپ اُس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔

کھانا کھا کے یہ دوائی بھی لے لینا اور پھر چلنا میرے ساتھ۔۔

اُس نے اپنی ہتھیلی پر دھری گولی اُسے دکھاتے ہوئے کہا۔۔

میں جب تک نہا لیتا ہوں۔۔

وُہ اُٹھنے لگا۔۔

علی میں بِلکُل ٹھیک ہوں بس تھوڑا بخار ہے۔۔ کچھ کھایا نہیں ہوا تھا کل سے اِسی لیے ایسا ہوگیا ابھی ناشتہ کرنے کے بعد دوائی لے لوں گی تو ٹھیک ہوجاؤں گی آپ کو آفس کے لیے دیر ہورہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے دھیانی میں اُس کے منہ سے بات نکل گئی۔۔

تُم نے کھانا نہیں کھایا کل سے۔۔

وُہ تعجب سے بولا پھر یکدم اُسے کچھ یاد آیا جس نے اُسے شدید خفت سے دوچار کیا۔۔

تُم نے کل شام سے کچھ نہیں کھایا۔۔

نہیں وُہ رات میں۔۔

جھوٹ مت بولنا۔۔

اُس نے سختی سے ٹوک دیا۔۔

اُس نے سر کو نفی میں ہلا دیا۔۔۔

کل تُم مجھے سمجھا رہی تھی کہ کھانے سے کیسا غصّہ خود تُم نے کیا کیا اگر مُجھ سے ناراض تھی میری بات بُری لگی تھی تو بات کرکے ختم کرتی اِس طرح خود کو اذیت دینے کا کیا فائدہ نور۔۔

وُہ شرمندگی سے بولا۔۔

میں یہ اُمید کر رہی تھی کہ آپ مُجھ سے خود پوچھیں گے کہ میں نے کھانا کھایا یا نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے لگا تُم نے کھا لیا ہوگا۔۔

وُہ خجالت مٹانے کی خاطر بولا۔۔

پھر کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا گئی۔۔

میں کل تمہارا انتظار کررہا تھا کمرے میں کہا بھی تھا جلدی آنا مگر جب تُم آئی تب تک میں سوچُکا تھا۔۔

اُس نے رسان سے کہا۔۔

جی کچھ کام رہ گئے تھے اُنہیں نپٹاتے نپٹاتے دیر ہوگئی۔۔

اب کی بار وُہ نادم ہو کر بولی۔۔

آپ بھی کھائیں۔۔

نور اُسے یوں ہی بیٹھا دیکھ کر بولی۔۔

نہیں تُم کھاؤ اور چلو میرے ساتھ نے نہا لوں جب تک۔۔

میں کہہ رہی ہوں آپ سے میں ٹھیک ہوں۔۔

میں ہمیشہ ایسے ہی ٹھیک ہوجاتی ہوں کبھی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔

آپ کو آفس کے لیے لیٹ ہورہاہے تیار ہوجائیں جاکر اگر شام تک ٹھیک نہیں ہوئی تو پھر چلیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے متانت سے کہا۔۔

پہلے کی بات اور تھی اب تُم میری ذمے داری ہو ابھی نہیں چلنا ٹھیک ہے مگر شام کو ٹھیک ہو یا نہ ہو ڈاکٹر کے پاس چلیں گے اِس طرح کسی بھی بیماری کو فار گرانٹڈ نہیں لیتے کیا پتا بظاہر معمولی نظر آنے والی بیماری اندرونی طور پر آپکو بہت نقصان پہنچا رہی ہو۔۔

اُس نے کچھ سوچتا ہوئے کہا۔۔

میں کسی چیز کو فار گرانٹڈ نہیں لے رہی کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو لادوا

ہوتی ہیں اُنہیں لٹ گو کردینا چاہئے کیونکہ وُہ جان نہیں لیتیں بس ہر وقت جان پر بنی رہتی ہیں۔۔

اُس نے برجستہ کہا۔۔

ناشتہ کرلیں۔۔

نور نے اُس کے چہرے کے بدلتے زاویوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہا تو لینے دو ایسے ہی بیٹھ جاؤں منہ ہاتھ دھوئے بغیر گندا سندا۔۔

علی نے جھلا کر کہا۔۔

نور کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

مسکرانے کی وجہ۔۔

مصنوئی خفگی سے پوچھا گیا۔۔

کچھ نہیں آپ صاف ستھرے ہوکر آئیں۔۔

نور نے اپنے ہونٹ کا نچلا حصہ دبا کے متبسم کہا۔۔

وُہ گہری سانس لے کر اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

ایسا کیا کہہ دیا تھا میں نے۔۔

وُہ اُس کے نکالے ہوئے کپڑے اُٹھاتے ہوئے سوچ رہا ایک دزدیدہ نظر اُس

پر بھی ڈالی تھی جو گجروں کو سونگھتے ہوئے ابھی تک مسکرا رہی تھی۔۔

پاگل۔۔

وُہ سر جھٹک کر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا مگر اب اُس کے چہرے پر بھی دھیمی دھیمی ہنسی نمایاں تھی۔۔

اسلام علیکم سر

علی نے کسی لڑکی کے ساتھ کھڑے اپنے مینجر کو سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام علی اِن سے ملو انہوں نے آج سے ہی جوائن کیا ہے بطور مارکیٹنگ مینجر مس فضہ بتول۔۔

اُنھوں نے اسے متعارف کروایا علی نے اب تک اُس لڑکی کو نہیں دیکھا تھا مگر فضہ بتول پر اُس نے چونک کر اُسے دیکھا۔۔

تُم۔۔ وُہ لڑکی بھی اُسے دیکھ چکی تھی اور بے اختیار بولی۔۔

فضہ تُم۔۔ علی نے بھی حیرت سے کہا۔۔

غالباً آپ دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں؟

مینجر نے اُن دونوں کے رویے دیکھ کر اندازہ لگایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یس سر یہ میرے کلاس میٹ بھی رہ چکے ہیں یونیورسٹی میں اور آفس کولیگ بھی۔۔

فضہ نے پُر جوش ہوکر بتایا۔۔

چلیں یہ تو گڈ ہوگیا آپ دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں میں چلتا ہوں کچھ کام ہے مجھے ہیو آ نائس ڈے ٹو بوتھ آف یو۔۔

وُہ رسان سے کہتے ہوئے چلے گئے۔۔

کیسی ہو تُم پورے چار سال بعد ملی ہو مگر بالکل ویسی کی ویسی۔۔

علی اُس کے ساتھ چلنے لگا۔۔

تُم بہت بدل گئے ہو آئی مین پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہوگئے ہو اور صحت مند بھی۔۔

اُس نے توصیفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جزاک اللہ۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا۔۔

ویسے ایک اور اتفاق کی بات ہے ہم دونوں کا کیبن بِلکُل ساتھ ساتھ ہے۔۔

فضہ نے چیئر کھینچتے ہوئے کہا۔۔

اور سناؤ کیسی جارہی ہے زندگی شادی وادی کی کے نہیں یا ابھی تک ونواس کاٹ رہے ہو۔۔

وُہ تمسخرانہ انداز میں بولی۔۔

ابھی دو ہفتے پہلے ملی ہوتی تو شادی میں شرکت کرپاتی تُم۔۔

اُس نے ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

مائی بیڈ لک۔۔ خیر کر کیسے لی اُس مغرور حسینہ نے تُم سے شادی۔۔

وُہ طنزیہ بولی۔۔

کون۔۔ وُہ جان کر انجان بنا۔۔

زونیہ حامد اور کون جس کے پیچھے تُم پاگل تھے اور اتنا تو میں بہت اچھے سے جانتے ہوں تُم جیسا اِنسان اگر کسی سے محبت کرلے تو اُسے چھوڑتا نہیں ہے۔۔

اُس نے قطعیت سے کہا۔۔۔

اگر سامنے والا ہی چھوڑ دے تو کیا کیا جاسکتا ہے۔۔

اُس نے تاسف سے کہا۔۔

مطلب۔۔

مطلب یہ کہ اِس بار تمہارا اندازہ سراسر غلط نکلا میری شادی اُس سے نہیں

ہوئی کسی اور سے ہوئی ہے۔۔

وُہ گہری سانس لے کر بولا۔۔

تُم مذاق کر رہے ہو یقیناً مجھے یقین نہیں۔۔

اُسے واقعی یقین نہیں آیا تھا.

جبکہ علی اب تک سنجیدہ تھا.

sorry but i cant believe! you give up on her۔۔

انداز متاسفانہ تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہاں۔۔

correction she give up on me

وُہ قنوطیت سے بولا۔۔

کوئی بات نہیں مجھے یقین ہے تُم نے جس سے بھی شادی کی ہوگی وُہ بہت اچھی ہوگی۔۔ ہے ناں؟؟

اُس نے آخری بات کہہ کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

پتا نہیں میں نے پہچان کھو دی ہے اچھے برے لوگوں کی۔۔

وُہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

علی شادی تمہاری مرضی سے ہوئی ہے۔۔؟

فضہ نے تشویش بھرے انداز میں استفسار کیا۔۔

نہیں گن پوائنٹ پر نکاح ہوا ہے میرا۔۔

علی نے ماحول میں بڑھتی کشیدگی کم کرنے کی خاطر کہا۔۔

اچھا مذاق ہے۔۔ ویسے کون ہے وہ لڑکی مجھے تو دکھاؤ کوئی تصویر وسویر۔۔

اُس نے بھی علی کی کوشش میں اُس کا بھرپور ساتھ دیا۔۔

تصویر تو کوئی نہیں ہے فی الحال میرے پاس۔۔

تمہاری پاس موبائل میں اپنی بیوی کی کوئی تصویر نہیں ہے یا دکھانا نہیں چاہتے۔۔

میں تُم سے کیوں چھپاؤں گا یار کچھ بھی۔۔

اُسے بُرا لگا تھا۔۔

دو باتیں ہوسکتی ہیں یا تو تمہاری بیوی بہت کوجی ہے یا تو بہت خوبصورت جو تُم دکھانا نہیں چاہ رہے۔۔

فضہ نے ازراہ مذاق کہا۔۔

سچ میں نہیں ہے کل تمہارے لیے فریش کیپچر کرکے لاؤں گا دونوں کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ۔۔

اُس کے آنکھ دبا کر کہا۔۔

اچھا بتاؤ ناں نام کیا ہے ۔۔دیکھنے میں کیسی ہے خوبصورت تو بہت ہوگی آفٹر آل ہے کس کی بیوی۔۔

فضہ نے ہاتھ نچا کر کہا۔۔

نور نام ہے۔۔

بڑا پیارا نام ہے اور اِس کے ساتھ علی لگ کر تو اور خوبصورت لگ رہا ہے نور علی بلکہ نورِ علی کتنا مکمل سا ہے اور خوبصورت۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے سچے دِل سے کہا۔۔

نورِ علی۔۔

علی نے زیرِ لب دہرایا۔۔

اور دیکھنے میں کیسی ہے۔۔؟

وُہ پھر سراپا سوال تھی۔۔

کل لاؤں گا ناں تصویر تو دیکھ لینا اب دماغ نہ کھاؤ میرا کام کرو اپنا پہلا دِن ہے اور لگ گئیں گپیں ہانکنے۔۔

اُس نے مصنوئی غصّے سے کہا۔۔

ہاں ہاں اُٹھا لو فائدہ سینئر ہونے کا۔۔

وُہ بیچارگی سے کہتے ہوئے فائلز میں مصروف ہوگئ۔۔

اِمی آپ کیوں کر رہی ہیں لائیں اِدھر دیں آپ جاکر آرام سے بیٹھیں۔۔

نور نے اُن کے ہاتھ سے جھاڑو لیتے ہوئے کہا۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تُم آرام کرو بیٹا ورنہ تمہارا شوہر آکر کہے گا میری بیمار بیوی سے کام کروایا ویسے بھی صبح کہہ کر گیا ہے کہ نور کی طبیعت بہت خراب ہے اُس سے کوئی کام نہیں کروائے گا۔۔

شفق خاتون نے دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے درشتی سے کہا۔۔

اِمی میں ٹھیک ہوں بِلکُل آپ بیٹھیں آرام سے میں کرلوں گی سب اب تو میں بِلکُل ٹھیک ہوں۔۔

اُس نے جلدی سے کُھلے ہوئے بالوں کو لپیٹا اور جھاڑو لے کر بیرونی کمروں کی طرف چل دی۔۔

بڑا آیا طبیعت خراب ہے چنگی بھلی تو ہے بس شوہر کو پاگل بنانا انہوں نے۔۔

وُہ خود سے بولیں۔۔

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

امی کھانے میں کیا بنے گا آج۔۔

اُس نے تسبیح کے دانے گراتے ہوئے ٹی وی دیکھتیں شفق خاتون سے پوچھا۔۔

کریلے قیمہ۔۔تمہارے ابو اور میرے لئے زیرے والے چاول کے ساتھ ٹماٹر کی چٹنی اور میٹھی سیویوں کا ذردہ بنا لینا۔۔

اُنہوں نے بغیر دیکھے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ دانیال بھائی 1 کلو کریلے اور آدھا کلو ہاتھ کا باریک پسا ہوا قیمہ لا دیں اور سویوں کا پیکٹ بھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے شفق خاتون کو جواب دے کر صوفے پر آڑے ترچھے لیٹے گیم کھیلتے دانیال سے کہا۔۔

دانیال یوں بنا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔

دانیال بھائی۔۔

اُس نے دوبارہ پُکارا۔۔

آواز نہیں آرہی تُجھے کانوں میں روئی ٹھونس کر بیٹھا ہے کچھ کہہ رہی ہے

بھابھی۔۔۔

شفق خاتون کو اُس کی یہ بدتمیزی ایک آنکھ نا بھائی۔۔

کیا مصیبت ہے چھٹی والے دِن بھی سکون نہیں ہے یہ لادو وُہ لادو۔۔

وُہ جھنجھلا کر بولا۔۔

تو کیا وُہ باہر جاکر لائے گی ویسے ہی طبیعت خراب ہے بیچاری کی۔۔

نور کو سمجھ نہیں آیا یہ اُس پر طنز تھا یا حمایت۔۔

لائیں پیسے دیں۔۔

اُس نے بُرا سا منہ بناکر کہا۔۔

یہ لے اور سب چیزوں کا حساب بھی دینا آکر پیسے مارنے کی کوشش مت کریو۔۔

اُنہوں نے گاؤ تکیے کے نیچے رکھے اپنے چھوٹے پرس میں سے پانچ سو کا نوٹ نکال کر اُسے دیتے ہوئے کہا۔۔

وُہ تن فن کرتا ہوا چلا گیا۔۔

بیٹا تُم بھی کھانا بناکر کمرے میں چلی جانا آرام کرنے روٹیاں نمرہ ڈال دے گی طبیعت مزید خراب نہ ہوجائے۔۔

وُہ ہر بات پر اُسے طنز کر رہیں تھیں مگر نور کو نہیں سمجھ آرہا تھا کیوں؟۔۔

علی آپ کیا کہہ کر گئے ہیں امی کو ایسا۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر سوچا۔۔

میں جب تک چاول چُگ لیتی ہوں۔۔

ٹھیک ہے۔۔

اُنہوں نے ترچھی نظر اُس پر ڈال کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دونوں لنچ ٹائم میں کینٹین میں بیٹھے تھے فضہ مسلسل اُس سے زونیہ کے متعلق پوچھ رہی تھی۔۔

ہونے والی چیز تھی ہوگئی فضہ اب بار بار اُسے یاد کرکے خود کو تکلیف کیوں دینا۔۔

وُہ زود رنجی سے بولا۔۔

تُم کچھ بھی نہیں بتا رہے ہو علی میں صرف جاننا چاہتی ہوں کہ ایسا کیا ہوگیا جو تُم نے ہار مان لی ورنہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تُم اُس کے علاوہ کسی اور لڑکی کے بارے میں سوچ سکتے ہو کجا کے شادی۔۔

اُس نے قطعیت سے کہا۔۔

تُم ٹھیک کہتی تھی فضہ کہ یہ لڑکی تمہارے ساتھ سیریس نہیں ہے صرف ٹائم پاس کر رہی ہے مگر میری آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی سب کچھ سامنے آئینے کی طرح صاف تھا مگر میں دانستہ طور پر نظریں چراتا رہا مجھے ہنسی آتی ہے اب سوچ کر کہ مُجھ جیسے انا پرست۔۔ خودار اِنسان نے خود کو اِس کے سامنے کتنا کم حیثیت کردیا تھا وُہ تلخ سے تلخ بات بھی کہہ دیتی تو میں چُپ کرجاتا تھا میں نے اپنی زندگی کے دس سال ایک سیراب کے پیچھے بھاگنے میں ضائع کردیے اور نتیجہ کیا نکلا؟؟ کچھ نہیں اُسے میرے اسٹیٹس سے شرم آتی تھی۔۔ مگر میرے ساتھ گھومنے میں اُسے فخر محسوس ہوتا تھا۔۔ نجانے کیوں؟ اُسے میرے نظریات دقیانوسی لگتے تھے وُہ مجھے قدامت پرست مرد کہتی تھی۔۔

وُہ ہلکے سے ہنس کر بولا اُس کی ہنسی میں کرب نمایاں تھا۔۔

اُسے میرے نظریات سے اختلاف تھا شدید اختلاف۔۔ تُم تو جانتی ہو میں اپنے اُصولوں کا کتنا پابند ہوں چاہا کوئی مجھے مار بھی دے میں کبھی اپنے اُصولوں سے روگردانی نہیں کرتا۔۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک اُسے پالینے کے لئے میں اپنے اُصول تک توڑنے پر تیار ہوگیا تھا ناچار میں نے اُس کی بات مان لی تھی کیونکہ میں اُسے کھونا نہیں چاہتا تھا کسی قیمت پر بھی مگر جس کی محبت کی

خاطر میں نے اپنے اُصولوں کا سودا کرلیا تھا اُس نے مجھے بہت بُری طرح توڑ دیا میرا دِل اب بھی رس رہا ہے اندر سے مگر میں کیسے دکھاؤں کون سمجھے گا۔۔

اُس نے رِقت آمیز لہجے میں کہا۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا علی بُرا وقت ہر اِنسان کی زندگی میں آتا ہے مگر کوئی ایسی رات نہیں جس کی صبح نہ ہو۔۔

اُس نے تسلی آمیز انداز میں کہا۔۔

سب کا کہنا ہے نور مُجھ جیسے مرد کے لئے ایک بہترین لڑکی ہے حتٰی کہ اُس کا بھی یہی کہنا تھا کہ مُجھ جیسے بیک ورڈ مرد کے ساتھ نور جیسی ہی لڑکی گزارہ کرسکتی ہے مگر میں اُس سے بھی شرمندہ ہوں اپنی ناکام محبت کی سزا اُسے بھی دیتا ہوں کہنے کو تو میں اپنا ہر فرض نبھا رہا ہوں مگر میں خود سے جانتا ہوں کہ میرا رویہ اُس کے ساتھ ویسا نہیں ہے جیسا ہونا چاہیے۔۔

اُس کے ہر انداز سے شرمندگی نمایاں تھی۔۔

تُم اب بھی اُس سے محبت کرتے ہو؟؟

فضہ نے اُس کی حالت دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

اگر میں کہوں ہاں تو کیا بدل جائے گا۔۔؟

وُہ استہزایہ بولا۔۔

کیا تمھیں پورا یقین ہے؟

اُس نے بغور اُسے دیکھتے ہوئے دوسرا سوال کیا۔۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ ہوسکتا ہے جسے تُم محبت سمجھتے آرہے ہو وُہ محبت ہو ہی نا محض جذباتی وابستگی ہو۔۔

پتا نہیں مجھے وُہ سب کیا تھا جھوٹ تھا سچ تھا محبت تھی کشش مگر جو بھی تھا مجھے ضرور توڑ گیا وُہ بہت اندر تک۔۔

یاسیت سے کہا گیا۔۔۔

جو جذبہ آپکو غلط چیزوں کی جانب راغب کرے وُہ

محبت ہرگز نہیں علی کیونکہ محبت کبھی بھی تخریبی نہیں ہوتی بلکہ تعمیری ہوتی ہے یہ آپکو کٹھن راہوں پر چلنے کا حوصلہ دیتی ہے نا کہ چور دروازوں کا انتخاب پر مجبور کرے۔۔

فضہ نے مستحکم انداز میں کہا۔۔

شاید ہاں شاید نہیں میں کچھ سمجھنے کے قابل نہیں رہا ہوں فضہ میرے سارے احساس مر چکے ہیں تُم مجھے جانتی ہو میں اُن لوگوں میں سے ہرگز نہیں ہوں

جو اپنے دُکھوں کی نمائش کر کے ہمدردیاں وصول کریں۔۔

نور کیسی ہے؟ میرا مطلب طور اطوار۔۔ عادت ۔۔مزاج؟

اُس نے متانت سے پوچھا۔۔

سچ بولوں گا بلکل سچ۔۔. نور ہوبہو ویسی ہی جیسی میری خواہش تھی کہ میری جیون ساتھی ایسی ہو سادہ۔۔خاموش طبیعت کی مالک مجھے سمجھنے والی اور سب سے خاص بات مُجھ سے محبت کرنے والی مگر ایک سچ یہ بھی ہے مجھے کبھی اُس میں وہ کشش محسوس نہیں ہوئی جو اُسے دِل کے قریب لے آئے وہ بہت اچھی ہے مگر وُہ صرف میری بیوی ہے محبت نہیں میں اُس کی محبت کے جواب میں اُس سے محبت نہیں کر پا رہا میں صرف اپنے فرض نبھا رہا ہوں۔۔ وُہ کہتی تھی کہ نور کو پتا نہیں تم میں کیا نظر آگیا تم میں ہے ہی کیا سوائے شکل کے میں بھی اکثر یہی سوچتا ہوں کیا واقعی ایک یہی وجہ ہے جس کی بنیاد پر اُس نے میرا انتخاب کیا۔۔

وُہ بیکل ہوکر بولا۔۔

اور ایسا اِس لیے ہے کہ تُم نے اپنے دِل کو ایک فضول جذبے کی ناکامی کے بعد بند کردیا ہے۔۔ علی اپنے دِل میں وُسعت پیدا کرو کھول دو اپنے دِل کو کچھ وقت دو خود کو وُہ تو تُمہیں سمجھتی ہے تُم اُسے سمجھنے کی بھی کوشش کرو۔۔اُس کو جانو۔۔اُس کی خواہشات کو جانو محبت بہت سبک خرام جذبہ ہے یہ

یک دم ہے آپکو اپنے حصار میں نہیں لے لیتا یہ آہستہ آہستہ آپکو جکڑتا ہے خود پر رحم کرو اور اُس پر بھی۔۔

اُس ہموار لہجے میں کہا۔۔

کوشش کروں گا۔۔

اُس نے مختصر کہا۔۔

اچھا سب چھوڑو کل مجھے اُس جانباز لڑکی کی تصویر دکھانا بڑا اشتیاق پیدا ہوگیا ہے اُس ہمت والی سے ملنے کا جو تُم جیسے اِنسان کے ساتھ گزارا کر رہی۔۔

اُس نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں میں کوئی جن ہوں کیا۔۔

وہ مصنوئی خفگی سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

پھر دونوں ہنس دیے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

امی کھانا بنادیا ہے میں نے اور آٹا بھی گوندھ کر رکھ دیا ہے جب سب کو کھانا ہوگا گرم گرم روٹی ڈال دوں گی۔۔

اُس نے دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے اب تُم جاؤ جاکر آرام کرلو علی بھی آنے والا ہوگا اگر اِس طرح دیکھ لیا تمہیں تو بلاوجہ میرے سر ہوگا کہ میری بیوی سے اتنا کام کروالیا جبکہ اُس کی طبیعت خراب ہے۔۔

اُنہوں نے پھر طنز کا تیر اُس کی طرف اچھالا۔۔

بس یہ آجائیں تو اِن کو روٹی ڈال کر نہا لوں گی۔۔

او بی بی پاگل ہوگئی ہو ویسے ہی تمہارا شوہر صبح تنبیہ کرکے گیا ہے کہ تمہاری طبیعت خراب ہے تو آج کوئی کام نہیں کرو گی تُم اب تُم کیا اُسے دکھانا چاہتی ہو کہ ہم تُم پر بڑا ظُلم کرتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ تند خوئی سے بولیں۔۔

نہیں امی میں تو بس۔۔

تُم جاؤ بی بی روٹیاں نمرہ ڈال دے گی تمہارا شوہر آنے والا ہے حلیہ درست کرو غضب خُدا کا شادی کو مہینہ نہیں ہوا حالت ایسی بنا رکھی جیسے سالوں ہوگئے پھر جب مرد باہر کی عورتوں میں دلچسپیاں لینے لگے تو رونا بیٹھ کر۔۔

اُنہوں نے تیز لہجے میں کہا۔۔

وُہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔

یکدم اُسے چکر آئے بروقت اُس نے دروازے کو تھام لیا۔۔

سنبھال کر بھابھی۔۔

دانیال اُسی وقت کمرے میں داخل ہو رہا تھا اُس نے فوراً اُسے سنبھالا۔۔

آپ ٹھیک ہیں بھابھی۔۔

نمرہ نے بھی فوراً آگے بڑھ کر اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔۔

ہاں بس ذرا سے چکر آگئے۔۔

اُس نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔۔

شفق خاتون گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں پانی ڈالتی ہوں جاکر دو تین مگے ساری نقاہت دور ہوجائے گی۔۔

اُس نے متانت سے کہا اور چلی گئی۔۔

آپکو کیا ضرورت تھی کہ میں روٹیاں بنادوں گی بھئی میں وے نہیں بنا رہی میری ساری نیل پالش خراب ہوجائے گی۔۔

نمرہ نے ذرا سختی سے کہا۔۔

تُو تو ہے ہی کم عقل ابھی آنے والا ہے وُہ اور اپنی بیوی کو طبیعت خراب میں یہ سب کام کرتا دیکھے گا تو ہم سے ہی بدگمان ہوگا صبح اُس کے لہجے میں جو فکر تھی نا نور کے لئے اُس نے مجھے تشویش میں مبتلا کردیا ہے وہی چیز نا ہو

جس کا ڈر مجھے اُس زونیہ سے تھا اور یہ تو ہے بھی حور پری۔۔کم عمر یوں قابو کرلے گی اُسے۔۔

اُنہوں نے پُر سوچ انداز میں کہا۔۔

بس کردیں تھرڈ کلاس انڈین ڈرامے دیکھنا آپ بِلکُل وہی لگ رہی ہیں مجھے روایتی ساس جو میاں بیوی کے بیچ میں دوریاں رکھنا چاہتی ہیں۔۔

نمرہ نے اُکتا کر کہا۔۔

کماؤ پوت بیٹوں کا اپنی بیویوں کے اتنا ہی قریب ہونا چاہئے کہ بس وُہ اُسے صاحبِ اولاد کردے اُن کو بیویوں سے دِل نہیں لگانا چاہیے۔۔

وُہ گہری سوچ میں غرق تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اور آپکی سوچ۔۔

دانیال نے بھی کوفت سے کہا اور اندرونی کمرے میں چلا گیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وُہ کمرے میں آکر کچھ دیر یونہی کھڑی آئینے کے سامنے خود کو دیکھتی رہی۔۔

اُس کے چہرے کی جاذبیت ہنوز قائم تھی رتی بھر فرق نہ آیا تھا بلکہ اپنے چہرے کی رنگت اُسے مزید نکھری دکھائی دی اُس نے چوٹی میں بندھے اپنے بالوں کو آگے کیا اور اُنہیں کھولنے لگی بالوں کو کھولنے کے بعد اُس نے اُنہیں

پیچھے کردیا کمر تک آتے گھنے ریشمی بال کھلے رہ کر بلاشبہ اُس کے حُسن کو مزید تقویت بخشتے تھے۔۔

اُس نے چہرے پر جھولتی زلفوں کو بائیں ہاتھ کی مدد سے کان کے پیچھے اڑسا۔۔

اُس دن علی کے منع کرنے بعد سے اُس نے واقعی کبھی خود کو سنوارنے کے کوشش ہی نہیں کی تھی مگر آج شفق خاتون کے منہ سے باہر کی عورت کی بات سُن کر اُس کے اندر کی بیوی نے انگڑائی لی تھی۔۔

اُس نے الماری سے لال رنگ کی خوبصورت انارکلی فراک نکالی اور نہانے چلی گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دس منٹ بعد اُس کی واپسی ہوئی اُس نے دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر اپنا جائزہ لیا اُس کے سڈول جسم پر وُہ ڈریس بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جس پر بہت ہلکا پھلکا سنہری گوٹوں والا کام ہوا تھا۔۔

گیلے بالوں کو تولیے کی مدد سے خشک کیا اُس کے بالوں اور وجود سے بہت دلفریب خوشبو اُٹھ رہی تھی۔۔

میک اپ کے نام پر اُس نے ہلکی پھلکی سی بیس لگا لی ہونٹ تو ویسے ہی اُس کے قندھاری تھے اِسی لیے لپ اسٹک کا تکلف رہنے دیا۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ڈبے میں وُہ ہم رنگ آویزے تلاش کر رہی تھی۔۔

سنہرے رنگ کے جھمکوں پر مطمئن ہوکر اُس نے ڈبا واپس رکھ دیا۔۔ سنہرے ہی رنگ کا بڑا سا دوپٹہ اچھی طرح شانوں پر پھیلایا گلے میں وہی لاکٹ پہنا ہوا تھا جو اُسے علی نے دیا تھا۔۔

ایک تنقیدی نظر خود پر ڈالی بلاشبہ وُہ بے حد حسین لگ رہی تھی برائے نام میک اپ نے اُس کے چہرے کو مزید تازگی بخشی تھی صراحی دار دودھیا گردن یوں حلاوت کی چھب دکھا رہی تھی گویا کسی نے جلد میں شہد سی مٹھاس گھول دی ہو۔ گالوں کا گلال بھی سرخ رنگ کے امتزاج میں چمک اٹھا تھا اور خوش رنگ کناروں کے حامل اس کے نشیلے نشیلے نین عجب حیا سے جھکے جھکے جاتے تھے ہلکا سا پرفیوم خود پر چھڑک کر وُہ مکمل طور سے مطمئن ہوگئی۔۔

اُس کی آنکھوں کے پردوں پر علی کا مسکراتا چہرہ آ ٹھہرا تو اُسکے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیلتی گئی بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر کمرے سے باہر۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وُہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو شفق خاتون اُسے یوں تیار دیکھ کر دنگ رہ گئیں بس ذرا سی ذرا سی توجہ نے اُس کے حسن کو چار چاند لگادیئے تھے۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔

وُہ سراہے بغیر نہ رہ سکیں۔۔

شکریہ امی۔۔

بھابھی آپ بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔

نمرہ نے اس کے ہوش ربا حُسن کی سچے دِل سے تعریف کی تھی۔۔

اُس کی نظریں شرم و حیا سے مزید جُھک گئیں۔۔

باہر موٹر سائیکل رکنے کی آواز آئی تو وُہ تیزی سے رسوئی میں چلی گئی۔

۔۔ السلامُ علیکم

علی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اجتماعی سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا جیتے رہو خوش رہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے سر پر ہاتھ رکھ کر دُعا دی۔۔

پانی۔۔ نور نے گلاس اُس کے آگے کرتے ہوئے کہا جسے اُس نے اُس کی طرف دیکھے بغیر ہی تھام لیا۔۔

میں منہ ہاتھ دھو لوں پھر چلو ڈاکٹر کے پاس تُم۔۔

اُس نے اب تک نور کو دیکھا نہیں تھا۔۔

ذرا چھری تلے دم لے ابھی تھکا ہارا آیا ہے پانچ منٹ نہیں ہوئے اور چل پڑے اور کیا ہوگیا ہے اِسے ٹھیک ٹھاک تو کھڑی ہے بِلکُل۔۔

اُن کو علی کا یوں فکرمند ہونا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔

امی کہاں ٹھیک ہے ابھی بھی چکر کھا کر گرتے گرتے بچی تھیں بھابھی۔۔

دانیال نے لقمہ دیا جس پر شفق خاتون نے اُسے گھوری سے نوازا۔۔

اِسی لیے صبح ہی کہہ رہا تھا چلو مزید خراب نہ ہوجائے طبیعت۔۔

اب کی بار اُس نے براہِ راست اُسے دیکھ کر کہا اور پھر اُس کی نظروں نے پلٹنے سے اِنکار کردیا ارد گرد سے بے خبر وُہ مبہوت سا اُسے دیکھتا رہ گیا اُس کی پُر شوق نظروں کی حدت خود پر محسوس کرکے اُس کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھرتے گئے۔۔

شفق خاتون نے بغور علی کو دیکھا اُن کے ماتھے پر بل پڑنے لگے تھے۔۔

میرے کپڑے نکال دو تُم۔۔

اُس نے بمشکل اپنی نظریں اُس پر سے ہٹاتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر چلا گیا۔۔

نور بھی اُس کے پیچھے چل دی اور شفق خاتون متحیر سی اُنہیں دیکھتی رہ گئیں۔۔

یہ چیک والی شرٹ نکال دوں۔۔

اُس نے علی کو دکھا کر پوچھا۔۔

جو تُمہیں اچھی لگے وُہ نکال دو۔۔

اُس نے ملائمت سے کہا نظریں اُسی پر مرکوز تھیں۔۔

نور نے سفید اور براؤن رنگ کی چیک والی شرٹ اور بلو جینز نکال لی شرٹ کو بیڈ پر ڈالا اور پینٹ واشروم میں رکھ آئی۔۔

اپنے دِل میں وُسعت پیدا کرو کھول دو اپنے دِل کو کُچھ وقت دو خود کو وُہ تو تُمہیں سمجھتی ہے تُم اُسے سمجھنے کی بھی کوشش کرو۔اُس کو جانو اُس کی خواہشات کو جانو

فضہ کی کہی باتیں اُسے اپنی رہنمائی کرتی محسوس ہوئی۔۔

آپ فریش ہوجائیں میں کھانا لاتی ہوں جب تک۔۔

وُہ اُس کی نظروں کے ارتکاز سے بُری طرح پزل ہورہی تھی۔۔

وُہ خراماں خراماں چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔

علی نے صاف دیکھا تعریف کے چند لفظوں نے نور کے چہرے کو مزید پُر نور کردیا تھا۔۔

ایک کمی ہے۔۔

علی نے اُس کے چہرے پر جھولتی زلف کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔

۔۔ نور کی سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھی

اُس نے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ اُس کی جوڑے کی طرف لے جاکر اُسے کھول دیا۔۔

یہ کمی تھی۔۔

علی نے شرم سے سرخ پڑتے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں کھانا لاتی ہوں۔۔

اُس نے وہاں سے نکل جانا چاہا۔۔

روز ایسے ہی رہا کرو۔۔

فرمائش کی گئی تھی یا حکم صادر کیا گیا تھا وُہ نہیں جان سکی مگر انداز اُسے سرشار کرگیا تھا۔۔

میں آتی ہوں۔۔

اُس نے کہا اور تیزی سی سائڈ سے نکل کر چلی گئی۔۔

اُس کے جاتے ہی علی نے ایک گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

۔۔ وُہ اپنی طرف سے کوششیں شروع کرچکا تھا

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جیسا ڈاکٹر نے کہا ہے تُم وہی کرو گی کچھ دِن آرام کرو گی تمہاری پسلی کی ہڈی ابھی صحیح طرح سے نہیں جُڑی ہے زیادہ کام کرنے سے اُس پر زور پڑتا ہے اور اِسی وجہ سے تمہیں بخار چڑھا تھا۔۔

اُس نے رسان سے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔

اُس نے برقع اتارتے ہوئے مختصر جواب دیا۔۔

کھانا لاتی ہوں میں آپکے لئے بغیر کھائے ہی جانے کی جلدی کی ہوئی تھی آپ نے پھر ابھی آدھے گھنٹے میں آپکو ٹیوشن کے لئے بھی نکلنا ہے آرام بھی نہیں کرسکے جبکہ میں کہہ رہی تھی کہ میں ٹھیک ہوں مگر آپ کسی کی مان لیں ہرگز نہیں ڈاکٹر نے بھی یہی کہا کہ یہ نارمل ہے۔۔۔

اُس نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

وُہ بے اختیار ہنستے ہوئے بولا۔۔

ویسے تو بولتی نہیں ہو اور جب بولتی ہو تو نان اسٹاپ بولے ہی جاتی ہو۔۔

اور آج نہیں جانا ٹیوشنز کے لئے چھٹی دی ہے میں نے بچوں کو تو تُم میرے

آرام کی فکر مت کرو ابھی ایک آدھ گھنٹہ لیٹ جاؤں گا پھر باہر چلیں گے جب سے شادی ہوئی ہے گھر ہی گھر میں ہو بس تُم۔۔

اُس نے بیڈ پر پیر پسارتے ہوئے متانت سے کہا۔۔

میں کھانا لاتی ہوں۔۔

وُہ اپنا خوشی چھپاتے ہوئے بولی اور کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ علی کو یک گونہ سکون محسوس ہوا تھا نجانے کیوں؟۔۔

گھومنے پھرنے ابھی تو اِس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔

شفق خاتون نے کڑی نظروں سے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں تو اچھا ہی ہے نا شفق بچی گھر سے باہر جائے گی کچھ دیر تو طبیعت پر اچھا اثر پڑے گا ویسے بھی جب سے شادی ہوئی ہے کہیں باہر نہیں گئے دونوں۔۔

سبحان صاحب نے فوراً کہا جس پر اُنہیں بھی گھوری سے نوازا گیا۔۔

ہاں تو میں کون سا منع کر رہی ہوں میں بھی اِس کی طبیعت کا خیال کرکے ہی کہہ رہی ہوں۔۔

اُنھوں نے بُرا سا منہ بناکر کہا۔۔۔

امی ویسے بھی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے سنیں ہم کسی اور دِن چلیں گے۔۔

نور نے اُن کی ناراضگی کے پیشِ نظر علی سے کہا۔۔

ارے نہیں بیٹے میں تو صرف تیری فکر میں کہہ رہی تھی باقی یہی تو دِن ہے تُم لوگوں کے گھومنے پھرنے کے۔۔

اُنہوں نے جس دِل سے کہا تھا یہ وہی جانتی تھیں کیونکہ وُہ علی کو خود سے بدظن نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔

تُم لوگ جاؤ بیٹا۔۔

سبحان نے ٹی وی کا والیوم آن کرتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میرے معاملات میں مت بولا کریں میں جانتی ہوں کتنی ڈھیل دینی ہے کتنی نہیں اتنا کھلا نہیں چھوڑ دینا چاہیے بیٹے کو کہ بہو کے کھونٹے سے ہی بندھ کر رہ جائے۔۔

اُن دونوں کے جانے کے بعد وُہ سبحان صاحب کے سر ہوئیں۔۔

شفق بی بی اتنی بھی لگامیں مت کسو کہ بچے رسی تڑوا کر بھاگنے پر تُل جائیں ابھی اُس بچی کو آئے صرف مہینہ ہوا ہے تُم نے ابھی سے اُس پر روک ٹوک اور پابندیاں لگا دی ہیں پورے گھر کا بوجھ اُس کے سر پر ڈال دیا ہے اور وُہ صابر و شاکر بچی زبان پر حرف لائے بغیر سب کر رہی ہے اب کچھ اُس کی

خوشی کا بھی خیال رکھو اُس کی بھی خواہش ہوگی اپنے شوہر کے ساتھ گھومنے پھرنے کی گھر کی فکر سے آزاد کچھ وقت گزارنے کی تمہاری اپنی بھی دو دو بیٹیاں ہیں کل کو دوسرے گھر میں اگر اُن کے ساتھ بھی یہی سب ہوگا تو کیا تمہیں تکلیف نہیں پہنچے گی۔۔ تمہیں اُس لڑکی کا کوئی احساس ہی نہیں تُم سمجھتی ہو وُہ تمہاری نوکرانی ہے بہو نہیں تمہارے اِسی رویے کو دیکھ کر گھر آنے والے رشتے داروں کا رویہ بھی اُس کے ساتھ عجیب ہی ہوتا ہے اولادوں نے تمہاری اُسے مشین سمجھا ہوا ہے بشمول اُس کے شوہر نے آج صاحبزادے نے اپنی مرضی سے ٹیوشنز کی چھٹی کرلی اور اُس پر احسان کرکے لے کر چلا گیا باہر ورنہ اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ صرف اُس کی عدم توجہی کی وجہ سے اُس کی بیوی اُس کے اپنے ہی گھر والوں اور باہر والوں کے لئے محض مذاق بن کر رہ گئی ہے۔۔ خدا کا واسطہ ہے تمہیں شفق اگر وہ یتیم ہے تو اُسے بیٹی نہیں سمجھ سکتی اِنسان ہی سمجھ لو۔۔

وُہ جو اتنے دنوں سے سب کچھ دیکھتے ہوئے برداشت کر رہے تھے آج اُن پر پھٹ پڑے مگر شفق خاتون نے بے نیازی سے اُن کی بات کاٹ کر بولیں۔۔

یہ میرا گھر ہے اور میں جانتی ہوں مجھے اپنا گھر کس طرح چلانا ہے۔۔

تمہیں کہیں پچھتانا نہ پڑ جائے اس شفق کیونکہ جتنے اچھے سے میں علی کو جانتا ہوں تُم نہیں جان ہی نہیں سکتی وُہ بہت اُصول پسند آدمی ہے میں تو اُس کے

رویے پر حیران ہوں وہ اپنی بیوی کے معاملے میں اتنا بے حس کیوں ہوگیا ہے مگر میں اتنا بھی جانتا ہوں آج نہیں تو کل اُسے اِس بات کا احساس ضرور ہوگا کہ خاندان میں ایک عورت کی عزت اُس کا شوہر ہی کروا سکتا ہے بس تُم اُس وقت سے ڈرو جب تمہارے اِس رویے کو دیکھ کر وہ تمہارے سامنے آ کھڑا ہوگا اور بِلکُل صحیح ہوگا۔۔

ا اُنھوں نے سمجھانا چاہا۔۔

وُہ میرا بیٹا ہے اور اُسے قابو کرنا میں جانتی ہوں آپ اس بات کی فکر مت کریں۔۔

انہوں نے پُر سوچ انداز میں کہتے ہوئے بنایا ہوا پان منہ میں ڈالا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم کہاں جارہے ہیں؟؟

نور نے اُس سے پوچھا۔۔

کسی اچھے سے ریسٹورنٹ اور پھر سی ویو چلیں گے۔۔

اُس نے بائک کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

علی آہستہ چلائیں پلیز۔۔

اُس نے دونوں ہاتھ سے اُس کے دونوں کندھے مضبوطی سے پکڑ کر کہا۔۔

اتنا آہستہ تو چلا رہا ہوں یار۔۔

نہیں آپ بہت تیز چلا رہے ہیں پلیز آہستہ چلائیں۔۔ اُس نے زور سے کہا۔۔

اچھا اچھا اب رو مت۔۔

وُہ اُسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔

میں کوئی نہیں رو رہی۔۔

اُس نے بُرا منایا۔۔

ہاں وہ تو دِکھ رہا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ آگے دھیان دیں کہیں کسی دوسری بائک یا گاڑی میں نا جا گُھسیں۔۔

اچھا نور ڈنر میں ہمارے ساتھ ایک لڑکی ہوگی میری آفس کولیگ ہے بہت اچھی دوست بھی ہے اُسے تُم سے مِلنے کا بہت شوق ہے۔۔

اُس نے موڑ کاٹتے ہوئے بتایا۔۔

لڑکی دوست۔۔

اُس کا انداز ایسا تھا کہ علی کو بے ساختہ ہنسی آگئی۔۔

وُہ واقعی بہت اچھے موڈ میں تھا کیونکہ یہ پہلا موقع تھا جب نور نے اُسے یوں ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔

ایسا ویسا کچھ نہیں ہے وُہ صرف میری بہت اچھی دوست اور آفس کولیگ ہے۔۔

کیا نام ہے؟

اُس کی تشویش اب بھی دور نہیں ہوئی۔۔

فضہ نام ہے اُس کا۔۔

علی نے بائک ایک ریسٹورنٹ کے آگے روکی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اُس نے بائک سے اُترتے ہوئے رسان سے کہا۔۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

وُہ لوگ ریسٹورنٹ میں داخل تو فضہ پہلے سے وہاں موجود تھی۔۔

اُس نے علی کو دیکھا اور اُس کے ساتھ عبایۓ میں آتی

خوبصورت اور نازک سی نور کو دیکھا تو بے اختیار اُس کی نظروں میں ستائش اُتر آئی۔۔

۔۔ السلامُ علیکم

اپنی طرف آتا دیکھ کر فضہ نے کھڑے ہوکر سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

نور نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے فضہ نے خیر مقدمی مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا۔۔

نور نے کہیں پڑھا تھا

کائنات کی سب سے خوبصورت شے انسان کا چہرہ ہے اور وہ واقعی خوبصورت تھی گول بڑی آنکھوں کے درمیان پیشانی پہ ذہانت کی ابھرتی رگ کو سجائے ۔۔ پتلی ناک کے تیکھے پن پر نازک سے گلاسز لگائے چہرے پہ شرم و حیا کے تمام مشرقی پن کو اوڑھے وہ اپنی مثال آپ تھی۔۔

سفید حجاب۔۔ لیمن کلر کی شارٹ شرٹ سفید چوڑی دار پاجامہ ۔۔ سیاہ رنگ کی لمبی چادر کو اچھی طرح اطراف میں لپیٹے ہوئے تھا جو ٹخنوں تک آرہی تھی۔۔ اُس پر پہلی نظر پڑتے ہی نظریں خود بخود مرعوبیت کا اعتراف کرلیتی تھیں۔۔

جس سے تُمھیں ملنے کی بہت خواہش تھی یہ ہے میری بیوی نور اور نور یہ ہے میری بہت اچھی دوست

فضہ بتول

اُس نے ایک بار پھر بالمشافہ تعارف کروایا۔۔

ویسے مجھے ذرا یقین نہیں اِس نے تُم سے میرا تعارف اچھے لفظوں میں کیا ہوگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہی کہا ہوگا ایک فارغ لڑکی ہے مصنفہ بھی ہے اور لوگوں کی دُکھتی رگوں کو چھیڑنے والی اور انتہا کی بور۔۔

اُس نے بدگمان نظروں سے علی کو دیکھا۔۔

وُہ تو میں نے بتایا ہی نہیں یہ بہت اچھی مصنفہ بھی ہیں کیونکہ اِس کے پاس اور کوئی کام دھندا جو نہیں سدا کی فارغ لڑکی۔۔

علی نے ازراہِ مذاق کہا۔۔

تو آپ وُہ والی فضہ بتول ہیں جن کا ناول اہلِ دِل آج کل کافی متنازعہ بنا ہوا ہے ہمارے ہندوانہ سوچ رکھنے والے معاشرے میں۔۔

نور نے پُر جوش ہوکر پوچھا۔۔

ہاں میں وہی ہوں تو کیا تُم بھی مجھ سے لڑنا چاہتی ہو اِس پر۔۔

فضہ نے مسکرا کر کہا۔۔

تُم نے اِس کے ناولز پڑھے ہوئے ہیں۔۔؟

علی میں حیرانگی سے پوچھا۔۔

ہاں نادیہ آپی کو بہت شوق ہے ناولز پڑھنے کا تو اُن کے پاس ڈھیروں پڑے ہیں اُن میں سے اِن کے بھی ہیں کافی۔۔

نور نے اُسے دیکھ کر نرمی سے جواب دیا۔۔

آپکا پہلا ناول آؤ ہم تُم دونوں ساتھ چلیں اور فراق میرا پسندیدہ ہے سب سے۔۔

اُس نے متانت سے کہا۔۔

آؤ ہم تُم دونوں ساتھ چلیں والا سین تو تُم دونوں کا بھی ہی۔۔

اُس نے آنکھ دبا کر ذو معنی خیز انداز میں نور سے کہا تو وہ بھی ہنس دی۔۔

کیا مطلب۔۔؟

اُن دونوں کو ہنستا دیکھ کر علی نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں مطلب تُم نور سے گھر جاکر پوچھنا فی الحال کچھ آرڈر کرو۔۔

فضہ نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اچھا نور مجھے تمہاری ایک بات بہت اچھی لگی تُم نے جیسے کہا کہ ہندوانہ سوچ رکھنے والے معاشرہ اِس بات سے مجھے لگا کہ تُم اُن عورتوں سے مختلف ہو۔۔

فضہ نے سادہ انداز میں کہا۔۔

الگ کا تو نہیں پتا البتہ آپکی سوچ سے متفق ضرور ہوں۔۔

اُس نے مستحکم انداز میں جواب دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم دونوں کیا لو گے؟؟

علی نے مینو کارڈ پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔۔

پیزا تو ملے گا نہیں یہاں تُم کلب سینڈوِچ منگوا لو اور نور تُم۔۔

اُس نے علی کو اپنا بتاکر نور سے پوچھا۔۔

مجھے فاسٹ فوڈ نہیں پسند بِلکُل بھی۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا۔۔

عادتیں ملتی ہیں اِسے بھی فاسٹ فوڈ نہیں پسند بلکہ اِسے باہر کا کھانا ہی نہیں پسند کیوں علی۔۔

ایک کام کرتے ہیں چکن شاشلک منگوا لیتے ہیں۔۔

علی نے فضہ کی بات نظر انداز کی۔۔

ہاں تو ہم کہاں تھے۔۔

فضہ دوبارہ اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

دوسری شادی۔۔

نور نے سرعت سے جواب دیا جبکہ علی کو اب تک اُن کے درمیان ہونے والی سب باتوں میں سے اِس بات نے متوجہ کیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری بات کرتے ہیں اگر کبھی زندگی میں ایسا ہوا کے علی نے تُم سے دوسری شادی کی اجازت مانگی تو تُمھارا کیا جواب ہوگا۔۔؟

وُہ اُسے گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اول بات اجازت کی ضرورت نہیں مرد کو دوسری بات ہاں اگر بتایا تو وقتی طور پر دُکھ تو ہوگا ظاہر ہے میرا فرشتہ تو نہیں ہوں عام لڑکی ہوں۔۔

اُس کی اِس بات نے علی کے ساتھ ساتھ فضہ کی بھی چونکا دیا تھا۔۔

تو کیا تُم عام عورتوں کی طرح تماشے نہیں کرو گی رووٴں گی نہیں۔۔؟

میں یہ ہرگز نہیں کہوں گی کہ میں بہت اچھی ہوں بہت نیک مگر ہاں جس چیز کی اجازت اللہ نے دی ہے تو ہم کون ہوتے ہیں اُس پر سوال اٹھانے والے۔۔

اُس نے بڑے تحمل سے جواب دیا جبکہ علی اُس کا اطمینان دیکھ کر حیران تھا۔۔

مگر اکثر دیکھا گیا ہے دوسری شادی کے بعد مرد اپنی پہلی بیوی سے دور ہوجاتے ہیں۔۔

فضہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔۔

اللہ نے صاف کہا ہے اگر انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو ہرگز نہ کرو ایک ہی پر اکتفا کرو۔۔

محبت اور دوسری شادی کو کیسے دیکھتی ہو تُم۔۔

وُہ اب گہری سانس لے کر بولی۔۔

نکاح کا محبت سے کوئی تعلق نہیں یہ تو معاشرتی معاہدہ ہے جو بے راہ روی کے تدارک کا ذریعہ ہے۔۔

شادی میں محبت عورت کیلیے ضروری ہوسکتی ہے مرد کیلیے نہیں

وہ اس سے بھی شادی کرے جس سے محبت کرتا ہے اور اس سے بھی کرے گا جس سے محبت نہیں کرتا تو شادی چاہے پہلی ہو یا دسویں ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ مرد محبت کرتا ہے یا نہیں۔۔

علی کو لگا آخری والی بات نور نے اُس کے لئے ہی کہی تھی۔۔

تمہاری سوچ بہت اچھی ہے نور میں کافی متاثر ہوں تُم سے دِکھنے سے تو بالکل بھی نہیں لگتا کہ یہ پیاری سی گڑیا جیسی لڑکی اندر سے اتنی گہری ہے۔۔

اُس کے چہرے پر مرعوبیت واضح تھی۔۔

ایک سوال اور پوچھوں تُم سے۔۔

جی ضرور۔۔

اُس نے خوشدلی سے اجازت دی۔۔

جو مرد دوسری شادی کی خواہش رکھتے ہوئے بھی خود کو صرف اِس لیے روک لیتے ہیں کہ گھر کا خراب ہوگا۔۔ وغیرہ کیا واقعی مرد اتنا کمزور ہوتا ہے۔۔

اُس نے متانت سے پوچھا۔۔

اگر کوئی شخص مالی اوربدنی طور پر دوسری شادی اورعدل کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے شادی کی رغبت بھی ہو اس کے لیے دوسری شادی کرنا مشروع ہے عورتوں کے ہنگاموں سے ڈر جانے کی وجہ سے مردوں نے اپنا مقام چھوڑ دیا عورتوں کو گھر کا مرد بنادیا ہے جن کی مردانگی صرف گھر میں خوں خاں کرنے تک ہی ہوتی ہے باہر جاکر دھوپ میں خوار ہونے سے انہیں اپنی نسوانیت یاد آجاتی۔۔

اُس کا لہجہ اُس کی مثبت سوچ کی واضح غماز تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عورتیں تماشہ کرتی ہے کیوں ہیں.؟

۔۔ علی نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے سوال کیا

ہمارے ہندوانہ سوچ رکھنے والے معاشرے کی وجہ سے یہاں ہندو مذہب کی طرح دوسری شادی کو سب نے گناہ سمجھ لیا ہے مرد کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی اورعورت بھی اس کے خاوند میں اس کے ساتھ شرکت کرے اورخاوند کی محبت تقسیم ہوکر رہ جائے ۔۔ اورعورت کے اندر یہ غیرت پائی جانی کوئی ملامت والی چیز نہیں جس پر اسے ملامت کی جائے یہ ایک فطری بات ہے اور اُسے فطرت بنانے والا بھی معاشرہ ہی ہے ہمارا۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔۔

علی انگشت بدنداں تھا اور فضہ سرشار اُسے خوشی تھی اُس کے جیسی سوچ رکھنے والے لوگ اب بھی ہیں۔۔

بہت بہت خوشی ہوئی مجھے تمہاری سوچ جان کر نور اور علی دوست میں تمہاری ہوں مگر تُم سے اتنا ضرور کہوں گی تُم واقعی بہت خوش قسمت ہو جو تمہیں نور جیسی جیون ساتھی ملی بس کبھی اِس کا دِل مت دکھانا یہ بہت سلجھی ہوئی بہت سمجھدار واقعی تُم جیسے آدمی کے ساتھ یہی چل سکتی ہے خوبصورت کے ساتھ ۔۔ خوب سیرت کا بہترین امتزاج جس کی طبیعت میں علم انگڑائیاں لیتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے صدقِ دل سے کہا۔۔

بہت شکریہ۔۔ نور نے احترام سے کہا۔۔

یہ وُہ پہلا لمحہ تھا جب علی کو بھی یقین ہوگیا تھا بھلے اُس کی شادی کسی سے بھی ہوجاتی وُہ زندگی گزار لیتا مگر نور کے ساتھ اُس نے زندگی کو جینا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا تھا تُمہیں نثر پڑھنے کا اتنا شوق ہے۔۔

ایک ہاتھ میں نور کا ہاتھ پکڑے دوسرے ہاتھ میں اپنے جوتے اُٹھائے وُہ گیلی اور ٹھنڈی ریت پر چلتے ہوئے بولا۔۔

آپکو کچھ بھی نہیں پتا میرے بارے میں۔۔

اُس نے دِل میں کہا۔۔

آگے تو پڑھ نہیں سکی کتابوں میں ہی دُنیا گھوم لی۔۔

وُہ ہلکے سے مسکرا کر بولی۔۔

کیسی لگی تمہیں فضہ۔۔؟

اُس نے جان کر موضوع بدلا۔۔

بہت اچھی اُنکی تحریریں پڑھ کر جو خاکہ تیار کیا تھا ظاہری طور پر تو اُس سے بے حد مختلف مگر ذہنی طور پر اتنا ہی مضبوط پایا۔۔

ظاہری طور پر مختلف کیسے۔۔؟

علی نے حیرت سے پوچھا۔۔

مطلب جیسی اُن کی سوچ ہے جیسا وُہ لکھتی ہیں اُس حساب کسی ادھیڑ عمر عورت کا عکس اُبھرتا ذہن میں مگر وُہ تو بہت چھوٹی اور بہت پیاری سی ہیں۔۔

اُس نے محبت سے کہا۔۔

یہ بات بھی ٹھیک ہے۔۔

علی نے تائید کی۔۔

مگر میں نے آج جانا میچیورٹی کا تعلق عُمر سے نہیں ہوتا یہ تو

حالات۔۔مشکلیں۔۔پریشانیاں۔۔دُکھ۔۔درد کے ساتھ آتی جاتی ہے میرے سامنے

تمہاری مثال ہے نور۔۔

اُس نے آنکھیں بند کرکے لہروں کو شور کو سُنتے ہوئے کہا۔۔

پہلے مجھے خدشات تھے اِس رشتے کے حوالے سے خود سے دس سال چھوٹی

لڑکی سے شادی کرنا ۔۔اُس کی سوچ مُجھ سے قدرے مختلف ہوگی ۔۔اُس کی

اُمیدیں الگ ہوں گی ۔۔اُس کی خواہشات الگ ہوں گی۔۔ کیا میں اور تُم یہ

رشتہ باحسنِ وجوہ نبھا سکیں گے؟ اور ایسے کئی سوال تھے میرے ذہن میں مگر

تُم نے ایک ایک کرکے ہر خدشے کو دور کیا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے اپنا بایاں ہاتھ اُس کے کندھے پر پھیلاتے ہوئے کہا اور اُسے اپنے

کندھے سے لگا لیا۔۔

دوسری شادی کے بارے میں میرے خیال جان کر اتنا بدلاؤ۔۔

اُس نے شرارت سے کہا۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں ایک ہی میں بہت خوش ہوں۔۔

پُر شوق نگاہیں اُس کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا

واقعی۔۔

کوئی شک ہے۔۔

علی کا انداز چیلینج کرتا تھا۔۔۔۔

ویسے وُہ تُم دونوں کیا باتیں کررہی تھیں جس پر اُس نے بولا تھا کہ نور تُمہیں گھر جاکر بتا دے گی اور ہم دونوں کا کیا سین ہے ۔۔؟

علی نے رسان سے پوچھا۔۔

وُہ آپ چھوڑیں۔۔

اُس نے بچنا چاہا۔۔

یار بتاؤ نا ورنہ میں سوچتا ہی رہوں گا ایسی کون سے بُرائی کر رہے تھیں تُم دونوں میری۔۔

اُس نے بے چینی سے پوچھا۔۔

علی آپ ناراض ہوجائیں گے۔۔

نہیں ہوتا وعدہ اب بتاؤ۔۔

اُس نے مستحکم انداز میں کہا۔۔

وُہ آپکی اور میری عُمر کو کو لے کر ذرا سا مذاق۔۔

ایک تو پتا نہیں لوگوں کو کیا مسئلہ ہے سب نے بڈھا ہی سمجھ لیا ہے مجھے جسے

دیکھو تُم سے اظہارِ ہمدردی کرنے لگ جاتا ہے جیسے کوئی بہت ہی بڑا ظُلم ہوگیا تمہارے ساتھ دس سال کا فرق کوئی اتنا بڑا بھی نہیں۔۔

وُہ بات پوری سنے بغیر ہی پھٹ پڑا جب سے اُن دونوں کی شادی ہوئی تھی وُہ بہت سوں کے منہ سے یہ باتیں سُن چُکا تھا۔۔

دس سال کا فرق۔۔

اپنی بات دہراتے ہوئے وُہ خود ہی ہنس پڑا۔۔

مگر آپ تو مجھے ایسے ہی پسند ہیں۔۔

نور کے بے ساختہ کہے جانے والے جملوں نے اُس کی ہنسی کو بریک لگا آنِ واحد میں اُس کی آنکھیں نور کی نیلگوں آنکھوں میں جا ٹھہری بڑا ہی فسوں خیز لمحہ آ رُکا تھا اُن دونوں کے درمیان۔۔

علی نے مزید مضبوطی سے اُسے اپنے کندھے سے لگا لیا۔۔

چاند اپنا سفر جاری رکھے افق کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔وُہ محویت کے عالم میں سر اٹھا کر بدلیوں کے بیچ تکتی۔رات کا ایک پہر بیت چکا تھا ہوا میں خنکی بڑھنے لگی تھی۔سمندر کے پانی کے عکس میں چمکتے چاند سے پھر گویا ہوئی۔

مجھے کس راہگزر پر جانا تھا ؟

اُس نے خود سے سوال کیا۔۔

چاند مسکراتا ہے۔۔

جس راہ پر تم چاہو۔۔

اُس نے پھر مسکرا کر مزید مضبوطی سے علی کاندھا پکڑ لیا۔۔

یہیں کبوتر کے اِس بسیرے کے دید باں سے

روانہ ہو کر

اِسی سمندر کے پار اُتریں

اُفق کے ساحل پہ اُس کی آنکھیں

یہیں پہ دیکھا نئے زمانے کا خواب اُس نے

یہ پاک دربار پانیوں کا

وہی ہے جس میں

ملی اسے خلوتِ بصیرت عنان برداریِ تغیر

یہیں پرانی حویلیوں کے کھنڈر سے اُس نے

نئی سحر کا طلوع دیکھا

یہیں سحر کا طلوع دیکھا

یہیں مصور کی آنکھ میں نقش خواب اُبھرا

وہ خواب۔۔۔تعبیر بن کے جس کی

ہزاروں برسوں کی جبر خوردہ زمیں سے

یوم حساب اُبھرا

(آفتاب اقبال شمیم)

کیا کہہ رہی ہو تُم؟؟ علی نے شدید حیرت کے عالم میں پوچھا۔۔

ہاں یار بس سب اچانک ہوا کل رات کو جب تُم دونوں سے مِل کر گھر جاکر میلز چیک کیں تو پتا چلا اگلے ہفتے کی فلائٹ ہے اپلائی تو کب سے کیا ہوا تھا پھر مایوس ہوکر یہیں جاب ڈھونڈھ لی مگر اللہ کا شکر اُس نے میری دُعا سُن لی۔۔

نور نے فائلز ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

تُم نے منیجر کو انفارم کردیا۔۔

ہاں میں نے رات کو ہی اُنہیں بتادیا تھا ویسے میرا جانا تمہارے لئے خوش خبری لے کر آیا ہے۔۔

فضہ نے متانت سے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔؟

مطلب مجھے ابھی ابھی پتا چلا ہے سافٹ وئیر ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ مبشر صاحب نے بغیر کسی نوٹس کے جاب چھوڑ دی ہے مینجر بہت پریشان تھا کہ اتنی جلدی کوئی دوسرا ایمپلائے کیسے ملے گا اگر ایڈ بھی دیں گے تو ملنے میں تین چار دِن لگ جائیں گے تو میں نے اُنھیں تمہارا نام ریفر کردیا آفٹر آل تُم سافٹ وئیر انجنیئر ہو اور ویسے بھی جس پوسٹ پر تُم ہو وُہ تمہاری قابلیت کے مطابق نہیں اور حیرت انگیز طور پر ایک دِن پُرانی ایمپلائے یعنی میرے کہنے پر اُنھوں نے باس سے بات کی اور وُہ مان بھی گئے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فضہ نے پُر جوش ہوکر اُسے بتایا۔۔

کیا واقعی۔۔؟

اُسے یقین نہ آیا۔۔

ہاں بِلکُل اور اِس بات پر تُم مجھے ٹریٹ دے رہے ہو آج وہ پیزا کی ورنہ میں نے تمہارا حشر کردینا ہے۔۔

اُس نے ہاتھ اُٹھا کر وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔۔

ہاں ضرور یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے چلو کینٹین۔۔

اُس نے خوشی سے کہا ملنے وال خبر ہی ایسی تھی۔۔

بھئی مجھے تو تمہاری بیوی سے مل کر سچ میں بہت بہت اچھا لگا کتنی پیاری ہے وُہ ماشاءاللہ سے اور پھر ذہین بھی میں کل سے پہلے سوچتی تھی جو بھی لڑکی تمہاری بیوی بنے گی وُہ بہت خوش قسمت ہوگی مگر آج میں کہوں گی کہ تُم بہت خوش قسمت ہو جو تمہاری زندگی میں نور ہے۔۔

اُس نے ہموار لہجے میں کہا۔۔

واقعی۔۔ علی نے نور کو سوچ کر محبت سے کہا۔۔

ویسے مجھے اُس سے ہمدردی ہے۔۔

فضہ نے نچلا لب دبا کر شرارت سے کہا۔۔

کس بات پر۔۔

ارے کہاں وُہ اتنی پیاری سی اور اتنی کم عُمر اور کہاں تُم دس سال بڑے اور وُہ بھی کوجے سے۔۔

کیا مسئلہ کیا ہے تُم سب کو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا جسے دیکھو یوں مغموم ہے جیسے میں کوئی تیس پینتیس یا چالیس سال کا آدمی ہوں وُہ بھی دو تین بچوں کا باپ اور وُہ اٹھارہ سالہ مُجھ سے بیاہ دی گئی ہو۔۔

اُس نے سخت تپے ہوئے انداز میں کہا تو فضہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔۔

ہاں نہیں تو اور جب میری بیوی کو کوئی اعتراض نہیں تو تُم لوگوں کو کیا ہے اٹھائیس کا ہوں اور شکل کی تو بات کرنا ہی مت کیونکہ میں اچھے سے جانتا ہوں میں کیسا ہوں۔۔

انداز اب تک جلا بھنا تھا۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے علی کا فون بجنے لگا۔۔

اُس نے دیکھا تو زونیہ کی کال آرہی تھی ساری سرشاری ساری خوشی لمحے میں دھواں ہوئی اُس پر کے چہرے پر ناگواری واضح تھی۔۔

کیا ہوا کس کی کال ہے۔۔

اُسے یوں متفکر دیکھ کر فضہ نے پی پوچھا۔۔

جواب میں علی نے موبائل اُس کے سامنے کردیا۔۔

اِسے کیا موت پڑی ہے اُٹھاؤ کال اور پوچھو۔۔

علی نے فون یس کرکے اسپیکر پر ڈال دیا۔۔

شکر ہے علی تُم نے کال اُٹھا لی ورنہ مجھے لگا تُم مُجھ سے اب تک متنفر ہو گئے۔۔

علی کی ابرو میں بل پڑنے لگے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کال کیوں کی ہے بتاؤ میرے پاس تمہارے لیے وقت نہیں ہے۔۔

اُس نے اپنا غصّہ دباتے ہوئے کہا۔۔

تُم ابھی تک مجھے آپنے دِل سے نکال نہیں پائے ہو علی اگر نکال دیا ہوتا تو یوں پہلی ہی باری میں میری کال نہیں اُٹھا لیتے۔۔

دوسری طرف سے ہرزہ سرائی کی گئی۔۔

تمہیں شرم آنی چاہیے زونیہ کسی اور کی بیوی ہوکر مجھے سے یہ سب کہتے ہوئے۔۔

یہی بتانے کے لئے تو کال کی ہے علی میں جان چُکی ہوں میں تُم سے محبت کرتی ہوں میں اُس اِنسان کے ساتھ رہ نہیں سکی وُہ اِنسان میرے لائق تھا ہی نہیں ہماری طلاق ہوچکی ہے مجھے میری غلطی کی سزا مِل چُکی ہے اب تُم بھی۔۔

تمہارے جیسی گھٹیا بدکردار عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی شرم سے ڈوب مرنا چاہیے تمہیں زونیہ تف ہے تُم پر تف۔۔

اب کی بار فضہ نے ملامتی انداز میں کہتے ہوئے علی کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور کال کاٹ دی۔۔

علی نے اپنا دایاں ہاتھ زور سے ٹیبل پر مارا اور کُرسی کی پُشت سے ٹیک لگالی وُہ

شدید کبیدہ خاطر نظر آرہا تھا۔۔

گھٹیا پن کی حد کردی ہے اِس لڑکی نے کس بے حیائی سے فون کرکے اپنی طلاق کی خبر سنا رہی ہے۔۔

فضہ نے ابرو چن کر کہا۔۔

کیوں کیوں کیوں۔۔؟؟

وُہ مسلسل اپنا ہاتھ ٹیبل پر مار رہا تھا۔۔

علی تُم نے اِس کے متعلق نہیں سوچنا ہے۔۔

اُس نے سمجھانا چاہا۔۔

علی کیا تُم اِس لڑکی سے دوبارہ۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا ہے میں اتنا گھٹیا نہیں ہوں فضہ۔۔

اُس نے سخت لہجے میں کہا۔۔

اچھا ریلکس ریلکس پانی پیو۔۔

اُس نے رسان سے کہتے ہوئے پانی کی بوتل اُس کی طرف بڑھائی جس سے چند گھونٹ پی کر علی نے واپس کردی۔۔

علی میری بات کا بُرا مت ماننا مگر میں تُم یہی کہنا چاہوں گی نور کے ساتھ کوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیادتی مت کرنا وُہ بہت اچھی لڑکی ہے اپنے ماضی کا سایہ مستقبل پر مت پڑنے دینا یہ میری اِلتجا ہے تُم سے۔۔

اُس نے متلمس ہوکر کہا۔۔

میں اُس سے زیادتی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا فضہ مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آتا لوگ اتنے بے رحم کیوں ہوتے ہیں۔۔

اُس نے بے بس ہوکر کہا۔۔

زخم سب کو ملتے ہیں علی اب ان زخموں سے کون کیا سیکھتا ہے یہ رب کی عطا ہے۔۔

وہ چاہے تو زخم کو روشنی بنادے چاہے تو ناسور

اگر دل میں روشنی کو تسلیم کرلینے کی ذرا سی بھی خواہش ہو تو وہ اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔

اُس نے تسلی آمیز انداز میں کہا۔۔

یہ ہے تمہاری ماضی اِسے مکمل طور پر دفع کرو۔۔

فضہ نے زونیہ کا نمبر بلاک کرتے ہوئے کہا۔۔

بانو آپا راجہ گدھ میں لکھتی ہیں

پرانے دنوں کو یاد نہیں کرتے سر جی۔۔ نئے دنوں میں گھن لگ جاتا ہے۔۔

تُم بھی پُرانے دنوں کو یاد کرکے نئے دنوں میں گھن نہیں لگاؤ علی نور کے ساتھ خوش رہو اُسے خوش رکھو میں نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا ہے وہ محبت کی پری ہے اُسے اپنے ہونے کا احساس دلاؤ گے تو وہ تمہاری زندگی جنت بنادے گی اُسے اپنا تحفظ دو اُس کی آنکھوں میں صاف دِکھتا ہے وُہ تُم پر غرور کرتی ہے تُم اُسے مغرور کیے رکھو۔۔

تُم بے فکر رہو۔۔

اُس نے مصمم ارادے سے کہا تو وُہ بھی مطمئن ہوگئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرہ تُم یہ مٹر چھیل دو میں جب تک مسالا تیار کرلوں کڑاھی کے لئے۔۔

نور نے موبائل پر گیم کھیلتی نمرہ سے کہا۔۔

بھئی میں وے نہیں کر رہی بھابھی۔۔

اُس نے دو ٹوک جواب دیا۔۔

میری بہن نہیں ہے پیاری مجھے آٹا بھی گوندھنا ہے پھر سالن اور تیار کرکے ویسے بھی آلو مٹر کے چاول تمہاری فرمائش ہے تھوڑا ہاتھ بٹا دو بھابھی کا۔۔

اُس نے خوش آمدی کرتے ہوئے کہا۔۔

میری فرمائش ہے مطلب اگر گھر کے کسی فرد کی من پسند کوئی چیز بنے گی تو آپ احسان کریں گی بناکر۔۔

اُس نے بدتمیزی کرتے ہوئے کہا۔۔

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے میں تو صرف اتنا کہہ رہی ہوں۔۔

ہاں دیکھ لیے بی بی تمہارے مطلب اور جان بھی لیے آگئی نا اپنی اوقات پر میں بھی انتظار ہی کر رہی تھی کتنے دِن یہ اچھی بہو والا ڈرامہ چلتا ہے۔۔

شفق خاتون کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے غصیلے پن سے بولیں۔۔۔

امی میرے کہنا کا یہ مطلب ہرگز بھی نہیں تھا میں صرف اتنا۔۔

امی یہ کہہ رہی تھیں میں وے نہیں بنا رہی فرمائش تمہاری ہے کمر میں توڑوں خود کرو۔۔

نمرہ نے دیدہ دلیری سے اُس کے منہ پر جھوٹ بولا۔۔

جھوٹ مت بولو نمرہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے۔۔

اُس نے سختی سے کہا۔۔

کیا شور لگا کر رکھا ہوا ہی۔۔

سبحان صاحب اندرونی کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آئے۔۔

آپ کی چہیتی بہو کے لچھن دِکھ گئے ہیں محترمہ کہتی ہیں جس کی فرمائش ہے وہی بنائے میں کیوں۔اپنی کمر تختہ کروں۔۔

اُنہوں نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔۔

ابو میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں تو صرف۔۔

ہاں آن بن جا معصوم۔۔

وُہ اُسے اپنی بات کہنے کا موقع دے ہی نہیں رہی تھیں۔۔

السلامُ علیکم۔۔

علی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اجتماعی سلام کیا۔۔

اچھا ہوا تُو بھی آگیا اب دیکھ اپنی آنکھوں سے اپنی بیوی کے کارنامے۔۔

وُہ اُس پر پِل پڑیں۔۔

امّاں ہوا کیا ہے۔۔

وُہ ویسے ہی شدید ذہنی اذیت کا شکار تھا اُس کا سر بُری طرح دُکھ رہا تھا اور یہ سب وُہ جھنجھلا گیا۔۔

بھائی میری غلطی ہوگئی میں نے بھابھی سے آلو مٹر کا پلاؤ بنانے کی فرمائش کردی اُس کے بعد جو انہوں نے مجھے باتیں سنائی ہیں کہ میں نوکر ہوں تمہاری

خود بناؤ۔۔

نمرہ نے لفظوں کو مزید مسخ کرکے اُس کے سامنے پیش کیا جس پر علی نے حیرت سے نور کی طرف دیکھا۔۔

میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا ہے آپ تو میری بات کا یقین کریں۔۔

میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔۔

شفق خاتون پھر چِلائیں۔۔

امی آپ تو تھیں بھی نہیں جب یہ بات ہوئی ہے آپ بعد میں آئی تھیں۔۔

اُس نے بے یقینی سے اُنہیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

لو جی تیرے سامنے کھڑے ہوکر تیری بیوی تیری ماں کو جھوٹ بول رہی ہے اور تُو بے غیرتوں کی طرح کھڑا سُن رہا ہے۔۔

شفق خاتون نے ملامتی انداز میں کہا۔۔

امی آپ میری باتوں کو غلط لے رہی ہیں۔۔

بس چُپ ہوجاؤ یہ بات کس طرح کر رہی ہو تُم امی سے۔۔

علی نے درشتگی سے کہا۔۔

میں امی آپ سے معافی مانگتی ہوں اگر آپکو میری کوئی بھی بات بُری لگی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میرا یقین کریں خدارا۔۔

اُس نے ملتجی انداز میں کہا۔۔

ہاں ہاں بھائی کے آتے ہی آپ شریف بن گئیں ورنہ جس طرح چیخ چیخ کر بول رہی تھیں۔۔

آہستہ آواز میں بات کرو تم بڑی ہوں تُم سے بدتمیزی ہرگز برداشت نہیں کروں گی میں۔۔

نور بھی بلا آخر اُس پر پھٹ پڑی۔۔

دیکھ رہا ہے کیسے چیخ چیخ کر باتیں کر رہی ہے ارے میں نے تو بیچاری ہے یتیم ہے سوتیلی ماں کی ستائی ہوئی ہے سمجھ کر اپنے گھر کی بہو بنا لیا مگر آج مجھے لگ رہا ہے صحیح پیٹتی تھی عافیہ اسے گز بھر لمبی زبان ہے اِس کی۔۔

وُہ جو پہلے سے ہی علی اور نور کی بڑھتی نزدیکیوں سے خائف تھیں اپنے دِل کے پھپھولے پھوڑنے لگیں۔۔

اُسے بھی کچھ بولنے کا موقع دو تُم لوگ۔۔

سبحان صاحب نے کہا۔۔

آپ چُپ کریں آپکی تو یہی شریف لگتی بس۔۔

ایسی لڑکیاں ہوتی ہی نہیں ہے اِس لائق امی اِن کی اوقات ہی نہیں تھی یہاں

آنے کی۔۔

نمرہ نے نخوت سے بولا۔۔

اپنی حد میں رہ کر بات کرو نمرہ ورنہ میں کوئی لحاظ نہیں کروں گی عُمر میں اور رُتبے دونوں میں تُم سے بڑی ہوں۔۔

اُس نے ہاتھ اٹھا کر وارننگ دین والے انداز میں کہا۔۔

تُم ابھی اتنا چیخ رہی ہو میری بہن پر پیچھے پتا نہیں کیا کیا کہتی ہوگی۔۔

آپ کو اِس کی بدتمیزی دکھائی نہیں دے رہی ہے میں چیخ رہی ہوں وہ آپ کو دکھائی دے رہا ہے جبکہ اصولاً تو آپکو اِس روکنا چاہیے کہ یہ کس طرح مُجھ سے بات کر رہی ہی مگر آپ صرف مجھے بولیں جارہے ہیں انصاف کی بات کریں علی عمومی مرد نہ بنیں۔۔

اُس نے پہلی بار علی سے اِس طرح بات کی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اُس کے اندر اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی۔۔

نور۔۔

علی کا ہاتھ اٹھا مگر وہ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔

بے یقینی سی بے یقینی اُتر آئی تھی نور کی آنکھوں میں اُسے علی سے ہرگز اِس حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تحفظ دینے والے مرد ایسے نہیں ہوتے تُم نے پہچاننے میں غلطی کردی یہ عام ہی مرد ہے اب مناؤ ماتم اپنی پسند کا تُمہارا ہی اِنتخاب ہے یہ۔۔

کہیں اندر سے آواز آئی تھی۔۔

علی ہوش میں آؤ یہ کیا حرکت ہے۔۔

سبحان صاحب نے اُس کا اُٹھا ہوا ہاتھ بُری طرح جھٹک کر اُسے پیچھے دھکیلا۔۔

مجھے اپنی تربیت پر افسوس ہے علی عورت پر ہاتھ اٹھانا یہ نہیں سکھایا تھا میں نے تمہیں شرم سے ڈوب مرو۔۔

اُنہوں نے نور کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے متاسفانہ لہجے میں علی سے کہا۔۔

جاؤ تُم بیٹا اپنے کمرے میں۔۔

اُنہوں نے رسانیت سے نور سے کہا جو بے یقین نظروں سے اُسے دیکھتی چلی گئی۔۔

علی گرنے سے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا وُہ شدید مضطرب ہوگیا تھا۔۔

تمہیں اُس بچی کی بات سُننی چاہیئے تھی کم از کم اور ہاتھ اُٹھا کر تُم نے مجھے شرمندہ کردیا ہے علی۔۔

اُنہوں نے ملامت کی۔۔

مار تھوڑی دیا ہے اُسے غیر تمند مرد ہے کیسے برداشت کرلیتا اپنی ماں بہن کے ساتھ بدتمیزی۔۔

اُنہوں نے علی کو شہہ دی۔۔

تُم جیسی عورتیں ہی ہوتی ہیں اپنے بیٹوں کے گھر خراب کرنے والیں اور غلط چیزوں پر بڑھاوا دینے والیں۔۔

وُہ افسوس سے کہتے ہوئے چلے گئے۔۔

مجھے ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیے تھا میں نے غلط کیا۔۔

اُس کے ضمیر نے ملامت کی۔۔

نور واپس لاؤنج میں آئی اور مٹر کی تھیلی اُٹھانے لگی تو نمرہ پھر بولی۔۔

رہنے دیں بھابھی میرا اب دِل نہیں کھانے کا۔۔۔

اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تھوڑی ایسے کرتے ہیں پاگل میں بنا دیتی ہوں اپنی بہن کے لئے۔۔

اُس کے انداز نے نمرہ۔۔علی اور شفق خاتون کو بُری طرح چونکا ڈالا تھا وہ یوں کہہ رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔

میں آپکی مدد کروا دیتی ہوں۔۔

اُس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔

نہیں میں بنالوں گی آدھے پون گھنٹے کا کام ہے بس تُم تھکی ہوئی کالج سے آئی ۔۔ ہو کچھ دیر آرام کرلو لو دانیال بھائی بھی آ گئے

اُس نے دانیال کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔۔

آپ بھی نہانے چلے جائیں میں کپڑے نکال دیتی ہوں آپکے۔۔

نور علی سے مخاطب ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وُہ اُن تینوں کو عالمِ حیرت میں غرق چھوڑ کر لاؤنج سے چلی گئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کے اندر احساسِ ندامت مزید بڑھ گیا۔۔

وُہ اُٹھ کر اپنے کمرے میں آکر لیٹ گیا اُس کا سر درد کی شدت سے پھٹا جارہا تھا اضطراب بڑھتا جارہا تھا۔۔

میں ایسا بِلکُل بھی نہیں ہوں تُو جانتا ہے اﷲ مگر میں کیوں اُس کے ساتھ زیادتی کرجاتا ہوں کیوں کسی اور کی بیوفائی کا بدلہ اُس سے لیتا ہوں کیوں آخر کیوں۔۔؟

سوال ہی سوال تھے مگر اندر سکوت تھا جواب نُدراد۔۔

آپ ابھی تک ایسے ہی بیٹھے ہیں فریش ہوجائیں جاکر میں کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا۔۔

نور نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

نور میں وُہ۔۔

آپ شلوار قمیض پہنیں گے یا جینز ٹی شرٹ۔۔؟

اُس نے الماری کھول کر پوچھا۔۔

میری بات۔۔

علی جلدی بتائیں میری پیاز جل جائے گی۔۔

اُس نے دوبارہ اُس کی بات کاٹی۔۔

شلوار قمیض نکال دو۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر کہا۔۔

اُس نے آسمانی رنگ کے شلوار قمیض نکال کر ہینگ کردیے اور کمرے سے جانے لگی۔۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے اب۔۔

اُسے نہیں سمجھ آرہا تھا وُہ کیا بات کرے نور کا رویہ بہت حیران کُن تھا کچھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیر پہلے تک وُہ کوئی اور نور تھی اور اب پھر سے وہی نور جو شروع کے دنوں میں تھی۔۔

اب ٹھیک ہے۔۔

سادہ انداز میں دیا جانے والا اُس کا مختصر سا جواب بھی علی کو شکوہ لگا۔

تُم نہیں کھاؤ گی میرے ساتھ۔۔؟

نہیں پیٹ بھرگیا ہے میرا آپ کھائیں پھر آپکو جانا بھی ہے۔۔

نہیں جانا ایک ہفتے تک۔۔

ٹھیک ہے۔۔

نا اُس نے وجہ پوچھی بس متانت سے کہا اور سرعت سے کمرے سے نکل گئی۔۔

طبیعت ہاں اُس کی طبیعت بھی تو خراب ہے ڈاکٹر نے اُسے آرام کا کہا تھا اور وہ یہ سب کر رہی ہے آہ علی تُف ہے تُم پر تُف۔۔

وُہ مسلسل خود کو ملامت کر رہا تھا۔۔

وُہ سات بجے کے قریب ایسے ہی بائک لے کر باہر نکل گیا نہیں معلوم تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں جانا ہے بس کچھ وقت کے لئے وہ گھر کے ٹینشن زدہ ماحول سے دور جانا چاہتا تھا۔۔

زونیہ تُم کیوں بار بار میری زندگی میں واپس آجاتی ہو جب مجھے لگنے لگتا ہے زندگی پُر سکون ہوگئی ہے تُم پھر اُتھل پُتھل مچا دیتی ہو اور میں بھی کتنا کم ظرف ہوں ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی نور ایک عام مرد ہیں جس کے لیے سب سے آسان ہدف اُس کی اپنی بیوی ہی ہوتی ہے اِس سے پہلے بھی میری وجہ سے اُس کی بے عزتی ہوئی اُس کے بہن اور بہنوئی کے سامنے آج میں اُس کی عزت اپنے گھر میں نہیں کروا سکا صحیح کہہ رہی تھی وُہ مجھے کیسے نمرہ کی بدتمیزی دِکھی ہی نہیں۔۔

وُہ گلی سے اگلی گلی میں مڑتا جارہا تھا سوچوں نے اُس کے ذہن کو پوری طرح جکڑا ہوا تھا۔۔

کچھ سوچ کر اُس نے بائک زبیر کے گھر کی طرف ڈال دی صبح ہی اُس کی کال آئی تھی حال احوال دریافت کرنے کے لیے تو اُسے پتا چلا کہ وُہ دونوں واپس آگئے ہیں۔۔

اپنی غلطیوں کے ازالے کی شروعات وُہ کرچکا تھا اُس دِن کے رویے کی معافی کی غرض سے اُن کے گھر کی طرف بڑھتے ہوئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے علی تُم۔۔

زبیر نے اُسے دیکھ کر خوشگوار حیرت سے کہا۔۔

السلامُ علیکم کیسے ہو تُم۔۔

وعلیکم اسلام اور دروازے پر کیوں کھڑے ہو اندر آؤ۔۔

اُس نے اندر آنے کی جگہ دیتے ہوئے کہا۔۔

نادیہ دیکھو کون آیا ہے ذیشان کے ساتھ ساتھ علی کے لئے بھی چائے بنالو۔۔

اُس نے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے نادیہ کو آواز لگائی۔۔

اور اِس تکلف کی کیا ضرورت تھی تُم کوئی مہمان تھوڑی ہو۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ اور پکڑے مٹھائی اور مزید کچھ شاپرز کو دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا۔۔

تکلیف کی کیا بات ہے خوشی ہے اپنوں کے ساتھ ہی بانٹی جاتی ہے۔۔

اسلام علیکم علی بھائی نور کیوں نہیں آئی ساتھ۔۔؟

نادیہ نے دوپٹہ سر پر اچھے سے جماتے ہوئے کہا۔۔

نہیں وُہ نہیں آئی میں ایسے ہی باہر نکلا ہوا تھا تو سوچا تُم دونوں سے مِل لوں ویسے بھی اپنے اُس دن کے رویے کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔

اُس نے رسان سے کہا۔۔

تُم بھی کیا غیروں والی بات کرتے ہو اور معافی کس بات کی ہم سمجھتے ہیں علی اِنسان کو دس پریشانیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وُہ چڑچڑا ہوجاتا ہے اب اپنے ہی اپنوں کو نہیں سمجھیں گے تو کون سمجھے گا اب چلو آؤ میرا دوست بھی آیا ہوا ہے اُس س میتا ہوں تمہیں۔۔

زبیر نے اُس کے کندھے کو تھپتھپا کر دوستانہ انداز میں کہا۔۔

ویسے خوشخبری کون سی ہے کہیں میں بوا تو۔۔

نہیں ابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے نادیہ وُہ میری پرموشن ہوئی ہے اِس خوشی میں۔۔

علی نے فوراً اُس کی بات کاٹ کر کہا۔۔

آپ لوگ جاکر بیٹھیں میں آتی ہوں بس۔۔

نادیہ نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

وُہ زبیر کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو وہاں پہلے سے ایک خوش شکل نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔۔

علی یہ ہے میرا دوست ذیشان اور ذیشان یہ ہے علی میرے بہنوئی نور کے شوہر۔۔

اسلام علیکم تو آپ ہیں علی مجھے بہت خواہش تھی آپ سے ملنے کی کیسے ہیں آپ۔۔؟

اُس نے حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادب سے کھڑے ہوکر مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

وعلیکم السلام میں بِلکُل ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔؟

وُہ حیران ہوکر بولا۔۔

جیسا سوچا تھا اُس سے بڑھ کر ہی پایا آپکو۔۔

وُہ پہلی ہی نظر میں علی کی شخصیت سے مرعوب ہوگیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں سمجھا نہیں۔۔

وُہ بولنے ہی والا تھا کہ ذیشان کا موبائل بجنے لگا۔۔

ہاں بس پندرہ سے بیس منٹ میں آرہا ہوں۔۔

اُس نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔۔

بہت معذرت کے ساتھ مجھے ابھی ایک ارجنٹ کام سے جانا ہوگا تُم سے کل آفس میں ملتا ہوں زبیر اور علی آپ سے اگر زندگی رہی تو پھر کبھی انشاءاللہ ملاقات ہوگی مجھے سچ میں بہت اچھا لگا آپ سے مِل کر۔۔

اُس نے جانے کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بھی اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔

اُس نے مروتاً کہا۔۔

خدا حافظ۔۔

ارے ذیشان چائے تو پیتے جاؤ۔۔

نادیہ ٹرالی گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔

نہیں نادیہ ابھی جلدی میں ہوں پھر کبھی میں تو آتا رہتا ہوں۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے خیر سے جاؤ اللہ حافظ۔۔

نادیہ نے نرمی سے کہا ذیشان چلا گیا۔۔

یہ لیں علی بھائی چائے پیئیں اور ساتھ کیک بھی میں نے خود بیک کیا ہے۔۔

چائے کی پیالی اُسے دیتے ہوئے کہا اور کیک کی پلیٹ اُس کے آگے کی۔۔

علی اپنی ذمےداری پر کھانا بھائی پتا نہیں کیسا بنا ہو۔۔

زبیر نے شرارت کے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں سارا آپ ہی کھائے گا بلکہ میں سارا کھانا بھی پیک کردوں گی وُہ بھی لے جائے گا کیونکہ یہ تو میرے ہاتھ سے بنی ہوئی کوئی چیز کھانے کا رسک لیں

گے نہیں۔۔

اُس نے زبیر کو دیکھ کر تپے ہوئے اندازِ میں کہا تو زبیر کے ساتھ ساتھ علی کی بھی ہنسی نکل گئی۔۔

اِن کو تو قدر ہی نہیں ہے میری۔۔

وُہ نروٹھے پن سے بولی۔۔

ویسے یہ جو شخص ابھی یہاں بیٹھا ہوا تھا یہ مجھے کیسے جانتا ہے مطلب اتنے التفات کیوں دکھا رہا تھا۔۔؟

اُس نے اپنی دماغ میں مسلسل گردش کر رہا سوال اُن دونوں سے پوچھ لیا جس پر زبیر اور نادیہ دونوں نے ایک دوسرے پر طرف دیکھا اور زبیر مسکراتے ہوئے بولا۔۔

تُم جیلس نہیں ہوگے پہلے وعدہ کرو۔۔

کیا مطلب۔۔

علی نے نا سمجھی سے کہا۔۔

ارے تُم سے پہلے ذیشان نے اپنا رشتہ بھیجا تھا نور کے لئے اور پھر کچھ ہی دنوں بعد تمہارا رشتہ بھی آگیا تو ہم نے دونوں رشتے نور کے سامنے رکھ دیے تھے کہ جس پر وہ راضی ہوگی ہم اُسے ہاں کردیں گے اور اُس نے بنا کسی

تعرض کے تمہارے رشتے کو ہاں کہہ دیا جب سے ذیشان کو خواہش تھی کہ وُہ نور کے شوہر سے ملنا چاہتا ہے۔۔

زبیر نے تفصیل سے ساری بات اُسے بتادی جسے سُن کر وُہ کافی حیران ہوگیا تھا۔۔

بِلکُل میں بھی اِسی طرح حیران ہوا تھا دیکھو علی عابد فیکٹس کی بات کی جائے تو وہ سیٹیلیڈ ہے فیملی کا کوئی ایشو نہیں اکیلا لڑکا ہے لاکھوں کماتا اپنا گھر ہے گاڑی ہے گڈ لکنگ بھی ہے پسند بھی کرتا تھا نور کو مگر پھر بھی اُس نے تمہارا انتخاب کیا۔۔

زبیر نے رسانیت سے کہا۔۔

مگر کیوں۔۔؟

اُس نے آہستہ سے بولا مگر آواز اُن دونوں نے سُن لی تھی۔۔

یہ تو اب نور ہی جانتی ہے اور ویسے بھی تُم میں کیا کمی ہے ذیشان سے زیادہ قابل ہو شکل و صورت میں تمہارا اور اُس کا کوئی مقابلہ نہیں جاب تمہاری بھی اچھی ہے اور سب سے اہم بات تُم اُس کی پسند ہو۔۔

چھوڑیں اِن باتوں کو آپ کیک کھائیں علی بھائی اور مجھے بتائیں کیسا بنا ہے۔۔

نادیہ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وُہ علی کو چہرے پر اُلجھن دیکھ چکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔

اُس نے اپنا سر جھٹکا اور کیک کا پیس اُٹھانے لگا۔۔

ویسے اب کون سی پوسٹ پر ہو تُم۔۔

سافٹ ویئر ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ۔۔

اُس نے تابمقدور اپنی اُلجھن چھپاتے ہوئے کہا۔۔

اور تنخواہ کتنی ہوگئی ہے۔۔

ڈیڑھ تو ہوگی ہی۔۔

اُس نے عدم دلچسپی سے کہا۔۔

کچھ دیر یوں ہی اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ۔۔

تُم لوگ بھی چکر لگاؤ گھر نور بہت یاد کرتی ہے تُم دونوں کو۔۔

علی نے خوش دِلی سے کہا۔۔

ہاں کل یا پرسوں ہمارا ارادہ ہے آنے کا مگر آپ نور کو نہیں بتائے گا ہم اُسے سرپرائز دیں گے۔۔

ٹھیک ہے نہیں بتاتا اب مجھے اجازت دیں اللہ حافظ۔۔

۔۔ اُس نے زبیر سے ہاتھ مِلا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا

بائک اسٹارٹ کرکے اُس نے گھر کے راستے سے ڈال دی اب وہ بے مقصد نہیں چلا جارہا تھا اُس کے سامنے منزل اور راستہ دونوں صاف تھے جو اُسے صرف نور کی طرف لے جاتے تھے۔۔

میں اپنے ماضی کو اپنے مستقبل پر اثرانداز نہیں ہونے دوں گا مانتا ہوں مُجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے آج انتہائی گھٹیا حرکت کی ہے میں نے اور میں اپنی نور کو منا بھی لوں گا زونیہ میری کچھ نہیں لگتی البتہ نور صرف میری ہے اور مجھے اب اُسے اپنے ہونے کااحساس کروانا ہے اُسے مان دینا ہے جو اُس کا حق ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مصمم ارادے سے سوچتے ہوئے وُہ اپنی نور کے پاس جارہا تھا۔۔

وُہ گھر پہنچا تو رات کے نو بج رہے تھے سب لوگ دسترخوان پر ہی بیٹھے ہوئے تھے سوائے سبحان صاحب اور نور کے۔۔

نور تو حسبِ توقع کچن میں ہی تھی وہ لاؤنج میں داخل ہی ہونے لگا تھا اندر سے آتی شفق خاتون کی آواز نے اُسے قدم روکنے پر مجبور کردیے۔۔

تُو نے جھوٹ بولنا کب سے شروع کردیا نمرہ۔۔

کیا مطلب امی۔۔

نمرہ کی آواز کمزور تھی۔۔

مطلب یہ کہ تیرے بھائی اور باپ کے سامنے تو میں اس تیری حمایت کردی مگر یہ بات تُو بھی جانتی ہے اور میں بھی نور نے تُجھے ایسا کچھ نہیں کہا تھا اُس کے تو صرف مدد کرنے کا کہا تھا تُجھ سے جو تُو اگر کردیتی تو گھس نہیں جاتی صبح سے وُہ بخار میں پُھنک رہی تھی پھر بھی پورے گھر کا کام اکیلے کیا اُس نے مشین خراب ہوئی پڑی ہے تو کپڑے ہاتھ سے دھوئے اگر تُو بلاوجہ کا ڈرامہ نا کرتی تو مجھے بھی یوں تیرا ساتھ دینے کے لیے جھوٹ نا بولنا پڑتا ۔۔

علی کو اُس سے خود سے نفرت محسوس ہونے لگی۔۔

امی مجھے نہیں پتا تھا بات اتنی بگڑ جائے گی کہ بھائی اُن پر ہاتھ ہی اُٹھا لیں گے۔۔

نمرہ کی تاسف زدہ آواز سنائی دی۔۔

وُہ اپنی نظروں میں مزید نہیں گرنا چاہتا تھا اندر جانے کی بجائے وُہ اپنے کمرے میں جانے لگا تب ہی پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اُس نے چونک کر مڑ کر دیکھا تو سبحان صاحب کھڑے تھے۔۔

اِسی لیے میں تُمھیں کہہ رہا تھا ایک دفعہ اُسے بھی اپنی بات کہنے کا موقع دیتے

ضروری نہیں ہے ہر بار ماں ٹھیک ہو اور ویسے بھی تمہاری ماں کو عجیب ہی خدشات ہے اُس بچی سے کہ کہیں وُہ تمہیں ہم سے دور نہ کردے وغیرہ وغیرہ۔۔

وُہ شرمندہ سا سر جھکائے کھڑا سُن رہا تھا۔۔

عورت پر ہاتھ اُٹھانا اچھے مردوں کی نشانی نہیں ہے بیٹا اللہ ایسے مردوں کو بِلکُل پسند نہیں کرتا اور میں ایک بات اور کہوں گا اپنی ماں سے بدظن مت ہونا وُہ بُری نہیں ہے وُہ جانتی ہے اُس نے غلط کیا تب ہی دیکھو نمرہ کی سمجھا بھی رہی ہے مگر کبھی تمہارے منہ پر نہیں بولے گو بس ہمارے معاشرے کی ماؤں کی یہی سوچ ہے کہ بہو آگئی ہے اب اُن کا بیٹا اُن سے دور ہوجائے گا اور ایسا سوچنے پر مجبور بھی اُنہیں کچھ خبیث مردوں نے ہی کیا ہے جو ایک عورت کے آگے بِچھے چلے جاتے ہیں اور اپنے گھروالوں کی قطعی نظرانداز کردیتے ہیں ہمیشہ یاد رکھنا اگر مرد مثبت ہو ۔۔ اُسے ہر رشتے کو اُس کا مقام دینا آتا ہو تو رشتوں میں تلخیاں پیدا ہوں گی ہی نہیں۔۔

اُنہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مدبرانہ انداز میں کہا۔۔

مُجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے ابو۔۔

وُہ نادم ہوکر بولا۔۔

اگر غلطی ہوجائے تو معافی مانگ لینے میں عار نہیں محسوس کرنی چاہیے وُہ

ناراض ہوگی تُم سے تو اُسے مناؤ اُس کے خدشات دور کرو آئندہ کے لئے اُسے یقین دہانی کرواؤ اور بیوی کو منانا تو سُنتِ رسول ہے۔۔

فراست آمیز انداز میں کہتے ہوئے اُنہوں نے اُسے ہمت دی تھی۔۔

اب چلو اندر کھانا ٹھنڈا ہورہاہے۔۔

پہلے آپ چلیں۔۔

اُس کے سینے کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا تھا اُس کا ارداہ مزید پختہ ہوگیا تھا کہ اُس نے اب صرف نور کو سوچنا ہے کیونکہ وہی اُس کا آج ہے وہی اُس کا کل۔۔

کہاں چلا گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق خاتون نے اُسے اندر آتے دیکھ کر پوچھا۔۔

ایسے ہی دوستوں میں چلا گیا تھا۔۔

اُس نے دسترخوان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔۔

جا جاکر مدد کر بھابھی کی کب سے اکیلے لگی ہوئی ہے۔۔

اُنہوں نے اُسے کُہنی مارکر کہا۔۔

بس ہوگیا امی پانچ چھ پیڑے رہتے ہیں آپ لوگ جب تک شروع کریں۔۔

اُس نے سالن کا ڈونگا دسترخوان پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

۔۔ چلیں میں آپکی مدد کردیتی ہوں

نمرہ نے کھڑے ہوکر کہا اور اُس کے پیچھے پیچھے چلی گئی۔۔

پانی کی بوتل رکھنا بھول گئی نور میں لے آتی ہوں۔۔

شفق خاتون نے اُٹھتے ہوتے ہوئے کہا۔۔

امّاں میں لے آتا ہوں آپ بیٹھیں۔۔

علی کہہ کر لاؤنج سے نکل گیا۔۔

بھابھی آئی ایم سوری میں نے آپ سے بہت بد تمیزی سے بات کی اور جھوٹ بھی بولا پتا نہیں کیسے مگر میرے منہ سے نکل گیا۔۔

نمرہ نے رائتے کے لئے دہی پھینٹتے ہوئے شرمندگی سے کہا۔۔

کوئی بات نہیں پیٹا ہوجاتا ہے بس جھوٹ نہیں بولنا چاہیے اِنسان کو کچھ بھی ہوجائے دیکھو تمہارے ذرا سے جھوٹ نے میرے اور تمہارے بھائی کے بیچ غلط فہمی ہوگئی نا۔۔

نور نے بہت نرمی سے کہا۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں بھابھی میری وجہ سے بھائی نے آپ پر ہاتھ اٹھایا۔۔

کوئی بات نہیں ہوجاتا ہے تُم پریشان نہیں ہو اپنی پڑھائی پر دھیان دو ٹھیک

ہے۔۔

وُہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے بولی نور اُس سے ایک آدھ سال ہی بڑی تھی مگر اُسے اپنے رتبے کا اندازہ تھا وُہ اُسے ہمیشہ سے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتی تھی۔۔

اب تُم جاؤ یہ رائتہ اور چاولوں کی ٹرے لے کر میں آتی ہوں بس۔۔

ٹھیک ہے۔۔

وُہ کچن سے باہر نکلی تو علی کو کھڑا دیکھ کر گڑبڑا گئی مگر علی اُسے دیکھ کر ہلکے سے مسکرا دیا جس سے اُس نے یہی اندازہ لگایا کہ اُس نے کچھ نہیں سنا تھا مگر وہ سب سُن چُکا تھا۔۔

نور پانی کی بوتل دینا۔۔

اُس نے اندر داخل ہوکر کہا۔۔

نور نے فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کے اُس کی طرف بڑھا دی۔۔

امی بتا رہی ہیں تمہیں صبح سے بخار ہورہاہے پھر کیوں کام کر رہی ہو ڈاکٹر نے تمہیں آرام کا کہا ہی ہے۔۔

علی نے اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر حرارت چیک کی۔۔

تمہیں ابھی بھی بخار ہے۔۔

آپ جائیں میں بس آتی ہوں۔۔

اُس نے علی کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا مگر وُہ اپنی ناراضگی نہیں چُھپا سکی۔۔

نور کیا تُم مجھے معاف کرسکتی ہو۔۔

۔۔ اُس نے چہرے پر جھولتی زلف کو کان کے پیچھے اُڑستے ہوئے محبت سے کہا

آپ جائیں یہاں سے علی کوئی آجائے گا۔۔

تو آنے دو بیوی ہو تُم میری۔۔

اُس نے دوبارہ قریب ہوکر کہا۔۔

بات زبانی کلامی تک نہیں ہوتی بات احساس کی ہوتی ہے سمجھنے کی ہوتی ہے

آپ جائیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ کو جھٹک کر خود سے دور کیا اور جلدی جلدی آخری روٹی سینک کر اُتاری اور کپڑے میں لپیٹ کر چولہا بند کیا اور بغیر اُس کی بات سنے چلی گئی۔۔

منالوں گا اتنا تو حق ہے تمہارا چندا۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر خود سے کہا۔۔

بیٹا تُم بھی بیٹھ جاؤ۔۔

سبحان صاحب نے روٹی نکالتے ہوئے نور سے کہا۔۔

نہیں ابو بھوک نہیں ہے بِلکُل بھی ایسا لگ رہا ہے کچھ بھی کھاؤں یا پیوں گی تو اُلٹی ہوجائے گی۔۔

اُس نے سہولت سے اِنکار کیا۔۔

تُم نے غالباً صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔؟

اب کی بار شفق خاتون نے پوچھا۔۔

نہیں صبح میں نے کھا لیا تھا۔۔

واقعی اُس نے صبح دو توس کے ساتھ رات کی بچی ہوئی دال کھائی تھی۔۔

آپ سب کو بتانے کے لئے میرے پاس ایک اچھی خبر ہے۔۔

وُہ دزدیدہ نظروں سے مسلسل نور کو دیکھ رہا تھا۔۔

میری پرموشن ہوگئی ہے اور اب میں اپنے آفس میں سافٹ ویئر ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں۔۔

اُس نے خوشی سے کہا۔۔

اللہ کا شکر ہے دیکھا شفق اپنے بل بوتے پر اپنی محنت سے بھی میرا بیٹا اُس مقام پر پہنچ گیا جہاں پہنچنے کے لئے تُم اُسے رشوت دینے پر مجبور کرتی تھی۔۔

اُنھوں نے علی کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

بھائی پھر تو اپنی تنخواہ بھی بڑھی ہوگی۔۔

ہاں ظاہر بڑھی ہے ماشاءاللہ سے ڈیڑھ کے قریب ہوگی باقی پیر کو پتا چلے گا جب باقائدہ میں اپنی پوسٹ سنبھالوں گا۔۔

اُس نے اپنی بات کہتے ہوئے نور کو دیکھا جو خود بھی مسکرا رہی تھی مگر اُس کی نظروں کا ارتکاز پاکر چہرے پر پھر سے لاتعلقی سجا لی۔۔

بھئی نور علی کے لیے خوش قسمتی لے کر آئی ہے کیونکہ مرد کو رزق تو عورت کے نصیب کا ہی ملتا ہے اور نور نے علی کی قسمت بدل دی۔۔

سبحان صاحب نے پُر جوش ہوکر کہا جس پر شفق خاتون کی مسکراہٹ سُکڑی تھی۔۔

ہاں واقعی نور میرے لئے خوش قسمتی لے کر آئی ہے مگر یہ میری ماں کی دعاؤں کا بھی صلہ ہے۔۔

وُہ انصاف کرنا جانتا تھا جیسے اُس نے شفق خاتون کے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ سجا دی تھی۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی بیٹا تُم جاکر آرام کرو یہ سب نمرہ سمیٹ لے گی۔۔

شفق خاتون نے شفقت بھرے انداز میں کہا۔۔

ہاں بھابھی میں کرلوں گی آپ جائیں۔۔

نمرہ نے فوراً کہا۔۔

ٹھیک ہے امی۔۔

اُس نے بنا کسی مزید تعرض کی زحمت کرتے ہوئے کہا اُسے واقعی آرام کی ضرورت تھی۔۔

علی کی نظروں نے اُس کا پیچھا کمرے سے چلے جانے تک کیا تھا۔۔

وُہ کمرے میں آیا تو لائٹس آف تھیں ڈیمر کی مدھم روشنی میں اُس نے دیکھا نور سورہی ہے یا سوتی بنی ہوئی ہے۔۔

نور تُم جاگ رہی ہو۔۔

اُس نے اپنی سائڈ پر بیٹھتے ہوئے ہلکے سے پوچھا۔۔

مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔

اِسے تو بخار بھی ہورہاہے پتا نہیں دوائی لی بھی یا ایسے ہی سو گئی رات کا کھانا بھی نہیں کھایا عجیب پاگل لڑکی ہے جس پر غصّہ ہے جس سے ناراض ہے اُسے کچھ نہیں کہتی خود کو اذیت دیتی ہے۔۔

وُہ خود سے بولا۔۔

اُس نے گھڑی اور موبائل نکال کر سائڈ ٹیبل پر رکھا اور کپڑے بدلنے چلا گیا۔۔

کپڑے بدل کر وُہ لیٹ گیا اور موبائل یوز کرنے لگا صبح اتوار تھا اِس لیے جلدی سونے کا اُس کا کوئی اردا نہ تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انٹرنیٹ سرفنگ کرتے کرتے ایک پوسٹ نے اُس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی جو کچھ یوں تھی۔۔

مرد چاہتا ہے جب شام کو وُہ پورے دِن کا تھکا ہارا گھر آئے تو بیوی سجی سنوری ہوئی ملے اُسے اُجڑ حال بیوی سے کوفت ہونے لگتی ہے وُہ باہر رنگینیاں تلاش کرنے لگ جاتا ہے مگر کیا کبھی مرد نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے وُہ اپنے شوہر کو کیسے دیکھنا چاہتی ہے کیا کبھی کسی مرد نے اپنی بیوی کی مرضی اور خواہش کے مطابق اپنا حلیہ بنایا ہے کبھی بال اپنی بیوی کی پسند کے کٹوائے ہیں کبھی داڑھی کی تراش خراش اپنی بیوی کی مرضی کے مطابق کروائی ہے کیا کبھی اُس کی پسند کے مطابق کپڑے پہنے ہیں۔۔ مرد کو عورت کے وجود سے اُٹھتی

لہسن پیاز کی بو سے کراہت آتی ہے کیا کبھی بیوی نے آپ سے پسینے کے بو آنے کی شکایت کی ہے کیا کبھی اپنی بیوی کے قریب جاتے وقت خود کو معطّر کیا ہے جبکہ بیوی کا وجود آپکو خوشبوؤں کا مسکن بنا چاہیے ورنہ تو آپ اُسے اپنا قرب بخشنا بھی گوارہ نہیں کرتے بیوی کی نظریں آپکو دوسرے مرد کے سامنے جُھکی ہوئی چاہیے کیا آپ نے خود کبھی غیر عورت کی دیکھ کر ٹکٹکی باندھنے سے خود کو روکا ہے۔۔عورت کی آواز آپکو ہلکی چاہیے تو کیا مرد کی اونچی آواز کو وُہ آپکی مردانگی سمجھتی ہے؟؟ نہیں ہر گز نہیں وُہ جبر کرتی ہے خود پر وُہ ظُلم کرتی ہے خود پر۔۔ آپکی بہن پر جب اُس کا شوہر چیخے چلائے تو خون کھول اُٹھتا ہے کیا کبھی سوچا ہے آپکی بیوی بھی کسی کی بہن ۔۔بیٹی ہے۔۔

عورت کو پیر کی جوتی سمجھنے والے مردوں یہ خیال مت کرو وُہ تُمھیں سر کا تاج سمجھتی ہوگی کیونکہ عزتِ نفس ہر عورت میں ہوتی ہے مگر وہ اُسے غیر متحرک رکھتی ہے اُسے وُہ جبر کرتی ہے خود پر وُہ ظُلم کرتی ہے۔۔ یہ چند چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن پر عمل کرکے ایک خوشگوار ازدواجی زندگی گزاری جاسکتی ہے زندگی قطعی اتنی مشکل نہیں بس کچھ اُصولوں پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔۔

واقعی زندگی اتنی بھی مشکل نہیں۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر سوچا اور ٹائم دیکھا تو رات کے ساڑھے تین بج

رہے تھے۔۔

نیند سے اُس کی آنکھیں بھی بند ہونے لگی تھیں۔۔

وُہ موبائل بند کرکے سونے ہی لگا تھا اچانک ہی اُسے خیال آیا نور کو بخار چیک کرلے جوں ہی اُس نے بخار چیک کرنے کے لئے اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وُہ بُری طرح سے تپ رہا تھا وُہ یکدم اُٹھ کر بیٹھا اور سائڈ لیمپ آن کیے۔۔

نور نور۔۔

علی نے اُس کا گال تھپتھپایا مگر وُہ بے سُدھ پڑی رہی۔۔

یا اللہ اِس لڑکی کا میں کیا کروں خود کو اذیت دیتی ہیں یہ صبح سے کچھ نہیں کھایا ہوگا اِس نے ابھی بھی ایسے ہی سوگئی رات بھی اتنی ہورہی ہے اور یہ اِس حالت میں بھی نہیں ہے کہیں لے کر جا سکوں۔۔

اُس نے خود کلامی کی۔۔

بخار کیسے اُترے گا اِس کا کہیں دِماغ پر نہ چڑھ جائے۔۔

ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتا ہوں اُس سے ضرور فرق پڑے گا۔۔

سوچنے کے ساتھ ہی وہ اُٹھ کھڑا ہوا کچن میں جاکر فریج سے آئس کیوب نکال کر ایک پیالے میں ڈالی اور پانی ڈال کر اپنے کمرے میں آگیا۔۔

نور آنکھیں کھولو۔۔

اُس نے بہت محبت سے اُسے پُکارا اب کی بار اُس نے کچھ بولنے کے لئے اپنے لبوں کو جنبش دی۔۔

علی۔۔

ہاں نورِ علی میں یہیں ہوں تمہارے پاس۔۔

علی۔۔

اُس کے کپکپاتے ہونٹوں سے بس ایک اُسی کا نام خراج پا رہا تھا۔۔

.اُسے نے پٹی گیلی کر کر کے اُس کے سر پر رکھنی شروع کردی۔۔

علی میری بات سنیں میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔

اٹک اٹک کر بولتے ہوئے وہ اُس کے دِل پر ندامت کا بوجھ مزید بڑھا رہی تھی۔۔

نورِ علی میں سب جانتا ہوں میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے میں مانتا ہوں میں تُم سے معافی بھی مانگوں گا آئندہ کے لئے یقین دہانی کرواؤں گا کہ اب تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کروں گا کیونکہ میں اپنی زندگی میں تمہاری اہمیت جان چُکا ہوں تُم میری زندگی کا لازمی جزو ہو نورِ حیات نورِ علی میں اسے محبت نہیں کہہ سکتا ابھی مگر میں جانتا ہوں تُم اب لازم و ملزوم ہو میرے لئے۔۔

اُس نے اپنے دِل میں پنپنے لگی اُس کی محبت کو محبت ماننے سے اب بھی اِنکار ہی کیا۔۔

وُہ ایک گھنٹے تک اُس کے سر پر پٹیاں رکھتا رہا کتنی ہی بار جا جا کر پانی بدل کر لاتا رہا بلا آخر صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے اُس کا بخار کافی اُتر چُکا تھا۔۔

نور اُٹھو شاباش اور آرام سے بیٹھو میں آتا ہوں۔۔

اُس نے نور کو سہارا دے کر اُسے نرمی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بٹھایا اور خود کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

اُس پر نقاہت طاری تھی ذہن بِلکُل ماؤف تھا کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا وُہ آنکھیں نیم وا کیے بیٹھی رہی۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد اُس کی واپسی ہوئی ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔

اُس نے ٹرے بیڈ پر رکھی اور گلاس کا پانی ذرا سا اپنے ہاتھ میں لے کر اُس کے منہ پر پھیرا جس سے کافی حد تک وُہ ہوش میں آگئ تھی۔۔

اُس نے نوالہ توڑ کر اُس کی طرف بڑھایا تو نور نے منہ دوسری طرف کرلیا جس پر علی کو غصّہ آیا۔۔

چُپ چاپ کھاؤ ایک لفظ نہ سنوں میں تمہارے منہ سے جتنا ناراض ہونا ہے بعد میں ہوجانا ابھی بنا چوں چراں کے کھاؤ ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ جانتا تھا اُسے کب سختی کرنی ہے اور نتیجہ اُس کے سامنے تھا وہ بُرا سا منہ بناکر اُس کے ہاتھ سے کھانے لگی۔۔

تُم جتنی ہی بڑی بڑی باتیں کرلو عُمر کا اثر کہیں نا کہیں دِکھ ہی جاتا ہے اور تُم جس عُمر میں ہو وہاں یہ جذباتی پن عام بات ہے۔۔

اُس نے رسان سے کہا۔۔

وُہ کچھ نہ بولی بس وُہ ہی بولتا رہا اُس نے ہوں ہاں کرنے تک کی زحمت نہیں کی یا اُس کے اندر ہمت نہیں تھی۔۔

یہ لو دوائی کھاؤ اور آرام سے سوجاؤ۔۔

اُس نے دوائی اُس کے ہاتھ میں پکڑا کر گلاس بھی اُس کی طرف بڑھایا۔۔

جسے اُس نے بنا کسی تعرض کے لے لیا اور دوائی لے کر دوبارہ لیٹ گئی۔۔

علی نے ٹرے واپس لے جاکر کچن میں رکھی اور کمرے میں آکر لائٹ بند کی اور ایک بار پھر اُس کا بخار چیک کرکے مطمئن ہوکر لیٹ گیا کچھ ہی دیر میں اُسے نیند نے آ لیا۔۔

اُس کی آنکھ دوپہر ظہر کی اذان کی آواز سے کُھلی اپنے دائیں طرف دیکھا تو نور نہیں تھی وُہ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔۔

نور نور۔۔

وُہ اُسے آوازیں لگاتا ہوا لاؤنج میں آیا تو وُہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔

اماں نور کہاں ہے۔۔

اُٹھتے کے ساتھ ہی نور نور باورچی خانے میں ہے بریانی کے لئے مسالا تیار کر رہی ہے سب ہی گھر پر ہیں آج تو کچھ اچھا ہی بنے گا۔۔

اُنہوں نے نماز کا دوپٹہ اپنے چہرے کے اطراف لپیٹتے ہوئے ناگواری سے کہا۔۔

اِسے بھی چین نہیں ہے نور نور۔۔

اُس نے جھلا کر زور سے آواز لگائی تو ہاتھ میں چھری پکڑے لاؤنج میں آئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں عقل و عقل ہے کہ نہیں بخار میں تپتی رہی ہو پوری رات اور اُٹھتے ہی پھر سے کام میں لگ گئی رکھو اِسے اب جب تک تمہاری طبیعت بِلکُل ٹھیک نہیں ہوجاتی تُم کوئی کام نہیں کرو گی ویسے بھی نمرہ کے کالج ختم ئوگئے ہیں اور یونیورسٹی کی کلاسز اگلے مہینے سے شروع ہوں گی تو وُہ بِلکُل فارغ ہے۔۔

اُس نے نور کے ہاتھ سے چھری لے کر نیچے رکھتے ہوئے سختی سے کہا۔۔

بیٹا جی تمہاری بیوی انوکھی بیمار نہیں ہوئی ہے دُنیا کی عورتیں بیمار ہوتی ہیں تو کیا وہ گھر کے کام کاج نہیں کرتیں ویسے بھی آج تیری خالہ وغیرہ آرہی ہیں۔۔

امی ٹھیک کہہ رہی ہیں میں کرلوں گی ویسے بھی دوائی لی۔۔

.تُم چُپ کرو۔۔ اُس نے بُری طرح سے اُسے ڈپٹ دیا

امّاں مسلسل کام کرتے رہنے سے دوائیاں بھی اثر نہیں کرتیں آرام ضروری ہوتا ہے اور میں کون سا یہ کہہ رہا ہوں کہ نور اب کوئی کام کرے گی ہی نہیں بس جب تک اُس کی طبیعت بِلکُل ٹھیک نہیں ہوجاتی جب تک سب نمرہ کرلے گی وُہ کوئی بچی تو نہیں ہے نا اِسی کی ہم عمر ہوگی جب یہ سارے کام کرسکتی ہے اکیلے لگے رہ کر تو کچھ دن وُہ بھی سنبھال سکتی ہے۔۔

علی نے بہت نرم اور شائستہ لہجے میں اُن سے بات کی کہ کہیں سے بھی اُن کو نہ لگے کہ وُہ بدتمیزی کر رہا ہے۔۔۔

جاؤ بھئی آرام کرو اب میں کیا کہہ سکتی ہوں تمہارے شوہر کے آگے۔۔

اُنھوں نے جلے دِل سے کہا۔۔

میں بِلکُل ٹھیک ہوں اب۔۔

ایک تو تمہارے نزدیک میری بات کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں جب ایک بار .کہہ دیا جاؤ کمرے میں تو بنا دوسری بات کیے جاؤ کمرے میں

اُس نے قطعی انداز میں کہا تو وہ سعادت مندانہ انداز میں سر ہلاتی چلی گئی۔۔

آپ نمرہ کو بول دیجیے گا وُہ بنا لے گی آج کا کھانا اور صفائی وغیرہ بھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ تقریباً حکم دے کر گیا تھا جبکہ شفق خاتون علی کے کل کے اور ابھی کے رویے کے انتر میں اُلجھی ہوئی تھیں۔۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

علی آپکو کیا ضرورت تھی اِس طرح امی کے سامنے بولنے کی وُہ کیا سوچ رہی ہوں گی۔۔

اُس نے مضطربانہ انداز میں کہا۔۔

تُم اُس کی فکر مت کرو میں تُم سے بہتر جانتا ہوں اُنہیں اور یہ بھی کہ اُن سے کس طرح بات کرنی ہے۔۔

اُس نے بے فکری سے جواب دیا۔۔

میں مسالا تیار کر آتی ہوں بس پلیز جانے دیں۔۔

میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا اگر کچن میں گئی تُم سمجھ آئی۔۔

علی نے درشتی سے کہا۔۔

ہاں توڑ دیں کرلیں اپنی حسرت پوری ویسے بھی ہاتھ تو اُٹھا ہی چکے ہیں اب مار بھی دیں کوئی نہیں آپکو روکنے والا۔۔

وُہ جیسے پھٹ پڑی تھی.

نور۔۔

مجھے کرنی ہی نہیں ہے آپ سے بات بہت بُرے ہیں آپ جب دیکھو اپنی مرضی کرتے ہیں کبھی اتنی چاہت کہ حد نہیں کبھی یوں جیسے جانتے ہی نہیں ۔۔

اُس نے روتے ہوئے کہا۔۔

نور رو تو مت یار میں نے تُم سے کتنی بار بات کرنے کی کوشش کی کل مگر تُم نے بات سُنی ہی نہیں میری۔۔

اُس نے بچوں کی طرح روتی نور کے آنسو صاف کرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

ہاں نہیں سُننی آپکی کوئی بات بہت خراب ہیں آپ.

چندا مانتا ہوں میری غلطی تھی میں سراسر غلط تھا مگر میں تُم سے معافی مانگتا ہوں معاف نہیں کرو گی. اُس نے دونوں کان پکڑ کر معصومیت سے کہا تو اُس کے اندر کی مشرقی عورت جاگ اُٹھی فوراً اُس کے ہاتھ نیچے کردیے۔۔

۔۔ میں پھر بھی بات نہیں کروں گی آپ سے

اُس نے علی کے سینے سے لگ کر کہا۔۔

مت کرنا مت کرنا مگر میں بھی مناتا رہوں گا۔۔

اُس نے نور کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کسی سے کوئی اُمید نہیں تھی علی مگر آپ سے تھی مجھے یقین تھا کہ آپ میری بات سُنیں گے مگر آپ نے ایک دفعہ بھی میری بات نہیں سنی۔۔

اُس کی ٹی شرٹ پر اُنگلیاں پھیرتے ہوئے وُہ ایک مان سے بولی۔۔

میں خطا کار ہوں اعتراف ہے مجھے مگر میں یقین دلاتا ہوں آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا بس تُم مجھے معاف کردو اِس بار۔۔

اُس نے لجاجت بھرے انداز میں کہا۔۔

کیا یاد کریں گے جا تُجھے معاف کیا

اُس نے کھلکھلا کر کہا تو علی نے ہلکی سی چپت اُس کے سر پر لگائی۔۔

ایک بات پوچھوں نور۔۔

اُس نے نور کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔۔

پوچھیں۔۔

وُہ اب ہلکی پھلکی ہوچکی تھی۔۔

تُم نے مجھ سے کیوں شادی کی.؟

یہ کیسا سوال ہوا.؟

اُس نے تحیر آمیز انداز میں کہا۔۔

مطلب میں ہی کیوں۔۔

وُہ اُس سے صاف صاف نہیں پوچھ رہا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں مگر میں اتنا کہوں گی آپ میری پسند ہیں.

اُس نے سچے دِل سے کہا جس پر علی کو اُس پر جی بھر کر پیار آیا۔۔

کبھی پچھتاؤ گی تو نہیں اپنے فیصلے پر چاہیں جیسے بھی حالات ہوں۔۔

اب وہ مستقبل کی یقین دہانی چاہتا تھا۔۔

میں بس آپکا ساتھ چاہتی ہوں پچھتانا نہیں۔۔

اُس نے علی کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

علی کو اپنے اندر طمانیت کے سائے گھر کرتے محسوس ہونے لگے۔۔

میں کیا اب پورے دِن ایسے ہی بیڈ پر لیٹی رہوں مُجھ سے نہیں ہوتا علی اتنا آرام بس رات کی نیند کافی ہے۔۔

وُہ سخت بیزاری سی اُس سے الگ ہوکر بولی۔۔

میں کون سا کہیں جارہا ہوں میں بھی تو یہیں ہوں تمہارے ساتھ اور یہ پردے برابر کردو روشنی پڑ رہی ہے منہ پر۔۔

اُس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔

علی مجھے جانے دیں پتا نہیں سب کیا سوچیں گے دروازہ بند کرکے ہم۔۔

نور ہم میاں بیوی ہیں اور ہمیں ایک ساتھ وقت گزارنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت ہرگز نہیں ہے اور اِس حالت میں تو میں تُمھیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا کوئی بھی کام کرنے کی گھر میں اور لوگ بھی ہیں۔۔

اُس کا انداز اٹل تھا۔۔

ہم لوگ ایک جوائنٹ فیملی میں رہتے ہیں اور اِس بات کا ہمیں خیال رکھنا ہوگا۔۔

جوائنٹ فیملی میں رہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہماری اپنی کوئی پرائیویسی ہی نہیں۔۔

جواب برجستہ تھا۔۔

آپ سے بحث کرنا بیکار ہے بالکل۔۔

اُس نے ہار مان کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

جب جانتی ہو تو پھر مت ضد کیا کرو مُجھ سے۔۔

ہاں کیونکہ آپ سب سے زیادہ ضدی ہیں۔۔

اُس نے تڑاخ جواب دیا۔۔

اچھا بس بریانی نہ بنانے کا ماتم بعد میں کرلینا۔۔

وُہ اُسے چڑانے کی غرض سے بولا۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔

علی نے اُس کے بالوں میں آہستہ آہستہ اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔

جیسے میں نہیں بولوں گی تو آپ پوچھیں گے نہیں۔۔

نہیں پوچھتا۔۔

اُس نے ہولے سے ہنس کر کہا۔۔

اچھا ناں پوچھیں میں سُن رہی ہوں۔۔

اُس نے نرمی سے کہا۔۔

سچ سچ بتانا بِلکُل.

آپ پوچھیں تو میں آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔۔

یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے نور کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دے کر کہا۔۔

میں نے کب جھوٹ بول دیا آپ سے۔۔

کل رات جب تم نے کہا تھا تم کھانا کھا چُکی جو تمہیں بھوک نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔۔

اُس نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔

آپ غالباً کچھ پوچھ رہے تھے۔۔

اُس نے اپنی خفت مٹانے کی خاطر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چالاک لڑکی۔۔

۔۔ پوچھیں بھی علی

وُہ جھنجلا کر بولی۔۔

مُجھ سے پہلے تمہارے لئے ایک اور رشتہ آیا تھا غالباً ذیشان نام تھا اُس لڑکے کا شکل و صورت کا بھی اچھا تھا۔۔ تُم سے زیادہ بڑا بھی نہیں تھا۔۔بہت اچھا کماتا تھا اپنا خود کا گھر خود کی گاڑی تھی فیملی میں اُس کے کوئی تھا نہیں تمہیں پسند بھی کرتا تھا اور اُسی اِثنا میں میرا بھی رشتہ آگیا تو تُم نے اُسے چھوڑ کر مجھے کیوں چُنا کیونکہ بظاھر تو وُہ رشتہ ہر لحاظ سے اچھا تھا۔۔

اُس نے نور کے بالوں سے اُٹھتی خوشبو کو گہری سانس لے کر اندر اُتارا۔۔

آپکو کس نے بتائی یہ بات۔۔

اُس نے حیران ہوکر پوچھا۔۔

وُہ تُم چھوڑو یار مجھے بات کا جواب دو جو بِلکُل سچ ہو۔۔

اُس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

کیا میری اپنی پسند نہیں ہوسکتی؟

بِلکُل ہوسکتی تھی مگر تُم قطعی مُجھ سے محبت نہیں کرتی ہوگی اُس وقت اِس لیے وجہ جاننا چاہتا ہوں اِس عنایت کی۔۔

علی میں نے اُس اِنسان کو ایک بار بھی دیکھا تک نہیں یا دیکھا ہو تو یاد بھی نہیں کہ اُس نے مجھے کب اور کیسے دیکھ لیا اور اگر میں آپکی بات کروں تو بچپن سے میں آپکو دیکھتی ہوئی بڑی ہوئی ہوں۔۔

ایک منٹ یہ اب تُم بھی مجھے خود سے بڑے ہونے کا طعنہ دے رہی ہو۔۔

اُس نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔

مذاق نہ کریں ورنہ میں نہیں بولتی۔۔

اُس نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا بولو۔۔

اُس نے مصلحتاً چُپ ہوکر کہا۔۔

آپکا کردار میرے سامنے تھا اور سب سے بڑی بات آپکو دیکھ کر مجھے تحفظ کا احساس ہوتا ہے جیسے ایک دفعہ میں صبا آپی کا کچھ سامان لینے باہر نکلی تھی اور گلی کے کچھ لڑکے مُجھ پر فقرے کس رہے تھے عجیب عجیب طرح سے بُلا رہے تھے تب آپکو یاد ہو یا نہیں مگر میں نے صاف دیکھا تھا نادانستہ طور پر آپ میرے سامنے آکھڑے ہوئے تھے اور صرف آپکی کی پُشت میری طرف ہونے کی وجہ سے اُن لڑکوں کی نظروں کو میں نے مرعوبیت سے نیچے ہوتے دیکھا تھا صرف آپکے ذرا سا میرے آگے کھڑے ہوجانے کی وجہ سے او ایسے کئی واقعات ہیں میری ہمیشہ سے یہی خواہش تھی کہ جس اِنسان سے بھی میری شادی ہو وُہ بھلے مُجھ سے محبت نا کرے مگر میرے وجود کو اپنی چھاؤں میں پناہ دے دے مجھے تحفظ دے مجھے عزت دے اور میری عزت کروائے بھی اور آپ مجھے تحفظ کا وُہ احساس دے چُکے تھے پھر جب زبیر بھائی نے میرے سامنے آپکا اور اُس کا رشتہ رکھا تو میں نے صرف لمحہ بھر سوچا اور اُس لمحے میں میں نے سوچا جس شخص کا اجنبی بن کر ساتھ چلنا بھی آپکو آپکی ہی نظروں میں اُونچا کردے اگر وہی شخص آپکا جیون ساتھی بن جائے تو اِس سے اچھی اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی آپ نے مجھے اُس لڑکے کی جو چند خوبیاں گنوائیں ہیں وہ ہرطرف میں آپکو آپکی لاتعداد خوبیاں بتاؤں۔۔؟

اُس نے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بھیگے لہجے میں کہا۔۔

مت گنواؤ ویسے ہی تُم نے اپنے لفظوں سے میرا مول لگادیا ہے اب کچھ سننے کی حاجت نہیں دنیا تو کہتی ہے مگر آج میں بھی کہتا ہوں میرے لئے تُم سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتی تھی اور میں خوش قسمت ترین اِنسان ہوں۔۔

اُس نے فرطِ جذبات سے چور ہوکر اُس کا سر اپنے کندھے سے لگا لیا۔۔

آپ میرا غرور ہیں علی میرا مان۔۔

اُس نے اپنی بھیگی پلکیں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔.

کچھ لمحے یوں ہی سرک گئے دونوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا ایک پُر سکون خاموشی تھی اُن دونوں کے درمیان ۔۔

آج وُہ بلیک کلر والے ہی شلوار قمیض پہننا بہت خوبصورت لگتی ہو اُن میں تُم۔۔

اُس نے محبت بھری فرمائش کی تھی۔۔

جیسا آپ کو ٹھیک لگے ویسے ہی تیار ہوں گی کیونکہ مجھے سجنا سنورنا صرف آپکے لئے ہی تو ہے اور کس کے لئے۔۔

متانت سے کہتے ہوئی وُہ اُس سے الگ ہوئی۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔

اُس نے نور کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔۔

یہیں ہوں ہیئر بین اُٹھانے جارہی تھی جو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہے لمبے بال ہونا بھی عذاب ہے ایک اتنی اُلجھن ہوتی ہے کہ دِل چاہتا ہے گنجی ہوجاؤں ٹنٹا ہی ختم جی۔۔

اُس نے کوفت سے کہا۔۔

ہاہاہاہا گنجی کیسی لگو گی تُم۔۔

اُس نے مضحکہ اُڑاتے ہوئے کہا۔۔

آپکا تو پتا نہیں میں ضرور پُر سکون ہوجاؤں گی اور اوپر سے آپ بار بار بال کھول دیتے ہیں۔۔

وُہ خشمگیں نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے سامنے تو انہیں باندھ کر رکھنے کا سوچنا بھی مت ویسے بڑی ناقدری ہو تُم اتنے خوبصورت بال بھلا ہر کسی کو تھوڑی ملتے ہیں۔۔

۔۔ اُس نے ملامت کی

آپکے ہوتے تو پتا چلتا اور گرمیوں میں تو قطعی میرا دِل کرتا ہے کاٹ کاٹ کر پھینک دوں۔۔

علی نے اُٹھنے نہیں دیا تو وہ ہاتھ سے ہے بالوں کو جوڑے کی شکل دینے لگی۔۔

اتنی ضدی کیوں ہو تُم بھئی جب کہہ دیا میرے سامنے یہ بال نہ بندھے ہوں

مطلب نہ بندھے ہوں۔۔

اُس نے نور کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دائیں ہاتھ کے نیچے دبا کر سختی سے کہا۔۔

اُففف علی اُففف آپ پہلے ہی ٹھیک تھے اکڑو کھڑوس سے مجھ سے نہیں برداشت ہوتے آپکے شدت پسندانہ التفات۔۔

ناراض نظریں اُس کے چہرے پر جما کر کہا گیا۔۔

شدت پسندی دیکھی کہاں ہے تُم نے ابھی۔۔

انداز چیلنج کرتا ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے نہیں باندھ رہی اب میرے ہاتھ تو چھوڑیں۔۔

اُس نے التماسی لہجے میں کہا۔۔

نہ چھوڑوں تو۔۔

وُہ بذاتِ خود اپنے لہجے میں کُھلتی اُس کے لئے محبت پر حیران تھا وُہ ہرگز بھی ایسا نہیں تھا مگر وہ لڑکی اُسے ایسا بنا رہی تھی۔۔

تو میں کیا کرسکتی ہوں کچھ نہیں؟؟

بے بسی اُس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھی اور وُہ اُس کی حالت سے حظ لے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہا تھا۔۔

اچھا میں تُمھیں کیسا پسند ہوں۔۔

سوال بِلکُل غیر متوقع تھا اُس ک لئے۔۔

مطلب۔۔

مطلب یار یہ کے دیکھو جیسے تُم مجھے سیاہ شلوار قمیض کُھلے بال میں بہت خوبصورت لگتی ہو ویسے میں تُمھیں کیسا اچھا لگتا ہوں۔۔

اُس نے سوال کیا۔۔

آپ جیسے ہیں ویسے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہایت سادگی سے جواب آیا۔۔

نہیں نا مطلب تمہاری بھی تو خواہش ہوگی کے تمہارا شوہر ایسے بال کٹوائے تو ایسی داڑھی رکھے یہ پہنے وُہ نہ پہنے صحت بناؤں یا کم کروں مطلب تُم اپنی خواہش بتاؤ ناں یار۔۔

وُہ اُس پر اپنا مطمع نظر صاف کرنے کی کوشش میں جھلا کر بولا۔۔

مطلب آپ خود کو میری پسند کے مطابق سنوارے گے؟؟

اُس نے بے یقین کے عالم میں پوچھا۔۔

کوئی مضائقہ تو نہیں اِس میں اب تُم جلدی سے بتاؤ اپنی پسند آج چھٹی ہے تو چلے جاؤں گا نائی شائی کے پاس۔۔

پکی بات ہے۔۔

کیوں کوئی شک ہے تمہیں۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا تو سُنیں سب سے پہلے اپنے بال آپ فوجی کٹنگ کروائیں مجھے بِلکُل اچھے نہیں لگتے ماتھے پر گرتے بال آپکے اور یہ منی پلانٹ کی طرح بے ترتیب سے انداز میں بڑھتی شیو ٹرم کروا کر خط بنوائیں آپ پر بہت سوٹ کرے گی اور صحت کم یا زیادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں آپ ایسے ہی دسوں پر بھاری ہیں اور کپڑے تو آپ پر سب ہی اچھے لگتے ہیں مگر مجھے بھی آپ پر بلیک شرٹ۔۔ گرے پینٹ اور براؤن شوز بہت اچھے لگتے ہیں الگ ہی طمطنہ ہوتا ہے آپکی شخصیت کا جب وُہ پہنتے ہیں۔۔

اُس نے اپنی بات اُس کے سر کے بال کو کھینچتے ہوئے مکمل کی۔۔

استغفر اللہ ویسے بہت ہی منافق ہو تُم پہلے بول رہی تھی کہ آپ ایسے ہی اچھے لگتے ہیں اور اب جب خامیاں گنوانے کا کہا تو اتنے نقص نکالے اور سیریئسلی منی پلانٹ مطلب مطلب تُم نے اخیر ہی کردی بے عزتی کی۔۔

وُہ بُرا سا منہ بناکر مصنوئی خفگی سے بولا۔۔

نقص نہیں بس میں نے اپنی پسند بتائی۔۔

تو پہلے کیوں نہیں بتائی تھی۔۔

پہلے کبھی آپ نے یہ احساس ہی نہیں کروایا تھا کہ آپ خود کو میری پسند کے مطابق ڈھالیں گے۔۔

بلا توقف جواب آیا۔۔

اچھی جی۔۔

اُس نے ہلکا سا تبسم ہونٹوں میں چھُپائے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔

وُہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔۔

ٹھک ٹھک دروازے پر دستک ہوئی جس سے نور گھبرا کر فوراً پیچھے ہوئی اور علی کو اُس کی اِس حرکت نے طیش دلایا تھا۔۔

کیا یوں ڈر رہی ہو محبوبہ نہیں ہو تُم میری بیوی ہو۔۔

اُس نے تند خو لہجے میں کہا اور دروازہ کھولنے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

دروازے کھولا تو باہر شفق خاتون تھیں۔۔

کوئی شرم لحاظ ہے یا نہیں گھر میں جوان بھائی بہن ہے اور تُم دونوں میاں بیوی بھری دوپہر میں اپنے کمرے کا دروازہ بند کرکے پڑے ہو رات نہیں ملتی کیا۔۔

اُن کے منہ سے اتنے بے باک الفاظ سُن کر اُس کا دِماغ بھک سے اُڑ گیا۔۔

امّاں ہوش میں تو ہو کیا بول رہی ہو.

وُہ چیختے ہوئے بولا۔۔

حرکتیں خود دیکھتے نہیں اور ہوش میں کروں واہ بھئی واہ۔۔

اُنہوں نے ایک کاٹ دار نظر نور پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

کیا حرکتیں مجھے بتائیں کیا حرکتیں۔۔

اُس نے بمقدور اپنا لہجہ دھیما رکھنے کی کوشش کی۔۔

میں فضول کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتی سیدھے سیدھے اسے باہر بھیج سو کام پڑے ہیں۔۔

اُنہوں نے اُس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

نور کہی نہیں جائے گی امی آپ سن لیں یہ بات۔۔

ایسے کیسے نہیں جائے گی گھر کی بہو ہے یہ کام نہیں کرے گی تو کون کرے

گا۔۔

وُہ بھی بلا توقف کے بولیں۔۔

بہو ہے نوکرانی نہیں اور نور کبھی اپنی ذمے داریوں سے پیچھے نہیں ہٹی پر امی ابھی اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اگر وُہ آرام نہیں کرے گی تو مزید بگڑ جائے گی طبیعت۔۔

اُس نے رسان سے سمجھانا چاہا۔۔

میں ٹھیک ہوں بالکل چلیں امی آپ میں آتی ہوں۔۔

اُس نے گفتگو میں حصہ لینا ضروری سمجھا ورنہ بحث رکتی نہیں دکھ رہی تھی۔۔

۔۔ جوروں کا غلام

وُہ علی پر طنز کرتیں چلی گئیں۔۔

علی میری بات۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی تُم نے دکھا دیا تُمہاری نظر میں میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو بات کرنے کا کوئی فائدہ ہے ہی نہیں تُم جاؤ میں پاگل کتا ہوں جو بلاوجہ بھونکے جارہا ہے تُم جاؤ اپنے عزیزوں کے پاس۔۔

اُس نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے مزید کہنے سے روکا.

میں کیا کروں علی ایک طرف آپ نے ہے مجھے کہا تھا کہ میں آپ سے زیادہ گھروالوں کا خیال رکھوں اور جب میں وہی کررہی ہوں تو بھی آپکو مُجھ سے شکایت۔۔

اُس کی جانب دیکھتے ہوئے نور نے تاسف سے سوچا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کہاں جارہا ہے۔۔؟

اُنہوں نے پیچھے سے آواز دے کر علی کو روکا۔۔

بال کٹوانے جارہا ہوں کیوں کوئی کام ہے؟۔۔

اُس نے پیاز کاٹتی نور پر ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں ہے تو پر جا پہلے ہو آ۔۔

۔۔ اُنہوں نے واپسی تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے اور باہر سے کچھ منگوانا ہے۔۔؟

خشمگیں نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نور کچھ لانا ہے۔؟

اُنہوں نے علی کو دیکھے بغیر اُس سے پوچھا۔۔

جی میں کھچڑی قیمہ کے لیے کچا پپیتا اور چپلی کباب کے لئے انار دانہ۔۔

اُس کی ہمت نہیں تھی علی کی طرف دیکھ کر کچھ بھی کہنے کی سو نظریں نیچے کیے ہی بولی۔۔

کچا پپیتا انار دانہ آہ نور تُمھیں اللہ پوچھے۔۔

وُہ دانت کچکچا کر کہتے ہوئے چلا گیا جبکہ نور نے سکون کا سانس لیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بھابھی آپکو بھائی بُلا رہے ہیں اُنہیں اپنی کچھ مل نہیں رہا شاید۔۔

نمرہ نے باورچی خانے کے اندر داخل ہونے تک کی زحمت اُٹھائے بغیر ہی صحن میں کھڑے ہوکر کہا۔۔

اچھا اُنہیں بولو آرہی ہوں بس بریانی دم پر رکھ کے۔۔

اُس نے چاولوں کی تہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

کیسے جاؤں اِن کے سامنے بہت غصّہ ہوں گے مُجھ پر یا اللہ۔۔

وُہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔

عین اُسی وقت دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دروازہ کھولنے کے لئے جانے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگی۔۔

بیٹا تُم رہنے دو میں کھول دیتا ہوں۔۔

سبحان صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے منع کرتے ہوئے کہا۔۔

وُہ ہاتھ دوپٹے سے صاف کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی علی کمرے میں نہیں تھا شاید واشروم میں تھا یہ اندازہ اُس نے پانی گرنے کی آواز سُن کر لگایا۔۔

جی کہیں۔۔

اُس نے دروازے پر دستک دے کر پوچھا۔۔

میری ریڈ اور بلو چیک والی شرٹ نکال دو۔۔

اندر سے اُس کی آواز آئی۔۔

وُہ شرٹ نکال کر بیڈ پر رکھ کر واپس باہر آگئی۔۔

جلدی جا مہمانوں کے لئے شربت لے کر آ۔۔

اُسے صحن میں روک کر شفق خاتون نے کہا اور واپسی لاؤنج میں چلی گئیں۔۔

اُس نے جلدی جلدی شربت بنایا اور نمرہ کو آواز دینے لگی کے وُہ آکر لے جائے کیونکہ اِس حالت میں وُہ اُن لوگوں کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی اُس کا لباس مکمل شکن آلود تھا ذرا دور کے فاصلے پر بھی مسالوں کے بو محسوس کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاسکتی تھی بال اُلجھے ہوئے تھے مگر نمرہ کو نہ آنا تھا وُہ نہ آئی چار ناچار اُسے ہی ٹرے اُٹھا کر جانا پڑا۔۔

اسلام و علیکم۔۔

اُس نے کمرے میں داخل ہوکر اجتماعی سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو۔۔؟

زرینہ (علی کی خالہ) نے اُسے بغور سرتاپا دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں بِلکُل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔؟

اُس نے شربت کا گلاس اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے خوشدلی سے پوچھا۔۔

علی بھی اُسی وقت لاؤنج میں داخل ہوا اور سلام کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا ماشاللہ دیکھ تو آپا کتنا پیارا لگ رہا ہے علی۔۔

زرینہ نے رشک بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہاں موجود سب کی نظریں اُس کی جانب اُٹھیں سوائے نور کے۔۔

ہاں بھائی آپ پر یہ کٹنگ بہت سوٹ کر رہی ہے اور یہ خط بھی۔۔

دانیال نے سچے دل سے کہا۔۔

اِس شربت میں سے پیاز کی اِسمیل آرہی ہے بھابھی مجھے نہیں پینا شکریہ۔۔

رانیہ نے گلاس واپس اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے تحقیر آمیز انداز میں کہا۔۔

علی نے ضبط کیا۔۔

پچھلی بار کے شربت میں لہسن کی آرہی تھی اِس بار پیاز کی آپ کیا ہر وقت اِنہی چیزوں میں رہتی ہیں۔۔

اب کی بار کہنے والا شعیب تھا۔۔

نہیں وُہ میں بس مسالا تیار کر رہی تھی شاید اِسی لیے میں دوسرا بنا لاتی ہوں۔۔

اُس نے خفت سے کہا۔۔

ہاں بیٹا یہ کیا حال بنا رکھا ہے تُم نے اپنا شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے تمہاری اچھے سے تیار رہا کرو سجی سنوری رہا کرو یوں اُجاڑ حال نہیں دیکھو اپنے شوہر کو کیسا نمایاں ہورہاہے سب میں ۔۔

زرینہ نے طنزاً کہا۔۔

گھر کے کام کر رہی تھی بچی اِسی لیے ٹائم نہیں ملا ہوگا۔۔

سبحان صاحب نے فوراً اُس کی حمایت کی۔۔

جاؤ بیٹا جاکر کپڑے بدل کر آؤ باقی کا کام نمرہ دیکھ لے گی۔۔

شفق خاتون کو مجبوراً کہنا پڑا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔

نور سر ہلاتی ہوئی چلی گئ۔۔

کچھ تو سوچ کر بولا کرو رانیہ۔۔

رانیہ کے والد نے اُسے گھرکا۔۔

امی میں آتا ہوں۔۔

علی کہہ کر سیدھا نکل گیا شفق خاتون پیچھے سے اُسے آوازیں دیتی رہ گئیں۔۔

آپا لگتا ہے علی کو برا لگ گیا۔۔

لگتا ہے تو لگے ارے سب چونچلے ہیں شوہر کو قابو میں رکھنے کے بس یہی ۔۔ دکھانا چاہتی ہے کہ اُس پر کتنا ظلم کرتے ہیں ہم لوگ

وُہ نخوت سے بولیں۔۔

۔۔ ہاں ٹھیک کہتی ہو تُم ویسے شکل سے کتنی کوئی معصوم ہے اور حرکتیں دیکھو

زرینہ نے بھی اُن کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

وُہ کپڑے نکال کر پیچھے مڑی تو علی کو بازو سینے پر لپیٹے کچھ دور کھڑا پایا وُہ

اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

میں نہا کر آتی ہوں۔۔

وُہ اُس کے برابر نکلتے ہوئے بولی۔۔

۔۔ علی نے اُس کے کلی سختی سے پکڑ کر اُسے اپنے سامنے کیا

تو آج تُم نے ثابت کردیا کہ تمہاری نظر میں میری کیا اوقات ہے جب منع کیا تھا تو کیا ضرورت تھی نور۔۔

آپ ابھی تک اسی بات کو لے کر بیٹھے ہیں علی چھوڑیں اور اچھا ہی ہوا میں چلی گئی بہت کام تھے علی۔۔

بغیر دیکھے کہا گیا۔۔

میں تمہارے لیے ہی کہہ رہا تھا ناں نور میرا کیا فائدہ تھا اِس میں اگر تُم میری بات مان لیتی تو مجھے اچھا لگتا۔۔

اُس نے نرمی سے کہا۔۔

علی آپکو یاد ہو یا نہ ہو مگر مجھے شادی کی رات کو کہے جانے والے آپکے سارے الفاظ یاد ہیں مجھے آپ کے گھر والوں کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہے کیونکہ میں امی کی پسند پر اِس گھر میں آئی ہوں اور میں وہی کر رہی ہوں میری ذات سے کسی کو کوئی شکایت نہ ہو بس یہی کوشش ہے میری۔۔

اُس نے علی کو دیکھ کر متانت سے کہا۔۔

ہاں کہا تھا میں نے مگر اِس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کے تُم اپنا ہی خیال نہ رکھو تُم ٹھیک ہوگی تو ہی سب کا خیال رکھ سکو گی وُہ پہلے کی بات تھی تب میں تمہیں جانتا نہیں تھا مگر اب جان گیا ہوں اپنی غلطیاں مانتا ہوں میں نے دیکھا ہے نور صرف میری عدم توجہی کی وجہ سے تُم کن مشکلات میں گھری ہو یہ میری ہی کمزروی ہے کہ تمہیں اپنی بیوی تو مان لیا مگر کبھی یہ کوشش نہیں کی اپنے گھر میں خاندان میں تمہیں وُہ مقام دلواؤں جس کی تُم حقدار ہو ۔۔

آپ کے دِل کے بدلتے موسموں کے ساتھ میں اپنا قبلہ نہیں بدل سکتی علی آپ کا کیا ہے آج مہربان ہیں تو کل شاید کسی بات پر پہلے کی طرح ہوجائیں۔۔ مگر میں آپکو اپنی طرف سے شکایت کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی کہ کل کو کچھ بھی غلط ہوا تو آپ اُس کا الزام مجھ پر لگادیں کہ میری ہمدردی کا تُم نے ناجائز فائدہ اُٹھایا اِس لیے مجھے اعتدال سے چلنے دیں آپ میں آپکو بھی شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی نہ ہی گھروالوں کو ۔۔

اُس نے مصمم ارادے سے کہا۔۔

اتنی بدگمان ہو مُجھ سے بلکل بھروسہ نہیں ہے مُجھ پر۔۔

آپ میری بات کا غلط مطلب نکال رہے ہیں علی اللہ کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ آپکی ذات پر ہے مگر ہم اِنسان ہی ہیں ناں خُدا نہیں اور ذرا پیچھے ہو

مجھے تو دیکھنے دیں کیسے لگ رہے ہیں آپ سب تعریفیں ہی کیے جارہے آپکی۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا تو علی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیلتی گئی۔۔

وُہ واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا باکمال شخصیت کا مالک اُس کا اور صرف اُس ہی کا علی۔۔

واہ جی آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ اچھے لگ رہے ہیں بس اِسی طرح میری مانتے رہیں عیش کریں گے۔۔

وُہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

سچ بتاؤں مجھے کسی سے بھی تعریفی کلمات سُننے کی کوئی طمع نہیں تھی میں بس تمہیں اچھا لگنا چاہتا تھا جیسے اب تُم میری مرضی کے مطابق تیار ہوگی تاکہ مجھے اچھی لگو چلو شاباش رکھو یہ جوڑا۔۔

اُس نے نور کو سائڈ میں کرتے ہوئے الماری دوبارہ کھولی۔۔

تمہارے پاس سارے ایسے گھوسی والے کپڑے ہیں اتنے زرق برق کوئی سادہ نہیں۔۔

وُہ الماری میں ہینگ اُس کے کپڑے ادھر اُدھر کرتے ہوئے بیزاری سے بولا۔۔

یہ نادیہ آپی نے لیے تھے اُن کا کہنا تھا نئ نویلی دلہنیں ایسے ہی کپڑے پہنتی اور مجھے خود نہیں پسند ایسے کپڑے اِسی لیے ایسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔۔

وُہ پُر شوق نگاہیں اُس پر جمائے بولی۔۔

تُم یہ والا ڈریس پہنو گی۔۔

اُس نے کافی دیر کی تگ و دو کے بعد بالآخر ایک ڈریس پسند کر ہی لیا پیچ کلر کا سادہ شیروانی کالر والی گھیر دار فراک اور چوڑی دار پاجامہ۔۔

بہت اچھا ہے۔۔

نور کو بھی کافی پسند آیا تھا۔۔

میں نے پسند کیا ہے اچھا تو ہوگا ہی۔۔

وُہ ذرا اترا کر بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایویں خوش فہم۔۔

وُہ کہہ کر رُکی نہیں سرعت سے واشروم میں جا گھسی۔۔

نور کی بچی۔۔

ابھی نہیں ہوئی جب ہوگی تو بتادوں گی۔۔

اندر سے اُس کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔

پاگل لڑکی۔۔

اُس نے مسکرا کر سر کو خفیف سی جنبش دی اور باہر چلا گیا۔۔

آپا میری ساس کو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔۔

زرینہ نے اُداسی سے بتایا۔۔

اوہ یہ تو بہت افسوس کی بات ہے فکر مت کریں اللہ سب بہتر کرے گا اِن موئے ڈاکٹروں کا تو کام ہی ہے لوگوں کو ڈرا ڈرا کر یہ لمبی چوڑی فیسیں وصول کرنا۔۔

اُنہوں نے زرینہ کو شوہر سے تسلی آمیز انداز میں کہا۔۔

جی بہن آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں زندگی دینے اور لینے والی ذات تو اُس کی ہے مگر ہم آپ سے جو بات کرنے آئے ہیں وہ بھی ضروری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے تحمل سے کہا۔۔

ارے بشیر ہچکچائیں مت۔۔

سبحان صاحب نے رسان سے کہا۔۔

علی بھی آکر بیٹھ گیا تھا۔۔

بھائی صاحب امی جان کی آخری خواہش ہے کہ وُہ تانیہ کی شادی میں شریک ہوں جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں اُن کی اکلوتی اولاد ہوں اور امی جان کو اپنے پوتے پوتیوں سے بے حد لگاؤ ہے تو بس وُہ کہتی ہیں میں نے ایسے ہی نہیں

-- جانا

بشیر صاحب نے اپنی بات مکمل کی--

پر بھائی دانیال تو ابھی پڑھ رہا ہے آخری سال ہے اُس کا پھر جاب بھی نہیں کوئی اور ابھی مہینہ ڈیڑھ پہلے علی اور فرح کی شادی پر خاصا خرچہ ہوگیا ہے اب اتنی جلدی ہم کیسے--

آپ حق بجانب ہیں میری بہن مگر میں اپنی امی جان کی وجہ سے پریشان ہوں خُدا نخواستہ اگر اُنہیں کچھ ہوگیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا کہ اُن کی آخری خواہش بھی میں پوری نہیں کرسکا--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دِل گیر لہجے میں بولے--

اللہ نے کرے ایسا کچھ ہو خُدا آپکی امی کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے--

سبحان صاحب نے فوراً کہا جس پر سب نے آمین کہا--

ابو اگر اجازت ہو تو میں کچھ بول سکتا ہوں--

علی نے جھجکتے ہوئے پوچھا--

ہاں بولو بیٹا--

ابو ہمیں خالو کی پریشانی سمجھنی چاہیے ہم ایسا کرتے ہیں زیادہ دھوم دھام نہیں کریں گے ایک مناسب سی تقریب کرواکے تانیہ کو رُخصت کروا لاتے ہیں

نکاح تو ہو ہی چکا ہے باقی ولیمے کی ذمے داری میری ہے پوری آپ فکر مت کریں میری کچھ سوینگز ہیں اللہ بہتر کرے گا اللہ آسانی کرے گا مگر اگر نانی ماں کو کچھ ہوگیا تو یہ کتنے دُکھ کی بات ہوگی کہ وُہ یہ خواہش لیے ہی دُنیا سے چلی جائیں اگر آپکی اجازت ہو تُم رجب کے بعد کی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔۔

اُس نے فوراً سے حل نکالا۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بیٹا اگر تمہیں یقین ہے کہ تُم بخوبی یہ فرض پورا کر سکو گے۔۔

سبحان صاحب نے یقین دہانی چاہی۔۔

انشاءاللہ ابو۔۔

اُس نے مصمم ارادے سے کہا تو وہاں موجود تمام نفوسوں کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ایک دو دِن میں آپ لوگ بارہ رجب کے بعد کی کوئی بھی تاریخ طے کر کے ہمیں بتا دیجئے گا۔۔

سبحان صاحب نے با آوازِ بلند کہا۔۔

کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟۔۔

اُنھوں نے حاضرین سے پوچھا۔۔

سب نے نفی میں گردن ہلائی۔۔

ابا نور کو بھی آنے دیں۔۔

علی نے آہستگی سے کہا۔۔

اُس کا کیا کام یہ بڑوں کے معاملے ہیں۔۔

شفق خاتون چڑ کر بولیں۔۔

وُہ اِس گھر کی بڑی بہو ہے شفق مت بھولو اِس بات کو۔۔

اُنہوں نے تنبیہی انداز میں کہا۔۔

آ گئی نور بیٹی بھی۔۔

بشیر صاحب نے ملائمت سے کہا۔۔

چشمِ بدور ماشاللہ بس ذرا سے سنگھار سے دیکھو تو کیسا روپ آیا ہے لڑکی پر آپا اور پہننے اوڑھنے کا سلیقہ بھی بخوبی ہے۔۔

کو زرینہ کچھ دیر پہلے اُس پر طنز کر رہی تھی اب وہی اُس کی تعریف میں کوشاں تھی۔۔

بھابھی آپکا یہ شیروانی کالر والا ڈریس تو بہت اچھا ہے۔۔

نمرہ نے رشک سے اُسے دیکھ کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا ہم نے دانیال اور تانیہ کی شادی کی تاریخ طے کردی ہے ربیع الاول کے بعد آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔

سبحان صاحب نے شفقت سے پوچھا۔۔

نہیں ابو مجھے بھلا کیا اعتراض ہوگا یہ آپ بڑوں کے فیصلے ہیں۔۔

اُس نے متانت سے کہا تو سبحان صاحب نے ایک تمسخر اڑاتی نظر شفق خاتون پر ڈالی۔۔

جیتی رہی اب سب کا منہ میٹھا کروا دو شاباش۔۔

اُنھوں نے محبت سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔ ابھی لاتی ہوں

وُہ اٹھ کر کچن میں آگئی اور فریج میں رکھی مٹھائی پلیٹ میں سجانے لگی۔۔

میں کچھ مدد کروں آپکی۔۔

رانیہ نے کچن میں داخل ہوکر کہا۔۔

نہیں تُم جاکر بیٹھو میں کرلوں گی۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔

ویسے بھابھی آپ اپنے بالوں میں کیا لگاتی ہیں ماشاللہ کتنے پیارے ہیں

لمبے۔۔گھنے ۔۔ریشمی اور آپکی اسکن کتنی اسموتھ ہے۔۔

اُس نے پلیٹ سے گلاب جامن اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔

کچھ نہیں لگاتی میں تو ایسے ہی ہیں شروع سے۔۔

اُس نے پوری سچائی سے کہا۔۔

ایسا تو نہیں ہوسکتا اتنی پیاری اِسکن وُہ بھی بغیر کچھ لگائے۔۔

ارے سچی میں کچھ نہیں لگاتی۔۔

اُس نے یقین دلانا چاہا۔۔

نور آ بھی جاؤ۔۔

لاؤنج سے علی کی آواز آئی تو وُہ پلیٹ اُٹھا کر چلی گئی۔۔

علی آپکو کیا ضرورت تھی اِس طرح سب کے سامنے مُجھ سے پوچھنے کی یہ چیزیں تو گھر کے بڑے طے کرتے ہیں ناں۔۔؟

اُس نے بیڈ کی چادر جھاڑتے ہوئے کہا۔۔

تو امی ابو کے بعد اِس گھر کے بڑے ہم ہی ہیں جب وہاں نمرہ سے لے کر شعیب تک سے پوچھا جارہا تھا تو تُم تو اِس گھر کی بڑی بہو ہو تمہارا حق ہے۔۔

اُس نے اپنی طرف کی چادر بیڈ کے کونے میں پھنساتے ہوئے جواب دیا۔۔

پر۔۔

کیا پر دیکھو نور تُم صرف عمر میں چھوٹی ہو رُتبے میں نہیں تو پلیز خود کو اپنے رُتبے کے حساب سے جانو نہ کہ عمر کے حساب سے اور جہاں تک رہی امی کی بات تو اِس کی یقین دہانی میں تُمھیں کرواتا ہوں کہ جب تک تُم حق بجانب ہو میں تمہارا ہر طرح سے ساتھ دوں گا تو تُم بے فکر رہو۔۔

وُہ تکیے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

تُم نے مُجھ سے کوئی سوال یا شکایت نہیں کرو گی۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے بات دوبارہ شروع کی۔۔

کیسی شکایت کیسا سوال۔۔؟

نور نے اُسی کے انداز میں پوچھا۔۔

مطلب میں نے تُم سے پوچھے بغیر شادی کا ساری ذمے داری خود پر لے لی اپنی ساری سیونگز اِسی میں خرچ کر رہا ؟؟؟۔۔

وُہ بغور اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

تو یہ تو آپکی ذمے داری ہے بڑے بیٹے ہونے کے ناطے میں کیا کہوں گی علی اور جہاں تک رہی بچت کی بات وُہ تو پھر ہوجائیں گی ابھی خالہ کا مسئلہ حل

کرنا تھا۔۔

اُس نے رسان سے کہا۔۔

تُمہاری جگہ اور کوئی ہوتی تو شاید اب تک مُجھ سے لڑ کر بیٹھی ہوتی۔۔

کسی اور کا تو مجھے نہیں پتا مگر مجھے اتنا ضرور پتا ہے اگر آج میں ایسا کچھ کروں گی تو کل میری اولاد بھی میرے ساتھ ایسا کرسکتی ہے۔۔

اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔

دوائی لی تُم نے۔۔؟

اُس نے باتوں کا رُخ بدلا ایک منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے رونما ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادی پر تو بہت خرچہ ہوگا پھر علی۔۔

زونیہ نے عجیب انداز میں پوچھا۔۔

ہاں وہ تو ہوگا آخر ہم لڑکی والے ہیں اور پھر گھر کی پہلی شادی بھی ہوگی ہمارے تو کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہ رہے بس۔۔

علی نے پُر سوچ انداز میں جواب دیا۔۔

تو تُم کیا کرو گے کیسے مینج کرو گے سب۔۔

ہوجائے گا کچھ نہ کچھ اور کون سا ابھی شادی ہے ابھی رشتہ تو طے ہونے دو ہیں میرے پاس کچھ سیونگز

تقریباً لاکھ ڈیڑھ کے قریب پھر اور سرجانی کا پلاٹ بھی کل ملا کر کوئی نو دس لاکھ ہوں گے۔۔

اُس نے حساب لگا کر بتایا۔۔

تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہے علی بلکہ میں پوچھ کیا رہی ہوں تمہارا دِماغ تو واقعی میں خراب ہے علی کل کو ہماری شادی ہوگی ہمارے مستقبل کا سوچو ساری زندگی کیا اپنے گھر والوں کے ہی بھکڑ بھرنے ہیں تُم نے؟

وُہ تقریباً چیخی تھی۔۔

اِس میں بھکڑ بھرنے والی بات کہاں سے آگئی میں اپنے گھر کا سب سے بڑا بیٹا ہوں اور مُجھ پر بہت ذمے داریاں ہیں جو مجھے ہر حال میں پوری کرنی ہیں۔۔

اُس نے سختی سے کہا۔۔

ہاں سب کچھ لُٹا کر تُم نے پتا نہیں کون سا تمغہ حاصل کرنا ہے مجھے تو کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہاں پھنس گئی ہوں میں۔۔

اُس کا تاسف سے کہنا سب کچھ ہی تو یاد تھا اُسے اور اب اُسی چیز کے متعلق نور کے خیالات سُن کر وُہ نہ چاہتے ہوئے بھی دونوں کا موازنہ کرنے لگا تھا

لاریب نور اُسے زونیہ سے کئی گنا بڑی دکھائی دی۔۔

۔۔ کہاں کھو گئے

نور نے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ حال میں واپس لوٹا۔۔

کہیں نہیں۔۔

وُہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔۔

کچھ یاد آگیا کیا۔۔؟

اُس نے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں شاید مگر تُم چھوڑو ضروری تو نہیں ہر یاد آنے والی بات خوشگوار ہو۔۔

اُس نے سر جھٹک کر کہا۔۔

دو مہینے بھی نہیں ہے شادی میں اب تو ساری ذمے داری بڑے بیٹے پر ہے تو بڑی بہو پر بھی ہوگی۔۔

علی نے ہلکے پھلکے انداز میں اُس سے کہا۔۔۔

اور میری یہی کوشش ہے کہ اپنی یہ ذمے داری بخوبی نبھا پاؤں میں۔۔

اُس نے گہری سانس لے کر کہا۔۔

انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا ہم دونوں اپنی ذمے داری بہت اچھے سے نبھائیں گے۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی۔۔

ایک مہینے بعد۔۔

شادی کے دِن جیسے جیسے قریب آرہے تھے نور کی پریشانی مزید بڑھتی جارہی تھی کام ہزار تھی وقت بہت ہی کم تھا آج بھی سب سے علی کے تمام کزنز نے گھر میں ڈیرہ ڈال رکھا تھا جس میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل تھے۔۔

وُہ صبح سے گھن چکر بنی ہوئی تھی ایک پیر کچن میں دوسرا لاؤنج میں اوپر سے ستم لائٹ بھی نگوڑی آج گھنٹہ گھنٹہ کرکے چار بار جاچکی تھی۔۔

بھابھی جلدی لے آئیں بڑی بھوک لگ رہی ہے۔۔

۔۔ لاؤنج سے علی کے ہی کسی کزن کی آواز آئی

وُہ صبح ان گنت چائے کے کپ بنا چکی تھی تو کسی کو ساتھ پکوڑے تو کسی کو سموسے کسی کو شربت تو کسی کو کچھ کسی کو کچھ اُس کا سر بُری طرح دُکھنے لگا تھا۔۔

یہ لیں حسان بھائی آپکی کافی۔۔

اُس نے مگ حسان کے سامنے کرتے ہوئے کہا آواز بہت آہستہ تھی کوئی اُس کی طرف ایک نظر دیکھ کر بھی بتا سکتا تھا کہ وہ بُری طرح سے تھکی ہوئی ہے

www.neweramagazine.com

مگر کوئی دیکھتا تو سبحان صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی سو وُہ سورہے تھے اور علی آفس میں تھا۔۔

بھابھی آپ بیٹھ جائیں دیکھیں تو پسینہ پسینہ ہورہی ہیں۔۔

بالآخر کسی کو اُس کا بھی خیال آ ہی گیا۔۔

نہیں میں چاول اُبالنے کے لئے رکھ کر آئی ہوں وُہ دیکھ کر آتی ہوں۔۔

اُس نے گھڑی دیکھتے ہوئی کہا اور واپس باورچی خانے میں آگئی۔۔

چار بج رہے ہیں علی کے آنے کا وقت بھی ہورہاہے اُنہوں نے اگر مجھے اِس حال میں دیکھ لیا تو خیر نہیں میری۔۔

اُس نے خود سے کہا۔۔

جلدی جلدی اُس نے چاول چھنی میں نکالے اور بھاجی کا چولہا بند کرکے برتن سمیٹے۔۔

جاکر جلدی سے نہا لیتی ہوں۔۔

آخری پلیٹ دھوتے ہوئے اُس نے سوچا۔۔

نور بیٹا اپنے ابو کے لئے کھچڑی بنا دو وُہ اُٹھ گئے ہیں۔۔

شفق خاتون نے اتنے پیار سے کہا وُہ کچھ کہہ ہی نہ سکی۔۔

۔۔ ٹھیک ہے امی

اُس نے سر ہلا کر کہا۔۔

اللہ یا تو علی آج دیر سے آئیں یا پھر میرا کام جلدی ہوجائے ورنہ آج خیر نہیں۔۔

اُس نے بھرنی سے ٹوٹا چاول پرات میں اُلٹتے ہوئے دعا کی۔۔

شومئی قسمت اُس دن علی پانچ بجے کا آتا ساڑھے چار بجے ہی آگیا وجہ مگر اُسے نہیں پتا چلا تھا کہ وہ آگیا ہے۔۔

بھائی آج آپ جلدی آگئے.؟

نمرہ نے پوچھا۔۔

ہاں بس سردرد تھا اور کام بھی نہیں تھا کوئی تو آگیا تُم سب کب آئے۔۔

.نمرہ کو جواب دے کر اُس نے باقیوں سے پوچھا

ہم تو صبح گیارہ بجے ہی آ گئے تھے شیروانی بھی لے آئے اور اِن لڑکیوں نے بھی اپنی شاپنگ کرلی۔۔

حسان نے جواب دیا۔۔

بھابھی ایک کپ چائے اور بنادیں پلیز۔۔

یہ آواز اُس کے ہی کزن کی تھی۔۔

مجھے پتا تھا آپ لوگوں کو چاہیے ہوگی اِسی لیے چڑھا کر ہی رکھی تو یہ لیں۔۔

نور اپنے اُسی ابتر حلیے میں چند منٹ بعد چائے کی پیالی اُٹھائے داخل ہوئی۔۔

آواز پر علی کی نظریں فوراً اُس کی طرف گئیں اور اُسے صرف لمحہ لگا یہ اندازہ لگانے میں کہ وہ کتنی بُری طرح سے تھکی ہوئی تھی اُس کی یہ حالت دیکھ علی کا خون کھول اٹھا مگر نور نے اب تک علی کو نہیں دیکھا تھا۔۔

نمرہ باقی بس تُم چولہا بند کردینا کھچڑی کا میں کپڑے بدل لیتی ہوں تمہارے بھائی آنے والے ہوں گے اور مجھے یوں دیکھ کر برسیں گے مُجھ پر۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آچکا ہوں نور۔۔

علی نے اُس کی بات کاٹ کر ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔۔

وُہ کرنٹ کھا کر پیچھے پلٹی تو علی آنکھوں میں سرد مہری لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وُہ منٹ وہاں نہیں رُکی فوراً کمرے سے چلی گئی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

علی کمرے میں آیا تو نور واشروم میں تھی اُس نے ٹائی نکال کر بیڈ پر پھینکی اور ٹہلتے ہوئے اُس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔

اِس نے پتا نہیں میری بات کو کیا سمجھا ہوا ہے کسی خاطر میں ہی نہیں لاتی محترمہ۔۔

وُہ شدید غصّہ میں دکھائی پڑتا تھا۔۔

اُسی وقت دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور وُہ اُسے اچھی خاصی ڈانٹ پلانے کے لئے خود کو تیار کرنے لگا۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

کہاں بھاگی جارہی ہو میڈم۔۔

اُس نے تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی جانب بڑھتی نور کو بیچ میں ہی اُچک لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔ علی دیکھیں میں تو بس

کیا میں تو بس؟ عجیب خر دماغ ہو۔۔ سچ میں ایسی ہی ہو یا اسپیشل ٹرینگ لی ہے بیوقوف بننے کی۔۔

اُس نے سختی سے اُس کا بازو دبوچ کر کہا۔۔

بھئی اب میں نے کیا کردیا۔۔

وُہ معصومیت کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈز توڑتے ہوئی بولی۔۔

آہا قربان جاؤں اِس معصومیت پر میں نے کیا کیا کی بچی۔۔

وُہ اب بھی غصّے میں تھا۔۔

حشر کیا بناکر رکھا ہوا تھا تُم نے اپنا صبح سے لگی ہوگی کولہو کے بیل کی طرح۔ میں نے ہزار بار کہا ہے تُم سے مگر تُم تو میری ہر بات اِس کان سے سنتی ہو اِس کان سے نکال دیتی ہوں۔۔۔

وُہ باقاعدہ اپنے دائیں بائیں کان کو پکڑ کر بولا تو نور بے اختیار ہنس دی۔۔

تُم مجھے مزید غصّہ دلا رہی ہو نور۔۔

وُہ بگڑ کر بولا۔

آپ مجھے ہنسا رہے ہیں۔۔

وُہ اپنی کھی کھی جاری رکھتے ہوئے بولی۔۔

ٹھیک ہے بھاڑ میں جاؤ جو کرنا ہے کرو میں کون ہوتا ہوں کچھ بولنے والا۔۔

وُہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولا۔۔

ایک تو غصّہ آپکی ناک پر دھرا رہتا ہے جب دیکھو انگارے چبا رہے ہوتے ہیں بندہ کبھی پیار سے بھی بات کرتا ہے مگر نہ جی علی کی تو شان کے ہی خلاف ہے یہ۔۔

وُہ مصنوئی خفگی سے بولی توقع تھی کہ اب وُہ اسے منائے گا۔۔

تُم کام بھی تو ایسے کرو جس سے تُم پر پیار بھی آئے آجکل تو تُم ہر وُہ کام کرتی پھر رہی ہو جس سے مجھے طیش آئے اور یہ اداکاری مت کرو میرے سامنے تُم جاؤ اپنے سگوں کے کام کرو۔۔

وُہ مزید رکھائی سے کہتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔۔

خبردار جو اپنا غصّہ اِن بے جان کپڑوں پر نکال کر اِن کی پریس خراب کی کمر ٹوٹ جاتی ہے میری آپکی پینٹیں شرٹیں استری کرتے کرتے۔۔

اُس نے علی کو فوراً پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

ہٹو یہاں سے بہت شوق ہے ناں تُمھیں ماسی بننے کا اب میں کام دے تو رہا ہوں تُمھیں۔۔ دِن کے چوبیس گھنٹے لگی رہنا آرام سے۔۔

وُہ جان کر کپڑے بکھیرتے ہوئے بولا۔۔

علی اتنی مشکل سے سیٹ کی ہے میں نے الماری۔۔

وُہ روہانسی ہوکر بولی۔۔

نہیں جی سنڈریلا کو تو کام کرنے کا چسکا ہے اب کرے کام۔۔

۔۔ وُہ طنز کرتے ہوئے بولا

علی میں کہہ رہی ہوں رُک جائیں۔۔

نہ رُکوں تو۔۔

وُہ چیلنج کرنے سے انداز میں بولا۔۔

تو یہ لیں اچھی طرح کریں ناں اِدھر اُدھر کیا کر رہے ہیں نیچے ہی گرا دیں ایک میں ہوں ناں پاگل کی بچی۔۔

اُس نے ایک ایک کرکے سارے تہہ شُدہ کپڑے نیچے پھینکتے ہوئے غصّے سے کہا جبکہ وہ متحیر سا کھڑا پہلی بار اُسے غصّے میں دیکھ رہا تھا۔۔

تُمہاری ساری اکڑ فوں میرے لئے ہی ہے کیا دوسرے کے سامنے منہ سے آواز تک نہیں نکلتی تُمہاری۔۔

وُہ بھی سخت لہجے میں بولا۔۔

ہاں ہاں میں پاگل ہوں میں نفسیاتی ہوں آپ اعلٰی آپ ٹھیک میری جان بخش دیجئے احساس ہی نہیں کسی کو میرا بندہ آکر پوچھے کیسی ہو کیا ہو نہیں انہیں تو آکر اپنی ہی روداد سنانی ہوتی ہے۔

وُہ پیر پٹختی ہوئی کمرے سے واک آؤٹ کرگئی۔۔

پاگل ہے یہ بالکل بس مجھے ہی بولے گی۔۔ مُجھ سے ہی لڑے گی باہر گھگھی بندھ جاتی اِس کی۔۔

وُہ تاسف سے بولا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

ارے ارے بھابھی آپ تو کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔

حبیبہ نے اُسے توصیفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ورنہ صبح سے تو کام والی سے بھی برے حال میں گھوم رہی تھیں۔۔

حذیفہ (کزن) نے مضحکہ اُڑایا جس پر باقی لوگ بشمول نور خود بھی ہنس دی۔۔

بھابھی ہمارے ساتھ تو بیٹھیں آپ تو صبح سے اِدھر اُدھر کاموں میں لگی ہوئی ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حبیبہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا۔۔

ویسے بھابھی آپکی اتنی فریش اسکن کا کیا راز ہے ذرا ہمیں بھی بتادیں تاکہ ہم بھی وُہ چیز کرلیں۔۔

نبیلہ نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔۔

کوئی راز نہیں ہے میں کتنوں کو بول چکی ہوں کہ میں کوئی چیز نہیں استعمال کرتی البتہ کبھی کبھار نمرہ کا ہی فیس واش استعمال کرلیتی ہوں وُہ بھی شادی کے بعد اُس سے پہلے تو کوئی چیز نہیں لگائی چہرے پر ویسے بھی اِن کریموں وغیرہ میں کیمکل ہوتے ہیں وُہ۔جلد خراب کرتے ہیں۔۔

نور نے متانت سے جواب دیا۔۔

نیچرل بیوٹی آہاں۔۔

حذیفہ نے اُسے بغور دیکھتے ہوئے کہا نور کو اُس کا دیکھنے کا انداز کچھ عجیب ہی لگا۔۔

اچھا بھابھی آپ نے کتنا پڑھا ہوا ہے گریجویشن تو کی ہوگی آفٹر آل آپ علی بھائی کی بیوی ہیں ہمارے خاندان کے سب سے زیادہ قابل۔۔ہونہار اور دبنگ لڑکے کی۔۔

عینی نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

نور جواب دینے ہی والی تھی کہ نمرہ کی ہنسی نے اُسے روک دیا۔۔

گریجویشن۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔

تُم لوگ بھی کیا خوب مذاق کرتے ہو بھابھی نے تو انٹر بھی نہیں کیا ہوا شاید کیوں بھابھی۔۔

یہ اطلاع انتہائی تضحیک آمیز انداز میں دینے والا دانیال تھا۔۔

اوہ۔۔حاضرین میں سے نمرہ اور دانیال کو چھوڑ کر سب نے اظہارِ افسوس کیا۔۔

نور کی شدید احساسِ محرومی نے آگھیرا۔۔

سوری ٹو سے بھابھی پر نمرہ یار مجھے رودابہ بہترین ہی لگتی علی بھائی کے ساتھ خوبصورت بھی تھی اور ڈاکٹر تھی اور سب سے بڑی بات علی بھائی کو پسند بھی کرتی تھی۔۔

عینی نے بے رحمی سے انکشاف کیا اُس پر۔۔

ہاں مطلب سریسلی کہاں علی بھائی ایک قابل سوفٹ ویئر انجینئر اور کہاں بھابھی کوئی جوڑ ہی نہیں اِن دونوں کا تو اور آجکل تو میٹرک کسی گنتی میں ہی نہیں ۔۔ جاہل ہی کہا جاتا میٹرک یا انٹر پاس کو مجھے علی بھائی سے ہمدردی ہے

شاہد نے متاسفانہ انداز میں کہا۔۔

کس کو مُجھ سے ہمدردی ہورہی اور کیوں بھئی۔۔

علی نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا یقیناً اُس نے صرف آخر کی بات سنی تھی۔۔

شاہد بھائی کو آپ سے ہمدردی ہے۔۔

عینی نے بتایا۔۔

ہاں تو وہی تو پوچھ رہا ہوں کیوں میری کون سی بکریاں چوری ہوگئیں۔۔

اُس نے ہنس کر کہا نور پر نظر نہ پڑی تھی ورنہ وُہ اُس کے دُھواں دُھواں ہوتے چہرے کو دیکھ کر ضرور ٹھٹھکتا۔۔

وُہ اِس لیے کیونکہ آپ کی بیوی میٹرک پاس اور آپ ایک قابل سوفٹ ویئر انجینئر۔۔

حذیفہ اور شاہد نے تالی مار کر ہنستے ہوئے کہا۔۔

علی کی مسکراہٹ یکدم سکڑی اور اُس کی نظروں نے نور کی تلاش کیا جو اُس کے عین پیچھے بیٹھی تھی آنکھوں میں ہلکی سی نمی جی چمک رہی تھی علی کو دِکھ گئی بدقت مسکراتی وُہ نور ہی تھی۔۔

اُس نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

تو اِس کی فکر تُم لوگوں کو کرنے کی ضرورت نہیں ہے چلو وُہ جاہل ہے تُم لوگ تو پڑھے لکھے ہو ناں یہ ثبوت دے رہے ہو اپنی قابلیت کا کسی کا مذاق اُڑا کر اور وُہ بھی ایک ایسی چیز کا مذاق جس کے نہ ہوتے ہوئے بھی کم از کم وہ تُم لوگوں سے تو لاکھ گنا زیادہ قابل ہونے کا ثبوت دے رہی ہے جو چُپ چاپ بیٹھی تمہاری باتیں سُن رہی ہیں جاہلوں کی طرح لڑنے نہیں لگ گئی افسوس تو پھر مجھے تمہارے لیے بھی کرنا چاہیے شاہد تمہاری بیوی ڈبل گریجویٹ ہے اور تُم صرف گریجویٹ اور تمہارے لیے بھی پھر عینی کیونکہ تُم تو سب سہولتیں ہونے کے باوجود بھی ابھی تک اپنا ایم بی اے مکمل نہیں کر سکی۔۔

علی نہ ہی لڑا تھا نہ ہی اُس نے غصّہ کیا انتہائی سادہ اور نرم لہجے میں کہتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے وُہ اُن سب کی بولتی بند کرچکا تھا نظریں نور پر جا ٹھہری تھیں جو متشکر نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی جو نمی پہلے ہلکی تھی اب گالوں پر پھیل چکی تھی علی نے اپنے سر کو نفی کے انداز میں ہلایا۔۔

علی بھائی آپ تو بُرا ہی مان گئے ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔۔

عینی اور شاہد نادم ہوکر بولے۔۔

تو بات کو مذاق کی حد تک ہی رکھنی تھی ناں اور جہاں تک رہی مُجھ سے ہمدردی کی تو وہ تُم لوگ تب کرتے ہوئے اچھے لگتے اگر میری شادی نور کے علاوہ کسی اور سے ہوجاتی اب نہیں کیونکہ میرے لیے نور ہی بہترین ہے اور میرے ساتھ جچتی بھی وہی ہے۔۔

اُس نے مسکرا کر نور کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں اور بھابھی کسی سے کم ہیں بلکہ علی بھائی کی خوش قسمتی ہے جو اُنہیں اتنی جوان اور حسین بیوی مِل گئی ہم سب میں سب سے بڑے ہیں مگر بیوی سب سے چھوٹی اِن کی ویسے آپ اٹھائیس کے ہیں ناں بھائی۔۔

حذیفہ نے شہد میں ڈبو کر طنز کا تیر مارا۔۔

ہاں میں اٹھائیس کا ہوں اور نور اٹھارہ کی کوئی مسئلہ ہے تُمہیں۔۔

ایک اِسی بات پر تو وُہ تپ اُٹھتا تھا۔۔

بھابھی چائے ملے گی۔۔

شاہد نے پوچھا۔۔

نمرہ جاؤ چائے بناکر دو شاہد اُٹھو بیٹا شاباش۔۔

اُس نے نور کے ہاں کہنے سے پہلے ہی نمرہ کو کہا جو بُری طرح چڑ گئی۔۔

اگر میری ایسی بیوی ہوتی تو میں تو اُس کے عشق میں پاگل ہوجاتا۔۔

کب سے خاموش تماشائی بنے بیٹھا سہیل بھی بولا۔۔

علی نے ضبط سے کام لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں خوبصورت تو بہت ہیں بھابھی جو بات ہے۔۔

شاہد نے ٹکڑا جوڑا۔۔

بھابھی کس کی ہیں۔۔

دانیال نے فرضی کالر جھاڑے۔۔

ہاں قسمیں ہمارے خاندان کی سب سے خوبصوت لڑکی آپ ہی ہیں بھابھی یہ دودھیا رنگ نیلی آنکھیں۔۔

تُم کیا اِدھر بیٹھی باتیں مٹار رہی ہو چائے بناؤ میرے لیے جاکر کھڑی ہو جلدی۔۔

اُس کا کہیں بس نہیں چلا تو نور پر ہی چیخ پڑا عام مشرقی مرد کی طرح اپنی بیوی کی تعریف کسی غیر مرد کے منہ سے کیسے سُن سکتا تھا۔۔

بھائی میں شاہد بھائی کے لیے بنارہی ہوں آپکے لیے بھی بنادوں گی۔۔

نمرہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

نہیں تُم بیٹھو نور ہی بنائے گی چائے جاؤ سنائی نہیں دے رہا۔۔

اُس کا بس نہیں چل رہا تھا نور کو دھکے مارکر وہاں سے ہٹائے۔۔

نور نے اُس کی طرف دیکھا جہاں صاف لکھا تھا کہ وہ جل رہا ہے ایک جاندار مسکراہٹ اُس کی طرف اُچھالتے ہوئے وُہ چلی گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں پانی پی کر آتا ہوں۔۔

علی نے وہاں سے جانے کے لئے بہانہ گڑھا۔۔

ہاں ہاں جائیں اپنی بیوی کے پاس۔۔

پیچھے سے عینی نے فقرہ کسا جس کو نظرانداز کرتا ہوا وُہ آگے بڑھ گیا۔۔۔

ارے آپ یہاں کیوں آگئے میں لا ہی رہی ہوں بس چائے۔۔

اُس نے علی کو کچن میں دیکھ کر کہا۔۔

بہت ہنس رہی تھی۔۔

اُس نے نور کا ہاتھ پکڑ کر سختی سے کہا۔۔

ہے کیا ہوا تُم رو کیوں رہی ہو۔۔

اُس نے نور کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئی پوچھا۔۔

نہیں بس۔۔

تُم شاہد اور عینی کی بات کی وجہ سے دُکھی ہو ناں؟؟

نہیں دُکھی ہونے والی کیا بات ہے اِس میں کچھ غلط بھی نہیں کہا اُنہوں نے میرا اور آپ کا کوئی جوڑ ہی نہیں۔۔

وُہ استہزایہ مسکرا کر بولی۔۔

ہاں واقعی کوئی جوڑ نہیں میں کہاں تُم سے اتنا بڑا اور تُم۔۔

وُہ اُس کی دلجوئی نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اُسے مضبوط بنانا چاہتا تھا۔۔

نہیں آپکی والی بات نہیں میری پڑھائی والی بات۔۔

پر میرے لیے تو اِس حساب سے کوئی جوڑ نہیں بنتا افف ظلم ہوگیا ناں تمہارے ساتھ ایک عمر رسیدہ مرد سے بیاہ دی گئی ہو۔۔

وُہ افسوس کرتے ہوئے بولا۔۔

کس نے کہہ دیا آپ عمر رسیدہ ہیں اچھے خاصے جوان ہیں میرا دِل کرتا ہے

منہ توڑ دوں اُن لوگوں کا جو آپکو عمر کا کہتے ہیں جاہل اندھے کہیں کے۔۔

وُہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

یہی میرا بھی دِل کرتا ہے تو کیا توڑ دوں تمہارا منہ۔۔

مطلب۔۔ نور نے نا سمجھی سے کہا۔۔

مطلب یہ نورِ حیات کہ اپنی خود ساختہ بیچارگی سے باہر نکلو جس طرح تمہیں میری خلاف بات نہیں برداشت اِسی طرح مجھے تمہارے خلاف کوئی بات نہیں برداشت نہیں خود کو اتنا بے وقعت مت سمجھو کے کسی کے کچھ بھی کہنے سے تُم وہی ہوجاؤ گی اگر اپنی حقیقی اہمیت جاننی ہے تو میری آنکھیں میں جھانک لینا تُم اچھے سے جان جاؤ گی اپنی اہمیت۔۔

اُس نے ملائمت سے کہا۔۔

ویسے یہ روادبہ کون ہے.

نور نے اپنے ذہن میں کب سے گردش کر رہے سوال کو آخر اُس تک پہنچایا۔۔

روادبہ۔۔ اُس نے حیرت سے نام دہرایا۔۔

ہاں وہی جو آپکو پسند کرتی تھی ڈاکٹر میڈم۔۔

وُہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔

ہاہاہاہا اچھا وُہ تُمھیں کس نے بتایا اُس کے بارے میں۔۔

بات مت بدلیں یہ بتائیں کون ہے یہ۔۔

اُس نے بے لچک انداز میں کہا۔۔

اچھا اچھا میڈم یار عینی کی کزن ہے ایک شادی میں ملاقات ہوئی تھی ملاقات بھی کیا بس سرسری سا دیکھا تھا جب سے محترمہ آپکے شوہر پر دِل ہار گئیں اور عینی سے میرا نمبر لے کر سیدھا کہہ دیا۔۔

اُس نے خوب مرچ مسالا لگا کر بتایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ دیا۔۔

اب چھوڑو تُمھیں کیا بتاؤں۔۔

اُس نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں چائے گرا دوں گی ہاتھ پر سیدھا بتائیں کیا کہا تھا۔۔

اُس نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اللہ جنگلی لڑکی۔۔

کیا کہا۔۔

وُہ قطعی انداز میں بولی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہوا بس اُس نے عینی سے کہا مجھے تمہارا کزن اچھا لگتا ہے عینی نے مجھے بتایا میں نے منع کردیا بس اتنی سی بات۔۔

اُس نے مزید تنگ کرنے کا ارداہ ترک کیا۔۔

اور نمبر۔۔ اُسے تسلی نہ ہوئی۔۔

مذاق کر رہا تھا بھئی وُہ تو ویسے بڑی ہی جیلس قسم کی لڑکی ہو تم تُمھیں تو خوش ہونا چاہیے کہ جس کے پیچھے کئی لڑکیاں تھیں وُہ تمہارا ہے۔۔

اُس نے آنکھ دبا دیا شرارت سے کہا۔۔

دیکھو تو بول کون رہا ہے اوروں کو نصیحت خود میاں فصیحت ابھی ذرا سی میری کسی نے تعریف کیا کردی اندر اتنا سا منہ نکل آیا تھا۔۔

اُس نے برجستگی سے جواب دیا۔۔

اچھا اب بک بک مت کرو زیادہ۔۔

اُس نے بُرا مانتے ہوئے کہا۔۔

بدبو آرہی ہے جلنے کی۔۔

اب وُہ اُس کی حالت سے حظ لے رہی تھی۔۔

مُجھ سے نہیں برداشت میرے علاوہ کوئی مرد تمہاری تعریف کرے اچھا ہاں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں میں جیلس تو پھر کیا کریں۔۔

اُس نے تلملا کر کہا۔۔

تو آپ ایک کام کریں۔۔

اُس نے رازدانہ انداز میں اُسے کان قریب لانے کا اشارہ کیا۔۔

یہاں سے سیدھا نکلیں دائیں چھوڑ کر بائیں مڑ جائیں ہمارا کمرے آئے گا اُس میں ایک بیڈ ہے اور ساتھ ہی سائڈ ٹیبل کی دراز میں برنول رکھا ہے وُہ لگائیں افاقہ ہوگا۔۔

اُس نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ وُہ واقعی کچن سے باہر جانے لگا۔۔

اچانک اُسے پاگل بن جانے کا احساس ہوا اور فوراً پیچھے پلٹا۔۔

نور کی بچی تُم۔۔

ہاہاہاہا آپ۔۔

وُہ اُسی کے انداز میں بولی۔۔

آؤ تو کمرے میں پھر بتاتا ہوں تُمھیں میں۔۔

وُہ وارننگ دینے والے انداز میں کہتا ہوا چلا گیا۔۔

شادی میں صرف ایک سے ڈیڑھ ہفتہ رہ گیا تھا روز مہمانوں کا آنا جانا اُن کی آؤ بھگت نے اُسے بُری طرح تھکا ڈالا تھا علی چاہے لاکھ اُسے منع کردیتا مگر وُہ بھی نور تھی اپنے نام کی ایک ہی مجال ہے اُسے چین آجائے۔۔

فرح بھی شادی کے لیے واپس آگئی تھی۔۔

امی چالیس ہزار روپے کا صرف نکاح کا جوڑا بہت مہنگا نہیں ہے باقی ساری چیزیں بھی ہیں اگر اتنے مہنگے کپڑے لیں گے اُس نواب زادی کے لئے تو ہوگیا کام علی بھائی نے ذمے داری لی ہے تو اِس کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں ناں کہ آپ لوگ اُن پر اتنا بوجھ ڈال دیں کہ اُن کی کمر ہی ٹوٹ جائے۔۔

فرح نے ناگواری سے کہا وُہ ہمیشہ سے علی سے زیادہ قریب رہی تھی اور تانیہ یوں بھی اُسے خاص پسند نہیں تھی۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے تُم سے یا تمہارے شوہر سے تو نہیں مانگے ناں بھائی ہے وُہ میرا۔۔

دانیال نے بگڑتے ہوئے کہا۔۔

اتنے ہی چسکے جاگ رہے ہیں تو اپنے پلے سے پہناؤ اُس نواب زادی کو پھر بھلے سے لاکھوں کا پہناؤ کوئی کچھ نہیں کہے گا تُمہیں مگر بھائی پر اتنا بوجھ تو مت ڈالو اُن کے بھی کل کلاں کو بچے ہوں گے فیملی بڑھے گی تو کچھ رحم کھائیں اُن پر مانا کہ وُہ اُف نہیں کریں گے اور خوش قسمتی سے نور بھابھی

بہت اچھی ہیں ورنہ اگر اُن کی جگہ کوئی اور ہوتی تو قطعی بھائی کو اتنی بڑی ذمے داری اٹھانے نہیں دیتی شکر مناؤ تُم۔۔

اُس نے دانیال کو اچھی خاصی ڈانٹ پلائی۔۔

تیرے دِل میں بڑی ہمدردی جاگ رہی ہے بھاوج کی۔۔

شفق خاتون نے اپنی عینک درست کرتے ہوئے کہا۔۔

جہاں تک رہی میری نوکری کی بات وُہ ہوگئی ہے اگلے مہینے سے جاؤں گا اور بھائی سے زیادہ تنخواہ ہوگی میری کیونکہ اُن کی طرح قدامت پرست اِنسان نہیں ہوں میں کہ بے ایمانی نہیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔۔

اُس نے نخوت سے کہا۔۔

اور رشوت دینے کے لئے پیسے کہاں سے آئے تمہارے پاس

یقیناً بھائی کے شادی کے پیسوں میں سے ڈنڈی مارے ہوم گے تُم نے۔۔

فرح کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے پورا یقین ہو اِس بات کا۔۔

وُہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔

دانیال نے اُسے جھڑکا۔۔

ویسے امی آپ بہت ناانصافی کر رہی ہیں آپ نے دونوں بیٹوں کو برابر نہیں

رکھا نور بھابھی کے لیے اپنے بمشکل دس پندرہ ہزار کا جوڑا لیا تھا ہلکا سا اور اِس بندریا کے لئے چالیس ہزار کا زیور کے نام پر آپ نے صرف ایک سونے کا سیٹ وُہ بھی کھوٹ والا اور دو ہلکی چوڑیاں اور اِس کے لئے تین سیٹ چھ چوڑیاں چین بالیاں لونگ اور اب آپکی نظر بھابھی کے میکے سے ملی جیولری پر ہے۔۔

اُس کا انداز شرم دلانے والا تھا۔۔

تمیز سے بات کر بھابھی ہے تیری ہونے والی۔۔

شفق خاتون نے اُسے ڈپٹ دیا۔۔

میری جوتی کرتی ہے اُس کی عزت مجھے تو ایک آنکھ نہیں پسند وُہ اوور کہیں کی اور بھئی مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے گھر کی ہوں زیادہ کیا تو شادی میں نہیں آؤں گی پھر دیتے رہیے گا رشتے داروں کو جواب آپ دونوں۔۔

اُس نے دھمکی آمیز انداز میں کہا۔۔

واہ شادی کیا ہوئی اِس کے تو پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے اماں۔۔

دانیال نے طنز کیا۔۔

کیونکہ میں آپ لوگوں کی طرح بے حس اور سفاک نہیں ہوں پتا نہیں کیسی

ماں ہیں آپ امی اپنے اُس بیٹے کا کی خیال ہی نہیں جس نے اپنی آدھی زندگی آپ لوگوں کے پیچھے رول دی آج جو میں اتنے مان کے ساتھ سسرال میں رہ رہی ہوں ناں صرف علی بھائی کی وجہ سے آپ کیا جانیں اندرونے خانہ اُنہوں نے میرے لیے کیا کیا کیا ہے مگر وہ تو ابھی تک آپ لوگوں میں ہی پھنسے ہیں اپنے بارے میں نجانے کب سوچیں گے میں خود بات کروں گی بھائی سے۔۔

فرح نے دِل گیر انداز میں کہا۔۔

ہاں میں بچوں میں فرق کر رہی ہوں یہی تو رہ گیا تھا سُننے کو مجھے موت کیوں نہیں آگئی یہ سُننے سے پہلے بڑی ہمدرد دواخانہ بنی ہوئی ہے تو اُس نور کی جب سے آئی ہے گھسی رہتی ہے اُسے کے ساتھ۔۔

امی بس اب یہ ڈرامے نہ شروع کردیجئے گا میں مر کیوں نہیں گئی, کہاں ہے میرا دوپٹہ لاؤ میں نے نہیں رہنا اِس گھر میں وغیرہ اب آپ کی عمر نہیں یہ حرکتیں کرنے کی سنجیدگی سے سوچیں۔۔

وُہ بد تمیزی سے بولی۔۔۔

نہیں کونسا فرق کردیا میں نے بتا مجھے تُو۔۔

فرق کی بات کرتی ہیں آپ کبھی خود سے پوچھئے گا آخر آپ نے کب علی بھائی کو اِنسان سمجھا ہے آپ نے بس اُنہیں ایک اے ٹی ایم مشین کی طرح استعمال کیا ہے اُن کی تکلیف کا کوئی احساس یہی حشر اُن کی بیوی کے ساتھ کر رہے پتا

آپ کے لیے ناں زونیہ ہی ٹھیک تھی جو تگنی کا ناچ نچاتی سب کو نور بھابھی اور علی بھائی دونوں ہی ایک جیسے بس گھر اور گھر والے اپنے بارے میں سوچنا ہی نہیں مگر میں آپکو بتا رہی ہوں امی اگر آپ نے انصاف نہیں رکھا اولادوں میں تو آپ علی بھائی کو کھو دیں گی اور پھر آپ کچھ کر بھی نہیں پائیں گی۔۔

اُونہوں میں جانتی نہیں جیسے اپنی اولاد کو۔۔

اُنہوں نے فرح کی بات ہوا میں اُڑائی۔۔

افسوس کی بات ہے امی بہت افسوس کی چلیں نور بھابھی تو ماں باپ کے نہ ہوتے ہوئی رُلی تھیں مگر میرا بھائی تو سب ہوتے ہوئے یوں ہی خوار ہورہاہے پچھلے بارہ سالوں سے۔۔

آئی بھابھی۔۔

وُہ متاسفانہ انداز میں کہتی ہوئی نور کی آواز پر اُس کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

نور بیٹا۔۔

شفق خاتون نے دروازے پر کھڑے ہوکر اُسے پُکارا۔۔

ارے امی آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں ناں۔۔

اُس نے فوراً بیڈ پر پڑے کپڑے ایک طرف کیے جو وُہ ابھی چھت سے اُتار کر لائی تھی۔۔

مجھے بلا لیتیں آپ کوئی کام تھا تو۔۔

اُس نے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

کیوں میں اِس کمرے میں نہیں آسکتی۔۔؟

نہیں امی میرے کہنے کا مطلب وُہ نہیں تھا۔۔

اُس نے شرمندہ ہوکر کہا۔۔

مجھے تُجھ سے ایک بات کرنی ہے۔۔

اُنہوں نے آہستہ سے کہا۔۔

جی امی بولیں۔۔

بیٹا دیکھ تُجھ سے کچھ نہیں چھپا تُو تو جانتی ہے گھر کے حالات سارے شادی میں صرف کھانے کھلانے کا خرچہ تو ہوتا نہیں لینا دینا بھی ہوتا ہے اور علی پر کتنا بوجھ ڈالوں اور۔۔

اُنہوں نے رُک کر اُس کے تاثرات جانچے جو بِلکُل نارمل تھے.

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔

تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ تانیہ کو چڑھانے کے لیے دو سیٹ تو ہیں ہمارے پاس مگر اچھا تو نہیں لگتا ناں کہ ہم بہو کو صرف دو سیٹ چڑھائیں خاندان والے باتیں بنائیں گے تو میں یہ کہہ رہی تھی تیرے پاس تو چار سیٹ ہیں ایک تو ہم نے دیا تھا اور باقی تین تیرے میکے سے ملے تھے اگر اُس میں سے دو تو تانیہ کے لیے دے دے تو بہت اچھا ہوجائے گا نہیں اگر تو خوشی سے دے تو ورنہ کوئی مسئلہ نہیں بیٹا۔۔

اُنہوں نے انتہائی چاپلوسانہ انداز میں کہا۔۔

نور کچھ دیر کچھ نہ بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرضی ہے تیری میں زبردستی نہیں کر رہی بیٹا۔۔

اُنہوں نے اداکاری کی۔۔

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ویسے بھی میں کون سا اُنہیں پہنتی ہوں نہ ہی آجکل ایسے حالات ہیں کہ یہ چیزیں پہن کر باہر نکلا جائے میں آپکو دکھا دیتی ہوں تینوں سیٹ جو آپکو اچھا لگے وُہ آپ تانیہ کو دے دیجئے گا ویسے بھی کون سا باہر جارہا ہے گھر میں ہی ہے اگر کبھی پہننا ہوا تو تانیہ سے لے لوں گی کون سے بڑی بات ہے۔۔

۔۔اُس نے شفق خاتون کو واقعی حیران کیا تھا

جیتی رہو بیٹا خوش رہو ہمیشہ سدا سہاگن رہو۔۔

اُنہوں نے نور کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔

تُم کوئی بھی اپنی مرضی کا دے دینا میں کیا پسند کروں گی اچھا میں چلتی ہوں میری نماز کا ٹائم ہورہاہے۔۔

وُہ کہہ کر چلی گئیں۔۔

نور نے ایک گہری سانس لے کر کپڑے سمیٹے مگر مسلسل ذہن میں ایک ہی بات گردش کر رہی تھی۔۔

میں بھی تو اِس گھر کی ہی بہو تھی وُہ بھی سب سے بڑی بہو یہ لاڈ میرے کیوں نہیں ہوئے۔۔

اہ میں بھی کتنی بڑی پاگل ہوں وُہ اُن کی بہن کی بیٹی ہے لاڈ تو اٹھائیں گی ہی اور میں ایک یتیم کتنا بڑا فرق ہے یہ بھی تو۔۔

اُس خود ہی اپنی سوچ پر ملامت کی اور اپنی تمام سوچوں کو جھٹک کر استری کا پلگ لگانے لگی کیونکہ اُسے سب کے کپڑے بھی تو استری کرنے تھے۔۔

بھائی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

فرح نے علی کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر بات کرنی چاہی۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔

وُہ کارڈز پر نام لکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

بھائی جو بات میں کہنے جا رہی ہوں آپ سے اُسے تحمل سے سُنیئے گا اور سمجھنے کی کوشش کیجئے گا۔۔

اُس نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔۔

کیا بات ہے بیٹا کوئی مسئلہ ہے فارس نے کچھ کہا ہے کیا تُمھیں۔۔

علی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

نہیں بھائی فارس کی کوئی بات نہیں ہے اُنہوں نے کیا کہنا ہے مجھے وُہ تو بہت اچھے ہیں اور آپ کو اور نور بھابھی کی تو بہت عزت کرتے ہیں مگر مجھے جو بات کرنی ہے وُہ آپ کے متعلق ہے۔۔

فرح رسان سے کہا۔۔

ہاں تو بولو میں سُن رہا ہوں یہ تمہید کیوں باندھ رہی ہو تُم کسی غیر سے تو بات نہیں کر رہی تُم بھائی ہوں تمہارا۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز میں کہا۔۔

بھائی آپ نے شادی کا سارا خرچہ اپنے کاندھوں پر اُٹھا لیا ہے اپنی ساری جمع پونجی آپ نے پہلے میری شادی میں لگادی پھر فارس کو جب بزنس میں نقصان

ہوا تو آپ نے اُن کی مدد کی بھلے سے وُہ اُدھار تھا اب آپ نے دانیال کی شادی کا بیڑہ اُٹھا لیا ہے پھر آپ نمرہ کے ایم بی ایس کے ایڈمشن کی فیس کریں گے اِن سب میں آپ کہاں ہیں نور بھابھی کہاں ہے کل کو آپکے بچے ہوں گے اُن کے مستقبل کا تو سوچیں میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ اپنی ذمے داریاں نہ نبھائیں مگر اپنے بارے میں کب سوچیں گے آپ آپکو پتا ہے امی نے اُس تانیہ کا شادی کا جوڑا جسے اُس نے صرف چند گھنٹوں کے لئے پہننا ہے وُہ چالیس ہزار کا لیا ہے باقی بری کا سامان برطرف۔۔

اُس نے ایک اہم اطلاع اُس تک پہنچائی۔۔

چالیس ہزار کا صرف ایک جوڑا۔۔

شاک تو اُسے بھی لگا تھا۔۔

جی چالیس ہزار کا۔۔

چلو خیر ہے کوئی نہیں شادی بھی تو ایک ہی بار ہوتی ہے اُس کی خواہش ہے تو پوری ہوجائے۔۔

وُہ دیر توقف کے بعد بولا۔۔

اگر امی کو اُس بندریا کی خواہش کا اتنا ہی احترام تھا تو یہ سب نور بھابھی کے وقت کیوں نہیں اُنہیں تو صرف پندرہ ہزار کا جوڑا پہنادیا تھا بھائی خُدا کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واسطے اتنے حاتم طائی بھی نہ بنیں کے کوئی بھی آکر آپکو چڑ جائے اپنے بارے میں سوچیں پلیز۔۔

فرح نے ملتمس ہوکر کہا۔۔

تُم یہ سب چھوڑو اپنا گھر دیکھو یہاں میں سنبھال لوں گا سب تُم یہاں کی ٹینشن مت لو میکے لڑکیاں کچھ دِن سکون کے لیے آتی ہیں تُم یہ سب سوچ کر خود کو پریشان مت کرو ہم سب ساتھ ہیں تیرا میرا کچھ نہیں سب سانجھا ہے شاباش۔۔

علی نے اُسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں آپ پر افسوس کروں یا ہمدردی کروں فخر۔۔

وہ دُکھ سے بولی۔۔

کچھ مت کرو بس بھروسہ رکھو اپنے بھائی پر اور مجھے بہت بہت اچھا لگا کہ تُم نے میرے بارے میں اتنا سوچا سچ میں ایک عجیب سے خوشی ملی کہ کسی ی تو میرے بارے سوچا آخر۔۔

آخری بات کہتے ہوئے اُس کے لہجے میں یاسیت در آئی۔۔

بھائی آپکو ایک اور بات بتانی ہے.

یار فرح ایسے رُک رُک کر مت بولا جو جو بتانا ہے ایک ہی باری میں بتادو

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے کارڈز بانٹنے بھی جانا ہے پھر۔۔

اُس نے کارڈز سمیٹتے ہوئے کہا۔۔

امی نے بھابھی سے اُن کے دو سونے کے سیٹ لیے ہیں تانیہ کو دینے کے لئے جو بھابھی کو اُن کے میکے سے اُن کی بہن اور بہنوئی نے دیا تھا۔۔

اِس بات پر وُہ بے طرح چونکا۔۔

کیا۔۔؟

اُسے قطعی یقین نہ آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ہاں۔۔

مگر نور نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا۔۔

علی کو نور پر شدید غصّہ آنے لگا۔۔

آپکو لگتا ہے وُہ یہ بات بتائیں گی وُہ بھی آپکو۔۔

فرح نے ہنس کر کہا۔۔

میں بات کروں گا امی سے یہ نور کے ساتھ زیادتی ہے۔۔

سراسر زیادتی ہے بلکل۔۔

فرح نے بھی اُس کی تائید کی۔۔

بہت شکریہ تمہارا فرح مجھے بتانے کے لیے اور نور کے بارے میں بھی سوچنے کے لئے ورنہ اِس گھر میں تو سب لوگوں نے ماسوائے ابو کے اُسے بے دام غُلام ہی سمجھ لیا ہے مگر میں ہوں ابھی امی کو اپنی بھانجی اور بہن کو خوش کرنے کے چکر میں اپنی بیوی کے ساتھ زیادتی ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔۔

اُس نے قطعیت سے کہا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نور۔۔ نور۔۔

علی نے وہی کھڑے ہوکر اُسے آواز لگائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی جلدی بولیں میری پیاز جل جائے گی۔۔

وُہ دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی اور انتہائی عجلت میں بولی۔۔

بھاڑ میں گئی تُمھاری پیاز جاؤ ابھی کے ابھی اپنے سارے وُہ سیٹ لے کر آؤ جو تُمھیں تُمھاری بہن اور بہنوئی نے دیے تھے۔۔

اُس نے تابمقدور اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی۔۔

کیوں۔۔ وُہ لکنا کر بولی۔۔

ایسے ہی دیکھنے ہیں مجھے تم جاؤ لے کر آؤ ابھی۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا تُم اتنی زور سے کیوں بول رہے ہو۔۔

سبحان صاحب کے ساتھ ساتھ نمرہ اور شفق خاتون بھی لاؤنج میں داخل ہوئیں۔۔

تُمھیں سنائی نہیں دے رہا میں کیا بول رہا ہوں۔۔

وُہ اُس کو اِنچ بھر بھی نہ ہلتا دیکھ کر غصّے سے بولا۔۔

بھائی آرام سے۔۔

فرح نے اُس کا بازو پکڑ کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آرام سے ہاں تُمھیں سنائی نہیں دے رہا نور میں کیا بھونک رہا ہوں کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہے کیا.؟

وُہ اب کی بار چلایا تو نور حقیقتاً ڈر کے پیچھے ہٹی۔۔

ہوا کیا ہے کیوں چلا رہا ہے اُس پر آواز نیچی رکھ کر بات کر۔۔

سبحان صاحب نے اُسے ڈانٹ کر کہا۔۔

ابو مجھے اِس سے بات کرنے دیں جاؤ نور لے کر آؤ۔۔

علی نے اپنی آواز ہلکی کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہوگیا ہے زیور زیور لگا رکھا ہے کب سے بعد میں دیکھ لیو پہلے کارڈ بانٹ آ

زیور کون سا کہیں بھاگے جا رہے ہیں۔۔

شفق خاتون نے بھی مداخلت کی۔۔

امی آپ کچھ نہیں بولیں گی ابھی میں آپ کی طرف بھی آتا ہوں پہلے اِس سے بات کرنے دیں۔۔تُم بہری ہوگئی ہو کیا نور سنائی نہیں دے رہا تمہیں کہ میں تمہیں کب سے کیا کہہ رہا ہوں بلکہ چھوڑو تُم فرح جاکر ہمارے کمرے سے نور کی جیولری لے کر آؤ صرف وُہ جو اسے اِس کے میکے سے ملی تھی۔۔

اُس نے اب کی بار فرح سے کہا۔۔

ٹھیک ہے بھائی میں لاتی ہوں۔۔

اُس نے علی کا بازو چھوڑا اور چلی گئی۔۔

نور چور نظروں سے شفق خاتون کی طرف دیکھنے لگی جو خود پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔۔

یہ لیجئے بھائی۔۔

فرح نے ایک جیولری بکس سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں نور تُمہیں تو تین سیٹ ملے تھے ناں باقی دو کہاں ہے؟

علی نے اپنی سرد نظریں اُس پر جمائے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ میں نے آپی کو پالش۔۔

جھوٹ مت بولو مُجھ سے نفرت ہے مجھے جھوٹے لوگوں سے۔۔

وُہ دھاڑا۔۔

علی ہوش کرو یہ طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔

سبحان صاحب نے سہمی ہوئی نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

علی میری بات سُنیں میں آپکو سب۔۔

نور بس اب تُم کچھ نہیں بولو گی مجھے بات کرنے دو اب۔۔

علی نے اُسے اپنے پیچھے کرتے ہوئے کہا اور جاکر شفق خاتون کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

امّاں میں نے کہا تھا آپ سے کہ میں اپنی ساری ذمے داریاں نبھاؤں گا تو آپکو کیا ضرورت تھی نور سے اُس کے زیورات مانگنے کی کتنی شرم کی بات ہے یہ کہ ایک بہو کو دینے کے لئے دوسری بہو سے لینا اور تانیہ کے لیے آپ نے پہلے ہی تین سیٹ بنا رکھے ہیں کپڑے لتے کسی حساب میں نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی حساب چاہیے میرے پیسے آپکے پیسے ہیں آپ جلا بھی دیں تو میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ آپکا مُجھ پر حق ہے نور پر نہیں آپ مُجھ سے مانگیں نور سے نہیں کیونکہ جو نور اُس کے میکے سے ملا وُہ صرف اُس کا ہے۔۔

علی نے مہذب انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔

شفق کیا تُم نے واقعی نور سے اُس کے زیورات لیے ہیں۔۔

سبحان صاحب کی آواز تند تھی۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں شفق۔۔

لگا دی آگ میسنی کہیں کی نہ دینے تھے تو اُسی وقت منع کردیتی اب دیکھو میرے بیٹے کو کیسے میرے سامنے لاکر کھڑا کردیا ہے جس نے آج تک مُجھ سے کسی چیز کا پلٹ کر جواب نہیں مانگا آج میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مُجھ سے بازپرس کر رہا ہے تو ہے ہی منحوس وہیں تیری ماں کے گھر پھینک کر آؤں گی تُجھے صحیح پیٹتی تھی وہ تُجھے تو ہے ہی اِسی لائق۔۔

شفق خاتون سبحان صاحب کی بات کو قطعی نظرانداز کرکے نور کو دیکھ کر زہر خنداں کہا۔۔

امی میں نے کچھ۔۔

اُس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ شفق خاتون نے آگے بڑھ کر شدید طیش کے عالم میں اُس کے گال پر ایک چانٹا رسید کرنا چاہا مگر فرح نے بیچ میں ہی اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

بند کر اپنا منہ بدذات کہیں کی نا ہنجار۔۔

امی۔۔

علی زندگی میں پہلی بار اُن پر چلایا تھا۔۔

شفق۔۔

سبحان صاحب نے اُنہیں پکڑ کر بُری طرح جھنجھوڑ ڈالا۔۔

ہوش میں تو ہو تُم یہ کیا کیاِ ہے تُم نے اپنی نفرت میں اتنی اندھی ہوگئی ہو تُم۔۔

امی آپ اتنی جاہل تو کبھی نہ تھیں کیا ہوگیا ہے آپکو۔۔

فرح نے افسوس سے کہا۔۔

نور بس اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حق دق سی اُنہیں دیکھ رہی تھی۔۔

امی مجھے آپ سے اِس حرکت کی اُمید ہرگز نہیں تھی بالکل نہیں اتنی نفرت اتنا بغض وُہ بھی اتنی بے ضرر سی لڑکی کے لئے۔۔

علی کا انداز ملامتی تھا۔۔

اور آپکی اطلاع کے لیے بتادوں علی بھائی کو زیورات والی بات میں نے بتائی تھی بھابھی نے نہیں۔۔

فرح نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بھی جا اپنے گھر وہی کی نیپڑ یہاں مرنے کی ضرورت نہیں ہے جب سے آئی ہے بھائی بھابھی ۔۔بھائی بھابھی کوئی انوکھا نہیں کر رہا یہ جو ہمدردی ہی ختم نہیں ہورہی تیری اور انہیں دیکھو بیوی کے پیچھے مرے جارہے ہیں پتا نہیں ایسی کیا انوکھی بیوی ہے اِن کی ایسی اولاد سے اچھا تو گلا گھونٹ کر مار دیتی تُجھے میں اور اسے تو اپنی بہو بناکر پچھتا رہی ہوں میں اِس سے اچھی تو وُہ زونیہ ہی ہوتی کم از کم ڈبل ڈھولکی تو نہیں تھی یہ تو بہت بڑی ڈرامے باز ہے۔۔

اُنہیں نہیں اندازہ تھا غصّے میں وہ کیا کیا کہہ رہی تھیں۔۔

میں نے آپکو ہمیشہ اپنی ماں کا درجہ دیا ہے امی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے روتے ہوئے کہا۔۔

ہٹ اِدھر سے ماں کا درجہ دیا ہے والی۔۔ ہاں میں کروں گی سب کروں گی تانیہ کے لئے میری بھانجی ہے وُہ اکلوتی بہن کی بیٹی ہے تو بولتی ہے ناں اِس کے ساتھ زیادتی کی تو سُن سب سے پہلے تو اِسی اپنے گھر کی بہو بنا کر احسان کیا ورنہ اب تک جوتیاں کھا کھا کر مر ہی چکی ہوتی وہاں اِس کی اوقات کے مطابق اسے سب دیا تھا اب اوقات سے بڑھ کر مل رہا ہے ناں تو عزت راس نہیں اِسے تانیہ تو میری بھانجی ہے اِس کا اور اُس کا کیا مقابلہ۔۔

اُنہوں نے انتہائی تضحیک آمیز انداز میں کہا۔۔

وہاں موجود ہر شخص دنگ تھا یہ دیکھ کر کہ نور کے لئے اُن کے دِل میں کتنا

زہر بھرا ہے۔۔

تُمھاری ماں پاگل ہوگئی ہے اور کچھ نہیں تُم نور کو کمرے میں لے کر جاؤ۔۔

سبحان صاحب نے نور کی طرف دیکھے بغیر کہا اُن کی ہمت ہی کہاں رہی تھی اُس کی طرف دیکھنے کی خود علی اُس سے نظریں چُرا رہا تھا۔۔

فرح۔۔

علی نے آنکھ کے اشارے سے اُسے نور کو وہاں سے لیجانے کو کہا۔۔

چلیں بھابھی کمرے میں چلیں۔۔

اُس نے نور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ میکانکی انداز میں اُس کے ساتھ چل دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

نور جاگ رہی ہو۔۔

علی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔۔

وُہ کافی دیر بعد کمرے میں آیا ہمت ہی نہیں تھی اُس کا سامنہ کرنے علی کے اندر۔۔

جی۔۔اُس نے فوراً اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔

ٹھیک ہو۔۔؟ اُسے خود بھی احساس تھا کہ اُس کا سوال احمقانہ تھا مگر وُہ بس اُس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا۔۔

اُس کا انداز نارمل تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔

کھانا کھایا آپ نے۔۔؟

اُس نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں بھوک نہیں اور ضد مت کرنا میں نہیں کھاؤں گا۔۔

علی نے اُس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے ہی ٹوک دیا۔۔

باہر چلیں کہیں کچھ دیر کے لئے سکون کے لیے بہت گھٹن ہورہی ہے مجھے آج ایسا لگ رہا ہے کہ میں کسی کے لئے واقعی کچھ نہیں ہوں یا صرف ایک مشین ہوں جسے سب نے اپنی ضرورت کے حساب سے استعمال کیا بارہ سال نور بارہ سال۔۔

وُہ رقت آمیز انداز میں بولا۔۔

علی ایک چیز مانگوں آپ سے۔۔

مانگو تُم نے بھی تو میری طرح آج تک کسی سے کچھ نہیں مانگا مُجھ سے ہی مانگو شاید تُمہاری خواہش ہی پوری کرکے مجھے سکون ملے تھوڑا۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

آپ مجھے نادیہ آپی کے گھر چھوڑ دیں۔۔

اُس نے سپاٹ انداز میں کہا علی کے لئے بہت ہی غیر متوقع تھا۔۔

کیوں ؟ میرا مطلب کیا تم بھی؟؟ نہیں میرا مطلب میں تُمہیں چھوڑ آؤں گا مگر کیا تُم تھک گئی ہو مُجھ سے کہیں پچھتا تو نہیں رہی اپنے فیصلے پر۔۔

اُسے نہیں سمجھ آرہا تھا وُہ کیا کہے۔۔

تھک تو گئی ہوں واقعی آپکے بارہ سال ہیں تو میری اب تک کی پوری زندگی کیا اب بھی نہ تھکوں کیا میں انسان نہیں ہوں۔۔

اُس نے علی کے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے کہا آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

دوسرا علی نہ بنو نور۔۔

اُس نے یہ بات دِل میں کہی۔۔

چھوڑ کر جارہی۔۔

ہرگز نہیں علی بلکل نہیں میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی نہ ہی کوئی پچھتاوا ہے نہ ہوگا بس میں یہ محسوس کرنا چاہتی ہوں کہ میں اِس دُنیا میں اکیلی نہیں ہوں میری بہن ہے ابھی میں یتیم ہوں مگر بلکل بے سہارا نہیں کہ جس کا دِل

کرے کچھ بھی سنا دے مارنے کے لیے کھڑا ہوجائے میں اِس لیے تو نہیں رہ گئی ہوں نا۔۔

تُم اکیلی نہیں ہو نور میں ہوں تمہارے پاس تمہارے ساتھ۔۔

علی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔.

جانتی ہوں آپ ہیں اور آپ ہی تو ہیں مگر اسے میری ضرورت سمجھ کر پورا کردیں۔۔

اُس نے التجا کی۔۔

ہاں ضرورت تو ہے ٹھیک ہے تُم تیار ہوجاؤ میں چھوڑ آتا ہوں تُمہیں۔۔

علی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

میری ایک بات اور مانیں گے۔۔

نور نے پُر اُمید نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کہو۔۔

آپ امی سے وُہ سیٹ واپس نہیں لیں گے مجھے کوئی شوق نہیں ہے اِن چیزوں کا ویسے بھی مادی چیزیں رشتوں میں دوری کا ہی سبب بنتی ہے اور میں یہ ہرگز نہیں چاہتی۔۔

میں تمہاری یہ بات ہرگز نہیں مان سکتا نور۔۔

پلیز یہ بات بھی مان لیں میری ایک بار دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے۔۔

اُس نے علی کا ہاتھ دبا کر کہا۔۔۔

تُم نے ہر بار مجھے حیران ہی کیا ہے تُم کیا ہو آخر ؟۔۔

بات مکمل کرکے اُس نے گہری سانس لی۔۔

نور دِل سے مسکرا دی۔۔

واپس کتنے دِن بعد آؤ گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنے دِن بعد کیا کل شام میں آفس سے آتے وقت لینے آجائے گا گھر میں ہزار کام ہیں شادی والا گھر ہے آخر کو۔۔

نور نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔

اتنی جلدی مسلط ہوجاؤ گی پھر تُم کم از کم ہفتہ تو رہو مجھے بھی سکون رہے گا۔۔

اُس نے شرارت سے کہا۔۔

آہاں ہو ہی نہ جائے یہ خواہش پوری آپکی سیدھی شرافت سے کل لینے آجائے گا ۔۔

اُس نے حکم صادر کیا۔۔

اچھا جی جو حکم۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔

اُس نے باہر جاتی نور سے پوچھا۔۔

امی سے اجازت لینے۔۔

اُس نے سادہ انداز میں کہا۔۔

مگر جب مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو امی سے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔۔

بڑی وُہ ہیں آپ نہیں علی اِس لیے اُن سے پوچھنا ضروری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے متانت سے جواب دیا اور چلی گئی۔۔

اِس کا کوئی حال نہیں۔۔

وُہ سر جھٹک کر کپڑے بدلنے چلا گیا۔۔

بھائی آپ اپنے اور بھابھی کے بارے میں بھی سوچیں پلیز۔۔

وُہ کروٹیں بدلتے بدلتے تھک گیا تھا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھا اتنا کچھ جو ہوگیا تھا ایک ہی دِن میں اور پھر فرح کی وُہ باتیں جنہیں اُس وقت اُس نے

سنجیدگی سے نہیں کیا مگر اُسی دن ہونے والے دوسرے واقعے کے باعث اب وُہ سوچ رہا تھا۔۔

اُس کے اندر بہت سی باتیں تھیں جو وُہ کہنا چاہتا تھا اپنا دل ہلکا کرنا چاہتا تھا نور کے ساتھ اُسے واقعی آج اُس کی بہت ضرورت تھی مگر اُس نے یہ بات اُس پر آشکار نہیں ہونے دی کیونکہ وہ خود غرض نہیں تھا اُس کی یہی خواہش تھی کہ وہ مطمئن رہے اور اگر وُہ کچھ وقت کے لیے یہاں سے جاکر خوش تھی تو علی نے وسیع القلبی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔

کوئی انوکھا نہیں کر رہا یہ جو تیری ہمدردی ہی ختم نہیں ہورہی اِس سے۔۔ ایسی اولاد سے اچھا تو گلا گھونٹ کر مار دیتی تجھے۔۔

شفق خاتون کی ان باتوں نے اُسے توڑ دیا تھا بُری طرح وُہ ہمیشہ سے ایک ایسا بچہ رہا تھا جسے نظرانداز ہی کیا گیا جس پر سولہ سال کی عمر نے میں ہی ساری ذمے داریاں ڈال دی گئی تھیں اُسے آج بھی یاد تھا جب اُس کے ابو اُسے گلے کے کونے پر بنی پرچون کی دُکان پر روز کی دو سو روپے دیہاڑی پر چھوڑ آئے تھے وُہ اُس وقت بہت چھوٹا تو نہیں تھا مگر بہت بڑا بھی نہیں تھا یوں پچھلی زندگی بھی اُس کی کچھ خوشگوار نہ تھی اور اُس دِن کے بعد سے علی سبحان حقیقتاً ایک کام کرنے کی مشین بن کر رہ گیا اُسے جہاں کوئی اچھا کام ملتا وُہ کرتا ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھی ٹھیک دو سال بعد زونیہ آئی اُس

کی زندگی میں سبز آنکھوں والی گڑیا جیسی بلکل اُس نے بھی خواب دیکھا تھا پھر زونیہ سے شادی کا مگر وہ وہاں بھی بدقسمت ہی رہا۔۔

کچی عُمر کے خواب جب پکی عُمر میں آکر ٹوٹتے ہیں تو اُن کی اذیت نرالی اور منفرد ہوتی ہے جان کنی جیسی ۔۔صحرا میں ننگے پیر چلنے سی,برف کی سل پر برہنہ لیٹے ہونے سی کیونکہ یہ آپکو جلاتی بھی ہی اور احساسات کو جماتی بھی ہے مگر وُہ اُن سب سے بھی اُبھر آیا معاون نور ثابت ہوئی جس سے اُسے محبت نہ تھی مگر عزت ۔۔احترام اور دوستی کا ایک انوکھا رشتہ تھا اُس کے ساتھ۔۔

کبھی خواہش نہیں جاگی تھی اُس کے اندر کہ اپنا آپ کسی کے سامنے کھول کر رکھے مگر آج شدید خواہش تھی نور سے سب کہہ دینے کی مگر ابھی وقت تھا ابھی کچھ وقت اور تھا چند آزمائشیں باقی تھیں۔۔.

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

نور کوئی بات ہوئے ہے کیا علی بھائی بھی چُپ چُپ سے تھے تُم بھی چُپ چُپ ہو اور اِس طرح اچانک تُم یہاں ۔۔

کیا میں نہیں آسکتی۔۔؟

اُس نے فوراً سوال کیا۔۔

میں نے ایسا کب کہا بیٹا تمہارا میکہ ہے جب دِل چاہے آؤ کوئی تُمہیں کچھ نہیں کہے گا میں تو بس فالتو میں ہی پریشان ہوگئی تھی خیر چھوڑو اِن باتوں کو

یہ بتاؤ شادی کی تیاریاں کیسی چل رہی ہیں اب تو تُمھیں تھوڑا آرام مل جائے گا دیورانی جو آ رہی ہے۔۔

نادیہ نے اُسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔۔

۔۔ آپی ایک بات پوچھوں

نور نے اُس کی گود میں سر رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہاں پوچھو تُمھیں کب سے اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی مُجھ سے۔۔

اُس نے نور کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔

جن کے ماں باپ نہیں ہوتے اُنہیں کیوں کوئی اِنسان نہیں سمجھتا یہ کیوں نہیں سوچتے لوگ کہ اُس کے سینے میں بھی دِل ہے اُسے بھی اچھا لگتا ہے بُرا لگتا ہے وہ اُداس ہوتا خوش ہوتے ہیں اگر ماں باپ دُنیا سے چلے جائیں تو کیا اُن کے پیچھے رہ جانے والے اُن کی بچوں کی زندگیوں ہر جگہ صرف رُلنا لکھا ہوتا ہے کوئی کیوں اُنہیں محبت نہیں دیتا مانا کہ ماں کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا مگر شفقت تو دکھائی جاسکتی ہے ناں۔۔

اُس کا کرلا رہا تھا آج شفق خاتون کا رویہ دیکھ کر۔۔

کیا بات ہوئی ہے نور تُم مجھے ڈرا رہی ہو بتاؤ ناں میری جان۔۔

نادیہ نے محبت سے پوچھا۔۔

امی ابو کی بہت یاد آرہی ہے آج بہت اور اُن کی کمی بھی بہت محسوس ہورہے ہے آپی بہت۔۔

وُہ سارے باندھ توڑتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔

ایسے نہیں کرتے میری جان ایسے نہیں کرتے۔۔

نادیہ کے لئے اُس کو سنبھالنا مشکل ہورہا تھا بہت وُہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔

کیا ہوا ہے تُم مجھے دہلا رہی ہو نور کیا بات ہوئی ہے۔۔

نادیہ خود بھی روتے ہوئے بولی۔۔

آپی میری امی میری امی کو بلا دیں میں اُنہیں دیکھنا چاہتی ہوں مجھے محسوس کرنی ہے ماں کی شفقت کیا ہوتی ہے میں نے صرف اُنہیں تصویروں میں دیکھا ہے میں کیوں اتنی بد قسمت ہوں ہر معاملے میں کہیں سے لے آئیں کہیں سے لے آئیں میری امی کی آپی لے آئیں۔۔

اُس نے بچوں کی طرح بلکتے ہوئے کہا۔۔

نور بس کرو بس کرو میرا دِل پھٹ جائے گا نور زبیر دیکھیں کیا ہوگیا ہے اِسے زبیر۔۔

نادیہ نے اُسے سختی سے خود سے لگائے زور زور سے آوازیں لگانا شروع

کردی۔۔

مجھے رونے دیں آج مجھے آج اپنی ماں کو رونے دیں۔۔

اُس کی ہچکیاں بندھنے لگی تھیں۔۔

نور کیا ہوا ہے بیٹا نور۔۔

زبیر نے جب اُس کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوگیا۔۔

دیکھیں کیسی باتیں کر رہی ہے مُجھ سے نہیں برداشت ہورہا زبیر سمجھائیں اسے۔۔

نادیہ نے اُس کی پیٹھ پر پھیرتے ہوئے کہا۔۔

میں علی کو فون کرتا ہوں پوچھوں اُس سے کیا کیا ہے اُس نے میری بہن کے ساتھ جو وُہ یوں رو رہی ہےاور اگر اُس نے کچھ کیا ہوگا تو میں اُسے چھوڑوں گا نہیں۔۔

زبیر نے جلدی سے موبائل نکالا اور علی کو کال لگانے لگا مگر اُس کا نمبر بند تھا۔۔

یا اللہ کیا کیا اُنہوں نے اِس بچی کے ساتھ نمبر بھی بند جارہا ہے اُس کا نور خُدا کے واسطے کچھ تو بولو بچے۔۔

زبیر نے تڑپ کر پوچھا۔۔

مگر اُس کی ہچکیاں ہی نہیں رُک رہی تھیں کیا جواب دیتی۔۔

میں پانی لے کر آتا ہوں۔۔

وُہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور کچھ ہی لمحوں بعد گلاس لیے کمرے میں آیا۔۔

شاباش پانی پیو بیٹا۔۔

نادیہ نے گلاس اُس کے منہ سے لگاتے ہوئے کہا جسے اُس نے ہچکیوں کے ساتھ پیا۔۔

زبیر آپ اُن کے گھر جائیں اور خبر لے کر آئیں کیا کیا ہے اُنہوں نے میری بہن کے ساتھ وُہ لوگ کیا سمجھتے ہیں اِس کا کوئی ولی وارث نہیں ہے۔۔

ہاں میں جاتا ہوں۔۔

زبیر نے جلدی سے کھڑے ہوکر کہا نور جب تک کچھ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔

نہیں بھائی۔۔

ہچکیوں کے درمیان اٹکتے اٹکتے کہا گیا۔۔

تو پھر بتاؤ ہمیں کیا بات ہوئی ہے تُم رو کیوں رہی ہو اتنی بری طرح سچ سچ بتانا نور اگر میں نے تمہاری کسی بات میں بھی ذرا سا جھوٹ پکڑ لیا ناں تو میں

تمہاری ایک بات نہیں سنوں گا اور اگلی بات علی سے ہوگی پھر۔۔

وہ بے لچک انداز میں بولا۔۔

میں آپکو سب بتاؤں گی بس مُجھ سے ایک وعدہ کریں آپ علی سے اِس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے کیونکہ اُن کی کوئی غلطی نہیں ہے اور میں بھی اتنی بیوقوف ہوں بلا فضول میں آپ دونوں کو بھی پریشان کردیا۔۔

اُس نے خود کو ملامت کے۔۔

بیوقوفی نہیں اچھا کیا اور مجھے بہت اچھا لگا کہ تُم نے ایسا کیا ہمیں اپنا سمجھا ہم پر یہ مان دِکھایا۔۔

زبیر نے برجستہ جواب دیا۔۔

اب شاباش بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

نادیہ نے اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔۔

نور نے آج ہوا پورا واقعہ اُنہیں بتا دیا جسے سن کر دونوں کے چہروں پر ناگواری کے وُہ شدید تاثرات تھے کہ نور کو ڈر لگنے لگا۔۔

اتنے ہلکے لوگ اتنے ہلکے اتنی سطحی آج مجھے افسوس ہورہاہے کہ ایک بھائی ہونے کے ناطے میں نے اُس وقت تُم پر سختی کیوں نہیں کی جب تُم یہ حماقت کر رہی تھی ذیشان ایک بہت اچھا لڑکا تھا تمہیں پھولوں کی طرح رکھتا بِلکُل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ تُم اُسی لیے ہو بہت بڑی غلطی ہوگئی مُجھ سے۔۔

زبیر نے متاسفانہ انداز میں کہا۔۔

علی ایسے نہیں ہیں بھائی وُہ بہت اچھے ہیں وہ میرا ساتھ دیتے ہیں۔۔

وُہ فوراً بولی۔۔

جو محبت صرف کمرے کی چار دیواری تک محدود ہو وہ صرف ضرورت ہے نور اِس رشتے کو عزت کی ضرورت ہے یہ کافی نہیں کہ وُہ صرف اکیلے میں تُم سے وعدے وعید کرے بلکہ سب کے سامنے تمہارے لیے کھڑا بھی ہو جائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ نے گہری لے کر کہا۔۔

تو وہ کرتے ہیں میرے لیے۔۔

بلا توقف کہا گیا۔۔

تو پھر یہ آنسو کیوں بچے۔۔؟

زبیر نے رسان سے پوچھا۔۔.

بس ایسے ہی آج نجانے کیوں دِل بھر آیا گزری جتنی عمر نہ روئی آج پھوٹ پھوٹ کر رونے کا دِل کر رہا ہے دِل کر رہا ہے کوئی احساس دلائے کے چاہے جیسے بھی حالات ہو چاہے کچھ بھی ہوجائے وہ میرے ساتھ ہے میں راہگزر پڑی

ہوئی کوئی ناکارہ چیز نہیں جس کے پیٹ پر کوئی بھی راہی ٹھوکر مارتا آگے بڑھ جائے وُہ احساس جو آپکو اندر سے مضبوط بنائے کہ ہاں میرا تُم سے ناطہ اٹوٹ ہے اُسے نہ تو جڑنے کے لیے تین لفظوں کی ضرورت ہے نہ ٹوٹنے کے لیے۔۔

اُس نے موتی بھری آنکھوں سے نادیہ کو دیکھا تو اُس کا دِل تڑپ اُٹھا۔۔

میرا تُم سے وہ رشتہ ہے میری جان میں تمہیں یقین دلاتی ہوں زندگی کے ہر موڑ پر میں تمہیں تمہارے ساتھ کھڑی ملوں گی چاہے کچھ بھی ہوجائے کیسے بھی حالات ہو میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی ابو سے کیا وعدہ نبھاؤں گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ نے اُسے سینے سے لگا کر مضبوط لہجے میں کہا۔۔

تُم آج نور کے ساتھ ہی سوجاؤ اِسے واقعی ضرورت ہے تمہاری اور ہاں نور صرف تمہاری آپی نہیں میں بھی تمہیں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا ملوں گا۔۔

زبیر نے اُس کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے کہا۔۔

اور ہاں علی سے تو میں بات کروں گا۔۔

بھائی پلیز۔۔

نور نے سہم کر کچھ کہنا چاہا۔۔

تُم بے فکر رہو ایسی کوئی بات نہیں کروں گا جس سے تُم دونوں کے رشتے میں کسی بھی قسم کے کھٹاس آئے بس اُس کے یہ اُس کے گھروالوں کے ذہن میں کہیں بھی یہ خیال ہے کہ تُم اُن کے رحم و کرم پر ہو تو یہ بات غلط ثابت کرنی ہے تمہارے اپنے لوگ موجود ہیں تمہارے ساتھ یہ بات یاد کروانی ہے اُسے تاکہ آئندہ کے لیے احتیاط کرے اور کروائے بھی۔۔تمہیں مُجھ پر بھروسہ تو ہے ناں؟؟

آخری بار کہہ کر اُس نے پُر اُمید نظروں سے نور کو دیکھا۔۔

آپ پر پورا بھروسہ ہے مجھے بھائی آپ وہی کریں گے جو میرے لیے بہتر ہوگا اِس لیے اب مجھے کسی بات کی فکر نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے متشکر انداز میں کہا۔۔

خوش رہو۔۔

وُہ سر پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا۔۔

آج ہم دونوں بہنیں خوب باتیں کریں گے۔۔

نادیہ نے اُس کا گال تھپک کر کہا۔۔

آپی یہ لفظ یتیم کتنا عجیب وغریب ہے۔اس لفظ کو سنتے ہی دل میں احساس محبت جنم لیتا ہے۔یتیم بچے یا بچی کے لیے ہمارے دل میں محبت اور پیار میں

اضافہ ہو جاتا ہے۔اللہ کرے کوئی یتیم نہ ہو۔اس کے ماں باپ سلامت رہیں۔

یقیناً یہ محبتوں کے زیادہ مستحق ہیں۔اللہ نے تو حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔اولاد سے محبت فطری چیز ہے۔

ہر شخص اپنی اولاد سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔وہ چھوٹے بچے کو چومتا ہے۔۔ گلے سے لگاتا ہے۔اس کی پرورش کرنے اور اس کو زندگی کی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے صبح و شام محنت کرتا ہے۔گھر آتا ہے تو سیدھا بچوں کے پاس جاتا ہے۔وہ بھی بھاگتے ہوئے آتے ہیں۔۔ اپنے بابا کی ٹانگوں کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔باپ بے اختیار بوسے دینے لگ جاتا ہے۔بچے توتلی زبان میں والد کو باتیں سناتے ہیں۔کبھی شکایت لگاتے ہیں۔والد بچوں کی باتیں سن کر بے اختیار مسکراتا ہے۔خوش ہوتا ہے۔اسی کا نام زندگی ہے۔آپکو یاد ہے ہم تینوں بھی تو ایسا ہی کرتے تھے جیسے ہی ابو گھر میں داخل ہوئے نہیں صبا آپی اُن کے ایک کندھے پر جھول رہی ہوتی تھیں میں اُن کی گود میں اور آپ ابو کے ارد گرد گھومتی رہتی تھیں رات جب تک وہ سو نہیں جاتے تھے میں اُنہیں بتاتی تھی کہ اسکول میں آج یہ سکھایا وُہ سکھایا تو وہ بس مسکراتے ہوئے مجھے دیکھتے چلے جاتے تھے کبھی ہنس دیتے تھے کبھی پیار کرتے تھے کبھی ٹیسٹ میں اچھے نمبر آنے پر گھمانے لے جاتے تھے۔۔

نور کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے تو خشک آنکھیں نادیہ کی بھی نہ

تھی۔۔

میں ابو سے گڑیا کا گھر منگواتی تھی اور پھر دو دن میں توڑ کر الزام تمہارے یا صبا کے سر ڈال کر پھر معصوم سی شکل لے کر اُن کے سامنے آجاتی اور وُہ اگلے دن مجھے دوسرا لادیتے تھے۔۔

اور آپ اُسے بھی ہفتہ بھی میں ٹھکانے لگا دیتی تھیں۔۔

نور نے ہنس کر کہا۔۔

ہاں اور پھر کبھی تو امی پر اِلزام۔۔

اُس نے قہقہ لگایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دِن واپس نہیں آسکتے اب میرا بہت دِل چاہتا ہے کے ابو کے گلے لگا کر ہی سوجاؤں جیسے بچپن میں وُہ مجھے گود میں اٹھائے ٹہلتے رہتے تھے اور میں سوجاتی تھی۔۔

یاسیت سے کہا گیا۔۔

ماں کی گود میں سر رکھنے کا کیا سکون ہوتا ہے میں تو اِس سے نابلد ہوں ہمیشہ سے ماں کاشیریں لفظ اپنی تکوین و تجسیم کے دامن میں اقوام عالم کے بیکراں معانی و تفاہم سمیٹتے ہوئے ہیں یہ کہنا بے جا نہیں کہ ماں اہل زمیں کیلئے رب کریم کا تحفہ ہے۔یہ درد مندی کا گرانقدر نسخۂ کیمیا اور نامیدی کے

اندھیروں میں روشن چراغ ہے۔ماں کی ممتا جہان احساسات کا لطیف ترین جذبہ ہے۔ماں جیسی بھی ہو اس کی چھاؤں اولاد کیلیئے گھنا سایہ اور سرمایہ ہے۔

نور نے کئی آنسو اپنے اندر اُتارے۔۔

خاموشی سمیٹے کئی منٹ یونہی گزر گئی اُن دونوں میں سے کوئی کچھ نہیں بولا۔۔

بس میری جان اتنا مت سوچوں صرف اذیت ہوگی اللہ کی رضا میں راضی رہو۔۔

نادیہ نے اُس کا سر تھپکتے ہوئے کہا نور سوچکی تھی۔۔

اللہ تمہیں ہر وہ خوشی دے جس کی تُم حقدار ہو۔۔

اُس نے نور کی پیشانی چومتے ہوئے کہا اور احتیاط سے اُس کے سر کے نیچے تکیہ رکھ دیا۔۔

آیئے بیٹھئے ناں علی بھائی میں نور کو اُٹھا دیتی ہوں۔

نادیہ نے ڈرائینگ روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

نور سو رہی ہے۔۔

اُس کے لہجے میں شدید حیرت در آئی تھی۔۔

جی رات بھر ہم لوگ باتیں کرتے رہے صبح فجر کے بعد سوئے مجھے تو اُٹھنا پڑا کیونکہ زبیر کو آفس جانا تھا تو ناشتہ وغیرہ بنانے کے لئے وُہ صبح تقریباً گیارہ بجے اُٹھی میرے منع کرنے کے باوجود گھر کا کام کروایا میرے ساتھ اور دوپہر کا کھانا کھا کر پھر سوگئی۔۔۔

نادیہ نے متانت سے کہا۔۔

بہت حیرت کی بات ہے میرے لیےتو یہ کیونکہ میں نے تو شادی کے بعد سے آج تک کبھی بھی نور کو دوپہر میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی وُہ دوپہر کا کھانا کھاتی ہے۔۔

وُہ واقعی حیران تھا۔۔

میکے میں ہر لڑکی کو ایسی ہی میٹھی نیند آتی ہے کچھ وقت کے سُسرال کی فکر سے آزاد وُہ اپنا وقت جیتی ہے۔۔

نادیہ نے مُسکرا کر کہا۔۔۔

واقعی یہ بات سُنی تھی مگر آج دیکھ بھی لیا۔۔

علی نے اُس کی بات کی تائید کی۔۔۔

زُبیر آئے ہوں گے۔

ڈور بیل کی آواز سُن کر نادیہ نے کہا اور دروازہ کھولنے کے لئے اُٹھ کھڑی

ہوئی۔۔

اسلام علیکم۔۔

وعلیکم اسلام یہ پکڑو سامان سارا نور کیا کر رہی ہے؟

اُس نے ہاتھ میں پکڑے کئی شاپرز نادیہ کو پکڑاتے ہوئے کہا اور نیچے بیٹھ کر اپنے جوتے اُتارنے لگا۔۔

علی بھائی آئے ہوئے ہیں نور کو لینے۔۔

کیوں یہ کیوں آیا ہے اتنی جلدی۔۔

زبیر نے ناگواری سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہستہ بولیں زبیر وہ سُن لیں گے۔۔

نادیہ نے اُسے سرزنش کی۔۔

سُنتا ہے تو سُن لے ویسے بھی جو حال اِس کے گھر والوں نے اُس کا کیا ہےاُس کے بعد تُم کم از کم مُجھ سے تو یہ اُمید ہرگز نہیں رکھنا کے میرا رویہ اُس کے ساتھ برادرانہ ہوگا۔

زبیر نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔۔

نور نے کیا کہا تھا علی بھائی اُس کا بہت ساتھ دیتے ہیں اِسی بات کا مان رکھ

لیں نور کی ہی خاطر پلیز۔۔

نادیہ نے خواستگاری سے بولی۔۔

لڑکی کا معاملہ ہے جذباتی ہوکر بات بگڑ سکتی ہے۔۔

بھئی میں کسی ایسی چیز کو نہیں مانتا اُس کی دو روٹیاں مُجھ پر بھاری نہیں ہے جو سب جانتے ہوئے بھی اُسے ذلیل ہونے دوں۔۔

وُہ کسی طور سمجھنے پر آمادہ نہیں تھا۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ کل تو ٹھیک ہوگئے تھے اب لڑائی کس گھر میں نہیں ہوتی جہاں چار برتن ہونگے تو وُہ تو بجیں گے ہی اِس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم رشتے ختم کرلیں پلیز آپ چل کر بیٹھیں اُن کے ساتھ میں چائے لاتی ہوں۔۔۔

نادیہ بہت آہستہ بات کر رہی تھی مبادا علی نہ سُن لے مگر ڈرئینگ روم مین گیٹ سے بالکل ساتھ تھا آواز صاف جارہی تھی اُس تک مگر علی کو بُرا نہیں لگا البتہ نور کے لیے فکر اچھی لگی۔۔

اسلام علیکم کیسے ہو علی۔۔

زبیر نے اندر داخل ہوکر نارمل سے انداز میں سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام تُم کیسے ہو۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے شرمندہ شرمندہ سے انداز میں کہا۔۔۔

اور سُناؤ کیسے آنا ہوا۔۔؟

زبیر کا انداز تفشیشانہ۔۔۔

نور کو لینے۔۔

یار اتنی بھی کیا جلدی ہے ایک دِن بھی نہیں ہوا اور تُم لینے آگئے میرا مطلب یہ کہ کچھ دِن رُکنے دو اُسے شادی کے بعد پہلی بار آئی ہے۔۔

نادیہ کی کسی بات کا اُس پر کوئی اثر نہیں اُس کے لہجے میں تندی در ہی آئی۔۔

نہیں میں نے تو نور سے کہا بھی تھا بھلے سے ہفتہ رُک جاؤ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

اُس نے اپنا انداز نرم ہی رکھا۔۔

ایک ہفتہ کیوں بھئی۔

زبیر نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

میرا مطلب سُکون سے کچھ دِن گزار لے یہاں۔۔

اُسے نہیں سمجھ آرہا تھا کیا بولے کیا نہ بولے کیونکہ وہ تو ہر بات پر اُسے

گھوری سے نواز رہا تھا۔۔

جان چھڑانا چاہ رہے ہو اُس سے۔۔

زبیر کا سوال بالکل غیر متوقع تھا وُہ گڑبڑا گیا۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو یار۔

علی نے سنبھل کر کہا۔۔

دیکھو علی میں زیادہ گُھما پھرا کر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں میں نے نور کو صرف بہن کہا نہیں بلکہ وُہ میری بہن ہے بھی یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ وُہ اکیلی نہیں ہے اور نا یہ سمجھنے کی غلطی کرنا کہ اُس کا کوئی نہیں جو تُم سے کھڑے ہوکر اُس کے ساتھ کی جانے والی زیادتی کا حساب نہیں لے گا۔۔

زبیر کوئی بات ہوئی ہے کیا نور نے کچھ کہا کیا مُجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے صاف بات کرو یار۔۔

علی نے اُلجھ کر کہا۔

نہیں وُہ بچی کیا کہے گی یہ میں کہہ رہا ہوں بحیثیت ایک بھائی ہونے کا ناطے ایسے ہی بس خیال آیا تُمہیں یہ بات بھی باور کروا دوں تاکہ آئندہ کے لیے بات دھیان میں رہے تُمھارے ورنہ یہ باتیں اگلی بار تمہارے گھر کے بڑوں سے ہوگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تُمہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔

علی نے مستحکم انداز میں جواب دیا۔۔

میں اُمید بھی یہی کرتا ہوں تُم سے کہ کبھی وُہ وقت نہیں آنے دو گے تُم جب مجھے پچھتاوا ہو کہ کیوں میں نے نور کی بات مانی اور ہاں ایک اور بات یہ بات جو بھی ہمارے بیچ ہوئی اِسے یہی تک رکھنا نور سے اِس بارے میں کسی قسم کی بازگشت کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے ورنہ تُم نے ابھی تک مجھے جانا نہیں ہے بس میں نے تُمہیں کچھ سمجھانا تھا عقلمند ہو تُم تو سمجھ گئے ہو گے ورنہ ایک تلخ اور صاف بات یہ بھی ہے کہ میری بہن مُجھ پر بوجھ نہیں ہے۔۔لو علی یار تُمہاری چائے بھی آگئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے نادیہ کو آتا دیکھ کر فوراً اپنا انداز بدل کر دوستانہ کیا۔۔

جبکہ علی اِس کھُلم کھلا دی گئی دھمکی پر متحیر سا اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔

کیا ہوا علی بھائی آپ ایسے ہونق سے کیوں بیٹھے ہیں۔۔

نادیہ چائے کی پیالی اُسے دیتے ہوئے تشویش سے بولی۔۔

ارے ابھی تو ٹھیک تھا تُمہیں دیکھ کر چُپ ہوگیا ڈر گیا ہمارا جوان۔۔

وُہ شرارت سے بولا۔۔

کیوں علی ایسا ہی ہے ناں ؟

اُس نے علی کی حالت سے حظ لیا۔۔

ہاں۔۔وُہ فوراً سنبھل کر بولا۔۔

کیا علی بھائی آپ بھی اِن کی ہاں میں ہاں مِلا رہے ہیں اِنہیں تو عادت ہے مخول کرنے کی آپ یہ ربڑی کھائیں۔۔

مگر ہر بات مذاق نہیں ہوتی کیوں علی؟۔۔

اُس نے دوبارہ اُسے مخاطب کیا۔۔

نادیہ نور کو بلا دو مجھے اُسے گھر چھوڑ کر کیٹرنگ والے کے پاس بھی جانا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اب زبیر کی تیز نظروں کے حصار میں مزید نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔

کیوں اُٹھا دو سو رہی ہے تو سونے دو ویسے بھی وہاں کہاں ٹائم ملے گا اُسے۔۔

ایک اور طنز کا تیر پھینکا گیا۔۔

اچھا تو میں رات میں ٹیوشنز سے چھٹی پر اُسے لے لوں گا ابھی چلتا ہوں۔۔

اُس نے جلدی سے کھڑے ہوکر کہا۔۔

آنے سے پہلے کال ضرور کر لینا ہوسکتا ہے نور مزید رُکنا چاہے پھر یہاں آکر ذلیل ہوگے میرا مطلب خوار ہو گے۔۔

زبیر نے تاک کر حملہ کیا جس پر وہ محض جل بھن کر رہ گیا۔۔

آپی آپکا فون بج رہا ہے۔۔

نور جو سمجھ رہی تھی گھر میں کوئی نہیں ہے بغیر دوپٹے کے ہی کامن میں کھڑی ہوکر بولی بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں بوجھل تھیں غالباً ابھی ابھی اُٹھی تھی اور یقیناً فون کی ہی آواز پر کیونکہ چہرے پر بیزاری واضح تھی۔۔

زبیر نے فوراً اپنی نظریں دوسری طرف کر لیں جبکہ علی اُس لاابالی سی نور کو دیکھتا رہ گیا۔۔

نور۔۔

نادیہ نے ذرا زور سے کہا تو اُس نے اپنی آنکھیں پوری کھولیں تو کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی۔۔

میں آتا ہوں۔۔

زبیر نے سائڈ سے نکلتے ہوئے کہا مگر جاتے جاتے صوفے پر پڑی چادر اُٹھا کر نادیہ کو دے گیا۔۔

آپ کب آئے۔۔؟

اُس نے نادیہ کے ہاتھ سے چادر لے کر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹی۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے تم چل رہی ہو یا رُکنے کا ارادہ ہے .

اُس نے متانت سے پوچھا۔۔

میں بس کپڑے بدل کر آتی ہوں۔۔

اُس نے جلدی سے کہا اور چلی گئی۔۔

آپ بیٹھیں میں ذرا اِن کی خبر لے کر آؤں۔۔

نادیہ نے شرارت سے کہا۔۔

اچھا سے لینا۔۔

.وُہ پہلے ہی زبیر پر تپا ہوا تھا سو برجستگی سے بولا۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد نور تیار ہوکر اُس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

صرف ایک ہی دِن کے لئے آئی ہو اگر تمہارے سگے بھائی کا گھر ہوتا تو زیادہ رُکتی یا تمہارے شوہر کو کوئی مسئلہ ہے یہاں چھوڑنے میں۔۔

اُسے نور کا اتنا جلدی جانا ذرا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

ایسا کیوں سوچ رہے آپ رشتے خون کے محتاج ہرگز نہیں یہ تو احساس اور عزت سے بنتے ہیں ناں تو یہ سگے پرائے کی بات آئندہ مت کیجئے گا آپ میرے لیے یہ گھر میری بہن سے زیادہ بھائی کا گھر ہے میں آؤں گی فرصت سے بس شادی کے کام نپٹ جائیں پھر کچھ ہی مہینے ہیں میں پھوپھو اور خالہ بھی بن جاؤں گی تو لمبا ہی ڈیرا ڈالوں گی۔۔

نور نے ہموار لہجے میں کہتے ہوئے نادیہ کو دیکھ کر آنکھ دبائی جس پر وُہ جھینپ گئی۔۔

اور جہاں تک تُم نے میرا ذکر کیا ہے زبیر تو اپنے حصے کا جواب میں خود دوں گا ہاں یہ سچ ہے کہ تُم نور کے سگے بھائی نہیں ہو مگر میں اِنسان کی پرکھ رکھتا ہوں تو میری طرف سے نور کو یہاں آنے یا رہنے کے لئے کبھی کسی پابندی کا سامنہ نہیں کرنا پڑے گا اور آج کے بعد تو بلکل بھی نہیں۔۔

اُس نے زبیر کو یقین دہانی کروائی۔۔

کوئی بھی بات بری لگی ہو تو معاف کرنا مگر بات یاد رکھنا۔۔

اُس نے علی سے گلے ملتے ہوئے دوبارہ سرزنش کی۔۔

ضرور۔۔

وُہ چبا کر بولا۔۔

اللہ حافظ بھائی۔۔

اُس نے زبیر کے آگے سر جھکا کر کہا جس پر اُس نے شفقت سے ہاتھ رکھ دیا۔۔

اللہ کی امان میں۔۔

اُس نے ملائمت سے کہا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آپکا کیوں منہ بنا ہوا ہے۔۔؟

اُس نے مسلسل چُپ چاپ بائک چلا رہے علی سے کہا۔۔

.کس نے کہا منہ بنا ہوا ہے کہو تو گردن کو پیچھے گھما کر دکھا دوں

جواب میں اُس کی شوخ آواز نے نور کو ہمت دی۔۔

ویسے ناں میں بڑا خوش تھا میرا کوئی سالہ نہیں ورنہ اُن کے ہزار نخرے ہوتے مگر نہیں میرا بھی سالہ ہے اور وُہ واقعی سالہ ہے۔۔

اُس نے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔

کیوں خوش تھے بھئی زبیر بھائی ہے ناں آپکے سالے۔۔

اُس بات سمجھ نہ آئی۔۔

ہاں وہ ہی تو سالہ۔۔ ہے۔۔

انداز مزید تپا ہوا تھا۔۔

آپکی کوئی بات ہوئی بھائی سے۔۔

وُہ بالآخر کسی نتیجے پر پہنچ کر بولی۔۔

نہیں ایسے ہی بول رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر کی علانیہ دی گئی دھمکی اُسے یاد تھی۔۔

بھائی بھگو بھگو کر مارتا ہے اور بہن اللہ میاں کی گائے کہاں پھنس گیا تو علی کنوارہ ہی ٹھیک تھا۔۔

وُہ بڑبڑایا۔۔

کچھ کہا کیا آپ نے۔۔؟

نہیں میں نے کیا کہنا ہے مار تھوڑی کھانے سالے سے اور تُم چُپ کرکے بیٹھو بائک چلانے دو دھیان سے کچھ ہو گیا تو تمہارا بھائی میرے سر ہوگا۔۔

اُس نے نور کو گھرکا جس پر اُس نے علی کی پیٹھ پر غصے سے ہلکا سا ہاتھ مارا اور چپکی ہوکر بیٹھ گئی۔۔

چند دِن بعد۔۔

علی کہاں رہ گیا ہے یہ ہزار کام پڑیں ہیں پرسوں مہندی ہے اور اِس نے ابھی تک مینو ہی فائنل نہیں کرکے دیا۔۔

شفق خاتون نے بے چینی سے کہا۔۔

کام سے ہی گیا ہے شفق کیٹرنگ والے کے پاس ہی اور پھر دونوں طرف کا وُہ ہی دیکھ رہا ہے بشیر نے اپنی طرف کی کیٹرنگ کی ذمے داری اُس پر ڈال دی

۔۔ ہے کہ تمھارا جاننے والا اچھا بناتا

۔۔ سبحان صاحب نے خفیف سے ناراضگی کا اظہار کیا

ہاں تو کیا ہوگیا گھر کا ہی کام ہے وُہ ہی کرے گا ناں شعیب کو کیا پتا اتنا چھوٹا ہے ابھی وُہ۔۔

وُہ بُرا مان کر بولیں۔۔

چھوٹا تُم بائیس سال کے جوان پٹھے کو چھوٹا کہہ رہی ہو بی بی جاکر عینک کیا نمبر چیک کرواؤ اپنی۔۔

سبحان صاحب نے باقاعدہ ہنس کر کہا۔۔

علی سے تو چھوٹا ہی ہے ناں اُسے اتنا نہیں پتا اِن چیزوں کا اب اگر علی کر رہا ۔۔ ہے تو کوئی انوکھا نہیں ہے

انہوں نے بھی فوراً کہا۔۔

ایک تو تمھیں پتا نہیں علی سے مسئلہ کیا ہے اپنی سب اولادوں کو تُم ہتھیلی کا چھالا بنائے رکھتی ہو تو پھر یہ فرق اُس کے ساتھ کیوں تمھاری ہی اولاد ہے وُہ اور وُہ بھی سب سے لائق اولاد۔۔

وُہ ہمیشہ اُن کی علی کو لے کر بیزاری سے نالاں رہتے تھے کبھی وجہ نہ جان سکے اُن کے اِس رویے کی اب نور کے آجانے کے بعد سے وُہ مزید دور ہوتی

گئیں اُس سے۔۔

میں فرق کرتی ہوں پتا نہیں ایسا کیا دیکھ لیا ہے سب نے جو لگ رہا کہ میں فرق کرتی ہوں میری ہی اولاد ہے وُہ میں نے ہی جنا ہے اُسے اور کسی نے نہیں۔۔

اُنہوں نے تپ کر کہا۔۔

ہاں مگر صرف جننے سے ماں نہیں بن جاتے شفق ذرا اپنا دِل بڑا کرو کبھی خود کا احتساب کرنا کرنا اکیلے میں بیٹھ کر کہ تُم کہاں کہاں غلط ہو۔۔

اُن کا انداز متاسفانہ تھا۔۔

اور یہ ہرگز مت سوچو کے نور تمہیں تمہارے بیٹے سے دور کر رہی ہے ہر گز نہیں یہ تُم ہو جو اُسے خود سے دور کر رہی ہو اپنے رویے سے مرد صرف محبت اور توجہ کا بھوکا ہوتا ہے اُسے وُہ جہاں ملے گا وُہ اُسی طرف جُھکے گا ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اُسے اپنی ممتا کا احساس کرواؤ اپنی ورنہ تُم اُسے کھو دو گی اور اِسے صرف میری باتیں مت سمجھنا یہ حقیقت ہے اور اگر تُم نہیں بدلی تو اِس حقیقت کو تُم خود دیکھو گی۔۔

اُنہوں نے سمجھانا چاہا مگر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کبھی کچھ نہیں سمجھتے نا ہی وُہ سمجھنا چاہتے ہیں شفق خاتون بھی انہی لوگوں میں سے تھیں۔۔

آپ مجھے مت ہی سکھائیں میں نے کیا کرنا ہے میں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔

ہر بار طرح اِس بار بھی اُنہوں نے اُس کی کسی بات خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا۔۔

۔۔ تُم گر کر ہی سنبھلو گی یا شاید تُم جیسے لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے

وُہ ملامت کرتے ہوئے چلے گئے۔۔

یہ علی کہاں رہ گیا ہے ابھی تک نہیں آیا۔۔

اُنہوں نے دوبارہ والا کلاک پر نظر دوڑاتے ہوئے خود سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی ماموں کی کال آئی تھی وُہ لوگ اسٹیشن سے نکل گئے ہیں گھر آرہے ہیں بس۔۔

نمرہ نے کمرے میں داخل ہوکر اطلاع دی۔۔۔

نکل گئے ہیں مگر علی اُنہیں ہی تو لینے گئے ہیں اسٹیشن ۔۔؟

نور نے حیران کُن انکشاف کیا۔۔

کیا وہ صداقت کو لینے گیا ہے مگر اُن کے ساتھ تو نہیں ہے پھر کہاں ہے علی۔۔

اب شفق خاتون کو فکر ہونے لگی۔۔

نمرہ کال لگا بھائی کو۔۔

اُنہوں نے ہونقوں کی طرح منہ کھولے کھڑی نمرہ کو گھرکا۔۔

امی نمبر بند جارہا ہے بھائی کا۔۔

نمرہ نے فون کان سے ہٹا کر کہا۔۔

یا اللہ کہاں رہ گیا میرا بچہ۔۔

اُن کی آواز کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی۔۔

امی بیٹری ختم ہوگئی ہوگی شاید آپ پریشان مت ہوں آجائیں گے علی۔۔

نور کی خود کی حالت خراب تھی مگر اُس نے خود کو مضبوط کیا اور اسے مضبوط بننا بھی تھا۔۔

سبحان صاحب ۔۔ ذرا پتا کرکے آئیں کہاں رہ گیا ہے میرا بیٹا۔۔

اُنہوں نے کمرے میں داخل ہوتے سبحان صاحب سے کہا۔۔

کہاں رہ گیا مطلب۔۔؟

اُنہوں نے اُلٹا سوال کیا۔۔

ابو اُن کا نمبر بند جارہا ہے مسلسل۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرہ نے متفکر انداز میں بتایا۔۔

ہاں تو ہوسکتا ہے بیٹری ختم ہوگئی ہو۔۔؟

اُنہوں نے اب تک معاملے کی سنگینی کو نا جانا۔۔

تُم اپنے بھائی کو کال کرو ناں اُسے ہی تو لینے گیا ہے وُہ فالتو میں پریشان ہونے کی عادت ہے تمہیں۔۔

آیا تھا اُسی کا فون اُسی سے تو پتا چلا کہ علی تو اُنہیں لینے ہی نہیں گیا یہاں سے بھی صبح کا نکلا ہوا کہ کچھ کارڈ دینا رہ گئے ہیں وہ کرکے صداقت کو اسٹیشن سے لے لے گا مگر اب شام کے سات بج گئے ہیں وُہ لوگ دو گھنٹے اسٹیشن پر انتظار کرکے خود ہی آرہے ہیں مگر علی نہیں آیا میرا دِل ہولا جارہا ہے سبحان صاحب پتا کریں۔۔

شفق خاتون کو کسی طور قرار نہ آرہا تھا۔۔

یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے۔۔؟

اُنہوں نے آہستہ سے خود سے کہا اور دانیال کو آواز دینے لگے۔۔

یا اللہ علی بلکل ٹھیک ہوں۔۔

نور کا خود کا دِل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا مگر اُس نے ہی تو سب کو سنبھالنا تھا ورنہ شفق خاتون کے تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوگئے تھے۔۔

چند گھنٹے مزید گزر گئے مگر علی کا پتا نہیں چلا شادی والے گھر میں عجیب خطرناک خاموشی سی چھا گئی تھی۔۔

کچھ پتا چلا ابو اِن کا۔۔

نور نے سبحان صاحب کو اندر آتے دیکھ کر لپک کر پوچھا۔۔

اُنہوں نے بس نفی میں گردن ہلا کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

ہائے کہاں ہے میرا بچہ آپ علی کو ڈھونڈ کیوں نہیں رہے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھیں ہیں۔۔؟

شفق خاتون بولائی سی اُن کے سر ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھا ہوں ہر جگہ معلوم کرچکا ہوں جہاں جہاں اُس کے ہونے کی اُمید تھی مگر وہ کہیں نہیں ہے۔۔

سبحان صاحب نے اُنہی کے انداز میں جواب دیا۔۔

بس اب ایک ہی جگہ رہ گئی ہے میں نے دانیال کو بھیجا ہے وہاں معلوم کرنے۔۔

وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔۔

کونسی جگہ۔۔؟

نور کی آنکھوں میں اُمید در آئی۔۔

ہاسپٹلز میں جس آخری گھر میں وُہ کارڈ دے کر نکلا تھا اُس کے قریب کے سارے ہاسپٹل میں۔۔

اِس بات کا کیا مطلب ہے۔۔

شفق خاتون نے دہل کر کہا۔۔

ہمت سے کام لو شفق انشاءاللہ سب ٹھیک ہوگا۔۔

سبحان صاحب اُن کی بگڑتی حالت کے پیشِ نظر فوراً ہمت بندھاتے ہوئے بولے۔۔

ابو علی کو کچھ نہیں ہوا ہوگا وُہ کسی کام میں پھنس گئے ہوں گے۔۔

وُہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی جو بات سبحان صاحب نے کی تھی۔۔

انشاءاللہ انشاءاللہ مگر ہمیں ڈھونڈنا تو ہے نا اُسے تُم بس اللہ سے دعا کرو وُہ سب ٹھیک کرے گا۔۔

سبحان صاحب نے نور کو دیکھتے ہوئے تسلی آمیز انداز سے کہا۔۔

آپا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے علی بالکل ٹھیک ہو گا۔۔

کچھ دیر پہلے ہو گھر پہنچے صداقت ماموں نے اپنی بہن کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر سے اُس کا کچھ نہیں پتا اب رات کے گیارہ بج رہے ہیں پریشان کیسے نہیں ہوں میں۔۔

اُنہوں نے اپنا رونا جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔

امی امی علی بھائی کا نمبر آن ہوگیا ہے بیل جارہی ہے۔۔

متواتر علی کا نمبر ٹرائی کرتی فرح نے چیخ کر سب کو بتایا۔۔

ہیلو علی بھائی آپ کہاں ہیں۔۔؟

فون لگتے ہی اُس نے پہلا سوال کیا مگر دوسری طرف سے اجنبی آواز سن کر ٹھٹھک گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی آپ کون۔۔؟

فرح نے فوراً پوچھا۔۔

ایکسڈنٹ کیسے؟؟ میرے بھائی کیسے ہیں اب۔۔؟

وُہ رودینے کے قریب تھی۔۔

کیا ہوا کیسا ایکسڈنٹ میرا بچہ کیسا ہے۔۔؟

شفق خاتون نے اُسے بری طرح جھنجھوڑ ڈالا۔۔

دوسری طرف نور کی حالت یوں تھی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔

ٹھیک ہے ہم آ رہے ہیں۔۔

اُس نے جلدی سے فون رکھا۔۔

بتاتی کیوں نہیں کچھ کیسا ہے میرا علی۔۔؟

امی بھائی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے جس سے اُن کا ہاتھ فریکچر ہوا وُہ ہوش میں آ گئے ہیں عباسی ہاسپٹل میں ہیں ہمیں چلنا ہو گا ابو۔۔

اُس نے سب کو بتایا۔۔

علی۔۔ نور کو اپنا دِل ڈوبتا محسوس ہونے لگا یہ سوچ سوچ کر اُسے ہول آ رہے تھے کہ وُہ کتنی تکلیف میں ہو گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الٰہی خیر۔۔

سبحان صاحب کو بھی شدید دھچکا لگا تھا۔۔

بھائی صاحب ہم لوگ چلتے ہیں ہسپتال۔۔

صداقت ماموں نے سبحان صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں ہمت دی۔۔

میں بھی چلوں گی۔۔

شفق خاتون نے فوراً کھڑے ہو کر کہا۔۔

عورتیں گھر پر ہی رہیں گی ہم جا رہے ہیں علی کو لے کر گھر آئیں گے۔۔

سبحان صاحب نے دو ٹوک انداز میں کہا اور اُن کی اگلی بات سنے بغیر ہی وہاں سے چلے گئے۔۔

یا اللہ میرے علی کو اپنی حفظ و امان میں رکھیے گا۔۔

نور نے دعا کی۔۔

صبح پانچ بجے کے قریب وُہ لوگ علی کو لے کر گھر آئے تو پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا کچھ مہمان پہلے سے رُکے ہوئے تھے کچھ لوگوں کو ٹھہرے ہوئے لوگوں نے ہی اطلاع کردی تھی زرینہ خالہ کا تو پورا گھر موجود تھا ماسوائے ثانیہ اور شعیب کے۔۔

امّاں آپ اتنا پریشان مت ہوں میں بلکل ٹھیک ہوں معمولی سا فریکچر ہے بس ڈاکٹر نے کہا ہے دو تین ہفتے میں بلکل ٹھیک ہوجاؤں گا۔۔

علی نے مسلسل روتی شفق خاتون کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

شفق اللہ نے کرم کیا ہے کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا مصیبت چھوٹے میں ٹل گئی ورنہ بائک کا جو حشر ہوا ہے اُسے دیکھ کر تو میں بھی ڈر گیا تھا بہت۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبحان صاحب نے اُنہیں چُپ کروانے کی کوشش کی۔۔

نور کہاں ہے؟۔۔

اُس کی نظریں کب سے اُسے ہی ڈھونڈھ رہی تھیں مگر وہ نہ دکھی۔۔

یہی تھیں ابھی تھوڑی دیر پہلے تو شاید نماز پڑھنے گئی ہیں بھابھی نے بھی رو رو کر خود کو ہلکان کیا ہوا ہے۔۔

فرح نے تاسف سے کہا۔۔

جاؤ بھائی کو کمرے میں لے جاؤ آرام کرے تاکہ اور اپنی بیوی کو بھی سنبھالے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبحان صاحب نے دانیال اور فرح سے کہا۔۔

چلیں بھائی۔۔

فرح نے اُس کا دایاں ہاتھ اپنی گردن میں ڈالتے ہوئے کہا جبکہ دانیال نے اُسے کمر سے پکڑ لیا۔۔

میرے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہے یار ریڑھ کا یا پیر کی نہیں میں چل سکتا ہوں۔۔

اُسے یوں کسی کے سہارے ہونا ویسے بھی پسند نہ تھا۔۔۔

استغفر اللہ ایک ماروں گی اب میں غضب خُدا کا جو منہ میں آرہا بک رہا

۔۔ نجانے کونسی گھڑی ہو

شفق خاتون نے اُسے بری طرح گھرکا۔۔

آپکے پاؤں میں بھی کافی چوٹیں لگی ہیں بھائی اور چُپ چاپ چلیں بے فکر ہوکر میں سیڑھیوں سے گراؤں گی نہیں آپکو۔۔

فرح نے مسکرا کر کہا۔۔

ویسے امی دیکھیں آپ نے بھائی کا کمرہ پہلی منزل پر شفٹ کروا دیا دانیال بھائی کے لئے اب انہیں چڑھنے اُترنے میں کتنی مشکل ہوگی۔۔

نمرہ نے فکر مند ہوکر کہا۔۔

ہاں بھائی میں کل ہی اپنے دوستوں کو بلا کر سامان نیچے شفٹ کرواتا ہوں آپکا میں اور تانیہ اُوپر چلے جائیں گے۔۔

دانیال نے بھی برجستہ کہا۔۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں یار کچھ دنوں کی ہی بات ہے ویسے بھی نیچے والا کمرہ اچھے سے سیٹ ہوگیا ہے اب کیوں اُسے خراب کرنا۔۔

اُس نے فوراً منع کردیا۔۔

اب چلیں بھائی میری گردن دبی جارہی ہوں آپکے بھاری ہاتھ کے نیچے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرح نے ازراہِ مذاق کہا۔۔

تمھیں ہی شوق ہے میں تو کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہوں۔۔

علی نے مزید زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔

میں آپ کے لئے یخنی لاتی ہوں۔۔

نمرہ نے علی سے کہا اور لاؤنج سے باہر چلی گئی۔۔

بھائی کیا جان بنا رکھی ہے پہلوانوں جیسی میری تو گردن ہی درد کرنے لگ گئی ہے۔۔

ابھی آدھی سیڑھیاں بھی نہ ہوئی تھی کہ فرح ہانپنے لگی۔۔

تُم چھٹانک بھر کی ہو اِس میں میرا کیا قصور۔۔

علی نے اُس کی صحت کو نشانہ بنایا۔۔

دانیال یار تُم آجاؤ یہ مر ہی نہ جائے۔۔

علی نے دیوار کا سہارا لے کر اُسے آزاد کیا دانیال نے پھرتی سے اُس کا ہاتھ اپنی گردن میں ڈال لیا اور فرح نے دانیال کی جگہ سنبھال لی۔۔۔

وُہ کمرے میں داخل ہوئے تو نور نماز پڑھ رہی تھی دانیال اور فرح نے آرام سے اُسے بیڈ پر بٹھا دیا اور کمرے سے چلے گئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اطمینان سے بیٹھا اُسے نماز پڑتا دیکھ رہا تھا ایک عجیب سکون سا تھا اُس کے چہرے پر۔۔.

سلام پھیرنے کے بعد اُس نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے مگر ایک دفعہ بھی اُس کی طرف نہیں دیکھا ایسا ہرگز نہیں تھا وُہ اُس کی موجودگی سے واقف نہ تھی۔۔

علی نے دیکھا اُس کی آنکھیں سے آنسو بہہ رہے تھے اور وُہ رو رو کر اللہ سے کیا مانگ رہی تھی یہ اُسے بھی بہت اچھے سے پتا تھا۔۔

آپ آگئے میں یخنی بنا کر لاتی ہوں آپکے لئے طاقت ملے گی اُس سے۔۔

اُس نے جائے نماز سمیٹتے ہوئے کہا مگر اُس کی طرف دیکھا تک نہیں۔۔

نمرہ بنا رہی ہے تُم اِدھر میرے پاس آؤ۔۔

علی نے نرمی سے کہا۔۔

۔۔ میں آپکے کپڑے نکال دیتی ہوں یہ تو سارے خراب ہورہے ہیں

اُس نے علی کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

علی چُپ رہا بس اُس کی بوکھلاہٹ دیکھتا رہا۔۔

نکال دیے کپڑے اب کوئی اور کام ڈھونڈو۔۔

اُس نے مضطرب سی کھڑی نور کو شرمندہ کرنا چاہا۔۔

ہاں نہا تو آپ سکتے نہیں ہیں میں پانی لے آتی ہوں بالٹی میں اُس نے کپڑا بھگو بھگو کر یہ مٹی وغیرہ صاف کردوں گی سینے اور کندھے سے۔۔

اُس نے علی کی بات کو اب بھی کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا۔۔

نور اِدھر آؤ۔۔

اب کی بار وُہ ذرا اونچی آواز میں بولا تو اُس کے قدم تھم گئے ہار مان کر وُہ اُس کے برابر میں جاکر بیٹھ گئی۔۔.

میری طرف دیکھو۔۔

علی نے رسان سے کہا۔۔

اُس نے نفی میں اپنی گردن ہلائی۔۔

نورِ حیات۔۔

اُس نے تھوڑی کے نیچے اپنی اُنگلی رکھ کر اُس کا چہرہ اونچا کیا تو وہ پورا بھیگا ہوا تھا۔۔

چڑیا جتنا دِل ہے تمہارا یار۔۔

علی نے فوراََ اُسے اپنے سینے سے لگا کر کہا اُس کا لمس پاکر نور سارے بندھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توڑتی رو دی۔۔

اتنی سی بات پر تُم نے کیا حال بناکر رکھ دیا ہے خود کا یار اِس طرح اذیت مت دو مجھے میں ٹھیک ہوں بلکل چندا۔۔

اُس نے نور کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی علی اگر آپکو کچھ بھی ہوجاتا تو میں مرجاتی میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ نہیں جانتے آپ میں نے یہ گھنٹے کس اذیت میں گزارے ہیں بظاھر خود کو میں نے بہت مضبوط رکھا مگر اندر سے میرا دِل بری طرح کانپ رہا تھا۔۔

اُس نے ہچکیوں کے درمیان کہا۔۔

کچھ نہیں ہوا مجھے میں یہی ہوں تمہارے پاس،تمہارے ساتھ بس اب رونا بند کرو پلیز یار۔۔

اُس نے ذرا سختی سے کہا تو وہ ہچکیاں لیتی اُس سے الگ ہوئی۔۔

پانی پیو شاباش۔۔

اُس نے سائڈ ٹیبل پر رکھے جگ کی طرف اشارہ کرکے کہا نور نے اُس کی بات مانتے ہی پانی گلاس میں انڈیلا اور پیا تو کہیں جاکر اُس کی ہچکیاں رُکی۔۔

اب رونا نہیں ہے تُم نے سمجھ آئی میری بات۔۔

اُس نے حکم دیا تھا۔۔

نور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

اب شرٹ چینج کروا دو میری جلدی سے اُلجھن ہورہی مجھے۔۔

علی نے چڑ کر کہا تو وہ مسکراتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ہمیں شادی ایک ڈیڑھ ہفتہ آگے بڑھا دینی چاہیئے۔۔

سبحان صاحب نے شفق خاتون سے کہا۔۔

ساری تیاریاں ہوچکی ہیں ہال بک ہیں اِس طرح تو نقصان ہوجائے گا امی۔۔

دانیال فوراً بولا۔۔

تمہارے پلے سے تو ویسے بھی کچھ نہیں جارہا تو اتنا غوں غاں مت کرو۔۔

فرح نے اُسے بری طرح جھڑک دیا۔۔

یہ کیا تُم ہر وقت مجھے طعنہ دیتی رہتی ہو تیرے شوہر سے تو ایک ڈھیلا نہیں لیا ناں پھر کیوں اتنی بُھڑک رہی ہے۔۔

دانیال نے سخت تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

اے تمیز سے بات کرو بدتمیزی ہرگز برداشت نہیں کروں گی میں تمہارا نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھا رہی جو سنوں گی البتہ تُم ضرور دوسروں کے ٹکڑوں پر پل رہے ہو اور اب لا رہے ہو ایک اور کو بوجھ بنا کر۔۔

فرح نے ہاتھ اُسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

یہ آتی ہی کیوں ہے جب سے آئی ہے اِدھر ہی مری پڑی ہے سسرالیوں نے نکال دفع کیا ہے کیا؟۔۔

دانیال پھر بھی باز نہ آیا۔۔

یہ کس طرح بات کر رہے ہو تُم بہن سے۔۔

سبحان صاحب نے غصّے سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اِسے بھی تو بولیں اپنی حد میں رہے اپنے گھر کے مسئلے دیکھے یہاں آگے لگانے کا کام نہ کرے۔۔

وُہ متنفر انداز میں بولا۔۔

میں یہاں اِس کی یہ بکواس سننے نہیں آئی ہوں اِس کا گھر نہیں ہے یہ میرے باپ کا گھر ہے میں سو بار آؤں گی تُم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔۔

فرح نے تضحیک آمیز انداز میں کہا۔۔

کیا مچھلی بازار بنا کر رکھا ہے گھر کو جو بات ہورہی تھی وُہ تو ادھوری رہ گئی تُم لوگ اپنی اپنی شروع ہوگئے۔۔

سبحان نے بیچ میں پڑ کر معاملہ رفع کروانا چاہا۔۔

اِسے سمجھائے کہ اپنی چونچ بند رکھے۔۔

دانیال نے تنک کر کہا۔۔

میرا یہی کہنا ہے شادی کی تاریخ آگے بڑھائیں ورنہ پرسوں شادی ہے اور بھائی شرکت نہیں کر پائیں گے اور ایک بات اور سُن لیں آپ اگر علی بھائی شادی میں شریک نہیں ہوئے تو میں بھی نہیں آؤں گی کیونکہ اِس خود غرضی کا حصہ کم از کم میں تو ہرگز نہیں بننا چاہوں گی۔۔

فرح کا انداز قطعی تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے آنے یا نہ آنے سے فرق پڑتا ہی کسے ہے اچھا ہے سُکون سے ہوجائے گی میری شادی۔۔

دانیال نے اُس کی دھمکی کے جواب میں بے فکری سے کہا۔۔

کچھ تو شرم کرلو بے غیرتوں۔۔

شفق خاتون اپنے بھائی کے سامنے شرمندہ ہوکر بولیں۔۔

میرا بھی یہی کہنا ہے سبحان بھائی کہ شادی کی تاریخ آگے بڑھا دیں علی ہی شرکت نہیں کر پائے گا تو کیا فائدہ ویسے بھی ہم کون سا مہینہ آگے بڑھا رہے ہیں ہفتہ ڈیڑھ تو بڑھا رہے جب تک وُہ مزید بہتر ہوجائے گا۔۔

صداقت ماموں نے سنجیدگی سے کہا۔۔

میں نہیں مانتی اِس بات کو بھئی سب تیاریاں ہوچکی ہیں اب یوں عین موقع پر تاریخ آگے بڑھانا مجھے نہیں ٹھیک لگ رہا علی کا تھوڑی مسئلہ ہے اُس کی شادی تھوڑی ہے جو وُہ نہیں ہوگا تو شادی نہیں ہوگی۔۔

شفق خاتون نے اُن کی بات کی نفی کی۔۔

نور کے سہارے لاؤنج میں داخل ہوتا علی اندر سے آتی شفق خاتون کے الفاظ سُن کر شدید حیرت کا شکار ہوا۔۔

علی کا تھوڑی مسئلہ ہے اُس کی شادی تھوڑی ہے جو وُہ نہیں ہوگا تو شادی نہیں ہوگی۔۔

اُس نے بے اختیار نور کی طرف دیکھا جو پہلے سے ہی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

اُسے اپنی طرف دیکھتا پاکر نور نے اُسے گردن کے اشارے سے بات نظرانداز کرنے کا کہا جس پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔۔

امی بِلکُل ٹھیک کہہ رہی ہیں ماموں یہ میرا دِن تھوڑی ہے یہ تو دانیال کا دِن ہے اور اِس میں بھی اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہی ہوگی ابو شادی کی تاریخ آگے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

علی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے متانت سے کہا جبکہ شفق خاتون نے نظریں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چُرائی۔۔

تُم اکیلے کیسے رہو گے گھر اور علی۔۔

سبحان صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا کیونکہ وُہ جانتے تھے ہوگا وہی جو شفق خاتون نے سوچ لیا ہے۔۔

چند گھنٹوں کی تو بات ہے ابو بس۔۔

علی نے بے فکری سے کہا۔۔

میں اِن کے ساتھ رُکوں گی ابو۔۔

نور نے سرعت سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب تُم بھی شادی میں شریک نہیں ہوگی۔۔

پوچھنے والی شفق خاتون ہی تھیں جن کے انداز سے نور سمجھ نہ سکی وُہ حیرت زدہ تھیں یا خوش۔۔

تُم کیوں نہیں جاؤ ہی بڑی بھابھی ہو تُم۔۔

سبحان نے سختی سے کہا۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں ابو بالکل۔۔

علی نے بھی اُن کی تائید کی۔۔

مگر میں آپکو اکیلا چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں ٹھیک سے آپ سے چلا نہیں جارہا اور پھنے خان بننا ہے۔۔

وُہ سب کی موجودگی کو یکسر نظرانداز کرتی غصّے سے بولی جس پر سبحان صاحب سمیت دانیال اور فرح کی بھی دبی دبی ہنسی نکلی تھی علی شدید خفت سے دوچار ہوا۔۔

تو ٹھیک ہے ناں بیوی ہے اُس کی وہی خیال رکھے گی فرض ہے اُس کا۔۔

شفق خاتون کو نور کے لیے بحث ذرا پسند نہ آئی۔۔

تُم صحیح ہو جب دِل کیا بہو کی ذمےداریاں لاد دیا بڑی بہو بڑی بہو کہہ کر جب مطلب پورا ہوگیا تو جا بن صرف بیوی۔۔

سبحان نے ازراہِ مذاق کہا مگر وُہ ہضم نا کرسکیں۔۔

ہاں آپکا تو کام ہی یہی ہے سب کے سامنے مجھے ذلیل کرکے رکھنا۔۔

وُہ دوپٹہ منہ پر رکھ کر رونے کی اداکاری کرتے ہوئے بولیں۔۔

حد کرتے ہیں ابو آپ نے بھی امّاں کے اندر کی نشو کو جگا دیا اب روتی رہیں گی یہ۔۔

یہ چُٹکلہ چھوڑنے والا اُن کا چہیتا دانیال تھا۔۔

تمہیں اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے دانیال۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے فوراً تنبیہی انداز میں اُس سے کہا۔۔

چل چھوڑ ناں مذاق کر رہا تھا۔۔

اُنہیں کہاں برداشت تھا دانیال کو کوئی کچھ کہے۔۔

علی گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

شادی کی رات۔۔

چلی گئی بارات۔۔؟

اُس نے کمرے میں داخل ہوتی نور سے پوچھا۔۔

جی چلی گئی اور میں بہت بہت تھک گئی ہوں آج تو۔۔

اُس نے کمر سیدھی کرتے ہوئے کہا۔۔

گئے تو دونوں ہی نہیں گئے آہ یہ یارانہ۔۔

اُس کے لہجے میں یاسیت صاف تھی۔۔

کوئی بات نہیں علی غم نہ کریں۔۔

اُس نے متانت سے کہا۔۔

نہیں غم کس بات کا بس ایسے ہی کہہ دیا۔۔

اُس نے فوراً سنبھل کر کہا۔۔

ویسے ایک بڑی بہو ہونے کے ناطے جو تمہاری ذمے داری تھی اُس سے بڑھ کر کیا ہے تُم نے۔۔

علی نے اُس کی حوصلہ افزائی کی کیونکہ وُہ جانتا تھا یہ بھی صرف وہی کرسکتا تھا ورنہ اُس کی امی تو غلطی سے بھی نور کی تعریف نہ کردے۔۔

مُجھ سے زیادہ تو آپ نے کیا ہے ایک بڑے بھائی ہونے کا ہے فرض نبھایا ہے آپ نے۔۔

وُہ دونوں ایک جیسے ہی تو تھے جانتے تھے بخوبی کہ ایک دوسری کی ہمت بھی اُنہیں خود ہی بننا۔۔

ہاں اب تمہارا شوہر بلکل خالی ہے کنگال سا جاب سے مجھے کوئی اچھی اُمید نہیں کیونکہ مجھے منیجر کا رویہ مصالحت آمیز نہیں لگا۔۔

علی نے اُس پر انکشاف کیا وُہ چاہتا تھا کبھی تو وہ اُس سے شکوہ کرے گی مگر وُہ نور تھی۔۔

کنگال کیا ہوتا ہے بھئی آپکے پاس سب کچھ تو ہے۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا۔۔

مگر پتا نہیں کیوں اندر خالی خالی سا لگ رہا ہے سمجھ ہی نہیں آرہا کیوں ایسا لگ

رہا ہے میں کچھ نہیں ہوں کسی کے لئے بہت ڈر سا لگ رہا جیسے مزید ٹوٹنا ہے ابھی۔۔

وُہ نجانے کس رو میں بہتا کہتا جارہا تھا۔۔

جب من خالی لگنے لگے تو واقعی کچھ ضرور ہوتا ہے یا تو بہت اچھا یا بہت بُرا۔۔

نور نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔

زبیر بھائی اور آپی بھی دبئ چلے گئے اب عید الفطر پر آئیں گے کہہ رہے تھے۔۔

اُس نے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا شروع کردی۔۔

شعبان لگ گیا ہے پھر رمضان اور عید زیادہ دور تو نہیں۔۔

علی نے اُس کی اُداسی دور کرنی چاہی۔۔

ہاں رمضان بھی آنے والا ہے مجھے بہت پسند ہے رمضان دِل کرتا ہے پورے سال رمضان ہو ایسی رونق ہمیشہ لگی رہی ایک عجیب سا سُکون بخش احساس ہوتا ہے اِس مہینے میں۔۔

نور نے سچے دِل سے کہا۔۔۔

میری بیوی میرے جیسی سوچ۔۔

اُس نے سر جھٹک کر کہا۔۔

ظاہر ہے سنگت کا اثر تو ہوگا ہی۔۔۔

اُس نے برجستہ کہا۔۔

تمھیں ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی نور یا میں ہی زیادہ سوچ رہا ہوں۔۔؟

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد علی بولا۔۔

کیسی حیرانی۔۔؟

وُہ نا سمجھی والے انداز میں بولی۔۔

مطلب ابو اور فرح کے علاوہ کسی نے بھی یہ سوچنے تک کی زحمت نہیں کی ۔۔ کے میری ایکسڈنٹ کی وجہ سے شادی آگے بڑھائی جائے

وُہ کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے ہوئے بولا۔۔

جن باتوں کے جواب نہیں ہوتے اُنہیں سوچنا ہی نہیں چاہیے وُہ صرف اذیت دیتے ہیں علی صرف اذیت۔۔.

نور اچھی طرح سمجھ رہی تھی اُس کی کیفیت۔۔

دیکھ لو یہ ہے تمھارے شوہر کی حیثیت اُس کے ہی گھر میں تمھیں کیا لگتا ہے میں یہ سب چیزیں محسوس نہیں کرتا ؟ کیا مجھے بُرا نہیں لگتا؟۔۔

اُس کی آواز بوجھل ہونے لگی تھی۔۔

علی پلیز مت سوچیں اتنا پلیز میں آپکو کبھی بھی ٹوٹا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی اِس لیے خود کو سنبھالیں آپ میری ہمت ہیں میرا غرور ہیں کیا یہ کافی نہیں۔۔؟

نور نے اُسے کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔۔

سب صحیح کہتے ہیں ہم دونوں ایک جیسے ہی ہیں تُم بھی تو میری طرح کئی باتیں نظرانداز کردیتی ہو حتیٰ کہ مُجھ سے تک نہیں کہتی۔۔

کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں ہم دونوں بھی۔۔

اُس نے موضوع بدلنا چاہا جس میں اب کی بار علی نے بھی اُس کا ساتھ دیا۔۔

اچھا چلو مجھے یہ بتاؤ تُم آگے پڑھنا چاہتی ہو۔۔؟

علی نے اُس کے سر پر بم پھوڑا۔۔

یہ آپکو کیا ہوگیا اچانک سے۔۔

نور نے حیرت سے کہا۔۔

اچانک سے تو نہیں کافی دنوں سے سوچ رہا ہوں تمہارا کالج میں ایڈمیشن کروا دیتا ہوں تیاری تمہاری میں کروا دیا کروں گا۔۔

علی نے اُس کی حیرت کا نوٹس نہ لیا۔۔

نہیں علی مجھے نہیں لگتا میں کرسکوں گی گھر اور پڑھائی ایک ساتھ بہت مشکل ہوجائے گا۔۔

اُس نے اپنی مرضی بھی اُس تک پہنچا دی تھی۔۔

مطلب تُم پڑھنا چاہتی ہو اور گھر کے کام اب تُم نے اکیلے تو نہیں کرنے سارے تانیہ بھی آجائے گی۔۔

اُسے کہتے کہتے اچانک کچھ یاد آیا۔۔

اور ہاں ایک بات میری اچھے سے اپنے ذہن میں بٹھا لو میں ہر بار اب تمہارے لیے نہیں بول سکتا تو خود کو مضبوط بناؤ خود جواب دینا سیکھو ورنہ ایسے تو تُم ساری عُمر مُجھ پر منحصر رہو گی۔۔

وُہ سمجھانے کے سے انداز میں بولا۔۔

صاف بات کرتا ہوں تانیہ کو اُس کی جگہ پر رکھنا یہ جو تمہاری گندی عادت ہے ناں منہ سیے بیٹھنے کی اُسے چھوڑ دو تُم تانیہ سے رُتبے میں بڑی ہو اپنا مقام جانو میں تمہیں دوسرا علی نہیں بننے دینا چاہتا کہ ہر کوئی تمہاری پیٹھ پر پیر رکھتا آگے بڑھ جائے اپنی عزت خود بھی کروانا سیکھو چُپ رہنے سے کچھ نہیں ہوتا نورِ علی۔۔

اُس نے نور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر محبت سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم سمجھ رہی ہو ناں میں کیا بول رہا ہوں۔۔؟

علی نے زور دے کر پوچھا تو اُس نے محض گردن ہلا دی۔۔

کچھ بھی نہیں سمجھ رہی تُم میں ایک اور علی دیکھ رہا ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں۔۔

علی نے یاسیت سے کہتے ہوئے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔.

خوش باش۔۔ زندگی سے بھرپور۔۔ ہنستے مسکراتے اور جینے کا لطف اٹھانے والے لوگوں کو دیکھ کر نور اور علی کو بھی خوشی کا احساس ہوتا تھا۔انسان مثبت توانائی کی طرف زیادہ شدّت سے متوجہ ہوتا ہے۔مثبت توانائی کی کشش زیادہ ہوتی ہے۔

ہمارے قرب و جوار میں۔۔ ہمارے آس پاس اور ہمارے ارد گرد خوش لوگوں کی موجودگی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔چاہے ہم خود خوش ہوں یا ہمارے آ س پاس خوش لوگوں کی اکثریت ہو۔۔ خوشی کی یہ موجودگی ہماری ذاتی نشو و نما کے لئے از حد ضروری ہے۔ہمارا ارتقا کا سفر اس خوشی کی عدم موجودگی میں ادھورا رہ جاتا ہے۔

ہمیں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جس توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ خوشی اسے ایندھن فراہم کرتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور اور علی دونوں کی فطرت ایسی ہی تھی۔۔

زندگی میں کامیابی کا احساس اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم آزادی سے اپنا اظہار کر سکیں۔۔ انسانیت کے ناطے ایک دوسرے کی بلا روک ٹوک مدد کر سکیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ محبت اور خوشی لینے سے نہیں دینے سے حاصل ہوتی ہے۔کچھ لوگ بہت حساس ہوتے ہے زندگی گزارنے کے لئے ڈھیٹ ہونا پڑتا ہے۔پریشانیاں۔۔ مشکلات اور رکاوٹیں ہر شخص کی زندگی میں آتی ہیں ان سے نمٹنے کا طریقہ ہمیں ایک دوسرے سے مختلف بناتا ہے۔خو شی کا تعلق دولت اور مالی خوش حالی سے جوڑنا بھی غلط ہے۔اگر ایسا ہوتا تو ہمیں کسی غریب کے چہرے پر مسکراہٹ نظر نہیں آتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثانیہ کو بیاہ کر آئے تین ہفتے ہونے والے تھے علی بھی اب پہلے سے کافی بہتر تھا بغیر کسی سہارے چل پھر سکتا تھا اور نور وُہ وہی تھی جہاں پہلے تھی نا ہی ذمے داریوں میں فرق آیا تھا نہ ہی اُس میں البتہ اب علی کے بار بار بولنے کی وجہ سے نمرہ کبھی کبھار اُس کا ہاتھ بٹا دیا کرتی تھی ثانیہ تو نئی بہو تھی اُسّے کیسے شفق خاتون کسی کام کو ہاتھ لگانے کا کہتی یوں وُہ تھی بھی ایک کاہل لڑکی دانیال کی جاب لگ گئی تھی اور حقیقتاً علی سے زیادہ کمانے لگا تھا (رشوت دے کر)۔۔

علی کافی حد تک چڑچڑا ہوگیا تھا وجہ اُسے یوں ٹک کر بیٹھنے کی عادت نہ تھی اوپر سے سونے پر سہاگہ کسی کی بھی مجبوری نہ سمجھنے والے اِن پرائیویٹ سیکٹرز نے اُسے حادثے کے چار دن بعد ہی جاب سے نکال دیا تھا کیونکہ اُن کا کافی حرج ہورہا تھا اور اِس بات نے علی کو مزید پریشان کردیا تھا اُس کا پلاسٹر اب اُتر چُکا تھا مگر نور کی منتوں کی وجہ سے وُہ فی الفور دوسری جاب کی تلاش میں نہیں نکل سکا تھا حالات بھی آپ پہلے جیسے نہ رہے تھے صرف ایک مہینے کے اندر حالات نے وُہ پلٹی کھائی کہ علی اور نور تو انگشت بدنداں دیکھتے ہی رہ گئے شفق خاتون کا علی کے ساتھ رویہ بلکل لیا دیا تھا البتہ نور کو وُہ اکثر یہ جتاتی رہتی کہ اُس کا شوہر اب ایک بے روز گار آدمی ہے اور اُس کے علاج پر ہی دانیال کا سارا پیسہ لگ رہا ہے اور یہ خنّاس اُن کے دماغ میں بھرنے والی بھی کوئی اور نہیں تانیہ ہی تھی۔۔

تانیہ تُم نہاری کے لیے ادرک ہری مرچیں وغیرہ کاٹ دو باقی سب تو ہوچکا ہے میں ذرا علی کو دیکھ لوں اُنہیں کل رات سے بخار ہو رہا ہے۔۔

نور نے جلدی جلدی لاؤنج میں بکھری چیزیں سمیٹتے ہوئے ٹی وی دیکھتی تانیہ سے کہا۔۔

ٹھیک ہے بھابھی۔۔

اُس نے ٹالنے کے لئے کہہ دیا۔۔

تانیہ جلدی سے تیار ہوجاؤ تُم کل کہہ رہی تھی ناں تُمہیں کچھ چیزیں لے لینی ہیں تو آج سیلری ملی ہے مجھے چلتے ہیں۔۔

دانیال کو شاید یہی لگا تھا کہ تانیہ اکیلی ہے۔۔

بھابھی آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتادیں یا علی بھائی کو۔۔؟

اُس نے نور کو کھڑا دیکھ کر مروتاً پوچھ لیا۔۔

نہیں بھائی۔۔

اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔

بھابھی پلیز آپ ہی کاٹ لیجئے گا ادرک وغیرہ اگر میں ابھی دانیال کے ساتھ نہیں گئی تو وُہ شاپ بند ہوجائے گی جہاں سے مجھے سامان لینا ہے۔۔

اُس نے خوشامدی کرتے ہوئے کہا۔۔

کوئی بات نہیں تُم جاؤ میں کرلوں گی۔۔

ناچار اور کیا کہتی۔۔

کون کہاں جارہا ہے۔۔؟

شفق خاتون نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا آجکل وُہ بڑی خوش دکھائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پڑتی تھیں یوں تانیہ بھی اُن کے ساتھ بلکل ٹھیک تھی کیونکہ وُہ اُس کے ساتھ ٹھیک تھیں۔۔

امی شاپنگ پر تانیہ کو کچھ چیزیں چاہیئے تھیں اور ہوسکتا ہے ہم لوگ رات کا کھانا باہر ہی کھائیں۔۔

وُہ اجازت لے رہا تھا یا حکم سنا رہا تھا سمجھنا مشکل تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہے یہی تو دِن ہیں تُم دونوں کے جاؤ شاباش مگر آج جلدی آجانا وُہ فرح اور فارس آرہے ہیں کل واپس جارہے ہیں ناں وُہ لوگ۔۔

جی خالہ ٹھیک ہے۔۔

وُہ اُن سے بگاڑنے کی ہمت نہ رکھتی تھی۔۔

شاباش۔۔

اُنہوں نے تانیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر محبت سے کہا۔۔

نور کو وُہ وقت یاد آنے لگا جب پہلی بار شادی کے بعد علی اور وُہ باہر گئے تھے جس پر شفق خاتون نے خوب ناک بھنوئیں چڑھائی تھیں۔۔

خالہ آپکے لئے کچھ لانا ہے تو بتائیں۔۔

تانیہ کا انداز صاف چاپلوسانہ تھا۔۔

میں صدقے کتنا خیال ہے ساس کا نہیں بیٹا کچھ نہیں لانا تُم لوگ گھوم پھر آؤ۔۔

وُہ اپنے لہجے میں دُنیا جہاں کی چاشنی گھول کر بولیں۔۔

نور نے ایک گہری سانس لی اور وہاں سے چلی گئی۔۔

کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا علی اب تک سورہا ہے اُسے کچھ کھٹکا سا ہوا۔۔

علی۔۔

اُس نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولو۔۔

اُس نے جھٹ اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔

اللہ کا شکر ہے بخار تو اُتر گیا ہے آپکا جاکر نہا لیں سُستی ختم ہوجائے گی۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا۔۔

کیا بات ہے علی کیا سوچ رہے ہیں۔۔؟

اُس چُپ لیٹے علی سے پوچھا۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی چند سوچوں نے گھیرا کیا ہوا ذہن پر۔۔

کیسی سوچیں۔۔؟

سرعت سے پوچھا گیا۔۔

اگر میں بتاؤں گا تو تُم کہو گی کہ میں زیادہ سوچتا ہوں۔۔

اُس نے بات ٹالنے کی خاطر کہا۔۔

۔۔ نہیں کہوں گی پکا آپ بتائیں تو

اُس نے رسانیت سے کہا۔۔

صرف ایک مہینہ نور صرف ایک مہینہ مجھے میری حیثیت بتا گیا اِس گھر میں تُم ہمیشہ کہتی ہو جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے میرا ساتھ یہ حادثہ واقعی مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرگیا ہے اماں تو کبھی بھی مُجھ سے مکمل خوش نہیں تھیں مگر اب میں اُنہیں اُن کے چہیتے بیٹے پر بوجھ لگنے لگا ہوں جیسے میں اپنی خوشی سے گھر بیٹھا ہوں۔۔

اُس نے رقت آمیز انداز میں کہا۔۔

سب کی خواہشیں پوری کرتے کرتے آج میں اِس مقام پر ہوں کہ میرے پاس اپنا کچھ نہیں بچا سارے فرض میرے لئے ہی تھے کیا؟؟؟

وُہ خلا میں تکتے ہوئے بولا۔۔

جو جتنا چُپ رہتا ہے لوگ اُسے اُتنا ہی دباتے ہیں۔۔

کہنے والی نور تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بات تُم کہہ رہی ہو؟؟

علی نے حیران ہوکر کہا۔۔

علی میں جانتی ہوں لوگ میرا فائدہ اُٹھائے ہیں میں کچھ نہیں کہتی تو وُہ شیر ہوتے ہیں ۔۔پلٹ کے جواب نا دے کر میں خود لوگوں کو موقع دیتی ہوں کہ وُہ مُجھ پر حاوی ہوں مگر ایک سچ یہ بھی ہے کہ میں لوگوں کی اُمیدیں نہیں توڑ سکتی کوئی مجھے کچھ کہہ رہا ہے تو یہ اُسے اُمید ہے مُجھ سے کہ میں اُس کے کام آؤں گی کوئی مُجھ پر حاوی ہورہاہے تو اُسے یہ اُمید ہے مجھ سے کہ میں اُس کا مان رکھوں گی۔۔اُمیدیں ٹوٹنے پر جو تکلیف ہوتی ہے ناں وُہ ناقابلِ بیان ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میں کسی کے لئے باعثِ اذیت بنوں۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

خود سے پہلے اوروں کا سوچنے والے لوگ اکثر

تنہا ہی رہ جاتے ہیں۔۔

وہی زخمی مسکراہٹ اب علی کے چہرے پر تھی۔۔

مت سوچیں اتنا جتنی گہرائی میں جاکر سوچیں گے اُتنی ہی تکلیف ہوگی علی اُٹھ ۔۔ جائیں نہالیں جاکر میں آپکے اشتہارات کھچڑی بناکر لاتی ہوں

اُس نے علی کے اوپر سے چادر کھینچتے ہوئے کہا۔۔

اور ہاں کل میں جاب کے لئے جاؤں گا ایک جگہ اپلائی کیا ہوا تھا انٹرویو کے لئے کال آئی تھی۔۔

اُس نے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے کہا۔۔

۔۔ اچھی بات ہے یہ تو ویسے بھی تین دن بعد رمضان ہیں

اُس نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بس دعا کرنا رمضان سے پہلے جاب مل جائے۔۔

انشاءاللہ مل جائے گی پریشان مت ہوں آپ۔۔

نور نے پلکوں کو خم دے کر کہا تو علی مسکرا کر نہانے چلا گیا۔۔

امی فارس بھی چلے گئے مگر آپکا بیٹا اور بہو نہیں آئے۔۔

فرح نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

اُسے کل شام کی فلائٹ تھی اسی لیے وُہ رات وہی رُک گئی تھی۔۔

میں نے کہا بھی تھا اُن دونوں سے۔۔

شفق خاتون خود بھی تھوڑی ناراض دکھائی دیتی تھیں۔۔

آپ ہی کی بے جا ڈھیل کا نتیجہ ہے۔۔

اُس نے تاک کر حملہ کیا۔۔

تُو تو چُپ بیٹھ جا آگ لگانے میں لگی رہے گی۔۔

اُنہیں نے فرح کو جھڑک دیا۔۔

میرے چُپ ہونے سے سچ تو نہیں بدل جائے گا امی۔۔

وُہ چُپ ہوجانے والوں میں سے نہیں تھی۔۔

لو آ گئے دونوں شیطان ابھی نام ہی لیا تھا اور آ دھمکے۔۔

فرح نے لاؤنج داخل ہوتے دانیال اور تانیہ پر طنز کیا۔۔

امی وُہ ہمیں دیر ہوگئی سوری۔۔

تانیہ نے فوراً اپنا میٹھی چھری والا پینترا اپنایا۔۔

داماد آیا ہوا تھا انتظار کرکے ہی چلا گیا ایسے اچھے تو نہیں لگتا کہ گھر کا کوئی بیٹا اُن کے ساتھ نہ بیٹھے۔۔

وُہ نرمی سے بولیں۔۔

علی بھائی تو گھر پر ہی تھے وُہ بیٹھ جاتے۔۔

دانیال فوراً بولا۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے وہ تمہاری طرح بے مروت ہیں جو نہیں بیٹھیں گے اُن کی

طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو زبردستی فارس نے ہے زور دے کر اُنہیں آرام کرنے کا کہا۔۔

فرح نے بلا تامل کہا۔۔

اچھا چھوڑو آئندہ خیال رکھنا۔۔

شفق خاتون نے معاملہ بڑھتا دیکھ کر بولنا ضروری سمجھا۔۔

تمہیں تو پتا نہیں مُجھ سے مسئلہ کیا ہے۔۔ تانیہ دانت پیس کر بولی۔۔

اب تُم دونوں مت شروع ہوجانا۔۔

شفق خاتون نے ملتجی انداز میں کہا۔۔

ہنہہ۔۔

فرح نے نخوت کا اظہار کیا۔۔

یہ بھابھی کہاں ہے بہت سردرد کر رہا ہے چائے تو بنادیں۔۔

دانیال نے صوفے پر پیر پسارتے ہوئے کہا۔۔

بیٹھی ہوئی ہے تمہاری بیوی اِس سے بولو کوئی موم کی تو نہیں بنی ہوئی جو آنچ سے پگھل جائے گی بھابھی کی ناک میں دم کیا ہوا پورے گھر نے دو دو جوان لڑکیاں ہیں اِس گھر میں مگر سب اُنہی پر انحصار کرتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرح نے پھر اپنی توپوں کا رُخ تانیہ کی طرف کیا۔۔

میں تمہارے منہ نہیں لگ رہی ہوں فرح تو میرے بارے میں تو کوئی بات نہ ہی کرو تو بہتر ہوگا ورنہ خوب جواب ہے میرے پاس بھی دینے کے لئے۔۔

تانیہ نے شہادت کے اُنگلی دکھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا۔۔

۔۔ آگئی بھابھی۔۔بھابھی پلیز ایک کپ چائے بنادیں

دانیال نے دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اندر آتی نور سے کہا۔۔

عجیب بے غیرت انسان ہو تُم اپنی بیوی کو کیوں نہیں بولتے اور بھابھی خبردار آپ نے ایک قدم بھی کچن میں رکھا نواب کے بچے بن کے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں توسب سیر و تفریح خود کرکے آئیں اور فرمائشیں بھی سنو اِن کی۔۔

فرح نے دو ٹوک انداز میں اُسے روک دیا۔۔

یہ دفع کیوں نہیں ہوئی اپنے گھر۔۔

دانیال بیزاری سے بولا۔۔

کیسی باتیں کرتی ہو تُم فرح ایک چائے کے کپ سے کیا ہوتا ہے میں بنادیتی ہوں ویسے بھی ابو کے لئے بنانے ہی لگی تھی۔۔

اُس نے بات سنبھالی۔۔

آئندہ مجھے زیرِ بحث لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی بات۔۔

تانیہ اُسے آنکھیں دیکھا کر بولی۔۔

خالہ یہ دیکھیں کتنا خوبصورت جوڑا ہے ناں۔۔؟

وُہ اب شاپر سے کپڑے نکال کر اُنہیں دکھانے لگی۔۔

فرح نے نخوت سے منہ پھیر لیا۔۔

یہ لیجئے دانیال بھائی آپکی چائے۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد نور ٹرے میں کپ رکھے اندر آئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تو بہت خوبصورت ہے تانیہ۔۔

نور نے چائے کا کپ دانیال کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا دانیال نے چائے کا کپ پیٹ سے پکڑا جو گرم تھا تو اس کے ہاتھ سے فوراً چھوٹ کر تانیہ کی ڈریس پر گر گیا آدھی چائے نور کے ہاتھ پر بھی گری تھی۔۔

تمہیں دکھائی نہیں دیتا کیا۔۔

تانیہ نے بدتمیزی اور بد تہذیبی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے بری طرح چیخ کر کہا۔۔

سوری سوری وُہ غلطی۔۔

غلطی مائی فٹ اندھی ہو تُم کیا یا جان بوجھ کر گرائی ہے جل کر کیونکہ تمہارا شوہر تو تمہیں کچھ دلاتا نہیں ہے۔۔

تانیہ نے تحقیر آمیز انداز میں کہا۔۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم تانیہ۔۔

علی کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

جبکہ میں کہہ رہی ہوں یہ غلطی سے ہوا ہے دانیال بھائی نے صحیح طرح کپ نہیں پکڑا اِس وجہ سے چائے گری۔۔

علی کو دیکھ کر اُسے بھی کچھ ہمت ہوئی۔۔

ہاں تانیہ بھابھی۔۔

دانیال نے بولنا چاہا مگر شفق خاتون نے ٹوک دیا۔۔

صحیح تو کہہ رہی ہے کیسے حاسد نظروں سے دیکھ رہی تھی ایک چیز کو خود کی تو کوئی اوقات نہیں ہے ناں دوسروں سے جل رہی ہے۔۔

اُن کا انداز انتہائی گرا ہوا تھا۔۔

امی آپ زیادتی کر رہی ہیں بہت زیادتی۔۔

فرح نے اُنہیں آڑے ہاتھوں لیا۔۔

حاسد اور وہ بھی نور مذاق بہت اچھا کرلیتی ہیں آپ امی۔۔

علی نے طنز کیا۔۔

مجھے پر کیوں چلا رہے ہیں آپ اپنی بیوی کو بولیں جو مُجھ سے جلتی ہے۔۔

تانیہ نے علی سے بھی بدتمیزی کی۔۔

اپنا منہ بند رکھو تُم تانیہ ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔

علی نے شدید غصّے سے کہا۔۔

آہستہ آواز میں بات کریں بھائی۔۔

دانیال نے اُس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں کہا۔۔

اپنی بیوی کو سمجھاؤ مُجھ پر چیخنے یا چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

علی نے اُسے بری طرح جھڑک دیا۔۔

امی کبھی تو سچ کا ساتھ دیا کریں ہر وقت آپکو بھابھی سے دشمنی نبھانی ہوتی ہے۔۔

فرح نے ملامت کی۔۔

اور تُم کوئی عزتِ نفس ہے کہ نہیں کوئی بھی ایرا غیرا آکر تُمھیں کچھ بھی سنائے گا تُم منہ بند کرکے سنتی رہو گی ایسے لوگوں کو جواب دینا ہوگا تمہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ورنہ یہ سر پر چڑھ کر ناچیں گے۔۔

علی نے پھر نور کو لپیٹے میں لیا۔۔

آپکا مطلب کیا ہے ایرا غیرا ہاں۔۔ آپکی بیوی ہوگی ایری غیری پتا نہیں کہاں کی خبردار میرے ماں باپ کو کچھ بولا برداشت نہیں کروں گی میں۔۔

تانیہ علی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی نظریں اتنی بے باک تھیں مرد ہوکر اُسے اپنی نظریں پھیرنی پڑی۔۔.

میں صرف تمہارے عورت ہونے کا لحاظ کر رہا ہوں تانیہ سمجھا لو اِسے دانیال۔۔

شفق تُم اندھی ہوگئی ہو جو نہیں دکھ رہا کیا بولے جارہی ہے یہ جیٹھ کے منہ کو آرہی ہے۔۔

سبحان صاحب نے علی کو پیچھے کیا مبادا صورتحال مزید مسخ نہ ہوجائے۔۔

سارا کیا دھرا اِس میسنی کا ہے بھر بھر کر بھیج دیتی ہے اپنے شوہر کو اور یہ بھی کاٹ کا الو ہے پورا۔۔

شفق خاتون نے علی کو نشانہ بنایا۔۔

میں کچھ نہیں جانتا ابھی اور اِسی وقت تانیہ نور سے معافی مانگے گی وُہ گاجر مولی نہیں ہے جو کوئی بھی آکر کاٹ جائے وُہ میری بیوی ہے میری اور اُس کے

ساتھ اتنے تضحیک آمیز لہجے میں بات کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔۔

علی نے بے لچک انداز میں کہا۔۔

میں کسی سے معافی نہیں مانگوں گی سن لیں خالہ آپ کیونکہ میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔

ہاں تو کیوں معافی مانگے گی جس کی غلطی ہے اُسے کوئی کچھ نہیں کہہ رہا سب میری بچی کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔

شفق خاتون نے فوراً تانیہ کی بات کو یقینی بنایا۔۔

ہاں تانیہ کسی سے معافی نہیں مانگے گی۔۔

قطعی انداز میں کہنے والا دانیال تھا۔۔

تو پھر میرا بھی ایک فیصلہ سُن لیں آپ لوگ میں اب مزید یہاں نہیں رہ سکتا جس گھر میں میری بیوی کی عزت نہیں میں وہاں اب مزید اُسے ذلیل نہیں ہونے دوں جس کو جو سوچنا ہی سوچے مجھے فرق نہیں پڑتا میں اسے بھگا کر نہیں لایا ہوں سب کے سامنے عزت اور احترام سے اپنا بناکر لایا ہوں اور اِس کی عزت کروانا میرا ہی فرض ہے اور اب تو ویسے بھی میری یہاں کسی کو ضرورت نہیں ہے جتنا کرنا تھا میں کرچکا اب میری اپنی بھی زندگی ہے کوئی خود تو میں نے اپنی آدھی زندگی آپ لوگوں کے پیچھے لگادی اب آپ لوگ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہتے ہیں میری بیوی بھی یہی سب کرے اس لیے تو نہیں لایا میں اسے۔۔

اُس نے لمحے میں فیصلے کیا مہینے سے وُہ سب کے بدلے رویے برداشت کر رہا تھا ماسوائے سبحان صاحب کے مگر آج کا واقعہ تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی۔۔

کر ہی لیا اِس نے اپنا کام یہی تو چاہتی تھی یہ یہی تو کام ہے اِس جیسی لڑکیوں کا شکل کیا اچھی مِل گئی کرلیا شوہر کو قابو بس یہی تو رہ گیا تھا کرنا۔۔

شفق خاتون کا بس نہیں چل رہا تھا وُہ نور کا منہ نوچ لے جاکر۔۔

علی اتنا بڑا فیصلہ مت کرو۔۔

سبحان صاحب نے اُسے سمجھانا چاہا۔۔

تو کیا یونہی ذلیل ہوتا رہوں خود بھی اور اسے بھی کرواؤں ابو میرے کچھ فرض ہیں مجھے نبھانے دیں۔۔

علی نے مضبوط انداز میں کہا۔۔

گھر مت چھوڑ کر جاؤ بیٹا میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے گھر مت چھوڑ کر جاؤ بس ایک تُم واحد ہی ہو جس نے اِس گھر کو کھڑا کرکے رکھا ہے اگر تُم چلے گئے تو یہ گھر بکھر جائے گا بلکل۔۔

وُہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔۔

ابو یہ مت کریں خُدا کا واسطہ ہے آپکو۔۔

علی نے تڑپ کر اُن کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔

بھائی یہ مت کریں پلیز اتنا سخت قدم مت اُٹھائیں کسی کے لئے نہیں تو ابو کے لئے رُک جائیں پلیز۔۔

فرح نے بھی التجا کی۔۔

نور اِس سب میں بس ایک خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی۔۔

ٹھیک ہے مگر میری بیوی آج سے گھر کا کوئی کام نہیں کرے گی اور لوگ بھی ہیں صرف وہی نہیں رہ گئی ہے۔۔

بیٹا جی اتنا ہی بیوی بیوی لگا کر رکھا ہوا تو جی نہیں کرواتے مہارانی سے کوئی کام چولہا الگ کرلو اپنا اور رہتے تو ویسے بھی الگ ہی ہو اوپر تو جھنجھٹ ہی ختم کرو مُجھ سے نہیں ہوتی یہ روز روز کی چک چک۔۔

شفق خاتون نے سب کے سروں پر بم پھوڑا۔۔

شفق تُم ہوش میں تو ہو عقل گھاس چرنے گئی ہے کیا تمہاری۔۔

سبحان صاحب نے زندگی میں پہلی بار اُن سے اتنی درشتگی سے بات کی تھی۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں امی صحیح ہے چولہا الگ اپنا کماؤ اپنا کھاؤ میری ابھی نئ شادی ہوئی ہے نوکری بھی نئ ہے اِس میں سے اپنی بیوی اور گھر کو سنبھالوں

یا پھر انہیں بھی پالوں۔۔

دانیال نے تو جیسے موقعے سے فائدہ اُٹھایا تھا۔۔

واہ بیٹا واہ ایک مہینہ صرف ایک مہینہ تُجھے خرچ کیا کرنا پڑ گیا تو گنوانے لگ گیا یہ تیرا بھائی جو اتنے سالوں سے حرف لائے بغیر کر رہا اُس کا حساب کون دے گا۔۔

سبحان صاحب نے شرمندہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔

میں اسی لیے آپ سے کہتی تھی بھائی خود کے بارے میں سوچیں خُدارا دیکھ لیں نتیجہ آپکے سامنے ہے یہ ہے آپکے اپنے جن کی زندگیاں سنوارتے سنوارتے آپ نے اپنی جان لگادی یہ ہیں وُہ لوگ۔۔

فرح روتے ہوئے بولی۔۔

علی بے یقینی سی بے یقینی آنکھوں میں لیے بس اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا بس ایک سوال اُس کے اندر ٹکرے مار رہا تھا۔۔۔

کیا مائیں ایسی بھی ہوتی ہیں؟۔۔

ٹھیک ہے آج سے ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے بھی ہم الگ ہوں گے ٹھیک ہے امی آپکا حکم سر آنکھوں پر میں آپ کے لئے بہت ناقابل برداشت ہوں خُدا کی قسم آپکی مزید پریشان نہیں کرتا ابھی گھر چھوڑ کر چلے جاتے مگر

مجھے میرے باپ کے جُڑے ہاتھوں نے روک لیا۔۔ میں واقعی آپکے لئے ناقابلِ برداشت ہوں واقعی بلاشبہ آج پتھر پر لکیر ہوگئی یہ بات۔۔

اُس کی آنکھ سے ایک آنسو گر کر کب بہہ گیا کوئی نہیں دیکھ سکا مگر نور سے چھپ نہ سکا۔۔

میں اپنے حصے میں جارہا ہوں اُوپر تُم بھی آجانا اگر آنا چاہو۔۔

علی سے مزید نہیں رکا گیا وُہ کسی کے بھی سامنے اپنے آنسو نہیں بہانا چاہتا تھا وُہ تنہائی کا خواں تھا۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا بلکل ویسے جیسے آج اُس کے اندر تھا وُہ جو کبھی نہیں تھکا تھا آج بری طرح ٹوٹا تھا۔۔

نور نے کمرے میں آکر بتیاں روشن کی تو اُس نے آنکھیں میچ لیں روشنی اب چبھتی تھی آنکھوں کو۔۔

علی کچھ کھا لیں پھر آپکی دوائی کا بھی وقت ہورہاہے۔۔

نور نے ٹرے بیڈ پر رکھتے ہوئے اُسے کہا۔۔

کیوں لے کر آئی ہو یہ۔۔؟

اُس کی لہجے میں چٹانوں سی سختی تھی۔۔

آپ نے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا صبح بھی صرف چار توس کھائے تھے ایسے کیسے ٹھیک ہوں گے آپ۔۔

اُس نے علی کی بات کو نظرانداز کیا۔۔

نور میں پہلی اور آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں یہ بات اچھے سے اپنے ذہن میں بٹھا لو نہ نیچے کی کوئی چیز اوپر آئے گی اور نہ ہی تُم کسی بھی کام کے لئے نیچے جاؤ گی رہنا تو میں ایک منٹ نہیں چاہتا یہاں مگر صرف اور صرف ابو کی وجہ سے رُک گیا ہوں تُم میری اِس بات کو گرہ باندھ لو آئندہ مجھے کچھ نہ کہنا پڑے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

علی امی کی باتوں کا بُرا نہیں مانیں وُہ تو ماں ہیں غصّے میں کچھ بھی بول دیں گی مگر وہ دِل سے نہیں کہتی۔۔

مجھے کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے نور میں بچہ نہیں ہوں ابھی سے نہیں بچپن سے یہ فرق دیکھتا آرہا ہوں بس اب اور نہیں۔۔

وُہ کچھ بھی سننے پر آمادہ نہیں تھا۔۔

اور لیجاؤ اِسے مجھے کسی کے بھی ٹکڑوں پر نہیں پلنا اور مزید کوئی بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے مُجھ سے کیونکہ ابھی میں بلکل بھی اِس کنڈیشن میں نہیں

ہوں نور۔۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں فیصلہ سنایا۔۔

ٹھیک ہے۔۔

وُہ بھی ہار مان کر اُٹھنے لگی کہ علی کی نظر اُس کے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑ گئی۔۔

یہ اتنا کیسے جل گیا تمہارا ہاتھ۔۔

اُس نے نرمی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر فکرمندی سے پوچھا۔۔

کچھ نہیں بس چائے گر گئی تھی چھانتے ہوئے۔۔

اُس نے صاف جھوٹ بولا۔۔

رُکو اِدھر ہی۔۔

علی نے سائڈ دراز سے آئنٹمنٹ نکالتے ہوئے کہا۔۔

میں نے تُم سے کہا تھا میری بات کو ماننا مگر تُم نے وہی کیا جو تُم کرنا چاہتی ہو۔۔ کتنی بدتمیزی کر رہی تھی وُہ تمہارے ساتھ اور تُم اُلٹا اُسے کچھ کہنے کے بجائے سوری کہہ رہی تھی۔۔

وُہ اُس کے ہاتھ پر کریم لگاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا ہورہاہے مطلب میں حیران تھی علی اتنی چھوٹی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کو کوئی کیسے اتنے بڑے جھگڑے میں بدل سکتا ہے۔۔

اُس کے لہجے میں ابھی تک حیرت تھی۔۔

تُم نے مثال تو سنی ہی ہوگی رائی کا پہاڑ بس وہی ہوا۔۔

علی نے طنزیہ کہا۔۔

آج نہیں کہو گی کہ میں نے کیوں اتنا کہا نیچے۔۔

وُہ نجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا۔۔

نور کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی۔۔

کیونکہ مجھے آپکی ضرورت تھی آج آپکا بولنا مجھے اندر سے بہت مضبوط کرگیا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے جیسے بھی حالات جب آپکا جیون ساتھی آپکو سمجھتا ہو تو زندگی بہت آسان ہوجاتی ہے میری یہی تو خواہش تھی تحفظ کی جو آپ نے آج مجھے دیا جو کہ میرا حق بھی تھا۔۔

اُس نے براہِ راست علی کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔

علی نے بھی بغور اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پوچھیں۔۔

مجھے اب ہمارے لیے سوچنا ہے ایک نئے سرے سے شروعات کرنی ہے اور میرے پاس اب کچھ نہیں ہے بلکل خالی ہوں میں بلکل خالی حتیٰ کہ میری جیب میں اتنی رقم بھی نہیں ہے کہ ہم کل کچھ کھا سکیں میری جتنی جمع پونجی تھی سب ختم ہوگئی ہے آفس سے پہلے ہی لون لیا ہوا تھا جو اُنہوں نے مِلنے والی سیلری سے کاٹ لیا اب ایک روپے کا آسرا نہیں ایک کٹھن مرحلہ ہے اب ہمارے سامنے کیا تُم میرا ساتھ دو گی اِس سب میں۔۔

علی کا انداز یوں تھا جیسے اُسے قوی اُمید ہو جواب مثبت ہی ملے گا۔۔

کیا آپکو پوچھنے کی ضرورت ہے۔۔؟

اُس نے اُلٹا سوال کیا۔۔

نہیں بس ایسے ہی دِل چاہ رہا تھا تمہارے منہ سے سُننے کو کہ ہاں تُم میرے ساتھ ہو ہمیشہ چاہے جیسے بھی حالات ہوں زندگی کتنی ہی تنگ کیوں نہ ہوجائے تم کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑو گی۔۔

وُہ پُر اُمید لہجے میں بولا۔۔

میں نہیں جانتی آپکو کس طرح یقین دلاؤں کہ چاہے کیسے بھی حالات ہوں میں ہمیشہ آپکو آپکے ساتھ کھڑی ملوں گی۔۔

نور نے اس کے چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر قطعیت سے کہا۔۔

اگر نوکری نہیں ملی تو نوبت فاقوں تک کی آسکتی ہے۔۔؟

پرسوں پہلا روزہ ہے ویسے بھی۔۔

اُس کے پاس ہر سوال کا جواب تھا۔۔

افطار تک کروانے کی حیثیت نہیں رکھتا اب تمہارا شوہر تُم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو نور مُجھ پر چیخو چلاؤ تُم ملامت کرو مجھے۔۔ واقعی میں تمہیں کچھ نہیں دے پایا ساری زندگی میں نے اِن لوگوں کے پیچھے خود کو خوار کیا جب تمہارا وقت آیا تو کیا دے رہا ہوں میں تمہیں ۔۔؟؟

اُس کے دِل پر بوجھ بڑھتا جارہا تھا۔۔

اللہ بھوکے پیٹ اُٹھاتا ضرور ہے سلاتا نہیں ہے یہ اُس کی شان ہے میں بھلا کیوں آپ پر چیخوں ؟؟میں کم پڑھی لکھی ضرور ہوں مگر جاہل نہیں۔۔ کیوں ملامت کروں میں آپکو؟؟ مجھے آپ پر فخر ہے میں جانتی ہوں میرا شوہر ہر ممکن کوشش کرے گا مگر مجھے بھوکا نہیں سونے دے گا یہ میرا یقین ہے آپ پر۔۔

اگر کبھی۔۔

علی نے کچھ کہنا چاہا مگر اُسے نور نے اُسے روک دیا۔۔

اگر کبھی سونا پڑا تو اِس میں میرے اللہ کی کوئی بہتری ہوگی وُہ پاک پروردگار

دے کر بھی آزماتا ہے لے کر بھی۔۔

وُہ جانتی تھی علی کیا بولنے والا تھا اِسی لیے اُس کی بات سنے بغیر ہی جواب دے دیا۔۔

اور میں تمہارا یہ یقین کبھی نہیں ٹوٹنے دوں گا کبھی بھی نہیں میرا وعدہ ہے تُم سے نورِ حیات۔۔نورِ علی بس اِسی طرح میری ہمت بنی رہنا میں بہت جلد تُمہیں ہر وُہ خوشی دوں گا جس کی تُم حقدار ہو آج جو یقین تُم نے مجھے تھمایا ہے ناں یہ مجھے کبھی تھکنے نہیں دے گا یہ یقین تو مجھے ہمت دے گا۔۔

اُس نے اپنے چہرے پر دھرے نور کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر ایک نئے عزم کے ساتھ کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکا ساتھ سب سے بڑی خوشی ہے باقی چیزیں بے معنی ہے جب تک یہ میرے ساتھ ہے میں بھی کبھی نہیں تھک سکتی آزمائش ہے ہماری پورا اُترنا ہے۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا میں یقین دلاتا ہوں تُمہیں۔۔۔

میں ہمیشہ ساتھ رہوں گی یہ وقت ثابت کرے گا۔۔

اُس نے برجستہ کہا۔۔

میرے پاس کچھ پیسے ہیں تقریباً تین چار ہزار روپے کچھ دِن نکل جائیں گے

جب تک انشاءاللہ آپکو کوئی نوکری مل ہی جائے گی اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔

اُس نے رسانیت سے کہا۔۔

تمہارے پاس کیسے آئے مطلب میں نے تو آج تک تمہیں تمہارے لیے پیسے دیے ہی نہیں نا کبھی تُم نے مانگے۔۔

وُہ شرمندہ ہوکر بولا۔۔

تو مجھے کب سے آپ سے مانگنے کی ضرورت پڑ گئی ایک طرح سے ناں میں نے چوری کی ہے آپکی پینٹوں شرٹیں۔۔ شلوار قمیض۔۔ ٹراؤزر سیدھے کرتے وقت جیب میں سے سو پچاس دس بیس ایسے مجھے روز ہی ملتے تھے تو میں نے انہیں جمع کرنا شروع کردیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ہنس کر بتایا۔۔

چورنی۔۔ علی نے اُس کی ناک دبا کر کہا۔۔

ابھی چلتے ہیں سامان وغیرہ لے کر آجاتے ہیں۔۔

علی نے کھڑے ہوکر کہا۔۔

آپ بائک چلا لیں گے۔۔؟

ہاں اب تو بِلکُل ٹھیک ہے یار میرا ہاتھ۔۔

آپ بائک نکالیں جاکر میں برقع پہن کر آئی۔۔

اُس نے الماری کھولتے ہوئے کہا۔۔

یہ دوائیاں کہاں لے کر جارہے ہیں آپ۔۔

اُس نے علی کو ساری دوائیاں شاپرز میں ڈالتے دیکھ کر پوچھا۔۔

تُم برقع پہن کر نیچے آجانا مزید مُجھ سے سوالات مت کرو نور۔۔

اُس نے بہت نرمی سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

وُہ بھی جلدی جلدی برقع پہننے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال۔۔ اُس نے صحن میں کھڑے ہوکر آواز لگائی۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔؟

اُس کے بات کرنا کا انداز ہی بلکل بدلا ہوا تھا۔۔

یہ لو میری وُہ دوائیاں جو تمہارے پیسوں سے آئی تھی اب مزید تُم پر بوجھ نہیں بننا چاہتا۔۔

علی نے تھیلی اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

میرے کس کام کی یہ آپ اپنے پاس ہی رکھیں۔۔

اُس کا انداز مضحکہ اڑاتا تھا جس پر علی کو تپ چڑھ گئی۔۔

تو میرے بھی کسی کام کی نہیں ہے۔۔

اُسے نے شاپر کھینچ کر سامنے کچن کی دیوار پر دے مارا۔۔

جس پر دانیال حیرت زدہ اُسے دیکھتا رہ گیا کیونکہ علی کا یہ روپ اُس کے لیے بلکل نیا تھا۔۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔

اُس نے سیڑھیاں اُترتی نور سے کہا اور سرعت سے باہر نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریباً ایک گھنٹے بعد اُن دونوں کی واپسی ہوئی دروازہ فرح نے کھولا تھا۔۔

بھائی کیا آپ دونوں واقعی الگ۔۔

اُس نے علی اور نور کے ہاتھ میں پکڑے شاپرز دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

کیا اتنی ذلالت کے بعد بھی میں بے غیرتوں کی طرح چپ بیٹھا رہوں۔۔

علی نے اُسکی بات کاٹ کر کہا۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو تُم بیٹا۔۔

سبحان صاحب نے غالباً اُن کی باتیں سُن لی تھیں۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں مجھے فخر ہے تُم پر کہ تُم نے بھلے اپنے لیے نہیں کم

از کم اِس بچی کے بارے میں تو سنجیدگی سے سوچا اِس کی عزت کو واقعی اپنی عزت سمجھا۔۔

اُنہوں نے علی کا کندھا تھپتھپا کر کہا۔۔

یہ کچھ پیسے رکھ لو۔۔

اُنہوں نے ہزار پانچ سو کئی نوٹ علی کی جیب میں ڈالنے چاہے۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ابو میں آپ سے پیسے ہرگز نہیں لوں گا۔۔

اُس نے سبحان صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

باپ ہو تیرا اور یہ میرے پیسے ہیں جو تو مجھے دیا کرتا تھا الگ سے میرے لیے آج وہی تیرے کام نہیں آئے تو اِن کا کیا فائدہ۔۔

اُنہوں نے متانت سے کہا۔۔

ابو یہ آپکے پیسے ہیں میں نہیں لے سکتا مجھے خود کچھ کرنے دیں میری بیوی کے لیے ابھی اتنا ناکارہ نہیں ہوا ہوں کہ باپ کے پیسوں پر اپنی بیوی کو پالوں۔۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

بھائی آپ جذباتی ہورہے ہو۔۔

تُم یہاں کی ٹینشن لینا چھوڑ دو بیٹا کم از کم تُم تو اپنے گھر میں خوش رہو۔۔

علی نے فرح کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

بھائی مجھے آپ میرے سسرال ہی چھوڑ دیں میں یہاں نہیں رہ سکتی کم از کم دانیال اور اُس بندریا کے ساتھ بلکل نہیں۔۔

فرح نے بیزاری سے کہا۔۔

تُم اُوپر چلو میں آکر اسٹور سے انگیٹھی نکالتا ہوں پھر کونے والا باورچی خانہ بھی صاف کرنا ہے۔۔

اُس نے نور کو اوپر جانے کا کہا۔۔

میں بھی اُوپر ہی جارہا ہوں تُم تیار ہوکر آواز دے دینا میں چھوڑ آؤں گا ٹھیک ہے۔۔

علی نے ہموار لہجے میں بات مکمل کی۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔

فرح نے آہستہ سے کہا اور اپنا سامان لینے اندر چلی گئی۔۔

کونے والا باورچی خانہ تو بہت خراب ہورہا تھا۔۔

علی نے کمرے میں آکر اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔۔

آپ تھک گئے ہوں گے بس مجھے ایک گھنٹہ دیں میں کھانا بناتی ہوں۔۔

کہاں کہاں چلی سیدھی شرافت سے بیٹھو اِدھر میں باہر سے لے کر آرہا ہوں رات کا کھانا۔۔

علی نے اُسے باقاعدہ اُسے بٹھا کر کہا اور بائک کی چابی اُٹھا کر نکل گیا۔۔

علی بات سُن میری۔۔

شفق خاتون جو شاید صحن میں پڑے تخت پر بیٹھی اُس ہی کے نیچے اُترنے کا انتظار کر رہی تھیں اُسے آتا دیکھ کر فوراً اُس کی طرف لپکیں۔۔

وُہ اُن سے فی الفور کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر احترام آڑے آگیا اُس نے کچھ کہا نہیں بس صحن کے بیچ میں پہنچ کر رُک گیا۔۔

اتنا بڑا ہوگیا کہ میں تُجھے ڈانٹ بھی نہیں سکتی۔۔

تذلیل اور ڈانٹ میں فرق ہوتا ہے اماں۔۔

وُہ فوراً بولا۔۔

بھلا ماں کبھی اپنی اولاد کی تذلیل کرتی ہے۔۔

کروائی ہے آپ نے میری بے عزتی اپنی ہی دوسری اولاد سے اور اُس کل کی

آئی لڑکی سے میں آپ کی ہر بات کو نظرانداز کردیتا ہوں اماں یہ والی بھی کردیتا مگر آج دانیال نے جو مجھے کہا ہے اُس کے بعد مُجھ سے بڑا بے غیرت کوئی نہیں ہوگا جو اُس کا ایک پیسہ بھی لیا آپ میرے لیے دعا کیا کریں بس یہ سوچ کر کہ دانیال کے علاوہ بھی آپکا اور بیٹا ہے اور وُہ بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔۔

اُس نے شفق خاتون کو خود سے لگا کر اُن کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔

میں سمجھاؤں گی اُسے وُہ تُجھ سے معافی مانگے گا پر یوں نہ کر۔۔

ناممکن امّاں اِنسان غصّے میں ہی سچ بولتا ہے اور مجھے اچھے سے پتا چل گیا ہے کہ وُہ میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اب بلکل نہیں گنجائش۔۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

یہ سب خناس تیرے دماغ بیوی بھر رہی ہے تیری پتا نہیں کیوں لے کر آ گئ میں اُسے اِس گھر میں۔۔

وُہ پھر پہلے والے انداز میں بولا۔۔

اُس نے اپنا کیا بگاڑا ہے امّاں وُہ تو کسی کو کچھ نہیں کہتی پھر کیوں اتنی نفرت اُس سے۔۔

ایسی لڑکیوں کو خوب جانتی ہوں میں کس کس طرح شوہروں کو قابو کرتی ہیں

خود کا تو کوئی آگے پیچھے ہے نہیں کیا جانے اپنوں کی اہمیت۔۔

وُہ نخوت سے بولیں۔۔

اگر نور کو اپنوں کی اہمیت نہیں پتا تو ہم میں سے کسی کو بھی نہیں پتا پھر۔۔

علی نے فوراً کہا۔۔

تُو اُسّے چھوڑ دے طلاق دے کر رفع کر بیٹا وُہ ہمارے گھر میں رہنے کے لائق
۔۔

آپ بول بھی کیسے سکتی ہیں ایسا دو دو بیٹیاں کی ماں ہوکر آپ مجھے کسی کی بیٹی کے ساتھ نا انصافی کی ترغیب دے رہی ہیں یہ تو آپ نے ہمیں کبھی نہیں سکھایا تھا اماں۔۔ اتنا فضول لفظ کہا بھی کیسے آپ نے۔۔

وُہ اُن کی بات درشتی سے کاٹ کر کہا۔۔

کیونکہ وُہ ہی سارے فساد کی جڑ ہے جب سے آئی ہے سب کچھ خراب ہو رہا ہے میرے بیٹے کو آخر کر ہی دیا اُس نے مُجھ سے دور بیٹا تو اُسے چھوڑ دے میرے لیے اپنی ماں کے لئے میں تیرے لیے اِس سے بھی اچھی لڑکی۔۔

بس کردیں امّاں بس اتنی سفاک مت بنیں وُہ بھی اِنسان ہی ہے کیوں چھوڑوں میں اُسے کیوں؟ میری بیوی نیک ہے۔۔وفادار ہے۔۔میرے گھر والوں کو اپنا سمجھنے والی ہے اور ہر مشکل میں میرے ساتھ کھڑی ہے اور جہاں تک رہی

بات مجھے آپ سے دور کرنے کی تو کبھی آپ اپنے رویے پر غور کیجئے گا سب صاف دِکھنے لگے گا۔۔

علی نے اُن کے ہاتھوں کو جھٹک کر کہا اور چلا گیا۔۔

میں اپنا بیٹا کسی کو چھیننے نہیں دوں گی ہر گز نہیں۔۔

اُن کی آنکھوں میں نفرت کے شعلے دہک رہے تھے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

.کچھ دِن بعد۔۔

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوچکا تھا اُس دِن پانچواں روزہ تھا۔۔

نمرہ یار جاکر دیکھو دروازے پر کون ہے مُجھ سے نہیں اُٹھا جاتا روزے میں۔۔

تانیہ نے اپنے ناخن فائل کرتے ہوئے کہا۔۔

دروازہ متواتر بجتا رہا۔۔

عجیب عذاب ہے پتا نہیں کہاں ہے یہ نمرہ کام کا تو بولو ہی نہیں اِسے۔۔

اُس نے جھنجھلا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

آرہی ہوں توڑو گے کیا۔۔

اُس نے تن فن کرتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے علی تھا جسے دیکھ کر اُس کا غصّہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔۔

عجیب عذاب ہے بھئی چولہا الگ کرلیا ہے تو راستے بھی الگ کرو کہیں کام دھام پر تو جانا نہیں ہوتا خود کو دوسروں کو روزوں میں خوار کرواتے ہیں۔۔

وُہ بولتی ہوئی اندر جانے لگی۔

علی کے ماتھے پر بل پڑ گئے ایسا نہیں تھا کہ اُس کے پاس جواب نہیں تھا بلکہ وُہ عورت کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔۔

مُجھ سے نہیں ہوتے یہ کام اپنی بیوی کروائیں اب تو کوئی کام بھی نہیں کرتی وُہ بس بیٹھی رہتی ہے اوپر مہارانی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی حد میں رہو تانیہ میں تمہیں کچھ کہہ نہیں رہا تو اِس کا یہ مطلب ہر گز نہیں جو تمہارے دِل میں آئے گا کہتی چلی جاؤ گی۔۔

علی سے مزید برداشت نہ ہوا۔۔

مُجھ پر مت چلائے۔۔

تانیہ نے اپنی آواز یکدم تیز کرتے ہوئے کہا۔۔

آرام سے بات کرو میں چیخ کر بات نہیں کر رہا تُم سے۔۔

اُس نے تانیہ کو گھرکا۔۔

آپکو تو عورتوں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے توبہ کتنی بری طرح چیخ رہے ہیں مُجھ پر خالہ جان۔۔ خالو دیکھ لیں اپنے بیٹے کو۔۔

اُس نے علی کی بات کو قطعی نظرانداز کرتے ہوئے زور زور سے سب کو بلانا شروع کردیا۔۔

کیا کر رہی ہو تم۔۔

علی نے اُسے سرزنش کی۔۔

دیکھیں خالہ علی بھائی مجھے کہہ رہے ہیں تُم ہو ہی فسادن گھر آتے ہی سب بیڑہ غرق کردیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے دلیری سے اُس کے سامنے جھوٹ بولا۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک کچھ تو خوفِ کرو کم از کم رمضان کا ہی احترام کرلو اتنا جھوٹ۔۔

آواز سیڑھیاں اُترتی نور کی تھی۔۔

بیٹا تُجھے یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی علی کبھی عورت سے بدتمیزی نہیں کرسکتا۔۔

شفق خاتون نے قطعیت سے کہا۔۔

غلط فہمی کیا خالہ میں بہری نہیں ہوں بھائی نے یہی الفاظ بولیں ہیں مجھے۔۔۔

اُس نے پھر ڈھٹائی سے اپنے جھوٹ کو نبھایا۔۔

ابو یہ جھوٹ بول رہی ہے میں تو اوپر جارہا تھا اِس نے اُلٹی سیدھی باتیں شروع کی۔۔

وُہ حیرت زدہ سا تانیہ کو دیکھ کر بولا جس کی آنکھوں میں ذرا بھی شرمندگی نہ تھی بلکہ مزید اپنا جھوٹ نبھا رہی تھی۔۔

میں نے اوپر کھڑکی سے تمہاری اور اِن کی ساری باتیں سنی ہیں اِس لیے میرے منہ پر تو جھوٹ بولنا مت تانیہ۔۔

نور کا انداز سب کو حیران کرگیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمیز سے بات کرو۔۔

شفق خاتون نے اُسے لتاڑا۔۔

امی انہوں نے تو اِس سے کوئی بات کی ہی نہیں ہے یہ تو خود ہی شروع ہوگئی تھی کہ کام دھام پر جانا ہوتا نہیں دوسروں کو روزے میں خوار کرواتے ہیں۔۔ یہ تو اُس بات کو بھی نظرانداز کرتے ہوئے آرہے تھے۔۔

اُس نے نرمی سے شفق خاتون سے کہا۔۔

جھوٹ مت بولو نور۔۔

بھابھی۔۔ نور بھابھی۔۔ راستے الگ ہوئے ہیں رشتہ نہیں بدل گیا میرا تُم

سے۔۔

نور نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔

واہ چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں۔۔

شفق خاتون نے مضحکہ اُڑایا۔۔

نہیں بولتی جو کرنا ہے کرلو۔۔

تانیہ کا انداز چیلنج کرتا تھا۔۔

میں توکچھ نہیں کروں اپنے اعمال ناموں میں لکھواؤ مزید گناہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے ہاتھ پر ہاتھ باندھے کہا۔۔

علی پُر سکون سا کھڑا اب اُسے بولتا دیکھ رہا تھا اُس کی باتوں کا اثر دیر سے ہیں سہی مگر ہوا ضرور تھا نور پر۔۔

ایک لفظ اور نہیں۔۔

تانیہ نے اُنگلی دِکھا کر کہا۔۔

چلیں اِس سے بحث کرنا بیکار ہے۔۔

اُس نے علی سے کہا جو ایک متاسف نظر شفق خاتون پر ڈالتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔

آپ نہا لیں پسینے میں ہورہے ہیں پورے۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ سے اُس کی شرٹ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

آج تو تُم نے مجھے حیران کردیا نور۔۔

اُس نے تکیہ کمر کے پیچھے برابر کرتے ہوئے کہا۔۔

کیوں؟۔۔ وُہ یکسر ہی انجان بن کر بولی۔۔

بھئی آخر کار تُم بھی بولی۔۔

علی نے فوراً کہا۔۔

مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے علی اور وُہ صاف جھوٹ بول رہی تھی اور آپ پر اگر کوئی جھوٹا الزام لگائے گا تو میں ہرگز بھی چُپ نہیں رہوں گی۔۔ جہاں آپ پر بات آئے گی میں بولوں گی۔۔

اُس نے مصمم کہا۔۔

ویسے لوگ کیسے دیدہ دلیری سے سامنے کے سامنے جھوٹ بول دیتے ہیں۔۔

علی نے حیرت سے کہا۔۔

خوفِ خدا ختم ہوگیا ہے لوگوں کے دلوں سے اور کچھ نہیں۔۔

نور نے گہری سانس لے کر کہا۔۔

خیر چھوڑیں یہ بتائیں جاب ملی۔۔

نور نے نرمی سے پوچھا جواب میں اُس کے چہرے پر پھیلتی مایوسی دیکھ کر سب سمجھ گئی۔۔

مل جائے گی آپ مایوس نہ ہو۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔

میں سوچ رہا ہوں کب تک اِن بڑی بڑی جابز کے چکر میں خوار ہوتا رہوں گا اور رمضان میں تو ویسے بھی بہت مشکل سے ہی رکھتے ہیں نئے ایمپلائیز کو میرا ایک دوست ہے اُس نے بتائی تو ہے ایک جاب مگر۔۔

وُہ کہتے کہتے رُکا۔۔

مگر کیا۔۔

نور نے رسانیت سے پوچھا۔۔

تنخواہ بہت کم ہے بہت اور کوئی دوسری جاب بھی نہیں فی الحال مگر۔۔

اُس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے دباتے ہوئے کہا۔۔

کتنی ہے۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے فوراً سے اُس کے ہاتھ ہٹا کر خود سر دبانا شروع کردیا۔۔

سولہ ہزار۔۔

آواز بہت آہستہ تھی۔۔

بہت ہے کچھ نہ ہونے سے کچھ تو بہتر ہے ناں اور ہم دو اکیلی جان کا خرچہ ہی کتنا ہے آپ کو آگے بہت اچھی جاب مل جائے گی مگر ہاتھ آئی ہوئی کو نہ چھوڑیں ویسے کام کیا ہے۔؟

کام کا مسئلہ نہیں ہے مجھے جو بھی ہوگا کرلوں گا بس تنخواہ کا ہے۔

اُس نے نور کی بات مکمل ہوتے ہی کہا۔۔

کوئی بات نہیں ہے علی ہوسکتا ہے اسی میں کوئی بہتری ہو ہماری آپ بسم اللہ کریں۔۔

نور نے نرمی سے کہا۔۔

ہاں کل جاتا ہوں۔۔

کام ہے کیا وہ تو بتائیں۔۔

ایک فاسٹ فوڈ کمپنی ہے اُس میں کیشیر کی جاب ہے دو ٹائمنگز ہیں ایک دوپہر تین سے رات نو بجے تک اور رات نو سے دیر رات تین بجے تک روز کا اسٹاف فوڈ بھی ہے ڈیڑھ سو روپے صرف رمضان میں لیکن ویسے ستر روپے

ہے۔۔

اُس نے ساری تفصیل سے بات بتائی۔۔

تو آپ نے کون سی ٹائمنگ لینی ہے۔۔؟

دوپہر تین سے نو والی اُس کے بعد وہی پر نو بجے کی شفٹ میں ڈیلیوری مین کی دو جابز ہوجائیں گی تو آسانی ہوجائے گی تھوڑی۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ اپنے بند آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہرگز نہیں آپ کا ہاتھ ابھی بلکل ٹھیک نہیں ہوا ہے اور پھر مسلسل بائک چلانے سے خُدا نخواستہ کچھ مزید بڑھ گیا تو بلکل بھی نہیں آپ صرف تین سے نو والی جاب کریں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے چھوٹتے ہے کہا۔۔

پر نور۔۔

میں نے کہہ دیا ناں پر ور۔۔ اگر مگر۔۔ لیکن ویکن۔۔ یہ وہ۔۔ فلانا ڈھمکانا کچھ نہیں آپ صرف ایک ہی نوکری کریں گے ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔

اُس نے آخری حربہ آزمایا۔۔

اچھا میری ماں نہیں کرتا۔۔

توبہ توبہ استغفار نکاح فاسد کرنا ہے کیا۔۔

وُہ اُسّے چھیڑنے کی غرض سے بولی۔۔

تُم اور تُمھاری بُھس جگتیں۔۔

اُس نے نور کے چہرے پر جھول رہی زلف کھینچ کر شرارت سے کہا۔۔

اب جائیں آپ میں ذرا دیکھ کر آؤں سالن روزے کا بھی ٹائم ہونے والا ہے پھر روٹی بھی بنانی ہے آٹے کو بھی رکھے ہوئے آدھا گھنٹہ تو ہوگیا۔۔

اُس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہماری تو افطاری اور رات کا کھانا ایک ہی ہے۔۔

وُہ یاسیت سے بولا۔۔

ہاں تو ٹھیک ہی ہے ویسے بھی تلی ہوئی چیزیں ہضم نہیں ہوتیں اور آپکا پیٹ بھی بڑھ رہا ہے کافی۔۔؟

اندھی ہو یقیناً تُم کوئی پیٹ نہیں بڑھ رہا اُس نے فوراً سانس اندر کرکے کہا۔۔

ارے آپ تو دِل پر ہی لے گئے میں تو مذاق کر رہی تھی۔۔

اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اچھا بس زیادہ کھی کھی مت کرو بیڈ پر پڑے رہ رہ کر وزن بڑھنا ہی تھا اب

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمضان ہے ناں سیٹ ہوجاؤں گا پہلے کی طرح۔۔

اُس نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔

ایسے بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں یہ تو میں بول رہی ہوں کہ وزن بڑھ گیا ہے ورنہ اوروں کے لئے تو آپ اب بھی فٹ ہیں۔۔

اُس نے محبت سے کہا۔۔

اچھا کیا بنایا ہے۔۔؟

وُہ واشروم جاتے جاتے پلٹا۔۔

آلو بینگن آپکو بہت پسند ہے ناں۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ چڑا کر بولی۔۔

خیر ہے پیٹ تو بھرے گا ابھی وُہ حالات نہیں جو فرمائشیں چلیں گی مگر وُہ وقت بھی آجائے گا بہت جلد تب دیکھنا کتنا تھکاؤں گا تمہیں۔۔

وُہ بھی آنکھ دبا کر اُسی کے انداز میں بولا۔۔

انشاءاللہ اب جائیں آپ۔۔۔

وُہ علی کو کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔۔

آپکے سارے ڈاکومنٹس میں نے سنبھال کر اِس بیگ میں رکھ دیے ہیں۔۔

اُس نے ایک فائل علی کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اِس کی کیا ضرورت۔۔؟

کیوں آپ انٹرویو کے لئے جارہے ہیں ضرورت کیوں نہیں۔۔؟

اُس نے جواب کے بجائے اُلٹا سوال کیا۔۔

ارے میری بھلی مانس بیوی جو جاب میں کر رہا ہوں اُس کے لیے ان ڈگریوں کی ضرورت نہیں ہے کوئی میٹرک یہ انٹر پاس لڑکا بھی کرسکتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ہنس کر کہا۔۔

کیا بہت ویسی جاب ہے؟۔۔

وُہ پریشان ہوکر بولی۔۔

ویسی کیسی۔۔؟

وُہ اُس کے بالوں کے جوڑے کو کھولتے ہوئے بولا۔۔

مطلب کہ آپکے حساب کی نہیں ہے کیا۔۔؟

وُہ حیرت انگیز طور پر اُس کی اِس حرکت پر چڑی نہیں تھی۔۔

میرے حساب کی مطلب۔۔؟

وُہ انجان بن کر بولا۔۔

ارے میرا مطلب کہ بہت زیادہ کم رُتبے والی جاب ہے؟؟

یہ کم اور زیادہ رُتبہ کیا ہوتا ہے نور؟؟

اُس نے سوال کا۔۔

میرا مطلب اپک ایک سافٹ ویئر انجینئر اور پھر ریسٹورینٹ کی فیلڈ میں آپکا کیا کام۔۔

اُس نے اُلجھ کر کہا۔۔

تُم نے مُجھ پر یقین ہے ناں کہ میں ہر ممکن کوشش کروں گا مگر تُمہیں بھوکا نہیں سونے دوں گا۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یقین تو پورا ہے۔۔

اُس نے اٹل لہجے میں کہا۔۔

تو بس میں وہی کر رہا ہوں اور یہ کم زیادہ کچھ نہیں ہوتا اب ضروری تھوڑی ہے اگر آپ نے بڑی بڑی ڈگریاں لے لیں ہیں تو کسی سولہا سترہ ہزار کی نوکری کو حقارت سے دیکھو اور لاکھوں کی نوکری نہ ملنے تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو ایسے تو ہم ناشکرے ہوئے ناں پھر جو خُدا آپکو یہ نوکری دلوا رہا ہے وہی آگے بھی مدد کرے گا یقیناً کرے گا اُس کے سوا کون ہے؟ کوئی

بھی تو نہیں۔۔ رزق کمانا اور حلال رزق کمانا دو الگ باتیں ہیں ہم بھلے جتنا بھی کما لیں محلوں کے محل کھڑے کردیں کھانے میں سونا چاندی۔۔ہیرے وغیرہ تو نہیں کھا سکتے ناں کھائیں گے تو وہی جو سولہا سترہ ہزار کمانے والا کھائے گا فرق صرف کھانے کی قسم کا ہوگا بھرنا پیٹ ہے سب نے آخر کو۔۔

علی نے متانت سے کہتے ہوئے بات مکمل کی۔۔

آپکی بات بالکل ٹھیک ہے۔۔

نور نے سراہتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تو بس مت سوچوں اتنا مُجھ پر بھروسہ رکھو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے نور کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

اور تُم ناں دوپہر میں سوجایا کرو ورنہ نیچے نہیں جاسکتی تو لگی رہتی ہے یہ کپڑا اُدھیڑ وہاں جوڑا۔۔ چھت دھو لی تو بلا فضول کی الماری صاف کرنے بیٹھ گئی۔۔

مُجھ سے فارغ نہیں بیٹھا جاتا نیچے تو میں آپکی وجہ سے جا نہیں سکتی تو کیا کروں میں؟؟

اُس نے کوفت سے کہا۔۔

اور سوچنا بھی مت جانے کا۔۔

اُس نے دوبارہ وارن کرنا ضروری سمجھا۔۔

ٹی وی دیکھ لیا کرو۔۔

مجھے نہیں شوق ٹی وی دیکھنے کا اور دیکھوں کیا ہر چینل پر ایک ڈھونگی آرہا ہوتا سارے کے سارے رمضان میں ہی حاجی ثناء اللہ بن جاتے اور ایسے لیپڑی چلاتے جیسے یہ ہی تو ہیں اسلام کے علم بردار گھول کر پی لیا انہوں نے اسلام کو۔۔

اُس نے تپ کر کہا۔۔

اتنی کتابیں پڑی ہیں تمہارے پاس جو تُم نے پڑھی بھی نہیں ہوئی وُہ پڑھ لیا کرو۔۔

علی نے جھنجھلا کر کہا۔۔

میرا ذرا موڈ نہیں ہوتا آجکل کچھ بھی پڑھنے کا۔۔

اُس نے یہ بات بھی رد کی۔۔

پھر ایک کام کرو ٹائم نکال کر نا مر جاؤ۔۔

وُہ سخت تپے ہوئے انداز میں بولا۔۔

آہاں میں اب اتنی سخی اور ڈبو بھی نہیں کے اپنے بندے کو یوں کھلا آزاد ۔۔ چھوڑ دوں تو یہ تو بھول ہی جائیں

اُس نے علی کے بال بگاڑ کر کہا۔۔

تمہارا کوئی حال نہیں ہے بیوقوف لڑکی۔۔

اور آپکا بھی نہیں۔۔

برجستہ کہا گیا۔۔

اچھا میں جارہا ہوں دعا کرنا کام ہوجائے۔۔

اُس نے چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا۔۔

انشاءاللہ۔۔

اُس نے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کے ایک بج رہے ہیں اور گھر اب تک جوں کا توں پڑا ہے۔۔

شفق خاتون نے لاؤنج کی خراب حالت دیکھ کر حیرانی سے کہا۔۔

تانیہ بیٹا تانیہ۔۔

اُنہیں غصّہ تو بہت آرہا تھا مگر ضبط کرکے نرمی سے اُسے آوازیں دینے لگیں۔۔

تین چار بار آواز دینے پر بھی جواب نہ ملنے پر اُنہیں سخت غصّہ آیا۔۔

تانیہ۔۔

اُنہوں نے اُس کے کمرے کا دروازہ بجایا۔۔

تھوڑی دیر بعد اندر سے ہلچل کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھول کر تانیہ اُن کے سامنے تھی۔۔

جی خالہ۔۔

اُس نے اُباسی لیتے ہوئے پوچھا۔۔

بیٹا ایک بج رہا ہے مگر ابھی تک پورا گھر بکھرا ہوا ہے گھر تو صبح گیارہ بجے ہی صاف ہوجاتا ہے ناں۔۔؟

۔۔ ہاں خالہ وُہ کل سحری کے بعد دیر سے سوئی تو ابھی بھی نیند آرہی ہے

اُس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی کو روکا۔۔

نمرہ کہاں ہے آپ اُسے بولیں شروع کریں میں بھی آتی ہوں منہ ہاتھ دھوکر۔۔

تانیہ نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔۔

نمرہ کیوں کل سحری بھی اُسی نے بنائی تھی پھر سارے برتن اور کچن سمیٹ کر سوئی تھی وُہ۔۔

اُنہوں نے تیز نظروں سے تانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تو خالہ میں بھی تو اُس کے ساتھ مسلسل لگی ہوئی تھی اُس نے سالن بنایا تھا تو روٹیاں میں ہی بیل رہی تھی پھر پھینٹی بھی میں نے ہی بنائی تھی۔۔

اُس نے تڑاک جواب دیا۔۔

جس پر وہ چپ ہو گئیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں بولتی ہوں نمرہ کو تُم بھی جلدی آجاؤ۔۔

اُنہوں نے تیکھی نظر اُس پر ڈال دیا کہا اور چلی گئیں۔۔

بڑی آئیں بیٹی کی حمایتی میں کوئی نور ہوں جو سارا کام کروں اِن کی مہارانی بیٹی بس روٹیاں توڑے۔۔

اُس نے تنفر سے سوچا۔۔

ویسے تو آپ یہاں کیشیر کی پوسٹ کے لیے آئے ہیں مگر جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ رمضان میں کاؤنٹر شروع ہی افطار سے ایک گھنٹہ پہلے ہے تو اُس سے پہلے آپ کو کچن میں ککس کے ساتھ کام کروانا ہوگا آپکو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے اِس سے۔۔

رضا نے اپنی عینک درست کرتے ہوئے سب کو سرتاپا بغور دیکھا۔۔

نہیں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔

علی نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا۔۔

آپ پھر آج ہی سے جوائن کرسکتے ہیں باقی کونسی برانچ میں بھیجا جائے گا یہ آپکو عمیر فرمانی صاحب بتادیں گے۔۔

اُنہوں نے ساتھ کھڑے ایک خوش شکل لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

وُہ وہاں اکیلا نہیں تھا پانچ لوگ اور بھی تھے اُس کے ساتھ۔۔

آپ سب کو کِس کا کام بھی سیکھنا ہوگا کیونکہ آپ کاؤنٹر پر ہوں گے کوئی بھی کسٹمر آپ سے کچھ بھی پوچھ سکتا ہے جیسے کہ ہمارا سب سے رننگ آئٹم ہے جی ایم سی برگر تو آپکو پتا ہونا چاہیے کہ اُس میں کیا کیا جاتا ہے باقی تو سب آپکو براںچ منیجر بتادیں گے ابھی آپ سب ایک برانچ میں جائیں گے پھر وہاں سے ٹریننگ مکمل ہونے پر آپ سب کو مختلف برانچز میں بھیج دیا جائے گا۔۔

اُنہوں نے پروفیشنل انداز میں بات ختم کی اور کھڑے ہوگئے۔۔

اینڈ یس پریشان بلکل مت ہوں آپ لوگوں ٹریننگ کے پندرہ دن کی پیمنٹ ملے گی بھلے بعد میں آپکا سلیکشن ہو یا نہ ہو تو آپکا ٹائم ضائع نہیں ہوگا۔۔

رضا نے مسکرا کر کہا اور باہر نکل گئے اور حقیقی طور پر بشمول علی کے سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی یہ سُن کر کے ٹریننگ کے بھی پیسے ملیں گے ورنہ تو وقت ضیاع ہے لگ رہا تھا۔۔

چلو شُکر ہے یار آخر کار جاب ملی ورنہ پچھلے ایک سال سے یوں ہی بڑی جابز کے چکر میں خوار ہورہا تھا میں۔۔

اُن میں سے ایک آدمی بولا جو لگ بھگ علی کی عمر کا ہی تھا۔۔

آپ لوگ ابھی ہماری بوٹ بیسن والی برانچ میں جائیں گے دو دن اُس کے بعد ڈی ایم سی میں۔۔

عمیر فرمان نے سب کو علانیہ بتایا اور خُدا حافظ کہہ کر باہر چلے گیا۔۔

کون کون بائک پر ہے؟؟

اُسی آدمی نے پوچھا۔۔ تقریباً سب کے پاس ہی بائک تھی۔۔

مجھے بھی ساتھ بٹھا لو کوئی پھر کیونکہ میں تو بس میں آیا ہوں بائک ہے نہیں۔۔

وُہ شاید کافی ملنسار تھا تب ہی صرف آدھے گھنٹے میں سب سے اچھی بات چیت ہوگئی تھی اُس کی۔۔

میرے ساتھ چل لو تم۔۔

علی نے پیشکش کی۔۔

واہ جگر یہ بڑھیا ہوگیا اب چلو چلتے ہیں پھر وہاں جاکر کام بھی دیکھنا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے علی کے کندھے میں بے تکلفی سے ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا جس پر وُہ پہلے تو حیران ہوا مگر پھر اُس کی نیچر سمجھ کر نظرانداز کردیا۔۔

ویسے تمہارا نام کیا ہے۔۔؟

اُس نے علی کے ساتھ بائک پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

علی۔۔ اُس نے ہیلمٹ پہنتے ہوئے جواب دیا۔۔

میرا نام عُمر ہے۔۔

وُہ مسکرا کر بولا۔۔

ویسے یہ بوٹ بیسن یہاں سے کتنا دور ہے۔۔

وُہ چُپ چاپ بیٹھنے والا نہ تھا شاید۔۔

ہم لوگ ابھی بروکس چورنگی پر ہیں یہاں تو سے آدھا گھنٹا تو لگا لو تم۔۔

وُہ بائک روڈ پر ڈال چکا تھا۔۔

تُم رہتے کہاں ہوں۔۔

تھوڑی دیر بعد دوسرا سوال کیا عُمر نے۔۔

بفرزون کا جو پُل شادمان کی طرف جارہا ہے اُس کے دوسری طرف۔۔

اچھا اچھا جہاں الحبیب ریسٹورنٹ ہے۔۔

وُہ علی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بول پڑا۔۔

واہ سب راستے پتا ہیں۔۔

کراچی میں رہتے ہوئے کراچی کے راستے نہیں معلوم ہوں گے تو کیا افریقہ کے جنگلوں کے معلوم ہوں گے۔۔

اپنی بات مکمل کرکے وُہ خود ہی ہنسنے لگا جبکہ اُس اِس ٹھنڈے ترین لطیفے پر علی نے بمشکل ایک قہقہ لگا کر اُس کا ساتھ دیا۔۔

اور تُم کہاں رہتے ہو۔۔

علی نے پوچھا۔۔

گھر میں۔۔

دو لفظی جواب نے واقعی علی کو ہنسنے پر مجبور کردیا۔۔

کیا ہوا تُم ہنس کیوں رہے ہو۔۔؟

وُہ حیران ہوکر بولا۔۔

ویسے تُم کسی مسخرے سے کم نہیں ہو۔۔

ہاں باقی بھی یہی بولتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر نے بے فکری سے کہا۔۔

علی اب خود بھی اُس کے ساتھ فرینک ہوگیا عمُر تھا ہی ایسا بندہ کوئی کتنا اُس سے لیا دیا انداز رکھ پاتا۔۔

شادی شدہ ہو۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی عمُر کی ہڈی میں پھر بجلی دوڑی۔۔

ہاں اور تُم؟۔۔ اُس نے مختصر جواب دے کر سوال بھی کرلیا۔۔

ہاں میں بھی صاحبِ بیوی ہوں۔۔

اُس نے مصنوئی افسوس سے کہا۔۔

استغفار یہ صاحبِ بیوی کیا ہوتا ہے بھئی۔۔

وُہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

تُمہیں نہیں پتا ارے پاگل جیسے بولتے ہیں صاحبِ حیثیت یعنی جس کے پاس ہو ہو کوئی چیز اسی طرح صاحبِ بیوی یعنی ہاں افسوس میری بیوی ہے۔۔

وُہ پھر بات کے آخر میں اُداس شکل بناکر بولا۔۔

کیوں بھائی افسوس کیوں۔۔؟

علی کو اب اُس میں دلچسپی ہونے لگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر وقت مجھے گنجو گنجو بولتی رہے گی۔۔

گنجو وُہ کیوں تمہارے سر پر تو بال ہیں اچھے خاصے۔۔

علی نے بائک برانچ کے سامنے روکتے ہوئے پوچھا۔۔

یہی تو غم ہے پہلے ناں میرے آگے کے بال تھوڑے کم تھے تو اسی وجہ سے مجھے گنجو گبلو بولتی ہے۔۔

ویسے گبلو تو صحیح بولتی ہیں بھابھی تمہیں۔۔

علی نے اُس کے بھرے بھرے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تُم تو میری طرف رہو دوست۔۔

اُس نے تو دوستی کا رشتہ بھی جوڑ لیا تھا خود سے۔۔

اچھا تمہاری طرف ہی ہوں گنجو دوست۔۔

علی نے شرارت سے کہا جس پر وُہ بھی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے اندر چلا گیا علی کے پیچھے۔۔

نمرہ نمرہ۔۔

تانیہ تقریباً چیختی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔

کیا ہوگیا ہے کیوں چلا رہی ہے اتنا گلا پھاڑ پھاڑ کر چُھری تلے دم تو لے۔۔

شفق خاتون کو اُس کا انداز ذرا نہ بھایا۔۔

خالہ دیکھیں اِس نے میری نئ قمیض جلا دی اور بتانے کے بجائے اُلٹا تہہ کرکے رکھ بھی دی۔۔

اُس نے ہاتھ میں پکڑی قمیض جو دامن سے کافی جلی ہوئی تھی دکھائی۔۔

ہاں تو جل گئی ہوگی غلطی سے اِس میں اتنا واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے اب اکیلی جان کیا کیا کرے میری بچی برتن بھی یہ دھوئے۔۔ کپڑے بھی سحری افطاری بھی یہی کرے۔۔

وُہ جو کافی دنوں سے بھری بیٹھی تھیں آج پھٹ پڑیں۔۔

تو یہ اکیلی نہیں کرتی کوئی کام خالہ اتنی کوئی شریف نہیں ہے آپکی بچی برابر کام کرواتی ہوں میں اِس کے ساتھ اور یہ تو اِس نے جان بوجھ کر جلائی ہوگی کیسے ندیدوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔

بھابھی زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ میرے منہ میں بھی زبان ہے مجھے نور بھابھی سمجھ کر چرنے کی غلطی مت کرنا۔۔

نمرہ جو اتنی دیر سے چُپ بیٹھی ہوئی تھی بلا آخر بول پڑی۔۔

آہستہ آواز میں بات کرو مجھے بھی تُم نور سمجھنے کی غلطی مت کرلینا کہ جیسے

چاہو بات کرلو گی۔۔

تانیہ نے اُس کی اُٹھی ہوئے اُنگلی کو اپنی اُنگلی سے نیچے کرتے ہوئے نخوت سے کہا۔۔

کیا تُم لوگوں نے اُٹھتے کے ساتھ ہی تماشے شروع کردیے افطاری کا ٹائم ہورہاہے اور ابھی تک چولہا نہیں جلا کوئی شرم سے کہ نہیں۔۔

اُنہوں نے دونوں کو بری طرح گھرکا۔۔

آئندہ تمیز سے بات کیجئے اور مُجھ سے یہ میرا گھر ہے میرے باپ کا آپکا یا آپکے شوہر کا نہیں سمجھ آئی۔۔

نمرہ نے وارن کرنے سے انداز میں کہا اور فرش پر گری اُس کی قمیض کو پیر سے اُچھالتی ہوئی چلی گئی۔۔

خالہ دیکھا آپ نے کیسے بدتمیزی کرکے گئی ہے میرے ساتھ بڑی ہوں اِس سے میں عُمر میں پھر بھی۔۔

وُہ سلگ رہی تھی۔۔

تو تُم بھی اپنے بڑے ہونے کا ظرف دکھاتی وُہ تو بچی ہے نادان ہے میں سمجھاؤں گی اُسے مگر اپنا رویہ بھی درست کرنا ہوگا تمہیں بیٹا۔۔

شفق خاتون نے اپنے لہجے میں چاشنی گھول کر کہا۔۔

اب دونوں جاؤ مِل کر افطاری کی تیاری کرو غضب خُدا کا پانچ بج رہے ہیں اور کوئی نام و نشان نہیں افطاری کا۔۔

بلائیں اُسے تب ہی جاؤں گی میں۔۔

تانیہ بھی ڈھیٹ ہوئی۔۔

بلا رہی ہوں کہاں نا تُم جاؤ رسوئی میں مجھے زبان درازی بِلکُل نہیں پسند تانیہ سب پیار محبت برطرف۔۔

اُنھوں نے صاف بات کی۔۔

جا رہی ہوں۔۔

پیر پٹخ کر کہتی ہوئی وُہ جانے لگی۔۔

اِس نمرہ کی بچی کو تو میں چھوڑوں گی نہیں آنے دو دانیال کو بتاتی ہوں اسے آئی بڑی میرے باپ کا گھر۔۔

اُس نے کچن میں قدم دھرتے ہوئے خود سے کہا۔۔

السلام علیکم۔۔

برانچ کے اندر وُہ لوگ داخل ہوئے تو ایک خوش شکل ادھیڑ عُمر کے آدمی نے

اُن کا استقبال کیا۔۔

وعلیکم اسلام ہمیں عُمر فرمانی نے بھیجا ہے آپکا نام غالباً فدا حسین ہے۔۔؟

عُمر نے ہے شروعات کی بولنے کی۔۔

جی میرا نام فدا حسین ہی ہے۔۔

اُس آدمی نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔۔

آپ لوگوں کو عمیر نے کام تو بتا ہی دیا ہوگا ابھی ایک گھنٹے بعد کاؤنٹر شروع ہوگا تو تین ڈفرنٹ ڈفرنٹ اپلیکشنز سے آرڈرز آئیں گے ڈیلیوری کے اور ڈائن آن۔۔ ٹیک اوے تو ساتھ ساتھ چلتا رہے گا بس افطاری کے وقت تھوڑا رش لگے گا جو آٹھ بجے تک ختم ہوجائے گا مگر جو رش لگے گا اُس میں پیچھے آپ سب کو اپنے ہاتھ تیزی سے چلانے ہیں اِسی لیے آپ لوگ بھی اِن کے ساتھ پریپ (پریپریشن) میں ہاتھ بٹائیں سب سے پہلے آپ سب مجھے اپنے اپنے نام بتادیں۔۔

فدا حسین نے پروفیشنل انداز میں بات مکمل کی۔۔

سب نے باری باری اپنے اپنے نام بتا دیے۔۔

آپ مہیب ہمارے کُک ون رزاق کے ساتھ پوٹیٹو بلانچنگ کا دیکھیں گے۔۔

اور تنزیل بھائی آپ ہمارے کک ٹو کے ساتھ مِل کر ہر بلانچ پوٹیٹو کی ٹرے پر

کلنگ فلم چڑھا کر اُسے اِس اسٹینڈ میں لگائیں گے۔۔اور علی اور عمُر آپ دونوں پوٹیٹو پلنگ کریں گے اور کک تھری جہانزیب پوٹیٹو کٹنگ کریں گے۔۔

اُس نے ایک کرکے سب کو اُن کے کام بتا دیے جس پر سب نے سر ہلا دیا مگر عمُر بولا۔۔

چلیں ہم یہ سارے کام کرلیں گے مگر اِن سب میں ہماری ٹریننگ کہاں گئی اور ویسے بھی جب کاؤنٹر شروع ہوگا تو ہم لوگ تو پیچھے ہوں گے آگے کا کام کیسے سیکھ سکیں گے۔۔؟

بات تو صحیح ہے تمہاری۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے فوراً تائید کی۔۔

جی مگر آپکو اِس برانچ میں مینو وغیرہ یاد کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے دو دِن اُس کے بعد پیر سے تو آپ سب کو ڈی ایم سی ہائپر اسٹار جانا ہے وہاں آپ لوگوں کی ٹریننگ بطور کیشیر

ہوگی۔۔

فدا نے اپنے پیلی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔

سیدھا بولو نا کہ تُم لوگوں کے پاس ابھی لڑکوں کا فقدان ہے تو ہمیں دو دِن یہاں رگڑا دینے بھیج دیا۔۔

عُمر نے کُرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔۔

ویسے تمہاری زبان کو چین نہیں ہے۔۔

علی نے طنز کیا۔۔

اُسے دالو بھٹّی میں مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کیشیر کا اِن سب سے کیا تعلق بھئی عجیب ہیں یا تو اشتہار ہی دیا کریں کُک کی ضرورت ہے یہ کیا کھودا پھاڑ نکلا چوہا یہ پوٹیٹو پوٹیٹو کرنے سے آلو انگریز کا بچہ تو بننے سے رہا اور یہ بلانچنگ کیا ہوتا اردو میں بولو آدھے کچے نکالنے آلو اور پلنگ شیلنگ کیا آلو چھیلنا بول دو عجیب ہیں یہ لوگ انگریزی نام رکھ کر سمجھتے اِن کا لیول بڑے گا گھنٹا۔۔

وُہ سخت تپا ہوا دکھائی پڑتا تھا تب ہی ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر یوں اُس کو سُنا رہا تھا جیسے وُہ ہی تو تھا کمپنی کا مالک۔۔

عمر چُپ چاپ کام کرو اگر کرنا ہے تو۔۔

علی نے اُسے ڈپٹ دیا۔۔

مہیب واشروم گیا تھا اور پھر باہر سے ہی چلا گیا اُس کی بائک بھی نہیں کھڑی۔۔

تنزیل نے فنگر چپس کے شکل میں کٹے ہوئے آلو باسکٹ میں بھر کر اُسے فرائر میں کھولتے تیل میں ڈبو دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے کام کروائیں گے تو کون کرے گا میں بھی نہیں آنے والا کل سے آج تو کرایا لگایا ہے تو وہ تو پورا کروں اسٹاف فوڈ سے۔۔

عُمر نے فوراً فیصلہ کرکے بتایا۔۔

تُم نے کتنا پڑھا ہوا ہے عُمر۔۔

علی نے آلو چھیل کر پانی سے بھری بالٹی میں پھینکا۔۔

الیکٹریکل انجیئرنگ کی ہوئی ہے میں نے این ای ڈی یونیورسٹی سے بہت اچھی جاب کر رہا تھا کے الیکٹرک میں گرڈ منیجر کی پر وہاں کے لوگوں کی سازشوں کا شکار ہوگیا کسی کو ہضم نہیں ہورہی تھی یہ بات کہ ایک قصائی کا بیٹا کیسے اتنی بڑی پوسٹ پر آگیا جو مُجھ سے بڑی پوسٹ پر تھے اُنہوں نے اپنے جاننے والوں سے وعدے کیے ہوئے تھے بس ایک پریکٹیکل میں بلکل معمولی سی غلطی کو وجہ بناکر نکال دیا خیر اب تو یہ ایک سال پُرانی بات ہے تب سے خوار ہی ہورہا ہوں جاب کے لیے چھوٹی موٹی کتنی ہی نوکریاں کرلیں پاکستان میں صرف ذلالت ہے اور کچھ نہیں یہاں صرف پیسہ بولتا ہے پیسہ۔۔

عُمر نخوت سے بولا۔۔

بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔۔

علی پھیکی ہنسی کے ساتھ بولا۔۔

تُم بتاؤ اتنی بھری جوانی کی کیا ضرورت تھی حلال ہونے کی مطلب شادی کی۔۔

یہ بولنے والے تُم ہی ہو صرف اب تک کے بھری جوانی میں۔۔

وُہ باقاعدہ ہنس کر بولا۔۔

کیوں تُم چالیس سے اوپر کے ہو گیا۔۔

وُہ سادہ سے انداز میں بولا۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کتنا پڑھا ہوا ہے اور سنو گریجویشن سے کم نہیں ہونی چاہیے ہائے تاکہ اِس دِل کو بھی آسرا ہو اکیلے نہیں ہم اِن بے قدروں کی دُنیا میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ تاسف سے بولا۔۔

بہت ہی ہوئی فلمی ہو تُم خیر خوش ہوجاؤ تُم واقعی اکیلے نہیں ہو میں ہوں ایک سافٹ ویئر انجینئر جو یہاں آلو چھیل رہا ہے بیٹھ کر۔۔

اُس کے انداز سے یاسیت مترشح تھی۔۔

کیا فائدہ ایسی تعلیم کا بھائی اِس سے اچھا اتنا پیسہ کسی کاروبار میں لگا لیتے تو سکون تو ہوتا دیا کیا ہے اِس پڑھائی نے چُلے کی بھٹّی میں جھونک دو اِن ڈگریوں کو لے جاکر یا کسی ردی والے کو بیچ کر چند پیسے ہی حاصل کرلے۔۔

وُہ یکدم ہی جذباتی ہوگیا تھا۔۔

اتنی نا اُمیدی اچھی نہیں ہوتی میرے بھائی اللہ سب ٹھیک کرنے والا ہے۔۔

وُہ صرف امیروں کا خدا غریبوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔۔

وُہ نہیں جانتا تھا وُہ کیا کیا کہہ رہا تھا شاید۔۔

توبہ کرو کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔

علی نے سختی سے کہا۔۔

آہ معذرت مگر میں ایسا ہی سوچتا ہوں اور میری یہ سوچ کوئی نہیں بدل سکتا اب تو اگر وہ مجھے مالا مال بھی کردے تو کوئی خوشی نہیں وُہ بھوکا مار دے تو کوئی غم نہیں میں نے اُس سے اُمیدیں لگانا چھوڑ دی ہیں کیونکہ وُہ سُنتا ہی نہیں امیروں کا خُدا۔۔

مایوس ہونا کفر کے برابر ہے کیونکہ مایوس ہونے کا مطلب ہے کہ انسان نے خدا کے ہونے کا انکار کیا۔اگر خدا ہے تو پھر مایوسی کس بات کی؟ وہی سنبھال لے گا جو بھی پریشانی ہوگی۔۔ کیونکہ خدا جو ہے۔مگر جو لوگ مایوس ہوجاتے ہیں وہ اندر ہی اندر دل ہی دل میں یہ یقین کرلیتے ہیں کہ خدا کا وجود نہیں ہے۔وہ دہریے ہوجاتے ہیں۔تُم اب اُس نہج پر نہیں پہنچے ہو تُم نے اُس کے وجود سے انکار نہیں کیا تُم مانتے ہو وُہ ہے بھلے تُم اُسے امیروں کا کہو مگر وہ سب کا خُدا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مضبوط لہجے میں کہا۔۔

تمہاری بات سننے میں اچھی لگتی ہے ۔۔مگر ہاں صرف سننے میں خیر دوست ہم بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے پھر کبھی کریں گے یہ باتیں۔۔

تُم تو کل آؤ گے ہی نہیں۔۔؟

علی نے سوال کیا۔۔

ہاں نہیں آؤں گا مگر دوست تو کہہ دیا ناں اور مجھے واقعی کسی کی ضرورت ہے میں خود بھی اِس مایوسی سے نکلنا چاہتا ہوں۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو تم لوگوں کی باتوں کے باتوں باتوں میں پتا ہی نہیں چلا کب سات بوری آلو ہو بھی گئے۔۔

کٹنگ کرتے جہانزیب نے کہا۔۔

واہ رے قسمت جو میری بیوی مجھے گھر میں کچن میں گھسنے نہیں دیتی یہاں دیکھو کیا کیا کرنا پڑ رہا۔۔

عُمر نے ہاتھ جھاڑتے کھڑے ہوکر کہا.

آپ نے کہا تھانو بجے تک چھٹی ہوجائے گی ابھی رات کے ساڑھے دس بج رہے۔۔

نور نے کمرے کا پنکھا چالو کرتے ہوئے پوچھا۔۔

تُم کیا پنکھا بند کرکے بیٹھی ہوئی تھی؟؟

ہاں میں چھت پر چلی گئی تھی کچھ دیر اچھی ہوا چل رہی تھی۔۔

اُس نے جھٹ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی انڈیل کر اُسّے دیا۔۔

کیسا رہا پہلا دِن؟ کیا کام کیا؟۔۔

سانس تو لینے دو پاگل۔۔

وُہ گرنے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

ایسے قسطوں میں کیا لیٹے ہوئے ہیں یا تو زمین پر لیٹ جائیں یا بیڈ پر۔۔

اُس نے کونوں سے نکلتی بیڈ کی چادر ٹھیک کی۔۔

وُہ مسکراتا ہوا صحیح سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

اچھا ناں اب بتائیں۔۔

وُہ برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا رہا کیا کرنا کیا تھا اے سی میں کھڑے رہ رہ کر کی بورڈ پر اُنگلیاں چلاؤ۔۔

اُس نے سچ نہ بتایا۔۔

بہت کام تھا کیا۔۔

ہاں تھا تو.

وُہ نور کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے بولا۔۔

ایک تو اِن امیروں کو بھی ٹھونسنے کے علاوہ کوئی کام نہیں بڑا فالتو روپیہ ہوتا ان لوگوں کے پاس۔۔

وُہ جل کر بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توبہ ہے اُنہیں کیوں کوستی ہو اللہ نے اُنہیں دیا ہے تو کیوں نا اچھا کھائیں ہمیں دے گا ہم بھی کھائیں گے۔۔

اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اِس میں ہنسنے کی کیا بات۔۔؟

وُہ ناراض ہوکر بولی۔۔

تمہارے بولنے کے انداز پر ہنسی آرہی مطلب اِس میں اُن کی کیا غلطی۔۔

اچھا اچھا اب اُٹھیں جاکر نہالیں کھانا بھی تیار ہی ہے مجھے یقین ہے آپ نے

باہر کا کچھ نہیں کھایا ہوگا اور روزہ بھی صرف پانی سے کھولا ہوگا۔۔

اُس نے باقاعدہ اُسے اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بھوک تو بہت لگی ہے جو بھی ہے لے آؤ جلدی سے اور ہاں چورنی اِس سے پہلے میری پنٹیں کھنگالو خود ہی دے رہا ہوں ڈیڑھ سو روپے آج کا اسٹاف فوڈ۔۔

.اُس نے سو اور پچاس کا نوٹ نور کو دیتے ہوئے کہا۔۔

ہنہہہ۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ سے نوٹ کھینچ لیے۔۔

اب ناراض کیا ہونا چورنی تو ہو تُم۔۔

اُس نے مزید چڑانا چاہا۔۔

اچھا وُہ سب چھوڑیں یہ سارے مجھے کیوں دے رہے ہیں اپنے پاس رکھیں پیٹرول ختم کوئی ہوجائے بائک پنچر ہوجائے تو کچھ تو ہو آپکے پاس۔۔

ہاں یہ بھی ٹھیک کہہ رہی ہو تُم لاؤ واپس دو میرے پیسے۔۔

اُس نے نور کے ہاتھ سے چھین کر کہا۔۔

غنیمت ہی جانے دے رہی ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدقے آپکی فراخ دلی پر۔۔

علی نے اُس کے بال کھینچ کر کہا۔۔

اچھا ناں اب جائیں میں بھی روٹیاں بنا لو۔۔۔

اُس نے علی کو واشروم کی طرف دھکیلا اور خود مسکرا کر سر جھٹکتی فریج سے گوندھا ہوا آٹا نکال کر روٹیاں بنانے چلی گئ.

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

میں تو چاہ کر بھی خوش نہیں ہو پارہا نور۔۔

وُہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر کے پاس سے آکر بیٹھے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں خوش کیوں نہیں ہیں آپ۔۔؟

نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

خوش ہوں بہت خوش ہوں اتنا کہ تُمھیں بتا نہیں سکتا مگر اِن حالات میں یہ خبر نجانے کیوں دِل بٹھائے دے رہی ہے ہم دونوں تو پھر بھی کسی طرح گزار رہے ہیں مگر اب تمہارے ساتھ ایک اور جان ہے جِس کے لئے اچھی غذا بہت ضروری ہے۔۔

وُہ اپنے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے مضطرب سا ہوکر بولا۔۔

اِس میں پریشانی کی کوئی بات ہے ہی نہیں علی جس نے ہمیں یہ خوشی دی ہے وہی اِس کی حفاظت بھی کرے گا۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی۔۔

میں مسلسل ہر اچھی جگا اپلائی بھی کر رہا ہوں مگر کہیں سے بھی کوئی جواب نہیں آرہا۔۔

پریشان ہونے سے کیا ہوجائے گا علی۔۔؟ کیا حالات بدل جائیں گے چٹکی بجاتے ہی؟؟ نہیں ایسا نہیں ہوگا البتہ آپ ضرور اندر ہی اندر گھلتے چلے جائیں گے اللہ نے رزق کا وعدہ کیا ہے پس ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے اور وُہ آپ کر رہے ہیں اُس پر بھروسہ رکھیں بہترین نعم و بدل عطا کرے گا۔۔

انشاءاللہ۔۔

دونوں نے بیک آواز ہوکر کہا۔۔

تمہارا بہت شکریہ نور اتنی اچھی خبر کے لئے میں ہمارے بچے کے لئے اور تمہارے لیے وُہ سب کچھ کروں گا جو میرے اختیار میں ہوگا۔۔

اُس نے نور کو دیکھ کر مصمم ارادے سے کہا۔۔

آپکو کہنے ضرورت نہیں ہے کیا میں نہیں جانتی۔۔

نور کی اِس بات پر وُہ دِل سے مسکرا دیا۔۔

ایک اور بات تُم نیچے کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔

اُس کا انداز یکدم تلخ ہوا۔۔

علی اتنا بھی ناراضگی اچھی نہیں ہوتی۔۔

مُجھ سے آگے سے بحث مت کیا کرو تُم یار جب کہہ دیا نہیں تو نہیں ناں نورِ حیات۔۔

اُسے بولتے بولتے خود ہی احساس ہوا کہ وُہ اُس کے ساتھ بھی تلخ ہورہاہے اِسی لیے بات کے آخر میں نورِ حیات کہہ کر اُس کے چہرے پر مسکان بکھیر دی۔۔

ٹھیک ہے نور کے علی۔۔

اُس نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا۔۔

اچھا جی۔۔

علی نے مسکرا کر کہا۔۔

ہاں جی۔۔

وُہ اُسی کے انداز میں بولی پھر دونوں ہنس دیے۔۔

اچھا ایک کام کردو یار استری سے کپڑا گرم کرکے کندھے پر سکائی کردو تھوڑا درد ہورہاہے اِس سے پہلے مزید بڑھ جائے۔۔

ٹھیک ہے آپ آرام سے لیٹ جائیں میں کرتی ہوں۔۔

اُس نے متانت سے کہا اور کھڑی ہوگئی۔۔

تُم تو کہہ رہے تھے اب نہیں آؤ گے اور دیکھو جلدی آکر کھڑے ہوئے ہو سب سے پہلے اور دو دِن کہاں غائب تھے۔۔

علی نے اُسے بند پڑی برانچ کے باہر کھڑے دیکھ کر پوچھا۔۔

آگیا بس۔۔

اُس کی آواز بہت بوجھل تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ٹھیک ہے ناں عُمر۔۔؟

ہاں ٹھیک ہے بس یونہی طبیعت ذرا ٹھیک نہیں ہے۔۔

علی نے صاف محسوس کیا کہ وہ کترا رہا ہے۔۔

کل سے تو ویسے بھی ہمیں ڈی ایم سی جانا ہے۔۔

علی نے بات بدلی۔۔

ہاں۔۔

وُہ دونوں دروازے سے تھوڑا ہٹ کر بیٹھ گئے۔۔

عُمر تُم بہت پریشان لگ رہے ہو۔۔

وُہ اُسے یونہی خاموش بیٹھا دیکھ کر بولا۔۔

سب ہی پریشان ہیں یہاں کون سکھی ہے۔۔

وُہ یاسیت سے گویا ہوا۔۔

اگر دوست مانتے ہو تو بتاسکتے ہو شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔۔؟

نہیں تُم میری کوئی مدد نہیں کرسکتے۔۔

اُس نے قطعیت سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا دِل کا بوجھ ہلکا کرلو کہہ کر باتیں خود تک ہی رکھ کر ہم خود کے ساتھ بہت زیادتی کرتے ہیں وُہ چیخ رہی ہوتی ہیں اندر چلا رہی ہوتی ہمارے وجود میں ٹکریں مار رہی ہوتی ہیں وُہ ہمارے وجود میں نہیں سما پاتیں اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ایک وقت آتا ہے وُہ خاموش ہوجاتی ہیں مگر تب اندر سب ٹوٹ چکا ہوتا ہے طوفان تھم تو جاتا ہے مگر بہت بری تباہی مچا کر۔۔

علی نے آسمان کی جانب نظریں کیے کہا۔۔

میں اِس اذیت میں پچھلے ایک سال سے ہوں اور ابھی تو میرے اندر وُہ چیخیں خاموش نہیں ہوئی تھیں کہ پھر وہی اذیت وہی کرب مجھے پھر تحفے میں مِل گیا۔۔

عُمر کی آنکھوں کے کنارے اب بھیگنے لگے تھے۔۔

ہم ایک دوسرے کو صرف ایک دِن پہلے سے جانتے ہیں مگر ایسا لگتا نہیں ہے مجھے لگتا ہے ہمارا ساتھ سالوں سے ہے میں نے کہیں سُنا تھا برے وقت میں ساتھ چھوڑ جانے والے دوست نہیں ہوتے بلکہ جو برے وقت میں آپکا ہاتھ تھامے وُہ ہی آپکا سچا دوست ہوتا ہے۔۔

عُمر ہارنے لگا تھا۔۔

مجھے اپنا وہی دوست سمجھو اور بتاؤ کیا بات ہے گنجو۔۔

آخری بات اُس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مکمل کی۔۔

ہمدردی کے دو بول واقعی بہت اثر کرتے ہیں جب آپ کسی کو اِس بات کا یقین دلائیں کہ ہاں آپ اُس کی بات سنیں گے سمجھیں گے تو بھلے اُس اِنسان سے آپکی واقفیت چند منٹ پُرانی کیوں نہ ہو آپ اُسے مسیحا دکھائی دیں گے۔۔

عُمر نے بے اختیار ہوکر اُسے اپنے گلے لگالیا اور بری طرح رونے لگا اتنی بری طرح کہ عُمر کی خود کی آنکھیں بھی چھلک پڑیں۔۔

کیا ہوا ہے؟؟ بتاؤ؟

علی نے اُس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے پوچھا۔۔

میری بیوی کا میسکرج ہوگیا ہے۔۔

اُس نے علی سے الگ ہوتے ہوئے بتایا۔۔

علی چُپ تھا اُسے نہیں سمجھ آرہا تھا کن لفظوں میں اُسے تسلی دے۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا یہ وقت بھی گزر جائے گا اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔

علی نے دوبارہ اُسے خود سے لگا کر کہا۔۔.

نہیں ہوتا اب نہیں ہوتا یہ دوسرا میسکریج ہے اُس کا صرف اِس وجہ سے کہ ہمارے گھر میں کھانے کے لئے پیسے تک نہیں ہوتے اُسے وُہ غذا میں دے ہی نہیں پایا جو اُس کی ضرورت تھی تُم نہیں جانتے کن حالات سے گزر رہا ہوں میں علی تُم نہیں جانتے۔۔

وُہ بلکل کسی بچے کی طرح بلکتے ہوئے بولا۔۔

تُمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا عُمر۔۔

کیسی ہمت کیسی اپنے اِن ہاتھوں سے میں نے اپنے دو مہینے کے بچے کو دفنایا ہے تُم نہیں جانتے وُہ میرے لیے موت تھی موت میں اپنے بچے کو نہیں بچا سکا کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ اُسے ڈاکٹر کو دِکھا سکتا وُہ بخار میں تڑپ تڑپ کر مرگیا میرے ہاتھوں میں جان دی اُس نے اِن ہاتھوں میں۔۔

وُہ اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

بچہ۔۔ علی کو لگا جیسے کسی نے اُس کے دِل کو مٹھی میں لے کر بری طرح مسل ڈالا۔۔

ہاں ایک سال پہلے میرا بیٹا انس میرے ہاتھوں میں تھا میرا انس بہت اچھے سے ہماری زندگی گزر رہی تھی مگر پھر حالات نے پلٹی کھائی نوکری گئی ماں باپ تو پہلے ہی نہیں تھے اور غریب رشتےداروں سے کون تعلق رکھنا پسند کرتا ہے پھر وُہ بھلے سگے بھائی بہن کیوں نہ ہو

میں نے اپنے بچے کے لئے سب کچھ کیا بے روزگاری کا یہ عالم تھا کہ گھر میں فاقے تک ہونے لگے مگر میں نے صرف اپنی بیوی اور بچے کی شکل دیکھی میں نے ہر ممکن کوشش کی علی مگر میں اُسے نہیں بچا سکا میرے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا کہنے کو تو یہ سرکاری ہسپتال مفت علاج کرتے ہیں مگر اِن کے پاس وقت نہیں تھا میرے انس کو دیکھنے کے لئے میں نے کھو دیا اپنی جان اپنے انس کو ابھی اُس کے جانے کے صدمے سے نہیں اُبھرا تھا دو مہینے بعد پھر سے ۔۔پہلے کے زخم رسنا بند نہیں ہوتے اور پھر نیا زخم اُسی جگہ میں کیسے ہمت کروں۔۔

عُمر اپنا ہاتھ دیوار پر زور زور سے مارنے لگا۔۔

عُمر عُمر خود کو تکلیف دینے سے کچھ نہیں ہوگا میرے بھائی۔۔

وُہ لمحہ اذیت سے کس قدر مشروط تھا یہ اب علی سمجھ سکتا تھا وُہ بھلے باپ

نہیں تھا مگر بننے والا تھا اور اُس کی لاچارگی محسوس کرسکتا تھا۔۔

اور تُم کہتے ہو وُہ سب کا ہے نہیں وُہ صرف اور صرف امیروں کا ہے اُنہی کو دیتا ہے سب جھوٹ ہے فرضی باتیں ہیں وہ ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا بھی امیر کے بچے کو ہی ہے۔۔

اُسّے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا اول فول بک رہا تھا۔۔

چھوڑو اِن باتوں کو تُم خود کو سنبھالو تُمہیں صرف اپنا نہیں بھابھی کا بھی خیال رکھنا ہے ناں تُم جس اذیت سے گزر رہے ہو تُم جس کرب میں ہو اُس سے کئی زیادہ تکلیف میں وُہ ہوں گی کیونکہ وُہ ماں ہیں اُن کے لیے خود کو سنبھالو سب ٹھیک ہوجائے گا ٹھیک ہے سب ٹھیک ہوجائے گا ایسی کوئی رات نہیں جس کی صبح نہ ہو وقت لگے گا مگر سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔

اُس نے عُمر کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا مگر آنکھوں میں آنسو اُس کے بھی تھے۔۔

وُہ تو بلکل چُپ ہوگئی ہے کچھ نہیں کہتی ایک لفظ نہیں اِس بار کے میسکیرج نے اُسے بری طرح توڑ دیا ہے ایسا لگتا ہے کبھی کچھ بولا ہی نہیں اُس نے بس میرے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی رہی مجھے کہیں بھی نہیں جانے دے رہی تھی آج بھی میں کتنی مشکل سے ۔۔

وُہ کہتے کہتے رُک گیا وُہ اذیت اور دُکھ وُہ مزید نہیں بتا سکتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہوجائیں گی بھابھی انشاءاللہ سب ٹھیک ہوجائے گا میں اپنی بیوی کو لے کر آؤں گا اُن سے ملنا ایسے وقت میں اِنسان کو صرف ہمت کی ضرورت ہوتی ہے فکر مت کرو عمر۔۔

میں کبھی کبھار سوچتا ہوں میں ہی کیوں؟ میں ہی کیوں؟ میرے ساتھ ہی کیوں؟ ایسا کیا گناہ کردیا ہے میں نے۔۔

وُہ رقت آمیز انداز میں بولا۔۔

ضروری تو نہیں ناں کہ ہر آزمائش کسی گناہ کے عوض ملے اللہ اپنے بندوں کو آزما بھی رہا ہوتا ہے ہوسکتا ہے یہ آزمائشیں آگے کی خوشحال زندگی کا صدقہ ہو۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ کو دبا کر کہا۔۔

۔۔ پتا نہیں کیا ہے؟ کیوں ہے؟ مگر جو بھی اب میری برداشت سے

اپنی فکریں اُسے سونپ دو وُہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔۔

علی نے اُس کی بات کاٹ کر کہا عمر مزید کچھ نہ بولا۔۔

مینیجر بھی آگیا اب شاباش سنبھالو خود کو تُمہیں مضبوط رہنا ہی ہے عمر کمزور لوگوں کی دُنیا نہیں ہے چاہے جیسے بھی حالات کبھی ہمت نہیں ہارنی ہم بعد میں بات کریں گے اِس بارے میں ٹھیک ہے۔۔

ٹھیک ہے۔۔

عُمر نے بھی فوراً اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

امی کیا ضرورت تھی چھوٹے ماموں اور خالہ کو افطار پر بلانے کی۔۔

نمرہ نے تانیہ کا خیال کیے بغیر کہا۔۔

کیا مطلب کیا ضرورت تھی؟؟

تانیہ نے تڑک کر پوچھا۔۔

مطلب یہ اب وہ لوگ اکیلے تو آئیں گے نہیں سب کی پوری کی پوری فیملی آئے گی اور اتنی تیاریاں کون کرے گا میں کوئی پاگل نہیں ہوں جو چولہے میں مروں روزے میں میں کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔۔

نمرہ نے دو ٹوک انداز میں جواب دے دیا۔۔

ایسے کیسے نہیں کرے گی تو کوئی نواب کی بچی ہے کیا تُم دونوں ہی کرو گے مِل کر سارا کام۔۔

شفق خاتون نے ڈپٹ کر کہا۔۔

ہاں خالہ میں کرواؤں گی ناں اِس کے ساتھ کام۔۔

تانیہ نے فوراً کہا جس پر نمرہ نے شدید حیرت سے اُسے دیکھا۔۔

دیکھ یہ ہوتی ہیں کام والی لڑکیاں اور میں صاف کہہ رہی ہوں کل کی افطاری میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔۔

اُنھوں نے حکم صادر کیا اور کمرے سے چلی گئیں۔۔

آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔

نمرہ نے اپنی حیرت کے چلتے بے اختیار سوال کر ڈالا۔۔.

کیا مطلب۔۔؟

تانیہ سمجھ کر بھی انجان بنی۔۔

کچھ نہیں میں اپنے کمرے میں جارہی ہوں کل صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے۔۔

اُس نے کندھے اُچکا کر کہا اور چلی گئی۔۔

میری طبیعت تو بلکل ٹھیک ہے نمرہ جانی تمہاری صاف کرنے ہی جب کل پورے دن اکیلی گرمی میں سڑو گی ناں کچن میں تب پتا چلے گا۔۔

اُس نے طنزیہ مسکرا کر خود سے کہا۔۔

علی تمہارا فون بج رہا ہے۔۔

عُمر نے کنٹینر میں مایونیز کا پیکٹ خالی کرتے ہوئے علی سے کہا۔۔

دیکھو کس کا ہے یقیناً نور کا ہوگا۔۔

اُس نے دوسرا پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔۔

نہیں بھابھی کا نہیں ہے کوئی انجان نمبر ہے۔۔

عُمر نے ایک نظر اسکرین پر ڈالتے ہوئے اُسے بتایا۔۔

اچھا تو تُم یہ آخری پیکٹ خالی کردو اِس میں جب تک میں دیکھتا ہوں کون ہے۔۔

اُس نے پیکٹ بند کرکے پائلٹ پر رکھا اور نیچے رکھے اپنے موبائل کو اُٹھا لیا فون بج بج کر بند ہوگیا تھا۔۔

لو کال بھی بند۔۔

ابھی وُہ کہہ ہی رہا تھا فون دوبارہ بج اُٹھا وُہ برانچ سے باہر آگیا۔۔

ہیلو علی۔۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز کو وُہ ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔

وُہ زونیہ ہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون۔۔ مگر حیرت انگیز طور پر اِس بار اُس کی آواز سُن کر نہ تو اُسے غصّہ آیا تھا نہ ہی کوئی یاد تازہ ہوئی تھی۔۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تُم مجھے بھول جاؤ۔۔

اُس کی کھنکتی ہوئی آواز اُسے اپنے کانوں میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

دیکھیے محترمہ میں آپکو واقعی نہیں پہچانا برائے مہربانی اپنا نام بتائیے۔۔

اُس نے بروقت اپنے منتشر ہوتے اعصابوں پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

واقعی بھول گئے ہو مجھے۔۔؟

اب کی بار آواز میں حیرت تھی۔۔

میں نے آپکو واقعی۔۔

زونیہ بات کررہی ہوں علی زونیہ،زونیہ۔۔

اُس نے علی کی بات کاٹ کر تقریباً چیختے ہوئے کہا۔۔علی خاموش رہا۔۔

اب یاد آئی یا یہ بتاؤں کون سی زونیہ۔۔ اُس کی آواز میں لرزش واضح تھی۔۔

کہاں آگئ ہو تُم زونیہ اب چیخ چیخ کر تُمھیں بتانا پڑ رہا ہے کہ تُم ہو۔۔

علی نے طنزیہ کہا۔۔

میں نے تمھیں پہلے بھی کال کی تھی مگر تب تُم نے میرا نمبر بلاک کردیا تھا

میں نے اُس کے بعد تم سے کوئی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ میں عدت میں تھی اور پھر اپنے۔۔

یہ سب تُم مجھے کیوں بتا رہی ہو مجھے یہ سب سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔

اُس نے سختی سے ٹوک دیا۔۔

بہت ناراض ہو تُم مُجھ سے ہونا بنتا بھی ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا علی بہت غلط۔۔

میرا تُم سے ایسا کوئی تعلق نہیں باقی جس کے برتے پر میں تُم سے ناراض یا راضی رہوں تُم اجنبی ہو میرے لیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

اتنا سرد لہجہ تمہارا نہیں ہوسکتا میرے لیے وُہ بھی۔۔

آواز میں بے یقینی تھی۔۔

کل کیوں کی ہے۔۔؟

علی نے اُس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔۔

تُم سے ملنا چاہتی ہوں معافی مانگنا چاہتی ہوں پلیز منع مت کرنا۔۔

وُہ عاجزی سے بولی۔۔

سوری میں اجنبیوں سے نہیں ملتا نہ مجھے اُن کی باتیں بُری لگتی ہیں تو معافی کس بات کی بلکہ میں تو تمہارا شکرگزار ہوں کہ تُم نے مجھے چھوڑ دیا اس کے لیے تو میں ہزار بار تمہارا شکریہ ادا کرسکتا ہوں۔۔

اُس کی آنکھوں کے سامنے نور کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔۔.

علی بس ایک بار میری بات سُن لو پلیز پلیز۔۔

اِس سے پہلے وُہ مزید کچھ کہتی پیچھے سے نور کی کال آنے لگی۔۔

میں فون رکھ رہا ہوں اُمید ہے آئندہ تُم مجھے کال نہیں کرو گی اللہ حافظ۔۔۔

اُس نے زونیہ کی بات سنے بغیر فون رکھ دیا۔۔

جی نورِ علی۔۔

اُس نے فون دوبارہ کان سے لگا کر محبت سے کہا۔۔

کیا کہوں۔۔؟ اُس کی آواز مدھم آئی۔۔

کچھ بھی کہہ لو میں سُن لوں گا بھلے سے پھر بھرا بھلا کہہ دو۔۔

علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اچھا بور ہورہی تھی اب میں تمہاری بوریت دور کرنے کے لئے کیا فون پر گانا سناؤں۔۔

آپ سے بات کرنا ہی بیکار ہے آپ اور آپکے طعنے۔۔

نور نے بُرا منایا تھا۔۔

ارے تُم تو ناراض ہی ہوگئی اچھا بتاؤ کیا کر رہی تھی بلکہ اگر میں پوچھوں کیا کام کر رہی تھی تو زیادہ بہتر ہوگا کیوں۔۔؟

اُس نے شرارت سے کہا۔۔

کوئی کام نہیں تب ہی تو آپکو کال کی ورنہ پریشان کرتی۔۔

دوسری طرف سے بیزار سی آواز سنائی دی۔۔

مطلب میں تمہارا ٹائم پاس ہوں۔۔

اُس نے مزید چھیڑنا چاہا۔۔

کہہ سکتے ہیں آپ۔۔

وُہ سمجھ چُکی تھی کہ علی اُسے تنگ کر رہا ہے۔۔

جلدی سے نو بج جائیں بس۔۔

نور نے بہت آہستہ سے کہا مگر اُس نے سُن لیا تھا۔۔

اتنی بے قراری خیریت تو ہے۔۔

وُہ شوخ لہجے میں بولا تو نور کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔۔

اچھا علی میرا بیلنس ختم ہو رہا ہے ٹو ٹو بج رہی ہے گھر آئیں گے تب بات کریں گے اللہ حافظ۔۔

اُس نے جلدی سے فون رکھنا چاہا جبکہ علی اُس کی ہڑبڑاہٹ پر مسکرا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ جانم اور فکر مت کرو جلدی بج جائیں گے نو بھی۔۔

اُس کے منہ سے بے اختیار ہی جانم لفظ ادا ہوا اُسے خود حیرانی تھی مگر دوسری طرف سے فون رکھا جاچکا تھا۔۔

ٹوں ٹوں بج رہی ہے ویسے کسی مسخرے سے کم نہیں ہے میری بیوی۔۔

اُس نے فون جیب میں رکھتے ہوئے خود سے کہا اور واپسی برانچ کی طرف چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہر وقت تُم اِدھر اُدھر لگی رہتی ہو ایک کمرہ ہے صرف اُس میں کیا کیا کام کرو گی تُم۔۔

علی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔۔

پریشان ہو نور۔۔

اُس نے نور کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں میں کیوں پریشان ہوں گی۔۔؟

اُس نے نظریں چُرائیں۔۔

تمہاری آنکھیں میں پڑھ سکتا ہوں نورِ علی یہ جھوٹ نہیں کہتیں مُجھ سے اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔

اُس نے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

علی کچھ نہیں ہوا۔۔

نور بتاؤ مجھے۔۔

اُس نے نور کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بہت ملائمت سے پوچھا۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا۔۔

تُم کیوں اتنی ضدی ہو جبکہ تُم جانتی ہو کہ میں بات جانے بغیر تُمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔

علی نے جھنجھلا کر کہا۔۔

تیل ختم ہوگیا ہے اور جو تھوڑا آٹا بچا تھا اُس میں کیڑے پڑ گئے ہیں ابھی میں نے چھاننے کے لئے نکالا تو دیکھا صرف چاول رہتے ہیں جو آج بنادیئے ہیں میں نے مگر آپ پریشان نہیں ہو کچھ نہ کچھ ہوجائے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز انداز میں کہا۔۔

اِسے کہتے ہیں غریبی میں آٹا گیلا۔۔

علی نے طنزیہ انداز میں خود سے کہا۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا علی یہ وقت بھی گزر جائے گا ویسے بھی آپ نے جو آج پیسے دیے ہیں ڈیڑھ سو روپے اُس سے ایک کلو آٹا اور پاؤ تیل تو آرام سے آجائے گا دالیں کچھ رکھی ہوئی ہیں تھوڑی۔۔

علی خاموش رہا۔۔

علی میں اِسی لیے نہیں بتا رہی تھی آپکو دیکھیں آپ پریشان ہوگئے پہلے ہی اتنے تھکے ہوئے آئے ہیں آپ۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے متاسفانہ انداز میں کہا۔۔

تُمھیں اِس حالت میں بھرپور غذا کی ضرورت ہے مگر میں تو تُمھیں دو وقت کی روٹی تک نہیں دے پا رہا نور لعنت ہے مُجھ پر۔۔

بس بکواس نہیں کریں آپ سمجھ آئی بہت فضول بولتے ہیں بلکل چُپ۔۔

اُس نے علی کی ڈانٹ کر رکھ دیا۔۔

مجھے چُپ کروانے سے سچ تو نہیں بدل جائے نور۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے رقت آمیز انداز میں کہا۔۔

علی مت کریں ایسی باتیں مجھے آپ پر یقین ہے اور آپ سے زیادہ اللہ پر وُہ سب ٹھیک کرے گا۔۔

اُس نے علی کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔؟

کھانا لے کر آرہی ہوں آپ کو بھوک لگ رہی ہو گی۔۔

نہیں لگ رہی تُم میرے پاس ہی بیٹھی رہو بس۔۔

علی نے اپنے بانہیں وا کرتے ہوئے کہا۔۔

علی میں آپکے پاس ہی ہوں مگر کھانا۔۔

کھا لوں گا بعد میں ابھی میرے پاس آؤ۔۔

علی نے اصرار کیا۔۔

آپ سے کبھی جیت نہیں سکتی بہت ضدی ہیں آپ۔۔

نور نے اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا علی نے اُسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔۔

تو مت ضد کیا کرو جب تُمھیں پتا ہے میرے آگے تمہارے نہیں چلنی۔۔

علی نے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔

مگر مجھے اچھا لگتا ہے آپکا مُجھ پر رعب جمانا حق جتانا بہت اچھا لگتا ہے مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں آپکے لیے اہمیت رکھتی ہوں۔۔

نور نے اُس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

تُم صرف میرے لیے اہمیت نہیں رکھتیں تُم میرا سب کچھ ہو میری ہر نیکی۔۔ میرے ہر اچھے عمل۔۔ میری ہر اچھی بات بلکہ میرے زندگی کا حاصل ہو تُم جانِ علی۔۔

علی نے اُسے مزید شدت سے خود سے بھینچ لیا اندر سکون اُترتا محسوس ہورہا تھا وُہ اپنی کیفیت سے قطعی انجان نہ تھا وُہ بہر طور سمجھ چُکا تھا نور اُس کے لیے کیا ہے اور گزرے کچھ دنوں نے یہ بات اُس پر بلکل واضح کردی تھی کہ اصل محبت ہوتی کیا ہے؟۔۔

وُہ محبت جو نکاح کے بعد اُس کے دِل میں اپنی شریکِ حیات کے لئے پیدا ہوئی وُہ محبت جو نور اُس سے کرتی ہے اُس نے کبھی اظہار نہیں کیا تھا مگر وُہ نور کی آنکھیں پڑھ سکتا تھا جس میں یہ بات صاف تھی کہ وُہ اُس سے محبت کرتی ہے اور صرف محبت نہیں وُہ عشق کی حد تک اُس سے محبت کرتی ہے اُس کے لیے صرف اُس کا علی سب کچھ ہے۔۔

وُہ محبت جو وُہ نور سے کرتا ہے اُس کی ہر تکلیف کو محسوس کرتا ہے اُس کا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ چاہتا ہے صرف فرض نبھانے کے لئے نہیں وُہ دِل سے اُس کی قُربت کا خواں ہے وُہ صرف اُسی کو چاہتا ہے۔۔وُہ پاس ہے تو سکون ہے وُہ دور ہے تو بے سکونی نہیں جانتا تھا وُہ کہ اِس قدر بھی اُسے محبت ہوگی کسی سے جس قدر وُہ نور سے کرنے لگا تھا مگر اُسے بالکل حیرانی نہیں تھی کہ کیسے وُہ اُس کے دِل میں گھر کر گئی اُسے ذرا حیرانی نہ تھی کیونکہ اِس بات کا اعتراف تو اُسے شروع سے تھا کہ وہ چاہے جانے کے ہی لائق ہے صرف بے پناہ چاہے جانے کے مگر اُس نے ہرگز بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ بے پناہ چاہے گا بھی اُسے وُہ خود ہی ایک دِن۔۔

آپکا دِل کتنی شدت سے دھڑک رہا ہے علی۔۔

نور نے اُس کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

خاموشی کا ایک طویل وقفہ آیا تھا اُن دونوں کے درمیان دونوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا بس ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

جب موم کو حرارت ملتی ہے تو وُہ پگھلتا ہے۔۔جب برف کو حرارت ملتی ہے تو وُہ بھی پگھلتی ہے۔۔جب چاند کو سورج کی روشنی ملتی ہے تو وُہ چمکتا ہے اِسی طرح جب میرے دِل کو تمہارے قرب کی حرارت ملتی ہے تو یہ دھڑکتا ہے پوری شدت سے اور ایک ایک دھڑکن صرف ایک ہی بات کا اعتراف کرتی ہے کہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اِس سے آگے وُہ کچھ کہتا مگر اُس کا موبائل بجنے لگا۔۔ محویت لمحے میں ٹوٹی نور نے اپنی نظریں جھکالیں۔۔

اُس نے انجان نمبر دیکھ کر کال اُٹھالی۔۔

میں آپکے لیے کھانا لے آتی ہوں جب تک۔۔

اُس نے اپنے سُرخ پڑتے چہرے کو نیچے کیے کہا۔۔

علی نے آنکھ کے اشارے سے اُسے اجازت دے دی۔۔

ہیلو کون۔۔؟

تُم واقعی بہت بے مروت ہوگئے ہو علی اور کتنی سزا دو گے تُم مجھے کتنی کالز کرچکی ہوں تُمہیں۔۔

دوسری طرف سے زونیہ کی آواز نے اُسے سخت کوفت سے دوچار کیا۔۔

تُم چاہتی کیا ہو میں تُمہیں بول چُکا ہوں میرا تُم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو کیوں پریشان کر رہی ہو تُم مجھے پھر نئے نمبر سے کال۔۔

علی نے غصّے سے کہا۔۔

علی اتنی بیگانگی مت دکھاؤ کیا واقعی تُم نے مُجھ سے کبھی محبت نہیں کی؟؟ خود سے پوچھنا یہ سوال۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا کروفر اب بھی ویسا تھا وُہ ذرا نہیں بدلی تھی۔۔

تُم چاہتی کیا ہو اب زونیہ۔۔؟

اُس نے صاف بات کی۔۔

تُم سے ملنا چاہتی ہوں بس ایک بار۔۔

مگر میں نہیں چاہتا تُم سے ملنا تُمھیں اتنی آسان بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔؟

وُہ بہت آہستہ بات کر رہا تھا مبادا نور نہ سُن لے۔۔

جب میرے دِل کو تمہارے قرب کی حرارت ملتی ہے تو یہ دھڑکتا ہے پوری شدت سے اور ایک ایک دھڑکن صرف ایک ہی بات کا اعتراف کرتی ہے۔۔کیا وُہ مُجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔؟

علی کی باتیں یاد کرتے ہوئے اُس نے خود سے سوال کیا۔۔

ہاں اُن کی آنکھیں سب کہتیں ہیں اُن میں صرف میں ہوں وُہ مجھے نورِ علی۔۔ نورِ حیات۔۔ جانِ علی۔۔جانم کہتے ہیں یقیناً وُہ مُجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔

اس نے خوش ہوکر سوچا اور ٹرے اُٹھا کر کچن سے باہر جانے لگی۔۔

تُم اُس گنوار سے ڈرتے ہو کیا۔۔

بکواس بند کرو اپنی ٹھیک ہے میں تُم سے کل ملوں گا زونیہ ابھی فون بند

کرو۔۔

اُس نے جلد از جلد اُس موذی سے جان چھڑانی چاہی۔۔

زونیہ۔۔

دروازے سے اندر داخل ہوتی نور یہ نام سن کر وہی رُک گئی اُس نے صرف ملنے والی بات سنی تھی۔۔

کیا انہوں نے زونیہ کہا۔۔؟ ہاں زونیہ ہی کہا مگر وُہ اُس سے کیوں ملیں گے۔۔؟

اُس کا دِل یکدم ہر چیز سے اُچاٹ ہوگیا۔۔

تُم کتنی پاگل ہو نور محبت کے چند لفظ صرف چند لفظ سُن کر بھول بیٹھتی ہو کہ جس شخص سے تُم محبت کی توقع رکھ رہی ہو وُہ پہلے ہی کسی اور سے محبت کرچکا ہے اور مرد اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتا۔۔

اُس نے بہت سے آنسو اندر اُتارے اور چہرے پر مسکان سجائے اندر داخل ہوگئی۔۔

آگئی تُم۔۔

علی نے مسکرا کر کہا اور موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

کس کا فون تھا۔۔

اُس نے سادہ انداز میں پوچھا۔۔

کچھ خاص نہیں برانچ سے کال تھی کل ایک بجے بُلایا ہے۔۔

اُس نے جھوٹ بولا۔۔

کیوں ایک بجے کیوں۔۔؟

نور کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔

پتا نہیں۔۔

اُسے کوئی بہانہ نہ سوجھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔۔

علی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

مت کریں ایسا علی میں یہ صدمہ ہرگز نہیں برداشت کرسکتی مت کریں ایسا۔۔

اُس نے علی کے جانے کے بعد خود سے کہا آنسو گال پر لکیریں بنا چُکے تھے۔۔

اُس نے جلدی سے علی کا فون اُٹھایا اور چیک کرنے لگی آخری کال جس نمبر سے آئی ہوئی تھی وُہ غیر محفوظ تھا۔۔

تیرہ کالز۔۔میرے خدایا۔۔

اُس نے خود کو بمشکل چیخنے سے روکا۔۔

ابھی وُہ میسج فولڈر میں جانے ہی لگی تھی باتھ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی اُس نے جلدی سے فون واپس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور نارمل ہوکر بیٹھ گئی۔۔

میں آپکا ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکال دیتی ہوں۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔

کھانا تو کھالو۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے میں نے بناتے وقت کھا لیا تھا تھوڑا۔۔

اُس نے جھوٹ کہا۔۔

تُم مُجھ سے مذاق کررہی ہو یقیناً ایسا ہو ہی نہیں سکتا تُم میرے بغیر کھا لو آہاں ناممکن چلو شاباش کوئی بہانہ نہیں چلے گا تمہارا۔۔

علی نے محبت سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھنے سے روکا۔۔

مجھے نہیں بھوک ہے پلیز زبردستی مت کریں علی۔۔

میں نے کہا ناں تمہارا کوئی بہانہ نہیں چلے گا چلو شاباش میرے ہاتھ سے کھا لو۔۔

علی نے چاول کا چمچ اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

مجھے نہیں کھانا آپ کو اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آتی ہر بات میں ضد ہر بات میں اپنی مرضی میری اپنی بھی کوئی مرضی ہے یا نہیں یا آپکے لیے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی کہ میری کوئی بات مان لیں۔۔

وُہ اُس کا ہاتھ بُری طرح جھٹک کر چلائی۔۔

وُہ متحیر سا اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔

اے۔۔نور کیا ہے میری جان۔۔

اُس نے نور کا رویہ قطعی نظرانداز کرتے ہوئے فکرمندی اور محبت سے پوچھا۔۔

علی کچھ نہیں ہوا ہے بس وُہ سر درد ہورہا ہے تھوڑا اِس وجہ سے سوری۔۔

نور کو اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس ہوا تو نادم ہوکر بولی۔۔

صرف یہی بات ہے ناں نورِ علی۔۔

اُس نے نور کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے پوچھا۔۔

جی یہی بات ہے اور کیا بات ہوگی۔۔؟

اُس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

ٹھیک ہے تُم آرام کرو اور مت ٹینشن لیا کرو اتنی تمہیں اب اپنے ساتھ ساتھ ہمارے بچے کا بھی خیال رکھنا ہے۔۔

اُس نے نور کا گال تھپتھپا کر کہا جس پر وُہ بے دلی سے مسکرا دی۔۔

میری جان۔۔آہ کتنے منافق ہیں آپ کتنے منافق۔۔میں کیسے آپکی جان ہوسکتی ہوں آپکی جان اور آپکی محبت تو وُہ ہے جس سے آپ چُھپ چُھپ کر ملتے ہیں۔۔

اُس نے نخوت سے سوچا اندر تک کڑواہٹ پھیل گئی تھی۔۔

کھانا کھانے کے بعد کپڑے بدل کر علی اُس کے برابر میں آکر لیٹ گیا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔

نور نے علی کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر دبا رہا ہوں تمہارا۔۔

اُس نے نور کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور آہستہ آہستہ اُس کا سر دبانے لگا۔۔

نہیں ٹھیک ہے پلیز آپ مت کریں۔۔

کیوں نہ کروں۔۔

اُس نے اُلٹا سوال کیا۔۔

پھر وہی ضد۔۔

ہاں جو کہہ لو۔۔

علی نے بے نیازی سے کہا تو وُہ خاموش ہوگئی۔۔

علی نے اُس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا۔۔

سب کتنا پُر سکون ہے ناں نور کہنے کو تو زندگی کے مشکل وقت سے گزر رہے ہیں ہم مگر مجھے لگتا ہے یہ آنا بھی ضروری تھی کچھ باتیں آپ پر آئینہ ہوجاتی ہیں جیسے کہ مُجھ پر ہوئی ہیں۔۔

نور نے پھر محسوس کیا علی کے دِل کی دھڑکنیں بہت شدت پسند ہوچکی تھیں۔

میں نہیں جانتا کیسے۔۔کب اور کیوں مگر تُم میرے لئے بہت خاص ہوگئی ہو نور بہت بہت خاص۔۔

اُس نے نور کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرنی شروع کردی۔۔

کیونکہ میں تُم سے۔۔۔

اُس نے محسوس کیا نور سوچکی ہے۔۔

سوگئی ہو۔۔؟

جواب ندارد تھا۔۔

وُہ کچھ دیر اُس کے چہرے کو یونہی دیکھتا رہا بلاشبہ وُہ سوتے ہوئے بہت خوبصورت لگتی تھی بلکل پریوں جیسی۔۔

میری نور۔۔ کہیں اندر سے آواز آئی سکون سرائیت کر رہا تھا رگ و پے میں مسلسل۔۔

اُس نے بہت نرمی سے اُسے تکیے پر لٹایا بکھرے بالوں کو سنوارا اور پھر یونہی دیکھتا رہا۔۔

میری محبت بڑھتی جارہی ہے تُم پر پڑتی ہر نظر کے ساتھ میں کیا کروں؟

اُس نے بیچارگی سے سوچا۔۔

صرف میری نور۔۔

شدت پسند صرف اُس کا دِل ہی نہیں ہوا تھا اُسے یہ بات بھی معلوم ہوئی اُس وقت بے اختیاری میں جُھک کر اُس کی پیشانی کا بوسہ لے لیا۔۔

شب بخیر میری جان۔۔

علی نے محبت سے چور لہجے میں کہا اور دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔

میں تو آپکے اِس دکھاوے سے خوش بھی نہیں ہوسکتی کاش میں نہ سنتی آپکی بات کم از کم آپکی چاہت کے فریب میں بہل تو جاتی۔۔

اُس نے اپنی آنکھیں کھول دیں آنسو بہہ کر نجانے کب تکیے میں جذب ہوگیا تھا۔۔۔

میری زندگی میں کوئی خوشی مکمل کیوں نہیں ہے۔۔

وُہ مسلسل رو رہی تھی۔۔

اِدھر اُدھر بٹا ہوا مرد مجھے مِلا ہے جو نا مکمل مجھے چاہ سکتا ہے نا اپنی پہلی محبت کو بھول سکتا ہے ایسی تو خواہش نہیں تھی میری۔۔

تُم تو بڑے دعوے کرتی تھی کہ اپنا شوہر بانٹ بھی لوگی مگر تُم تو وہی عام عورت ہو۔۔

اندر کہیں کوئی ہنسا تھا اُس پر۔۔

ہاں میں عام عورت ہوں جو میرا ہے وُہ صرف میرا ہے علی صرف میرے ہیں صرف اور صرف میرے اور کسی کے نہیں ہرگز نہیں۔۔

اُس نے چیخ چیخ کر کہنا چاہا۔۔

ایک نظر اُس پر ڈالی وُہ سوچکا تھا دھیمے دھیمے قدم اٹھا کر وُہ اُس کی طرف آئی اور موبائل اُٹھایا اُس کا اور کمرے سے نکل جانا چاہا مگر نظریں اُس کے پُر سکون چہرے کو جا ٹھہری تھیں۔۔

آپ صرف میرے ہیں علی صرف میرے۔۔

اُس نے علی کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے قطعیت سے کہا اور کمرے سے باہر نکل کر چھت پر آگئی۔۔

اُس نے فوراً میسج فولڈر کھولا اُسی نمبر سے تقریباً بارہ میسج آئے ہوئے تھے جو کچھ یوں تھے۔۔

میں جانتی ہوں تُم صرف مُجھ سے محبت کرتے ہو میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچ سکتے تُم۔۔میں بھی تُم سے بہت محبت کرتی ہوں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے علی۔۔

نور کا دِل کیا یا تو خود مرجائے یا زونیہ کو جاکر قتل کردے۔۔

اُس نے مزید میسج دیکھے۔۔

تُم نے اُس گنوار جاہل سے شادی صرف میری وجہ سے کی ہے کیونکہ میں ہی تُمہیں کہتی تھیں ناں کہ وُہ تمہارے لائق ہے اور تُم نے میری ہی بات مان کر اُس گنوار سے شادی کی مگر وُہ تمہارے لائق نہیں ہے تُم نے میری وجہ سے خود کو تکلیف دی میں جانتی ہوں کہ تُم اُس کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔۔

اُس نے اپنے منہ پر جبراً ہاتھ رکھ کر نکلنے والی سسکی کا گلا گھونٹا وُہ رونا چاہتی تھی چیخ چیخ کر۔۔

اتنے تضحیک آمیز الفاظ کے بعد صرف ایک جواب آیا کہ کل ملوں گا تُم سے میں مرجاؤں اِس سے اچھا علی مرجاؤں میں۔۔

اُس نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اپنے منہ و رکھ دیا اور فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

میں آپکے کبھی لائق نہیں تھی مُجھ سے ہمدردی کی آپ نے صرف ہمدردی۔۔

درد کی شدت اتنی تھی کہ وہ پکے فرش کو اپنے ناخنوں سے کھرچنے لگی ایک ہاتھ مسلسل اُس کے منہ پر تھا تکلیف حد سے سوا تھی۔۔

میری زندگی میں کوئی خوشی نہیں میں مرجاؤں اِس سے اچھا کسی کو مُجھ سے محبت نہیں ہے میں ہمیشہ سے ان چاہی رہی ہوں ہمیشہ سے۔۔

اُس نے خود کو سنبھالنا چاہا مگر ناکام رہی کھڑی تو ہوگئی مگر لرزش واضح تھی چال میں اگر بروقت علی نے اُسے سنبھالا نہیں ہوتا تو وُہ گرچکی ہوتی۔۔

سنبھالو خود کو کیا ہوگیا ہے نور۔۔

اُس نے نور کی لال آنکھیں دیکھ کر تڑپ کر پوچھا۔۔

کچھ نہیں امی ابو کی یاد آرہی تھی تو آنکھیں بھر آئیں نادیہ آپی سے بات کرنا چاہتی تھی مگر پھر خیال آیا وُہ بھی سوگئی ہوں گی تو واپسی آ ہی رہی تھی کہ تھوڑے چکر آ گئے شاید۔۔

اُس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی فی الفور کوشش کی۔۔

تُم بہت سوچتی ہو نور اتنا مت سوچا کرو۔۔

اُس نے نور کو اپنے سینے سے لگاکر تسلی دینی چاہی۔۔

ہاں سچ میں بہت سوچتی ہوں۔۔

اُس نے علی کو مضبوطی سے پکڑ کر کہا۔۔

آپ کیسے یہاں۔۔

اُس نے متانت سے پوچھا۔۔

ایسے ہی آنکھ کھلی تو دیکھا تُم نہیں ہو تو دیکھتے ہوئے آگیا اب چلو چل کر سو جاؤ سب فکریں چھوڑ دو اپنی میں ہوں تمہارے پاس ٹھیک ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے نور کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ملائمت سے کہا۔۔

ہاں آپ ہیں ناں میرے پاس صرف میرے۔۔

اُس نے علی سے الگ ہوکر کہا۔۔

ہاں صرف تمہارا۔۔

اُس نے نور کے بدلے رویے کو اُس کی اُداسی سمجھ کر نظرانداز کیا اور کندھے سے لگائے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔

نور میری گھڑی کہاں ہے۔۔؟

علی نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر بال بناتے ہوئے پوچھا۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کی دراز میں ہے۔۔

وُہ تولیے سے بال رگڑتی اُس کے پاس آکر بولی۔۔

مل گئی۔۔

وُہ مسکرا کر بولا۔۔۔

ویسے خیریت آج اتنا تیار شیار ہوکر جارہے ہیں اور آپ نے تو ایک بجے کا کہا تھا ابھی تو گیارہ بج رہے ہیں۔۔؟

اُس نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کل تُمھیں بتانا بھول گیا ایک جگہ سے انٹرویو کے لئے کال آئی تھی تو بس وہی جارہا ہوں اُس کے بعد سیدھا برانچ۔۔

علی نے اُس کی طرف مڑ کر کہا۔۔۔

اچھا۔۔ اُس نے ایک لفظی جواب دیا۔۔

کیا بات ہے تمہارا چہرہ اتنا اُترا ہوا کیوں ہے نور طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔؟

علی نے اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ غیر محسوس سے انداز میں ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

رات نیند پوری نہیں ہوئی ہوگی شاید تمہاری؟؟

علی اِس نتیجے پر پہنچا۔۔

شاید۔۔ اُس نے علی کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں کوئی بات پریشان کر رہی ہے؟؟

علی نے دوبارہ اُس کے گال پر اپنا انگوٹھا مس کرتے ہوئے پوچھا۔۔

میرے چہرے کو دیکھ کر آپکو پتا لگ گیا کہ مجھے کوئی بات پریشان کررہی ہے مگر آپکو یہ کیوں نہیں دِکھتا کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں میں آپ کو کسی کے ساتھ برداشت نہیں کرسکتی کیوں نہیں سمجھ آتی آپکو یہ بات علی۔۔۔

اُس نے علی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

آپکے ہوتے ہوئے کیسی فکر علی۔۔ کیا ہونی چاہئے۔۔؟

اُس نے آخر میں سوال کیا۔۔۔

تمہارا یہی یقین تو مجھے ہمت دیتا ہے آگے بڑھنے کی ورنہ میں تو کب کا ہار مان چُکا ہوتا یہ صرف تُم ہی ہو جس نے مجھے یکجا کرکے رکھا ہوا ہے۔۔

وُہ اُس کے انداز کو سمجھ نہ سکا۔۔۔

مجھے تو اپکے ساتھ رہنا ہی ہے میرے علی۔۔

اُس نے اپنا حق جتایا۔۔۔

تُم آجکل بہت شدت پسند نہیں ہورہی۔۔

علی نے اُسے بازو کے حصار میں لے کر کہا۔۔۔

مطلب۔۔

مطلب تمھاری ہر وُہ بات جس میں میرا ذکر یا نام آئے تُم میرے کا اضافہ ضرور کرتی ہو۔۔

اپنی چیز کو اِنسان اپنا ہی کہتا علی آپ تو میرے شوہر ہیں اور صرف میرے ہیں کیا اِس بات سے اعتراض ہے آپکو۔۔؟

نور نے اُس سے الگ ہوکر سرد نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کس نے کہا اعتراض ہے مجھے تو بِلکُل نہیں ہے جس طرح میرا رعب جمانا تُمہیں اچھا لگتا ہے ویسے ہی تمہارا مُجھ پر حق جتانا مجھے اچھا لگتا ہے۔۔

اُس نے تبسم ہونٹوں میں چھپائے کہا۔۔۔

تو پھر آپ کیوں اُس۔۔۔

وُہ کہتے کہتے رُکی۔۔۔

تو پھر میں کیا۔۔؟

علی نے پُر شوق نظریں اُس پر جمائے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں آپ جائیں آپکو دیر ہورہی ہے انٹرویو کے لئے لیٹ ہوجائیں گے بہت ضروری ہوگا انٹرویو۔۔۔

وُہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہورہی تھی جھٹکے سے اُس کے حصار سے نکلی۔۔۔

مجھے سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا۔۔؟

وُہ مزید اُس کے اُکھڑے اُکھڑے رویے کو نظرانداز نہیں کر پایا۔۔۔

آپ نے ایسا کیوں پوچھا۔۔؟

کیونکہ میں کل رات سے دیکھ رہا ہوں تُم کچھ کھنچی کھنچی سی ہو مُجھ سے تمہیں ہاتھ لگاتا ہوں تو ہاتھ جھٹک دیتی ہو یہ رویے اور آنکھوں دونوں میں سرد مہری ہے اگر میں غلط نہیں ہوں تو۔۔۔

علی نے اُس سے دو قدم پیچھے ہٹ کر کہا۔۔۔

ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ کو یونہی محسوس ہوا ہوگا۔۔۔

وُہ اُسے خود سے دور جاتا کیسے دیکھ سکتی تھی جو دو قدم وُہ پیچھے ہٹا تھا اُنہیں طے کرکے وُہ واپس اُس کے قریب تھی۔۔۔

شاید ایسا ہو مگر میں تمہارا شوہر ہوں اچھے سے سمجھ سکتا ہوں تمہارے بدلے رویے کو میں نے کل بھی نظرانداز کیا تھا مگر مجھے یوں ہی لگ رہا ہے کہ میری رفاقت تُمہیں تکلیف دے رہی ہے اِن نیلی آنکھوں میں مجھے کئی سوال دکھائی دے رہے ہیں میں نہیں جانتا کیا ہے؟کیوں ہے؟مگر میں اب مزید میں کسی ایسے اِنسان کی آنکھوں میں اپنے لیے بیزاری یا بیگانگی برداشت نہیں کرسکتا جو میرے دِل کے بہت قریب ہو بہت قریب۔۔۔

آخری کے دو لفظ اُس نے اپنے ہونٹ نور کے کان کے پاس لے جاکر بہت مدھم آواز میں کہے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میرے علی۔۔۔

اُس نے مستحکم انداز میں کہتے ہوئے اُسے کافی حد تک مطمئن کردیا تھا۔۔۔

مُجھ سے کبھی بدگمان مت ہونا چاہے کچھ بھی ہوجائے کوئی بھی بات ہو مجھ سے کوئی غلطی ہے سیدھے مجھے بتانا مگر بات دِل میں مت رکھنا میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے صرف محبت دیکھنا چاہتا ہوں صرف محبت نورِ علی۔۔

علی نے اُس کے بالوں سے اُٹھتی خوشبو کو اپنے اندر اُتارا۔۔۔

وُہ خاموش رہی محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔

میں چلتا ہوں رات میں بات کروں گا تُم سے مگر پھر کہہ رہا ہوں کبھی مجھ

سے بدگمان مت ہونا تُم نہیں جانتی تم میرے لئے کیا ہو مگر جلد جان جاؤ گی۔۔۔

اُس نے نور کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ کامیاب کرے آپکو بہت اچھا ہوگا انٹرویو انشاءاللہ میری دعائیں آپکے ساتھ ہیں۔۔۔

اُس نے علی کے اپنے ہاتھ میں لے کر مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

خُدا حافظ۔۔

وُہ کہہ کر جانے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں تُم سے کل ملوں گا زونیہ۔۔

اُس کی سماعتوں میں پھر سے آواز گونجی۔۔۔

علی۔۔ نور بے اختیار ہی اُسے پُکار بیٹھی۔۔۔

جی علی کی جان۔۔۔

اُس نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہوکر محبت سے پوچھا۔۔۔

آپ صرف میرے ہیں یاد رکھیے گا اِس بات کو میں آپکے بغیر نہیں جی سکتی اور نا ہی اتنا ظرف رکھتی ہوں کہ کسی اور کے ساتھ آپکا نام تک سُن

سکوں۔۔۔

وُہ کہنا تو یہ چاہتی تھی مگر زبان نے ساتھ نہیں دیا۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی آپ جائیں فی امان اللہ۔۔۔

فی امان اللہ۔۔۔

علی مسکرا کر کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

اِن کی آنکھوں میں مجھے صرف اپنے لیے محبت دِکھتی ہے اِن کے لہجے میں نام کی چاشنی ہے یہ صرف میرے لیے ایسے ہیں ۔۔نرم ۔۔آسان ۔۔ سہل ورنہ میں نے جس علی کو پسند کیا تھا وُہ تو کوئی اور تھا چُپ۔۔اپنی ذات میں بند۔۔کچھ نہ کہہ کر یہ اُمید رکھنے والے کے سامنے والا سمجھ جائے۔۔ کٹھن ۔۔ سخت جان۔۔سنگلاخ لہجہ پھر کیوں مجھے آپ کے لفظوں پر یقین نہیں آتا کیوں میں مکمل خوش نہیں ہوپاتی کہ میرا جیون ساتھی مجھے بہت چاہتا مُجھ سے اور صرف مُجھ سے محبت کرتا ہے؟؟ محبت کو اظہار کی حاجت نہیں ہوتی اور ویسے بھی مرد اِس معاملے میں بخیل ہوتے ہیں مجھے اُن پر اپنا اعتبار قائم رکھنا ہے کسی کے آنے یا جانے سے ہمارے رشتے کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔

نور نے گہری سانس اندر اُتار کر پھر ہوا کے سپرد کی اب وہ کافی حد تک مطمئن ہوچکی تھی۔۔۔

مجھے یقین تھا تُم ضرور آؤ گے مُجھ سے ناراض رہ ہی نہیں سکتے۔۔

وُہ اُسے اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر قطعیت سے بولی۔۔۔

تُم چاہتی کیا ہو مجھے ایک بار بتادو مگر خدا کے واسطے میری زندگی میں پھر زبردستی شامل ہونے کی کوشش مت کرو تمہاری اب کوئی جگہ نہیں ہے نا میری زندگی میں نہ ہی دِل میں۔۔۔

اُس نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

میں تمہیں چاہتی ہوں علی بہت چاہتی ہوں مجھے دیر سے سمجھ آئی یہ بات کہ میں تمہارے علاوہ کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی وُہ شخص بھلے سے امیر ترین تھا مگر وفادار نہیں تھا اُس کے غیر عورتوں سے مراسم تھے اور مجھے پھر احساس ہوا کہ بھلے آپکا جیون ساتھی دولت مند ہو یا نہ ہو مگر وفادار ضرور ہونا چاہیے مجھے احساس ہوا کہ میں نے کیا کھو دیا۔۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا تو علی نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔۔

مجھے تُمہاری کہانی سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور میں تُمہیں آج آخری بار بول رہا ہوں آئندہ غلطی سے بھی مُجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

علی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

چھوڑ بھی دو اب غصّہ میں آج بھی تمہاری محبت ہوں جانتی ہوں مجھے اب احساس ہوگیا ہے مُجھ سے تُم سے زیادہ محبت کوئی نہیں کرسکتا اب تُم بھی اُس زبردستی کے رشتے سے خود کو آزاد کرلو طلاق دے دو نور کو۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو زونیہ میں یہاں صرف تمہاری منّتیں کرنے پر آیا ہوں خبردار میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا۔۔۔

علی نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے وارننگ دی۔۔

۔۔۔میں جانتی ہوں تُم اُس گنوار کے ساتھ خوش نہیں ہو تُم تو مُجھ سے

میں اُس سے محبت کرتا ہوں سمجھ آئی تُمہیں محبت ہمارے بیچ تو پتا نہیں کیا تھا جس کے نا ملنے کا غم صرف وقتی تھا مگر نور میرا سب کچھ ہے۔۔سب کچھ۔۔

یہ اعتراف زبان سے اُس نے خود سے بھی پہلی بار کیا تھا کیونکہ اب سب آیئنے کی طرح صاف تھا۔۔۔

ایسا نہیں ہوسکتا۔۔

وُہ بے یقینی سے بولی۔۔۔

ایسا ہی ہے اور یہ میری زندگی کا خوبصورت سچ ہے سب سے خوبصورت میں اُسے دیوانوں کی طرح چاہتا ہوں اُس پر پڑنے والی ہر نظر کے ساتھ میری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت میں شدت آتی ہے پہلے سے زیادہ مجھے یہ اعتراف تمہارے سامنے کرنے میں کوئی عار نہیں کہ میں نور کی محبت کا اسیر ہوں میں اُس کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہوں وُہ میری روح کا سکون ہے۔۔۔

نور کا چہرہ اُس کی آنکھوں کے پردے پر آ ٹھہرا تھا اور وُہ سب کہہ گیا جو اُس کے دِل میں تھا مگر کس کے سامنے۔۔۔

علی نے زونیہ کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا اور سوچا ہاں محبتیں مرجاتی ہیں ختم ہوجاتی ہیں رویوں سے جو کہتے ہیں ایسا نہیں ہوتا وہ جو کہتے ہیں محبت کبھی نہیں مرتی وہ جھوٹ کہتے ہیں وُہ اُس کے سامنے بیٹھی تھی وُہ لڑکی جسے دیکھ کر کبھی اُس کا دِل دیوانہ ہوا کرتا تھا بے اختیار مچلتا تھا مگر آج وُہ اُس مقام پر پہنچ چکا تھا کہ وہ اگر اُس کی آنکھوں کے سامنے مر بھی جاتی تو اُسے صرف اتنا ہی دُکھ ہوتا جتنا ایک اِنسان کو دوسرے اِنسان کو مرتے دیکھ کر ہوتا اُس کا دِل اب اُس کی بے رُخی پر ٹوٹتا نہیں تھا نہ ہی اُس کی چاہت کے فریب میں بہلتا تھا زونیہ حامد اُس کے دِل سے اُتر چکی تھی کب کی جو کبھی اُس کے دِل کی بے تاج ملکہ تھی اُس کا تخت اُلٹ چکا تھا اور اپنی بادشاہت سے بغاوت کرنے والی بھی وُہ خود ہی تھی خود کی رقیب تھی وُہ خود کی دُشمن تھی نادان نہیں جانتی تھی کہ ایک وقت تھا علی سبحان نے اُس سے دیوانگی کی حد تک محبت کی تھی وُہ اُس کے لیے لازم و ملزوم تھی مگر وہ اپنی اہمیت نہ جان سکی افسوس صد افسوس اُسے اعتراف تھا پوری شدت سے کہ نور اُس کی دائمی محبت

ہے اُس کے دِل کی ملکہ جس نے اُس کے دِل تہس نہس سلطنت کو خاموشی سے آباد کیا تھا اُس نے تو اتنی خاموشی سے اپنی جگہ بنائی کے علی کو تو احساس بھی نہیں ہوا کہ وُہ دِل کے راستے روح میں اُتر چُکی تھی وُہ اُس کی روح کا سکون تھی اور وُہ اُس کا اسیر۔۔۔

تُم نے تو مُجھ سے بھی محبت کی تھی۔۔

زونیہ کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔۔۔.

مر گئی وُہ محبت یا شاید وُہ محبت تھی ہی نہیں میں نے صرف نور سے محبت کی ہے تُم سے وابستگی تھی محض۔۔

اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

ایسا کیا اُس میں۔۔۔

وُہ طنزیہ بولی۔۔۔

وُہ وفادار ہے اپنی محبت سے وُہ وفا اور محبت کی مٹی سے گندھی ہوئی ہے اور وفا نبھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے استطاعت صرف اہلِ دِل رکھتے ہیں۔۔۔

علی کی آنکھیں پُرنور تھیں اُس پر تو خود اپنی محبت کی شدت کے نئے انکشاف ہورہے تھے۔۔

میری دعا ہے کہ تُم خوش رہو کوئی ایسا تمہارے نصیب میں آئے جو تمہیں چاہتا ہو کیونکہ چاہے جانے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے بنسبت چاہنے کے میں تو چاروں خانے چت ہوچکا ہوں اُس کی محبت میں۔۔۔

بس کرو مجھے تمہاری محبت کی داستانیں سُننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے بھاڑ میں جاؤ تُم اور وُہ گنوار۔۔۔

اُس نے سخت غصّے سے کہا۔۔۔

تُم نے بلکل ٹھیک کہا تھا کہ مُجھ جیسے قدامت پرست مرد کے ساتھ نور جیسی ہی جچتی ہے ہاں میں ہوں قدامت پرست مرد مجھے چاہیے کہ میری بیوی جب باہر نکلے تو کوئی نا محرم اُسے میلی نگاہ سے نہ دیکھے وُہ خود کو ڈھانپے نکلے باہر کیونکہ اُسے دیکھنے کا حق کسی مرد کو حاصل نہیں میرے علاوہ۔۔۔تُم کہتی تھی کے میرے سارے دوست میری تعریف کرتے ہیں کہ مجھے تُم جیسی خوبصورت لڑکی کی رفاقت نصیب ہوئی مگر مجھے اُن لفظوں سے کبھی خوشی نہیں ہوئی جتنی اِس سے ہوتی ہے کوئی میری بیوی کی تعریف نہیں کرتا پتا ہے کیوں؟؟؟ کیونکہ اُس نے اپنی خوبصورتی کو صرف مُجھ تک میری ذات تک میرے وجود تک محدود رکھا اُسے لوگوں سے تعریفیں سننے کی طمع نہیں ہے۔۔۔ وُہ جب بے نقاب بھی ہوتی ہے تو اُس کی آنکھوں میں حیا کا پانی ہوتا ہے اُس کی ذات میں ایک طظنہ ہے۔۔غیر مرد کے تعریف کرنے پر اُسے

خوشی نہیں ہوتی اُسے خوشی میرے منہ سے صرف اچھی سننے میں ہوتی ہے۔۔۔ایسی بیوی مرد کا غرور ہوتی ہے اور وُہ میرا غرور ہے۔۔۔اگر یہ ۔۔۔ قدامت پرستی ہے تو مجھے دِل و جان سے اپنی اِس خوبی کا اعتراف ہے

وُہ تقریباً بھول چُکا تھا وہ کہاں ہے کس کے ساتھ ہے اب تو بس ہر جگہ نور تھی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تُم اور تُمہاری۔۔۔

ہرگز نہیں مجھے جو کہنا ہے کہہ لو مگر میری بیوی کے بارے میں کچھ نہیں کہنا۔۔

علی نے اُسے ڈپٹ دیا۔۔۔

وُہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

تُم نے کیا کردیا ہے مجھے نور پاگل کردیا ہے۔۔۔انتہا کا شدت پسند بنا دیا ہے۔۔ بِلکُل مفلوج کردیا ہے اپنی محبت میں۔۔

وُہ لاچارگی سے کہتا ہوا جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔.

تانیہ تانیہ۔۔

وُہ اُس کے کمرے میں کے باہر کھڑی آوازیں دینے لگیں۔۔۔

جی خالہ۔۔

اُس نے بمشکل اپنی نظریں ٹی وی سے ہٹا کر کہا۔۔۔

نمرہ کی کال آئی تھی کہہ رہی تھی اُس کی کسی دوست کی طرف افطار پارٹی تھی اور وُہ اُسے ضد کرکے اپنے ساتھ لے گئی ہیں۔۔۔

کیا مطلب چلی گئی ہے یہاں افطاری کی تیاری کون کرے گا۔۔؟

وُہ جھٹکا کھا کر اُٹھی۔۔۔

اب چلی گئی تو چلی گئی میں کیا کروں اور جلدی سے اُٹھ بیٹا شاباش تین بج رہے ہیں تیاری شروع کر دے افطاری کی گھر بھی دیکھ گندا پڑا ہے۔۔۔

اُنہوں نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب میں یہ سب اکیلے کروں گی۔۔

۔۔ وُہ چیخنے کے در پر تھی

تو کوئی مضائقہ نہیں اِس میں نور بھی تو کرتی تھی۔۔۔

اُن کے منہ سے بے اختیار نور کا نام نکلا۔۔۔

پر میں نور نہیں ہوں جو کولہو کے کے بیل کی طرح جتی رہوں میں ہر گز بھی یہ سارا کام اکیلے نہیں کروں گی۔۔

اُس نے تیز آواز میں کہا۔۔۔

پھر کون کرے گا کیا میں کروں۔۔

شفق خاتون نے چیخ کر کہا۔۔۔

اچھا خالہ ناراض نہ ہو آپ کیوں کریں گے کرتی ہوں میں جیسے تیسے اب اِس عُمر میں آپ یہ سب کرتی اچھی لگیں گی میرے ہوتے ہوئے۔۔۔

اُس نے فوراً خود کو سنبھالا وُہ ابھی اُن سے بگاڑنے کی پوزیشن میں نہ تھیں۔۔۔

میری بچی خالہ صدقے۔۔

اُنہوں نے محبت سے کہا اور چلی گئیں۔۔

نمرہ کی بچی مُجھ سے ہوشیاری بہت مہنگی پڑے گی کام تو میں ایک نہیں کروں گی کرے گی خالہ ہی پھر پتا چلے گا تُجھے۔۔

اُس نے نخوت سے سوچا اور پھر یکدم ہی بری طرح چلائی۔۔۔

ہائے کیا ہوگیا میری بچی۔۔

شفق خاتون بھاگتی ہوئی اُس کے کمرے کی طرف آئیں دوبارہ تو وُہ زمین بوس تھی۔۔۔

اللہ جی ہائے امی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اپنا پیر پکڑ کر زور زور سے بولی۔۔۔

ہائے کیا ہوا بیٹا۔۔

خالہ پیر بری طرح مڑ گیا بہت درد ہورہاہے۔۔

اُس نے نقلی ٹسوے بھی بہانا شروع کردیے۔۔۔

ہائے میری بچی آ مُجھ میں سہارا کر میں تُجھے بیڈ پر لٹاتی ہوں۔۔۔

اُنہیں نے پریشانی سے کہا۔۔

نہیں خالہ میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی سی موچ ہے ابھی ڈھیروں کام پڑے ہیں مجھے وُہ کرنے ہیں آپ میری فکر مت کریں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے بہترین اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی کام نہیں کرنا غضب خُدا کا اِس حالت میں تُجھ سے کام کرواؤں گی اتنی بے حس تو نہیں ہوں میں۔۔

اُنہوں نے اُسّے ڈانٹ کر کہا۔۔۔

پر خالہ آپ اکیلے کیسے۔۔

میں کرلوں گی ویسے ہی کونسا اتنا بڑا گھر ہے تُو آرام کر۔۔

شفق خاتون نے اُس کا گال تھپتھپا کر کہا اور کمرے سے باہر آ گئیں۔۔۔

مجھ سے ہوشیاری کی تھی ناں اب جب پتا چلے گا تمہاری ہی ماں کو کام کرنا پڑا ہے تو چہرہ دیکھنے لائق ہوگا۔۔۔

تانیہ نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

امی یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔؟

اُس نے شفق خاتون کو صحن کی جھاڑو دیتے دیکھا تو فوراً سے نیچے آکر اُن کے ہاتھ سے جھاڑو چھین لی۔۔

صفائی کر رہی ہوں۔۔۔

اُن کا لہجہ نرم تھا۔۔۔

آپ کیوں کر رہی ہیں نمرہ اور تانیہ کہاں ہیں۔۔

نمرہ یونیورسٹی سے ہی اپنی کسی دوست کی افطار پارٹی میں چلی گئی ہے اور تانیہ کا پیر مڑ گیا ہے بیچاری سے چلا بھی نہیں جارہا۔۔

وُہ اپنے لہجے میں تانیہ کے لئے ہمدردی لیے بولیں۔۔۔

پھر بھی آپ کیوں کر رہی ہیں میں ہوں ناں میرے ہوتے ہوئے آپ کوئی کام نہیں کریں گے اور وُہ بھی روزے میں پتا نہیں ہے آپکو کے آپکا بی پی کتنا لو ہوجاتا ہے آپ آرام کریں جاکر میں کرلوں گی سارے کام۔۔

اُس نے شفق خاتون کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا۔۔۔

آج ولید اور زرینہ بھی افطار پر آرہے ہیں۔۔

تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ بلکل بے فکر رہیں میں سارے کام کرلوں گی آپ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائیں گی بلکہ میں پہلے آپکے کمرے سے جھاڑو نکال دیتی ہوں تاکہ آپ سکون سے سوجائیں۔۔۔

اُس نے جلدی سے جھاڑو اٹھائی اور اندر جانے لگی۔۔۔

رہنے دو بی بی تمہارا شوہر ہم پر آکر برسے گا۔۔

اُن کی زبان سخت کہنے سے باز پھر بھی نہ رہی۔۔۔

یہ نو دس بجے تک آئیں گے تب تک سب کام ہوجائیں گے اب آپ آرام سے بیٹھ جائیں جاکر۔۔۔

نور نے تسلی بخش جواب دیا تو وُہ مزید مطمئن ہوگئیں۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے ورنہ میں تو خود بھی کرلیتی کوئی اتنا کام تھوڑی ہے۔۔

جی بالکل بہت تھوڑا کام ہے میں آرام سے کرلوں گی امی۔۔

اُس نے متانت سے جواب دیا۔۔۔

مرضی ہے۔۔

اُنہوں نے بے نیازی سے کہا اور اندر چلی گئیں جبکہ وُہ جھاڑو اٹھائے اُن کے پیچھے پیچھے۔۔۔

گنجو بھابھی کیسی ہیں اب۔۔

علی نے سنک میں ہاتھ دھوتے ہوئے پوچھا۔۔

پہلے سے کافی بہتر ہیں میں نے اُسے نور بھابھی کے بارے میں بتایا کہ وُہ تُم سے ملنے آئیں گی تو وُہ خوش ہوئی اکیلی اکیلی رہتی ہے سارا دِن کوئی بات کرنے والا نہیں تو خوش ہوگئی سُن کر۔۔

عُمر نے اسٹیک مایو کے ایم آر ڈی کنٹیز پر لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔

ویسے مبارک ہو آج تُم کاؤنٹر پر کھڑے ہو گے۔۔

ہاں شکر ہے۔۔

علی نے گہری سانس لے کر کہا۔۔۔

آج تو ویسے بھی ہفتہ ہے تو پبلک بھی زیادہ ہو گی شفٹ مینجر کہہ رہا تھا کہ آج ساڑھے پانچ بجے ہی کاؤنٹر آن ہوجائے گا۔۔

اچھا مجھے نہیں پتا تھا۔۔

علی نے حیرانی سے کہا۔۔۔

علی آجاؤ کاؤنٹر آن کر رہے ہیں ہم۔۔

نظیر نے اُسے آواز لگائی وُہ خود بھی کیشیر تھا۔۔۔

اچھا چل گنجو میں جارہا ہوں تُو پیچھے سڑ۔۔

اُس نے مذاق سے کہا۔۔۔

کمینے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عُمر نے اُس کی پیٹھ پر پیچھے سے ہلکا سا دھموکا جڑتے ہوئے کہا۔۔

اچھا علی یہ ہے ہمارا سافٹ ویئر۔۔۔

ارے یہ تو حلوہ ہے زوار قا نام ہے اِس سافٹ ویئر کا ہے ناں۔۔؟

علی نے دیکھتے ہی کہا۔۔۔

نام تو نہیں پتا ہمیں خیر چلانا آتا ہے مطلب بل پنچنگ ۔۔آئٹم سرچنگ وغیرہ سب کیسے ہوتی ہے۔۔؟

نظیر نے اپنے فون پر کسی نظریں کیے ہی اُس سے پوچھا۔۔۔

ہاں آسان ہے بہت۔۔

علی نے بے فکری سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے اور اِس ٹیب پر فوڈ پانڈا سے آرڈر آتے ہیں اِس والے کمپیوٹر پر سائے برڈ اور ایٹ مبارک سے۔۔

نظیر نے اُسے کاؤنٹر پر رکھے ٹیبلٹ اور ایک اور دیسکٹاپ کے بارے میں بتایا۔۔۔

لو پہلا آرڈر بھی آگیا تُمھیں ہر آرڈر کی تین سلپ نکالنی ہے ایک جو کسٹمر سلپ ہوگی دوسری جو رائڈر کو دیں گے ہم اور تیسری جو ہمارے پاس رہے گی اب ایڈریس دیکھ کر کنفرم کرو اگر آؤٹ آف ریڈیس ہوا تو دوسری براچ کو ٹرانسفر کردینا اور ہر آرڈر کے آئٹم ضرور چیک کرلینا اور پیچھے کنفرم کرلو کسی چیز کی شارٹج تو نہیں ہے تاکہ ہم کسٹمر کو کال کرکے بتا سکیں اور ہے آرڈر کی کال کرنی ہے جب تک پیچھے سے ورکنگ کی آواز نہ آجائے اوکے۔۔

نظیر نے اُسے ساری بات تفصیل سے سمجھا دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اُس نے صرف اتنا کہا اور آرڈر چیک کرنے لگا۔۔۔

اب آرڈر لگوا دو سارے چھ سے اوپر ہوگئے ہیں ریڈی ہونے میں بھی ٹائم لگے گا پھر رائڈر کو نکلنا بھی ہوگا۔۔

نظیر نے علی سے کہا اور پھر اپنے کاؤنٹر مصروف ہوگیا۔۔۔

two jalapeno double stack 2 jumbo cheese fries one with only salt and other one will be lots of spice and 1 Chicken cheese salad without Croton--

اُس نے باقی سارے آرڈرز کی کال کرکے اب کاؤنٹر پر ڈائن اور ٹیک اوے کے کسٹمرز سے ڈیل کرنا شروع کردیا تھا---

واہ لمبو تُو تو پہلے ہی دِن جم گیا--

کاؤنٹر کے بیک سے عُمر کی شوخ آواز نے اُسے ہنسنے پر مجبور کردیا--

Asalam u alikum sir how may i help you---

علی نے ایک ادھیڑ عُمر کے آدمی سے پوچھا جو ٹیڑھی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا اُس کی آواز پر علی کی طرف متوجہ ہوا---

کون کون سے برگرز ہیں آئی مین ورہائٹی---

اُس آدمی کا انداز کافی روکھا تھا--

جی سر ہمارے چکن برگرز ہیں فش برگرز ہیں بیف برگرز ہیں--

علی نے پروفیشنل انداز میں کہا--

چکن میں کون کون سے برگرز ہیں؟؟

.سر جی ایم سی برگر۔۔اسپائسی برگر۔۔زنگر برگر ہے

جی ایم سی میں کیا کیا جاتا ہے۔

سر جی ایم سی مطلب گارلک مایو چکن برگر اور۔۔

میں نے آپ سے کیا کیا جاتا ہے وُہ پوچھا ہے

I dont ask what does GMC stands for---

اُس آدمی نے انتہائی تضحیک آمیز انداز میں علی کی بات کاٹ کر کہا علی نے ضبط کیا۔۔۔

جی سر میں آپکو وہی بتا رہا تھا اِس میں لیٹس جاتا ہے۔۔

کیا مطلب بتا رہا تھا میں نے جب آپ سے سیدھا سا ایک سوال پوچھا تھا تو کیوں ایکسٹرا بات کی آپ نے۔۔۔

وُہ اب چلایا تھا۔۔۔

علی نے پھر ضبط سے کام لیا۔۔۔

سوری سر پر میں آپکو بتا ہی رہا تھا۔۔۔

کہاں ہے تمہارا منیجر پتا نہیں کیسے کیسے نمونوں کو لا کھڑا کردیا ہے کسٹمر ڈیلینگ نہیں آتی جنہیں۔۔۔

www.neweramagazine.com

وُہ آدمی کہیں کا غصّہ شاید اُس پر اُتار رہا تھا ورنہ بات ہر گز بھی اتنی بڑی نہ تھی بلکہ کوئی بات تھی ہی نہیں۔۔۔

جی سر کیا ہوا ہے۔۔

شفٹ مینجر کو جاکر کوئی بلا لایا۔۔۔

یہ کیسا لڑکا کھڑا کرکے رکھ دیا ہے آپ نے جسے بات تک کرنے کی تمیز نہیں ہے۔۔۔

وُہ بلاوجہ کا چلا رہا تھا۔۔۔

دیکھیں سر میں نے آپ سے کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے آپ بلاوجہ بات بڑھا رہے ہیں اور شفٹ مینجر آپ کسی سے بھی پوچھ لیں میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔۔

ہوا کیا ہے۔۔؟

عمر نے فوراً آگے آکر پوچھا۔۔۔

یہ لڑکا بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے میں یہاں کھڑا ہوں اِس نے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔۔

ایک کسٹمر خاتون نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں جھوٹ بول رہا ہوں مطلب۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بالکل آپ جھوٹ بول رہے ہیں جو میں نے کیا ہی نہیں اُس کا الزام لگا رہے ہیں مُجھ پر آپ۔۔

علی نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

ہاؤ ڈیر ہی میں ابھی آپکے اؤنر کو کال کرتا ہوں وُہ میرے بہت اچھے دوست ہیں ذرا اُنہیں بھی تو پتا چلے کیسے کیسے نمونوں کو بھرتی کر رکھا ہے اُس نے۔۔۔

علی سوری بول دو بات ختم کرو۔۔

نظیر نے اُسے آہستہ سے کہا۔۔۔

کس بات کی معافی مانگوں میں نے کچھ نہیں کیا ہے ایسا جس کی میں معافی مانگوں۔۔

علی نے تیز آواز میں کہا۔۔۔

یہ سائیکو آدمی ہے اِس سے پہلے بھی دو تین لوگوں سے اُلجھ چُکا ہے تُم اپنی نوکری بچاؤ۔۔۔

کہنے والا تھرڈ کاؤنٹر کا تبریز تھا۔۔۔

ہوتا ہوگا پاگل میں کسی کی بھی غلط بات برداشت نہیں کروں گا کسی صورت بھی۔۔

علی نے قطعیت سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے جب اُس کی غلطی نہیں ہے تو کیوں معافی مانگے۔۔۔

پورے اسٹاف میں سے صرف عُمر نے ببانگِ دہل اُس کی حمایت کی اُس نے اپنی آنکھوں سے سب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

sir I am extremely sorry on behalf of him--

مینجر نے بات سنبھالنے کی اپنی سی کوشش کی مگر اُسے نہ سمجھنا تھا وُہ نہ سمجھا۔۔۔

علی سوری بول دو۔۔

مینجر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

قطعی نہیں اور اِن جیسوں سے تو ہر گز نہیں چند پیسے کیا آگئے خود کو فرعون سمجھنے لگے ہیں۔۔۔

علی نے نفرت سے کہا۔۔۔

youre fired get off your shirt and cap and go--

مینجر کسی صورت بھی اس کسٹمر کو ناراض نہیں کرسکتا تھا حالانکہ وہاں موجود کسٹمرز بھی علی کی حمایت کر رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر سر علی نے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔۔۔

عُمر نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

آپ بھی جاسکتے ہیں عُمر سہیل۔۔۔

مینیجر نے دوسرا فیصلہ سنایا۔۔۔

پر سر۔۔

you both are fired

اُس نے بے لچک انداز میں دوبارہ دہرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ آدمی چُپ چاپ کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا سکون سے۔۔۔

ٹھیک ہے ہم نے جتنے دِن کام کیا ہے اُس کے پیسے دے دیں۔۔۔

عُمر نے فوراً کہا۔۔۔

کون سے پیسے آپکو لگتا ہے اِس حرکت کے بعد آپکو کمپنی کچھ بھی دینا الاؤ کرے گی۔۔۔

مینیجر نے بے شرمی سے کہا۔۔۔

مگر ہم نے یہاں پورے پانچ دِن کام کیا ہے اِس حساب سے ڈھائی ہزار ہوتے ہیں ہمارے۔۔۔

آپ دونوں جاسکتے ہیں۔۔

مینیجر نے پھر اپنی بات بے شرمی سے دہرائی۔۔۔

علی نے غصے میں کاؤنٹر پر رکھی چیزیں نیچے گرائیں اور پیچھے کچن میں آکر شرٹ چینج کرنے لگا۔۔۔

حقدار کا حق مارنے والے کو اللہ کبھی معاف نہیں کرتا یہ بات رکھیے گا اور تُم مجھے باہر مِل مت جانا سنگل پیس میں واپس نہیں جاؤ گے۔۔

عُمر نے اُس آدمی کو وارننگ دیتے ہوئے کہا اُس کا بس چلتا تو وُہ اُسے بری طرح دھو ڈالتا۔۔۔

کیسے لوگ ہیں یہ یار کوئی بات نہیں تھی کوئی بات تھی ہی نہیں مگر پھر بھی اُس آدمی نے پتا نہیں کس چیز کی بھڑاس نکالی ہے مُجھ پر۔۔۔

علی نے برانچ سے باہر آکر عُمر سے کہا۔۔۔

یہ چند پیسے آنے کے بعد پتا نہیں خود کو کیا سمجھ لیتے ہیں جیسے خُدا ہیں اور سنی بھی انہی کی جاتی ہیں۔۔۔

عمر نے زہر خند ہوکر کہا۔۔۔

تُم نے میرے پیچھے اپنی جاب گنوا دی یار کیا ضرورت تھی بولنے باقیوں کی طرح چُپ رہتے۔۔۔

میں بے ضمیر اِنسان نہیں ہوں علی جو سب کچھ دیکھ کر بھی چُپ رہوں۔۔۔

عمر نے قطعی انداز میں کہا۔۔۔

ابھی گھر چلتے ہیں رات میں یا کل صبح ملتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے آگے۔۔۔

عمر نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

شکریہ عمُر۔۔۔

ایک ماروں گا تُجھے بھائی ہے اپنا یار تُو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر نے اُسے گلے لگا کر کہا۔۔۔

چل اب خُدا حافظ ملتے ہیں پھر لمبو۔۔۔

عمر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں اللہ حافظ گنجو۔۔۔

علی نے اُس سینے پر مکا مار کر کہا۔۔۔

تُم یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا۔۔

سبحان صاحب نے اُسے لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ابو تانیہ کی طبیعت خراب ہے اور نمرہ گھر پر نہیں ہے اور اِس عمُر میں وُہ بھی روزے میں امی کو کام تو نہیں کرنے دوں گی میں۔۔

اُس نے چاٹ کے لئے فروٹس کاٹتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

شفق۔۔۔شفق۔۔

سبحان صاحب نے زور سے آواز لگائی۔۔۔

جی بولیں۔۔۔

.وُہ بُرا سا منہ بناکر کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

نمرہ کہاں ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی دوست کے گھر گئی ہے افطار پارٹی میں۔۔

اُنھوں نے بے فکری سے کہا۔۔۔

اور تُم نے جانے دیا۔۔۔

وُہ سختی سے بولے۔۔۔

وُہ تو یونیورسٹی سے ہی چلی گئی تھی کال کرکے بتادیا اُس نے۔۔۔

شفق خاتون کہہ کر خود پھنس گئیں تھیں۔۔۔

تُم کتنی لاپرواہ ہو کہ جوان بیٹی صبح کی گھر سے نکلی ہوئی ہے شام ہورہی ہے

اب تک گھر نہیں آئی صرف ایک فون کال پر تُم ٹھنڈے ٹھار کے بیٹھ گئی۔۔۔

اُنہوں نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

جس کے گھر گئی ہے میں نے اُس کی ماں سے بات کرلی ہے آپکو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

وُہ بھی سخت لہجے میں بولیں۔۔۔

تو یہ بیچاری اِس حالت میں یہ سارے کام کرے گی۔۔۔

کس حالت میں ٹھیک ٹھاک تو ہے ویسے بھی میں نے کوئی نہیں کہا خود نے ہے آکر جھاڑو لی میرے ہاتھوں سے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے بے نیازی سے کہا۔۔۔

یہ تُمہیں ٹھیک دِکھتی ہے پسینے میں نہا رہی ہے پوری چہیتی بہو تو تمہاری کمرہ بند کرکے اے سی میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔

تو طبیعت خراب ہے اُس کی۔۔

وُہ ترکی بہ ترکی بولیں۔۔۔

ابو میں کرلوں گی آپ فکر مت کریں ویسے ہی سب کچھ ہوگیا ہے بس تلنے والی چیزیں رہ گئیں ہیں آپ لوگ خالہ لوگوں کے ساتھ جاکر بیٹھیں میں کرلوں گی۔۔۔

نور نے بیچ میں مداخلت کرنی ضروری سمجھی ورنہ بات مزید بڑھتی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

ولید کی کال آئی تھی کہہ رہا تھا ٹریفک میں پھنسے ہوئے ہیں افطار تک مشکل ہی ہے آ پائیں۔۔۔

اُنہوں نے نور کو اطلاع دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

وُہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

بس اب علی کو پتا نہ چلے ورنہ وُہ بہت غصّہ ہوں گے۔۔

اُس نے دوپٹے سے اپنی عرق آلود پیشانی صاف کرتے ہوئے خود سے کہا۔۔

کیسے پتا چلے گا وُہ تو دس بجے تک آئیں گے جب تک تو میرا سارا کام نپٹ بھی جائے گا آرام سے۔۔

اُس نے خود ہی اپنی سوچ کی تردید بھی کی۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی۔۔؟

دانیال نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور کام میں مصروف ہوگئی۔۔۔

بھابھی آپ بھائی سے بات کیجئے گا میرے آفس میں ایک پوسٹ خالی ہے اور کوئی پیسے وغیرہ نہیں دینے ہوں گے اُن کی جاب میرٹ پر ہوجائے گی۔۔۔

دانیال نے فریج سے ٹیک لگا کر ہاتھ پر ہاتھ باندھے کہا۔۔

میں تو بول دوں گی مگر تُم اپنے بھائی کو تو جانتے ہو وُہ ہرگز تُم سے کسی قسم کی مدد نہیں لیں گے۔۔۔

نور نے سادہ انداز میں کہا۔۔۔

ایک تو بھائی کی بھی اکڑ نہیں جاتی آپ خود بتائیں آجکل کے دور میں کون اِن اصولوں کو مانتا ہے جن پر وُہ عمل کرتے ہیں اچھے خاصے پڑھ لکھ کر بھی سولہ سترہ ہزار کی نوکریوں کے پیچھے خوار ہورہے ہیں میں اپنے دوستوں کے ساتھ کل گیا تھا اتفاقاً اُس ریسٹورنٹ جہاں بھائی جاتے ہیں آپکو پتا ہے میری کتنی سبکی ہوئی سب کے سامنے میرا دوست جانتا ہے بھائی کو اُس نے ہے سب کو بتایا کہ یہ دانیال کے بڑے بھائی ہیں ایک سافٹ ویئر انجینئر اور کیا کام کر رہے تھے برگر بنا رہے تھے۔۔۔

دانیال کا انداز بدلنے لگا تھا وُہ اب سختی سے بول رہا تھا۔۔۔

تو آپ کے لئے آپکے بھائی شرمندگی کا باعث ہیں۔۔۔

نور نے حیران ہوکر پوچھا۔۔۔

یہ بات نہیں ہے مگر اپنے گھر کے مسئلے دُنیا کو کیوں دکھانا آپکو پتا ہے میرے دوستوں اُنہوں نے کیسے کیسے سوال کیے مُجھ سے کہ تمہارا بھائی کیا تُم لوگوں کے ساتھ نہیں رہتا؟ تُم بھائیوں میں کیا کوئی ان بن ہے؟؟

تُم اتنی اچھی پوسٹ پر ہو تمہارا بڑا بھائی تُم سے زیادہ قابل ہوکر یہ کام کر رہا۔۔اپنے آفس میں لگوادو۔۔۔

دانیال نے پھر اپنے لہجے کو نرم کرنے کی کوشش کی۔۔۔

اِس میں شرمندگی والی تو کوئی بات نہیں ہے وُہ محنت کر رہے ہیں بھائی۔۔۔

مگر میں تو ذلیل ہورہا ہوں ناں بھابھی آپ اُنہیں سمجھائیں برائے مہربانی کہ اپنی ضد چھوڑ دیں۔۔۔

اُس نے مزید تندی سے کہا۔۔۔

میں اُنہیں کبھی بھی کوئی ایسا کام کرنے کا مشورہ ہرگز نہیں دوں گی جو غلط ہو وُہ محنت کرکے کما رہے ہیں یہ وقت بھی گزر جائے گا تعلیم اور شعور دونوں ہے اُن کے پاس پہلے بھی اُنہوں نے اپنی بل بوتے پر ہی جاب حاصل کی تھی اِس بار بھی مل جائے گا اُنہیں اللہ کے سوا کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

نور نے مستحکم انداز میں کہتے ہوئے اپنی طرف سے بات ختم کی۔۔۔

اچھا ہے کچھ پیسے ہیں بیس ہزار کے قریب آپ اُنہیں کوئی بھی بہانہ بنا کے دے دیں اور جب تک کوئی ڈھنگ کی نوکری نہیں مِل جاتی اُنہیں بولیں گھر پر بیٹھ جائیں یوں ہماری عزت کا جنازہ نہ نکالیں اتنا پڑھ لکھ کر بھی وہی گدھا مزدوری والی نوکریاں کرتے پھر رہے ہیں ذرا جو خیال ہو ہمارا۔۔

دانیال نے زبردستی پیسے اُس کے ہاتھ میں تھمائے اور تن فن کرتا کچن سے باہر نکل گیا۔۔

اپنے پیسے اپنے پاس رکھیں آپ بھائی۔۔

نور بھی اُس کے پیچھے دوڑی۔۔۔

کیا ہوگیا ہے آپکو بھابھی بھائی تو ہیں ہی نفسیاتی آپ تو کچھ عقل کے ناخن لیں کیا آپکو اچھا لگتا ہے کہ آپکا شوہر ایک تھرڈ کلاس سی نوکری کرتا ہے میں تو کہتا ہوں آپ اُنہیں سمجھائیں مگر آپ تو اُلٹا مُجھ پر ہی گرم ہورہی ہیں۔۔۔

دانیال نے بد تمیزی سے اور تقریباً چیخ کر کہا۔۔۔

وُہ محنت کر رہے ہیں اور اُس میں کوئی شرم نہیں ہے کوئی غلط کام نہیں کر رہے نہ کسی کو رشوت دے کر نوکری حاصل کرکے حقدار کا حق مار رہے ہیں۔۔

نور نے اُسی کے انداز میں اُسے جواب دیا کیونکہ بات اب علی پر آچکی تھی اور اُس کی بے عزتی وُہ قطعی برداشت نہیں کرسکتی تھی۔۔۔

تمیز سے بات کریں بھابھی۔۔۔

میں نے اب تک ادب کے دائرے میں رہ کر ہی بات کر رہی تھی دانیال بھائی شروعات آپ نے کی اِن کے خلاف میں ایک لفظ برداشت نہیں کروں گی۔۔

نور نے اپنا لہجہ یکساں رکھا۔۔۔

آپ میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہی ہیں میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ میں اُن کا چھوٹا بھائی ہوں مُجھ سے پیسے لینے میں کیسی جھجک۔۔۔

اُس نے باقی گھر والوں کو آتا دیکھ کر پینترا بدلا۔۔۔

یہ بات آپکے منہ سے اچھی نہیں لگتی بِلکُل بھی آج آپکے دِل میں بہت بھائی کی محبت جاگ رہی ہے تب کہاں گئی تھی جب اُنہیں آپکی ضرورت تھی تب تو آپ نے صاف کہہ دیا تھا کہ میری ابھی نئ شادی ہوئی ہے میری نئ نوکری ہے میں اِس گھر کو سنبھالوں یا اِنہیں پالوں اتنی جلدی بھول گئے آپ حیرت ہے۔۔

وُہ اپنے سینے پر ہاتھ لپیٹے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔۔۔

ہر کوئی انگشت بدنداں تھا اُس کا یہ روپ دیکھ کر وُہ تو بِلکُل چُپ چاپ رہنے والوں میں سے تھی مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ جب بات اُس کے علی پر آتی ہے تو وُہ الگ ہی نور ہوتی ہے۔۔۔

یہ کیسے چیخ چیخ کر باتیں کر رہی ہے آپا دیور سے غضب خُدا کا کوئی شرم لحاظ بچی ہے کہ نہیں۔۔۔

زرینہ نے شفق خاتون کو چڑھانا شروع کردیا۔۔

ہاں کہی تھی یہ بات تو اِس کا بدلہ کیا وُہ مجھے جگہ جگہ ذلیل کروا کر لیں گے۔۔۔

دانیال نے آواز مزید اونچی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اُنہوں نے کوئی چوری نہیں کی ہے قتل نہیں کیا ہے جو آپکو اُن کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔۔۔

نور نے اپنی آواز آہستہ کی۔۔۔

یہ کوئی طریقہ نہیں بڑی بھابھی سے بات کرنے کا اور تُم ہوتے کون ہو کچھ بھی کہنے والے علی کو اپنا دیکھو تُم اُسے چھوڑ دو اُس کے حال پر میرے بیٹے کو تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

سبحان صاحب نے دانیال کی بُری طرح جھڑک دیا۔۔۔

پکڑیں اپنے پیسے اور اپنے پاس رکھیں اتنا ہی شوق ہے اگر آپکو تو کسی ضرورتمند کو دیں جاکر مجھے یا اِنہیں اِن پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اُس نے پیسے دانیال کے سامنے کرتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔

صحیح کہتی ہیں امی آپ نے ہی دماغ خراب کیا ہے بھائی کا ہمارے خلاف کیا ہے اُنہیں شکل سے کتنی معصوم لگتی ہیں مگر ہیں کتنی گھنی۔۔۔

اپنی زبان سنبھال کر بات کرو دانیال۔۔

سبحان صاحب نے اُسے ایک تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

صحیح بات کر رہا ہوں تو چُپ ہوجا بھئی کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا آپکے اُس بیٹے نے اتنی بھی کیا انا ہے پڑے تو اِسی گھر میں ہوئے ہیں ناں۔۔۔

وُہ اپنا گال سہلاتا ہوا چلایا۔۔۔

آپکے ٹکڑوں پر نہیں پل رہے ہم میرا شوہر کھلاتا ہے مجھے آپ نہیں اور کیا کب سے بول رہے ہیں شرمندہ کرکے رکھ دیا ہے حرام کی کمائی کھانے سے لاکھ گنا اچھا ہے حلال کی چٹنی روٹی میں آخری بار کہہ رہی ہوں اِن کے بارے مزید کوئی فضول گوئی آپ نہیں کریں گے۔۔۔

نور نے نفرت سے کہا۔۔۔

میں حرام کماتا ہوں آپکی اتنی ہمت۔۔۔

دانیال نے اُسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عین اُس وقت دروازے سے علی اندر داخل ہوا دانیال کا اُٹھا ہوا ہاتھ تو سبحان صاحب نے پکڑ کر اُسے پیچھے دھکا دے دیا تھا مگر اب علی کو قابو کرنا نا ممکن تھا۔۔۔

اُسے نہیں پتا تھا کیا بات تھی کیا ہوا تھا مگر اُس کو دانیال کے اُٹھے ہوئے ہاتھ نے شدید مشتعل کردیا تھا۔۔۔

تیری اتنی ہمت بھی کیسے ہوئی کہ میری بیوی پر ہاتھ اُٹھایا تُو نے۔۔۔

علی نے اُس کے منہ پر گھونسوں کی بارش کردی تھی وُہ اُسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر مار رہا تھا۔۔۔

ہوگئی کامیاب اِسی لیے مری تھی تو نیچے بھائی بھائی کے بیچ ہاتھا پائی کروا دی تُو نے نیچ نسل کی کم ذات۔۔۔

شفق خاتون نے نور کے کندھے پر ہاتھ مار کر اُسے پیچھے دھکیلا۔۔۔

امی میں آپکی بہت عزت کرتی ہوں مگر آپکو کوئی حق نہیں ہے میرے مرحوم والدین کو گالی دینے کا۔۔۔

نور تن کر اُن کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

تمہیں اپنے اِس گھٹیا بیٹے کی حرکت نہیں دکھائی دے رہی گھر کی عزت پر ہاتھ اُٹھا رہا تھا یہ کیوں اپنی نفرت میں اتنی اندھی ہوگئی ہو شفق۔۔۔

سبحان صاحب نے تند و تیز آواز میں کہا۔۔۔

ہاں اب تو میرے منہ کو آئے گی اوقات کیا ہے تیری۔۔۔

شفق خاتون نے سبحان صاحب کی بات کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے نور

۔۔ سے کہا

میں آپکی بہت عزت کرتی ہوں مجھے یہ بھولنے پر مجبور مت کریں۔۔

اُس نے بہت ضبط سے کام لیا تھا ورنہ اُن کے لفظوں اندر تک جلا ڈالا تھا۔۔۔

چھوڑیں چھوڑیں۔۔۔

شعیب نے علی کو دھکے دیتے ہوئے دانیال کو اُس سے الگ کروایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اِسی لیے کہہ رہا تھا تُم سے بیٹا یہ لوگ اِس لائق نہیں ہیں کہ اِن کے

ساتھ بھلائی کی جائے۔۔۔

مگر اِس پاگل عورت کو کون سمجھائے یہ بات اپنی عزت کا کوئی خیال نہیں ہے

اِسے بار بار ذلیل ہوتی ہے اِن کے ہاتھوں پھر آجاتی ہے اپنی بے عزتی

کروانے میں کتا ہوں جو بس بھونکتا رہتا ہوں اِسے میری کسی بات کا پاس رکھنا

نہیں آتا کر لی ہمدردی مل گیا صلہ مبارک ہو تمہیں۔۔۔

علی اب نور پر پھٹ پڑا۔۔۔

آرام سے بات کرو علی اِس بیچاری کی کیا غلطی ہے یہ تو اپنی طرف سے اچھا

ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

تمہاری عقل میں میری بات کیوں نہیں گھستی نور کب میری بات کو سمجھو گی تُم آخر کب خود بھی ذلیل ہوتی رہوں گی میری طرح میرا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرو تُم پوری زندگی میں نے اپنے بہن بھائیوں کو دے دی دیکھو آج میں کس حال میں ہوں کیوں نہیں سمجھتی ہو میری بات تُم۔۔۔

علی نے اُسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔

احسان نہیں کیا کوئی آپ نے اِس حال میں بھی اپنی ہی وجہ سے ہیں آپ اور ہمارا بھی مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔

ایک لفظ اور نہیں دانیال۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبحان صاحب نے قہر آلود نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ تو بولیں ہی مت صحیح تو کہہ رہا ہے دانیال دوپہر میں عشرت بھی پوچھ رہی تھی کہ تمہاری بڑی بہو اور بیٹا الگ رہتے ہیں کیا۔۔۔سودا لینے کونے پر بنی پرچون کی دُکان پر گئی تو وُہ فیصل بولتا ہے خالہ کیا ہوگیا ہے علی بھائی کیا الگ رہتے ہیں اپکے گھر تو ہفتے ہفتے کا پانچ لیٹر تیل جاتا ہے جبکہ علی کی بیوی پاؤ پاؤ تیل لے کر جاتی ہے دونوں میاں بیوی نے تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے ہمارا۔۔۔

شفق خاتون کی زبان میں پھر زہر اُگلا۔۔۔

ہاں تو بول دیتیں نہ اُنہیں کہ آپ اِس دُنیا کی سب سے سفاک ماں ہیں جو اپنی ہی اولاد سے نفرت کرتی ہے۔۔

علی نے آج ہر لحاظ بالائے طاق رکھ دیا۔۔۔

سارے فساد کی جڑ یہ نور ہے۔۔

تانیہ نے نخوت سے کہا۔۔۔

ہاں سارا گند اِسی کا پھیلایا ہوا ہے۔۔

دانیال نے اُس کی حمایت کی۔۔۔

میں قتل کردوں گا تیرا اگر ایک لفظ اور میری بیوی کے خلاف بولا تو نے۔۔۔

علی نے پھر اُسے گریبان سے جالیا دانیال کے ہاتھ بھی علی کے گریبان پر تھے دونوں کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔۔۔

چھوڑیں اِنہیں میں نے کہا چھوڑیں۔۔

تانیہ نے دانیال کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔

تُم دور رہو تانیہ اور نور کے لیے اپنی گندی زبان سے ایک لفظ نہیں نکالنا۔۔

نور نور نور۔۔۔پک گئے ہیں میرے کان یہ سُن سُن کر اتنا بھی کیا دیوانہ ہونا

بیوی کے پیچھے کہ بھائی کی جان لینے پر تُل جائے۔۔

شفق خاتون نے دانیال کے ہاتھ اُس کے گریبان سے ہٹا کر علی کو بُری طرح پیچھے دھکیلا وُہ اِس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اُس کا سر دیوار سے جا لگا۔۔۔

علی۔۔۔

نور نے سرعت سے اُسے جاکر سنبھالا۔۔۔

مُجھ پر چیخنے والے ہوتے کون ہیں آپ پہلے اپنی بیوی کو سنبھالیں جو سارا دِن چھت پر پڑی پتا نہیں کیا نین مٹکے کرتی۔۔۔

تانیہ کے الفاظ اُس کے منہ میں ہی رہ گئے فضا میں تھپڑ کی ایک زوردار گونج اُٹھی تھی۔۔۔

خبردار! اپنے کردار پر ایک لفظ برداشت نہیں کروں گی میں۔۔

نور نے آنکھوں میں بے پناہ نفرت لیے کہا۔۔۔

تیری اتنی ہمت۔۔۔

تانیہ نے پلٹ کر اُسے مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا جسے نور نے پکڑ کر موڑ دیا۔۔

چُپ ہوں اِس کا مطلب یہ نہیں بولنا نہیں جانتی آئندہ اپنے گٹر ذہن اور غلیظ زبان سے میرے کردار کے اوپر کیچڑ اُچھالنے کا سوچنا بھی مت ورنہ منہ اور یہی ہاتھ توڑ کر دوسرے ہاتھ میں دے دوں گی سمجھ آئی بات۔۔۔

نور نے اُس کے ہاتھ کو جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔

باجی دونوں میاں بیوی جان سے مارنے پر تُلے ہوئے ہیں میری بیٹی اور داماد کو اور تُم چُپ کھڑی ہو ارے ایک لگاؤ اِس کے منہ پر۔۔۔

زرینہ نے شفق خاتون کے آنکھیں میں جلتی نفرت کی آگ کو مزید ہوا دی۔۔۔

سوچیے گا بھی مت امی۔۔

علی نے نور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ غلط نہیں کہا تانیہ ارے جس کی ماں نے شادی شدہ مرد کو پھنسا کر دوسری شادی کی اُس کی بیٹی سے کیا اُمید رکھنا کہاں کہاں منہ کالے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی بس بس بس۔۔۔۔

علی تن کر اُن کے سامنے جا کھڑا ہوا اور باقائدہ چیخ کر بولا۔۔۔

میری ماں کے بارے میں آپکو کچھ بھی کہنے کا حق نہیں ہے امی۔۔۔ میں آپکی بہت عزت کرتی ہوں اِسی لیے ابھی تک آپکو امی کہہ رہی ہوں۔۔۔

نور نے پیچھے کھڑے ہوکر روتے ہوئے کہا۔۔۔

سچ کڑوا ہی ہوتا ہے یہ تو پورے دِن باہر ہوتا ہے یہ چھت پر کھڑی بھری دوپہر میں پتا نہیں کیا کر رہی ہوتی ہے۔۔

شفق اگر اب تُم نے ایک لفظ اور کہا تو کھڑے کھڑے میں تمُہیں طلاق دے دوں گا۔۔۔

سبحان صاحب نے اُنہیں پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔

آپ میری بیوی پر اتنی بڑی تہمت نہیں لگا سکتیں امی خدا کا خوف کریں کچھ تو شرم کریں آپکے بھی بیٹیاں ہے آپ خود بھی ایک عورت ہے۔۔۔

علی کا غصّہ حد سے سوا تھا وُہ اپنی حد سے زیادہ برداشت کر رہا تھا صرف اِس لیے کہ کیونکہ سامنے کھڑی اُس عورت نے اُسے جنم دیا تھا۔۔۔

خالہ بلکل ٹھیک۔۔۔

منہ بند بالکل بند تانیہ اِس معاملے میں تُم ایک لفظ نہیں بولو گی سُنا تُم نے یہ ایک انتہائی گھٹیا حرکت ہے امی کی طرف سے کسی کے کردار پر لانچھن لگانا بہت سخت گناہ ہے امی میری لاکھ نفرت لڑائی سہی بھائی بھابھی سے مگر یہ الزام ناقابلِ فراموش ہے۔۔۔

دانیال نے تانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے کرتے ہوئے کہا.

مجھے کسی سے بھی اسکے کردار کی گواہی نہیں چاہیے میں جانتا ہوں اُسے اور یہ کافی ہے۔۔۔

علی نے بے آواز روتی نور کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

بیوی بیوی ایسی اولاد سے تو وہی اچھا تھا میں تُجھے دُنیا میں آنے سے پہلے ہی مار رہی تھی تُو دفع کیوں نہیں ہوجاتا مر کیوں نہیں جاتا صرف تیری وجہ سے مجھے اِس اِنسان کے ساتھ ساری زندگی گزارنی پڑی جو مجھے شدید نا پسند تھا شدید ترین۔۔۔

شفق خاتون نے علی کو یک بیک کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا جبکہ علی چُپ تھا بلکل چُپ ہر ضرب کے ساتھ اندر سب کرچی کرچی ہورہا تھا۔۔

ایسی اولاد سے تو وہی اچھا تھا میں تُجھے دُنیا میں آنے سے پہلے ہی مار رہی تھی تُو دفع کیوں نہیں ہوجاتا مر کیوں نہیں جاتا۔۔

مُجھ سے اتنی نفرت امی کیوں کیوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا ذہن ماؤف ہونے لگا تھا ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔۔

دُنیا میں آنے سے پہلے میری زندگی اجیرن کردی تھی تو نے اور آج بھی وہی کر رہا ہے میرے سارے خواب ساری خواہشیں تیری وجہ سے ٹوٹی اور مجھے اِس اِنسان کے ساتھ ساری عُمر گزارنی پڑی جس کی میں شکل دیکھنے تک کی روادار نہیں تھی۔۔۔

شفق خاتون نے چلاتے ہوئے کہا اُن کی آنکھوں سے نفرت ٹپک رہی تھی شدید نفرت سبحان اور علی دونوں کے لیے۔۔

شفق میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

سبحان صاحب کے کہے جانے والے الفاظ نے سب پر سکتا طاری کردیا بشمول شفق خاتون کے۔۔۔

میں تُمہیں طلاق۔۔۔

ابو یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

علی نے مزید کوئی لفظ سبحان صاحب کے منہ سے نکلنے سے پہلے اُن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

ابو آپکو خُدا کا واسطہ ہے چُپ ہوجائیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال نے اُن کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

آپ اندر چلیں باجی۔۔۔

زرینہ نے شفق خاتون کو شانوں سے پکڑ کر کہا۔۔۔

سُنا تُم نے یہ مجھے طلاق دے رہے ہیں صرف تیری وجہ سے۔۔۔

وُہ نور کو دیکھ کر نفرت سے بولیں۔۔۔

اِسے لے جاؤ میرے سامنے سے علی ورنہ پھر مجھے کوئی نہیں روک پائے گا لے جاؤ اِسے۔۔۔

وُہ علی کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کر چلائے۔۔۔

اندر جائیں آپ سنائی نہیں دے رہا آپکو کیا۔۔۔کیوں نقصان کرنا چاہتی ہیں اپنا بھی اور ہمارا بھی دانیال تُم ابو کو سنبھالو۔۔۔

علی نے سبحان صاحب کو چھوڑ کر اب شفق خاتون کو پکڑا اور تقریباً کھینچتے ہوئے لے جا کر کمرے میں جاکر بند کردیا مگر اُن کی زبان مسلسل زہر اُگلتی رہی۔۔۔

میں تھک گیا ہوں ساری عمر میں نے اِس عورت کے پیچھے خوار کردی مگر اِس نے کبھی میری قدر نہیں کی۔۔۔

وُہ گرنے کے سے انداز میں صحن میں پڑے تخت پر بیٹھتے چلے گئے۔۔۔

ابو یہ بہت انتہائی قدم ہے وُہ ہماری ماں ہے اور اِس حرکت کی مجھے آپ سے ہرگز اُمید نہیں تھی۔۔

علی نے سبحان صاحب کو ملامت کی۔۔۔

تُم کچھ نہیں جانتے کچھ نہیں۔۔۔

اُنہوں نے افسوس سے کہا۔۔۔

تو پھر بتائیں اگر بات آپ دونوں میاں بیوی کے بیچ کی ہوتی تو میں کبھی نہیں پوچھتا مگر پورا حق ہے یہ مجھے جاننے کا کہ کیوں میری ماں مُجھ سے نفرت

کرتی ہے اپنی سگی اولاد سے۔۔۔

علی نے تیز آواز میں کہا۔۔۔

میں نہیں بتا سکتا کچھ بھی۔۔۔

ابو میری تکلیف سمجھنے کی کوشش کریں آپ۔۔۔

وُہ اُن کے سامنے دو زانوں بیٹھ کر اُن دونوں ہاتھ پکڑ کر گڑگڑا کر بولا مگر سبحان صاحب نے اپنا رُخ پھیر لیا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میں بھی آپکی کوئی بات نہیں سنوں گا میں اِس گھر میں نہیں رہ سکتا اتنی نفرت کے ساتھ آپ چاہیں ہاتھ جوڑیں یا کچھ بھی کریں جیسے آپکے برداشت کی حد ہے میری بھی برداشت کی حد ہے جب سے سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا ہوں میں یہ سب برداشت کرتا آرہا ہوں کبھی کسی سے شکایت نہیں کی میں نے مگر آج جو ہوا ہے وُہ بس ہے وُہ اخیر ہے جب دِلوں میں جگہ نہیں تو ایک ساتھ رہنے سے مکان گھر نہیں بن جاتا فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے یا تو سچ بتائیں یا میں ہمیشہ کے لیے یہ گھر چھوڑ کر جارہا ہوں اور اللہ کی قسم کھا کر کہتا زندگی میں کبھی آپکو اپنی شکل دوبارہ نہیں دکھاؤں گا سمجھ لیجئے گا علی مرگیا۔۔۔

وُہ اُن کے دونوں ہاتھوں کو جھٹکتا ہوا کھڑا ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ مت کرنا علی تُمھیں میری قسم ہے۔۔۔

تو پھر سچ بتائیں مجھے۔۔۔

اُن کی خاموشی نے اُسے مشتعل کردیا وُہ اضطرابی کیفیت میں اپنے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتا صحن میں اِدھر سے اُدھر گھومنے لگا۔۔۔

تو پھر آج مجھے بھی آپکی کوئی قسم نہیں روک سکتی سُن لیں آپ یہ بات۔۔۔

وُہ اُنہیں اُنگلی دکھا کر بولا لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے عاری تھا۔۔

جاکر سامان باندھو۔۔

وُہ اب نور سے بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی آپ ابھی بہت غصّے میں۔۔

نور جاکر سامان باندھو مجھے تمہارے منہ سے دوسری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔

اُس نے قطعی انداز میں کہا۔۔۔

نور اِس گھر کی بہو ہے یہ کہی نہیں جائے گی۔۔

سبحان صاحب نے نور کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے پیچھے کیا۔۔۔

یہ صرف میری بیوی ہے گھر کی بہو پر گھر کے بیٹے ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔۔۔

اُس نے دانیال کی طرف دیکھ کر نخوت سے کہا۔۔۔

تُمہیں جو کہنا ہے کہہ لو۔۔۔

وُہ ڈھیٹ ہوئے۔۔۔

میں ہی جاکر کہیں مرجاتا ہوں سب کو مُجھ سے ہی مسئلہ ہے بھاڑ میں جائے سارے میں بھی اِنسان ہوں میرا بھی دِل ہے پتھر نہیں مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

وُہ کسی طور ماننے کو تیار نہ تھا۔۔۔

علی میرے بیٹے۔۔۔

مجھے بات بتائیں ورنہ مُجھ سے کوئی بات نہیں کریں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ ہرگز مصالحت پر راضی نہ تھا۔۔۔

سبحان صاحب پھر چُپ ہوگئے۔۔

میری طرف سے بھاڑ میں جائیں سارے پھر۔۔۔

اُس نے گملے کو ٹھوکر مار کر کہا جس سے وہ ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔۔

وُہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا مگر نور نے اُسے بیچ میں جا لیا۔۔۔

علی میری بات سُنیں۔۔۔

تُم میری بات سنو ابھی جاکر تُم سامان باندھ رہی ہو ورنہ میرا اور تمہارا رشتہ

بھی ختم۔۔۔

اُس نے نور کو بازو سے سختی سے پکڑ کر کہا۔۔۔

علی مجھے بہت درد ہورہا ہے۔۔۔

اُس کی آنکھیں بہنے لگی تھیں۔۔۔

مجھے بھی ہوتا ہوگا جب تُم میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہی کام کرتی ہو۔۔۔

اُس کی آنکھیں دہک رہی تھیں۔۔۔

میں بھی چل رہی ہوں آپکے ساتھ جیسا آپ بولیں گے ویسا کروں گی میں بس صرف ایک بار میری بات سُن لیں۔۔

کچھ سننا سنانا نہیں ہے میں واپس آؤں تب تک تیار رہو۔۔۔

وُہ اُس کا بازو جھٹکے سے چھوڑتا دروازہ بچھیڑتا باہر نکل گیا۔۔۔

وُہ سامان پیک کر رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اُس نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہ دانیال کھڑا تھا نظریں جھکائے۔۔۔نور کی پیشانی پر بل پڑ گئے آنکھوں کے سامنے ایک ایک منظر رونما ہوگیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اور کچھ رہ گیا سنانے کو۔۔۔

اُس نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔۔۔

بھابھی میں نے بہت بہت زیادہ گھٹیا حرکت کی ہے بہت بہت پچ حرکت کی ہے آپ پر ہاتھ اُٹھا کر میں ہرگز بھی ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا میں آپکی دِل سے عزت کرتا ہوں مگر اُس وقت جب آپ نے میری جاب کے بارے میں کہا تو مجھے ایسا لگا کسی نے مجھے انگاروں میں پھینک دیا ہے میں آپے سے باہر ہوگیا اور۔۔۔ پلیز مجھے معاف کردیں مُجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے میں بہت شرمندہ ہوں میں نے بہت غلط کیا بہت زیادہ مجھے تو آپ سے اُونچی آواز تک میں بات کرنے کا حق نہیں ہے پلیز مجھے معاف کردیں۔۔۔

اُس نے نظریں نیچے کیے ہی اُس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

اُس کے چہرے کے تاثرات لمحے میں نرم پڑے وُہ جانتی تھی کہ اِنسان وُہ بھی بُرا نہیں تھا۔۔۔

منہ بند بالکل بند تانیہ اِس معاملے میں تُم ایک لفظ نہیں بولو گی سُنا تُم نے یہ ایک انتہائی گھٹیا حرکت ہے امی کی طرف سے کسی کے کردار پر لانچھن لگانا بہت سخت گناہ ہے امی میری لاکھ نفرت لڑائی سہی بھائی بھابھی سے مگر یہ الزام ناقابلِ فراموش ہے۔۔۔

اُسے یاد تھا جب لوگ اُس کی کردار کشی کر رہے تھے تھا ایک وُہ بھی تھا جِس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اُسے عزت دی تھی ایک لفظ نہیں بولا تھا اُس کے کردار پر بلکہ اپنی بیوی تک کو روکا تھا اور غلطی تو ہر اِنسان سے ہوتی ہے۔۔۔

میں اِس گھر میں کسی کو بھی کسی سے دور کرنے ہرگز نہیں آئی ہوں بھائی اگر مجھے ایسا کچھ بھی کرنا ہوتا تو بہتیرے موقعے آئے تھے جب میں ایسا کرسکتی تھی یہ میرے ساتھ تھے مگر میں ایک گھر چاہتی ہوں پُر سکون الگ جاکر دو لوگ رہ تو لیتے ہیں مگر وہ جگہ کبھی گھر نہیں بن پاتی گھر ماں باپ سے ہوتا ہے اور یہ بات مُجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔

۔۔۔ میں شرمندہ ہوں بہت میں بھائی سے بھی معافی مانگ لوں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ مزید منفعل ہوکر بولا۔۔۔

بھابھی ماں کی جگہ ہوتی ہے۔۔بہن جیسی ہوتی ہے اور بخدا میں نے ہمیشہ آپکو اپنا بھائی ہی سمجھا ہے اِنسان سے غلطیاں ہوتی ہیں اور وُہ ہوتی رہیں گی مگر غلطی کا احساس ہونا بہت ضروری ہے مجھے اچھا لگا آپکو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور آپ نے اپنی انا کو چھوڑ کر اُسے مانا بھی اگر اب بھی میں آپکو معاف نہ کروں تو یہ میری کم ظرفی ہوگی۔۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔۔

بہت شکریہ بھابھی بہت شکریہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ آپکو شکایت کا کبھی کوئی موقع نہیں دوں گا آپ نے مجھے بھائی سمجھا ہے تو میں بن کر بھی

دکھاؤں گا۔۔۔

دانیال نے ایک نئے عزم کے ساتھ کہا۔۔۔

مجھے خوشی ہوگی۔۔۔

وُہ مسکرا دی۔۔۔

میں آپ سے تانیہ اور امی کی طرف سے۔۔۔

نہیں بھائی وُہ الزام ناقابلِ فراموش ہیں بات میرے کردار پر آئی ہے اور یہ میں اتنی آسانی سے نہیں بھول سکتی۔۔۔

نور نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے ٹوک دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے اُس وقت میرا ساتھ دیا۔۔۔

بھابھی میرے مسئلے بھائی سے ہیں آپ سے نہیں اتنے مہینے ہوگئے ہیں آپکو اِس گھر میں آئے اِنسان فطرت اور عادت پہچان جاتا ہے میں نے آج جو بھی آپ سے بدتمیزی کی اُس پر میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

اُس نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

امی کیسی ہیں اب۔؟؟

نور نے بلا ارادہ ہی پوچھ لیا۔۔۔

وُہ خالہ کے ساتھ چلی گئیں ہیں اور تانیہ بھی میں بھی بس نمرہ کو اُس کی دوست کے گھر سے لینے ہی جارہا ہوں چلتا ہوں پھر میں۔۔۔

دانیال نے نیچے جاتی سیڑھیاں اُترتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ علی کہاں رہ گئے ہیں اتنے غصے میں گھر سے نکلے تھے اللہ اُن کی حفاظت کرنا۔۔۔

اُس نے زور زور سے دھڑکتے دِل کے ساتھ دُعا کی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

علی رُکو۔۔۔

سبحان صاحب نے خاموشی سے اُوپر جاتی سیڑھیاں چڑھتے علی کو روکا۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی ابو۔۔۔

اُس کا انداز جوں کا توں تھا وُہ دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

سچ بھی نہیں سننا چاہتے۔۔۔

اُس کے قدم خود بخود رُک گئے۔۔

کمرے میں چلو میرے ساتھ۔۔۔

اُنہوں ساکت کھڑے علی سے کہا تو وُہ چُپ چاپ اُن کے پیچھے چل دیا۔۔

اُس کا دِل پوری شدت سے دھڑک رہا تھا کئی خیال۔۔وسوسے اُسے ڈرائے دے رہے تھے۔۔۔

دروازہ بند کردو۔۔۔

اُنھوں نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو علی نے بغیر کچھ کہے دروازہ مقفل کیا اور اُن کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ لمحے یونہی گزر گئے وُہ جو بات جاننے کے لئے بے قرار تھا اب اُس کا دِل کسی سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا نجانے کون سا راز اُس پر کُھلتا۔۔۔

شفق ریحان احمد تمہارے دادا کے سب سے بہترین دوست ریحان احمد کی بیٹی تھی صرف کہنے کو وُہ گھر الگ تھے ورنہ وُہ دونوں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کو چاہتے تھے دونوں نے شروع سے طے کیا ہوا تھا اپنے بچوں کا رشتہ آپس میں طے کریں مگر جب شادی کے بارہ سال بعد بھائی ریحان احمد کے گھر اولاد نہ ہوئی تو وُہ مایوس ہوگئے تھے مگر پھر شفق اُن کی زندگی میں آئی خوب جشن منایا گیا متمول دونوں ہی تھے اُن کے گھر اگر بیٹی ہوئی تھی تو ہمارے لیے ہمارے گھر پر بہو پیدا ہوئی تھی سب بہت خوش تھے۔۔۔ شفق تین سال کی ہوئی تو تمہاری دادی نے باقاعدہ اُس کی اُنگلی میں میری نام کی انگوٹھی پہنا کر اُسے میرا کردیا تھا میں اُس وقت چودہ سال کا تھا اور جب سے شفق پیدا ہوئی تھی مجھے ہر کسی نے صرف ایک ہی بات سمجھائی کہ یہ تیری

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Arsand|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیوی ہے یہ تیری ہے تیری منگیتر اور اِسی سوچ کے ساتھ میں بڑا ہوتا گیا جوان ہوگیا اُنیس سال کا اور شفق آٹھ سال کی ہم دونوں میں بہت دوستی تھی وُہ بہت معصوم تھی اُسے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ جسے وُہ بھائی بھائی کہتی تھی وُہ اپنے دِل میں اُس کے لیے کیا جذبات رکھتا تھا اور گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ میرے دِل میں اُس کی محبت اندر تک اپنی جڑیں پھیلاتی رہی ریحان احمد کا کہنا تھا جب تک شفق سولہ سترہ سال کی نہیں ہوجاتی تب تک شادی نہیں کریں گے جو بات ٹھیک بھی تھی میں نے مزید صبر کیا کیونکہ اُس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا میں۔۔۔

اُنہوں نے رُک کر علی کے تاثرات دیکھنے چاہے مگر اُس کا چہرہ ہر قسم کے احساس اور جذبات سے عاری تھا۔۔۔

شفق ابھی سولہ کی ہوئی ہی تھی کہ میں نے اپنے گھر والوں پر زور دینا شروع کردیا شادی کے لیے وجہ یہ نہیں تھی کہ میں انتظار سے تھک گیا تھا وجہ کچھ اور تھی۔۔۔

اُنہوں نے گہری سانس لے کر کہا پھر کچھ دیر خاموش رہے جیسے ہمت جمع کر رہے ہو مزید کچھ بتانے کے لئے۔۔۔

تُمھیں طفیل محمد یاد ہے۔۔۔

سبحان صاحب نے علی سے پوچھا۔۔۔

طفیل محمد۔۔۔ وُہ جو امی کے کزن تھے جن کا جوانی میں ہی انتقال ہوگیا تھا میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے شاید امی اُن کا ذکر بہت کرتی تھیں۔۔۔

علی نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔

سبحان صاحب کے لہجے میں تلخی اُتر آئی۔۔۔

وُہ شفق کو پسند کرتا تھا اور شفق بھی اُسے پسند کرتی تھی۔۔۔

وُہ بہت ضبط سے کام لے رہے تھے۔۔۔

علی گنگ تھا بلکل چُپ اُسے نہیں سمجھ آرہا تھا کیا کہے کیا نا کہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے یہ بات پتا چل گئی تھی اِسی وجہ سے میں نے شادی پر زور دینا شروع کردیا تھا شفق بھی میرے اور اپنے بیچ کے تعلق کے بارے میں جان گئی تھی اُس نے مُجھ سے بات تک کرنا چھوڑ دی تھی جہاں کہیں میں اُس کے سامنے آجاتا وُہ اپنے چہرے پر میرے لیے نفرت سجائے وہاں سے جتنا جلدی ہوسکتا چلی جاتی اگر کبھی مجبوراً مخاطب بھی کرنا پڑتا تو میرے اور اپنے بیچ کے تعلق سے واقف ہونے کے باجود وُہ قصداً صرف مجھے تکلیف دینے کی خاطر بھائی کہتی تھی اور یہ میری برداشت سے باہر تھا میں کیسے اُسّے کسی اور کا ہوتا دیکھ لیتا جسے میں بچپن سے چاہتا آرہا تھا میری غیرت یہ بات ہرگز گوارہ نہیں کرتی

تھی اور جب واقعی سب میری برداشت سے باہر ہوگیا تو میں نے بالمشافہ خود ریحان احمد سے بات کی وُہ خود بھی شرمندہ تھے مُجھ سے سو دوران میری بات مان لی اور دو دِن کے اندر اندر شادی طے کردی اور مجھے یقین دلایا کہ شفق کی شادی مُجھ سے ہی ہوگی اور مجھے کیا چاہیے تھا جہاں تک شفق کی نا پسندیدگی کی بات تھی تو میں نے سوچا تھا ایک بار شادی ہوجائے میں اُسے بھی منالوں گا اپنی محبت سے مگر۔۔۔

اُن کی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے علی تڑپ گیا تھا اپنے بوڑھے باپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر۔۔۔

ابو رہنے دیں میں آپکو یوں نہیں دیکھ سکتا آپ چاہتے ہیں میں نہیں جاؤں میں نہیں جاؤں گا اور مجھے کچھ نہیں جاننا بس آپ خود کو سنبھالیں۔۔۔

اُس نے سبحان صاحب کی آنکھیں چھلکنے سے پہلے صاف کر ڈالیں۔۔۔

آج ہمت کر پایا ہوں مت روکو تُمھیں بھی حق ہے جاننے کا کیونکہ سب تُم سے جڑا ہے۔۔۔

اُنھوں نے علی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کرب سے کہا۔۔۔

علی کو زندگی میں پہلی بار وُہ واقعی بوڑھے لگے تھے ورنہ اُس نے ہمیشہ اُنہیں ایک مضبوط شخصیت پایا تھا اِس عمر میں بھی اُن کے ہاتھوں کی سختی قابلِ دید تھی مگر آج وُہ ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

ابو رہنے دیں۔۔۔

علی کہنے دو۔۔

اُنہوں نے جیسے اِلتجا کی۔۔۔

وُہ اُن کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر کھڑکی کے پاس جاکھڑا ہوا۔۔

شادی سے ایک دِن پہلے شفق مُجھ سے مِلنے آئی میرے کمرے میں پتا نہیں کس طرح مگر آئی اور ایک عرصے بعد اُس نے مُجھ سے بالکل اُسی طرح بات کی جیسے وُہ ہمیشہ کیا کرتی تھی پہلے مجھے خوش ہونا چاہیئے تھا مگر میں تو مر رہا تھا کیونکہ وُہ مُجھ سے اُسے چھوڑنے کی درخواست کرنے آئی تھی وُہ چاہتی تھی میں شادی سے انکار کردوں بڑی بے رحمی سے اُس نے میرے سامنے اپنے اور طفیل محمد کی محبت کی داستان سنائی اور مجھے کہا میں نے آپکو ہمیشہ اپنے بڑے بھائی کی طرح سمجھا ہے اور یہ بات مجھے پاگل کر رہی تھی میرا ذہن ماؤف ہورہا تھا مجھے کچھ نہیں سمجھ آرہا تھا میں کیا کروں مگر اُس وقت میں نے جوش کے بجائے ہوش سے کام لیا وُہ صاف لفظوں میں کہہ چکی تھی یا تو میں شادی سے انکار کردوں ورنہ نتائج کا ذمے دار بھی میں خود ہوں گا۔۔۔میں نے سوچا جو لڑکی اتنی دیدہ دلیری سے میرے سامنے کھڑی ہوکر کسی اور کے لئے اپنی محبت کا اعتراف کرسکتی ہے وُہ اُس کے ساتھ بھاگ بھی سکتی ہے اور یہ مجھے ہرگز منظور نہیں تھا میں اُس سے بہت محبت کرتا تھا بہت بہت بہت زیادہ۔۔۔

آپ نے کیا کیا ابو۔۔۔

علی کی آواز میں اب تلخی تھی۔۔۔

جو تُم سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں کیا تھا میں نے میں اُس سے محبت کرتا تھا ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

سبحان صاحب نے رندھتی آواز میں کہا۔۔۔

پھر وُہ کیوں مُجھ سے نفرت کرتی ہیں؟؟

علی اب کی بار چلایا۔۔۔

میں نے اُس سے کہا میں شادی سے انکار نہیں کرسکتا دونوں گھروں کی عزت کا سوال ہے (حالانکہ میرے لئے کوئی مشکل نہ تھا اگر وُہ میری محبت نہ ہوتی) میں نے اُسے سمجھایا کہ ابھی مُجھ سے شادی کرلو بعد میں میں تُمھیں طلاق دے دوں گا پھر تُم طفیل محمد سے شادی کرلینا۔۔۔ جس پر پہلے تو اُس نے صاف منع کیا مگر آخر میں نے اُسے رام کر ہی لیا ہر طرح سے اُسے یقین دہانی کروائی اپنی بات کی وُہ مطمئن ہوکر چلی گئی واپس مجھے پورا یقین تھا طفیل محمد ہرگز بھی اب سے شادی نہیں کرے گا اگر اُس سے میری شادی ہوجائے گی مگر وُہ بے غیرت اِس بات پر بھی مان گیا خیر مرے ہوئے کو کیا بُرا کہنا۔۔۔ جب شادی کی رات کو شفق نے مجھے بتایا کہ وُہ اس بات کے لیے بھی راضی ہے تو مجھے لگا جیسے کسی نے مجھے اُٹھا کر کیلوں سے بھرے راستے پر

پھینک دیا ہو ۔۔شفق مجھ سے کہہ رہی تھی اب آپ مجھے دو دِن بعد طلاق دے دینا یہ کہہ کر کہ آپ نے شادی مُجھ سے مجبوری میں کی تھی ورنہ یہ حقیقت جاننے کے بعد کے میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں آپ ہر گز بھی مجھے اپنے نکاح میں نہ لاتے۔۔۔وُہ سب کچھ طے کرکے بیٹھی تھی کیونکہ پیچھے اُسے طفیل محمد کی پُشت پناہی حاصل تھی وُہ اب میرے نکاح میں تھی مگر مُجھ سے طلاق لینے کی باتیں کر رہی تھی اور میں کسی صورت بھی اُسے کھونا نہیں چاہتا تھا اور میرے پاس صرف ایک راستہ تھا اُسے خود سے باندھ لینے کا ہمیشہ کے لیے اور میں وُہ بھی کر گزرا جو میں چاہتا ضرور تھا مگر اِس طرح نہیں میں نے اُس کی کوئی بات نہیں سنی اُس کی کسی چیخ پر کان نہیں دھرے میرے ذہن میں صرف ایک بات تھی وُہ میری ہے صرف اور کسی کی نہیں عام زبان میں اسے میریٹل ریپ۔۔۔

بس کردیں ابو بس مجھے شرم آرہی ہے بس بس۔۔

علی باقاعدہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا اُس میں مزید سُننے کی ہمت قطعی نہیں تھی۔۔۔

میں اِس لیے نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں یہ بات پتا چلے تُم مُجھ سے نفرت کرو گے۔۔۔

سبحان صاحب نے رقت آمیز انداز میں کہا۔۔۔

مجھے لگا تھا اب وُہ طفیل محمد کبھی بھی شفق کو نہیں اپنائے گا جبکہ وُہ ماں بننے والی تھی یعنی کہ تُم ہماری زندگی میں آنے والے تھے۔۔ مگر اُس نے پھر بھی شفق کو قبول کرنے کی حامی بھر لی شرط یہ رکھی کہ وُہ تُمہیں ختم کردے اور تمہارا وجود تو ویسے بھی شفق کے لئے کسی گالی کی مانند تھا وُہ تُمہیں گروانے کے لئے جس ہسپتال میں گئی تھی وہاں میرا دوست ڈاکٹر تھا اُس نے فوراً مجھے بتادیا اور شفق کو انکار کردیا مگر مجھے پتا تھا وُہ ہرگز چُپ نہیں بیٹھے گی دوسرے ڈاکٹر کے پاس جائے گی تو میں نے اُسے کمرے میں بند کردیا باہر جاتا تو کمرے کو تالا لگاکر جاتا گھر میں سے کسی کی میرے سامنے کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی اکلوتا تھا سب سے لاڈلا تھا تو وُہ لوگ بھی چُپ رہے شفق کے گھر والوں کو کہہ دیا کہ وہ اور میں گھومنے کے لئے دوسرے شہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔ میں جب بھی آتا وُہ روتی میرے سامنے گڑگڑاتی مگر جس طرح وُہ اپنی محبت کو چھوڑنے پر تیار نہ تھی میں کیسے چھوڑ دیتا کسی اور مرد کے لئے جبکہ وُہ میری بیوی تھی بات اب غیرت کی بھی تھی اور محبت کی بھی ۔۔۔بات کب تک چھپی رہتی بالاخر تمہارے نانا نانی تک پہنچ گئی اور شفق کو لینے آگئے اِس لیے نہیں کہ وُہ طفیل محمد سے اُس کی شادی کروا دیں بلکہ اُن سچی جھوٹی باتوں کو سُن کر جو شفق نے اُنہیں بتائی تھی کہ میں اُس کے کردار پر شک کرتا ہوں میں بچے کو مروانا چاہتا ہوں اِس لیے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ بچہ طفیل محمد کا ہے اور میں اُس پر تشدد کرتا ہوں مارتا ہوں بُری طرح جبکہ خُدا گواہ ہے میں

نے تو اُسے کبھی پھولوں کی چھڑی سے بھی نہیں چھوا میں تو اُس دِن کے بعد سے اُس کے قریب بھی نہیں گیا مجھے بس اُسے روکنا تھا اور جو مجھے ٹھیک لگا وُہ میں نے کیا۔۔ اُس نے خود کو مظلوم دکھانے کے لئے اُس نے میرے آنکھوں کے سامنے خود کو کانچ سے کاٹا جگہ جگہ سے اتنی نفرت کرتی تھی وُہ مُجھ سے تمہیں مارنے کی بہت کوشش کی اُس نے مگر جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے تُمہیں آنا تھا۔۔۔

میں نے تمہارا نانا نانی کو اچھی طرح سمجھا دیا اور اُن سے اُن گناہوں تک کی معافی مانگ لی جو میں نے کیے ہی نہیں تھے اور وُہ بھی صرف اِس لیے مان گئے کیونکہ اب بچہ ہونے والا تھا اور اِس بات نے شفق کے دِل میں تمہاری نفرت مزید بڑھا دی۔۔وقت یونہی گزرتا گیا آٹھواں مہینہ تھا ایک دِن خبر آئی طفیل محمد نے چوتھی منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی میں اُس وقت گھر سے باہر تھا مگر شفق تک خبر پہنچ چکی تھی اور اُس نے ۔۔۔ اُس نے اپنے ہاتھ کی رگ کاٹ لی۔۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا ماں یا بچے میں سے کوئی ایک ہی بچ سکتا ہے میں نے شفق کو بچانے کا کہا میں جانتا تھا اب وُہ میرے ساتھ ہرگز نہیں رہے گی نا ہی اب کوئی وجہ باقی رہنی تھی اُسے اپنے ساتھ رکھنے کی مگر میں اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور تھا میں اُسے یوں کھونے کو تیار تھا مگر ہمیشہ کے لیے نہیں مگر پھر جیسے کسی نے مجھے زندگی کی نوید سنادی وُہ بھی بچ گئی اور تُم بھی میری گود میں آگئے لیکن تمہارے لیے شفق کی نفرت مزید بڑھ گئی اُس

کے نزدیک تُم وُہ اِنسان تھے جس نے اُسے روک دیا جس کی وجہ سے طفیل محمد نے خودِ کشی کی کیونکہ وُہ تُمہیں اپنانے کو تیار نہ تھا اور شفق اُسے چھوڑنے پر اور میں تُمہیں کچھ ہونے نہیں دے سکتا تھا تمہاری وجہ سے اُس کے ماں باپ نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا ورنہ وُہ اُسے لے جاتے تمہاری وجہ سے طفیل محمد سے وُہ شادی نہ کرسکی ورنہ وُہ تیار تھا شادی کے لیے سب ہونے کے بعد بھی بشرطیہ کہ تمہارا خاتمہ اور یہ میں نے ہونے نہیں دیا۔۔۔اُس کی نفرت اتنی شدید تھی کہ اُس نے تمہیں دودھ تک پلانے سے انکار کردیا تھا تُم نے پہلا دودھ اپنی ماں کا نہیں بلکہ اپنی بڑی خالہ رشیدہ کا پیا تھا وُہ شفق کی کزن تھیں۔۔۔.

سبحان صاحب کی ہچکیاں کچھ تھمیں تو اُنہوں نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا علی کے چہرے پر صرف ویرانی تھی خطرناک ویرانی سرد نظریں اجنبی چال۔۔۔.

وُہ تُم سے کبھی محبت نہیں کر پائی یہاں تک کہ اُس نے تُمہیں غلط دوائی پلا کر تک مارنے کی کوشش کی اور یہ پہلا موقع تھا جب میں نے اُس پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔.

اتنی نفرت۔۔۔اتنی نفرت کیوں مجھے زندہ رکھا۔۔۔

علی کے ہونٹ کانپ رہے تھے اب چہرہ جیسے سیاہ بادلوں کی زد میں تھا بلکل تاریک۔۔۔

اُس رات کے علاوہ شادی کے دو سال تک میں پھر کبھی اُس کے قریب نہیں گیا اور وُہ تو جیسے چُپ تھی بلکل گونگی جیسے۔۔۔ابا جان کا اِنتقال ہوگیا اور امی جان کی دماغی حالت تھوڑی خراب رہنے لگی اور اُن کے زیرِ عتاب رہی شفق وُہ اُسے خوب بُرا بھلا کہتیں یہاں تک مار بھی دیتیں وُہ چُپ رہتی اُس نے ایک بار بھی مُجھ سے شکایت نہیں کی پورا پورا دِن تُم امی جان کے پاس ہوتے رات میرے پاس اور شفق کو ایک اور وجہ مِل گئی تُم سے نفرت کی کیونکہ تُم میرے قریب تھے اور اُسے مُجھ سے جڑی ہر چیز سے نفرت تھی اُس نے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا میرے اور تمہارے معاملے میں مگر امی جان کو کبھی پلٹ کر جواب نہیں دیا اُس نے ایک دِن میں دفتر سے جلدی گھر آگیا تو دیکھا امی جان اُسے ڈنڈے سے مار رہیں تھیں صرف اِس بات پر کہ کھانے میں نمک زیادہ ہوگیا تھا میں نے اُنہیں جاکر سُنایا تو وُہ اُلٹا مُجھ سے اُلجھ پڑیں کہتیں کہ اسے طلاق دے یہ منحوس ہے آتے ہی میرا شوہر کھا گئی ہم کنگال ہوگئے اور میں نے اُن کی بات ماننے سی انکار کردیا اور شفق اور تمہیں لے کر دوسرے گھر میں شفٹ ہوگیا اُس کے دو تین مہینوں بعد ہی امی جان کا بھی اِنتقال ہوگیا مگر اِس عرصے میں میں نے شفق میں کافی مثبت تبدیلی دیکھی اب وُہ مجھے سے کھنچی کھنچی نہیں رہتی تھی نا ہی تُم سے ہاں کبھی کبھار بلکل ہی ہتے سے اُکھڑ جاتی تو مانو سب ختم کردے گی ٹھیک ہوتی تھی بلکل ہی ٹھیک رہتی میری جانب پیش قدمی خود اُسی نے کی تھی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ تُم سے یا مجھ

سے محبت کرنے لگی تھی وجہ یہ تھی کہ وہ جان گئی تھی اب کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں تھا سو اُس نے سمجھوتہ کرلیا دانیال کے آنے کے بعد وہ کافی نارمل ہوگئی تھی اُس کا دانیال سے رویہ بالکل ویسا تھا جیسا ایک ماں کا ہونا چاہیے تھا کیونکہ اُس اولاد میں اُس کی مرضی شامل تھی اور تُم وُہ وجہ جس نے اُنہیں اِس مقام تک پہنچایا تھا کہ وہ ایک ناپسندیدہ اِنسان کے ساتھ ساری زندگی گزارنے پر راضی ہوئی۔۔۔

سبحان صاحب نے اپنی بات مکمل کرکے علی کو دیکھا جو اپنی اُنگلی دانتوں کے درمیان پھنسائے ضبط کی حدوں کو چھو رہا تھا وُہ اپنی اُنگلی زخمی کرچکا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی میرے بچے۔۔۔

.اُنہوں نے اُسے گلے لگانا چاہا مگر وُہ بدک کر دور ہوا۔۔۔

میری کیا غلطی تھی اِس سب میں میری ماں مجھے دُنیا میں آنے سے پہلے مارنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہی میرے دُنیا میں آنے کے بعد بھی اُنہوں نے مجھے مارنا چاہا اتنا ناقابلِ برداشت کہ مجھے اپنا دودھ تک نہیں پلایا ایک نے اپنی محبت کے لئے مجھے مارنا چاہا ایک نے اپنی محبت کے لئے بچایا مگر مُجھ سے کسی کو محبت نہیں سب نے اپنا مطلب پورا کیا بس۔۔۔

.وُہ کچھ بھی سُننے پر راضی نہیں تھا۔۔۔

میری غلطی ہے یہ مجھے شفق کو اپنی محبت سے اپنی طرف مائل کرنا چاہیے تھا

مگر میں نے وہی کیا جو ہر مرد کرتا ہے۔۔۔ کوئی بھی عورت ہو بھلے بیوی ہی کیوں نہ ہو اُس کے ساتھ زبردستی جنسی تعلق قائم کرنا زیادتی ہے اور یہ بات ایک عورت کبھی نہیں بھولتی کبھی بھی نہیں وُہ برداشت کرلیتی مگر بھولتی نہیں ہے مگر مجھے یہ بات بہت دیر سے سمجھ آئی جب تک میں اُسے خود سے بدگمان کرچکا تھا اور عورت صرف ایک ہی بار نفرت کرتی ہے اور ایک ہی بار محبت نفرت وُہ مُجھ سے کر چکی تھی اور محبت وُہ کسی اور سے مگر میں مجبور تھا بیٹا اپنی محبت کے ہاتھوں مجھے معاف کردو میں تمہارا بھی گنہگار ہوں۔۔۔

اُنہوں نے روتے ہوئے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے جسے اُس نے فوراً کھول کر اپنے بوڑھے باپ کو اپنے مضبوط سینے سے لگا لیا کچھ دیر وُہ دونوں یونہی ایک دوسرے کے گلے لگے رہے پھر سبحان صاحب اُس سے الگ ہوئے اور اُس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بولے۔۔۔

اگر وُہ تُم سے اِس وجہ سے نفرت کرتی ہے کہ وُہ مُجھ سے الگ نا ہوسکی تو میں تُم سے اِس وجہ سے دوگنی محبت کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے وُہ میری ہوکر رہ گئی۔۔۔

وُہ اُس کا ماتھا چوم کر بولے۔۔۔

میں نے شفق کی ہر زیادتی پر خاموشی اختیار کی تمہارے معاملے میں بھی کیونکہ میں اُس کا گنہگار تھا مگر نور کے لئے میں نے پھر بولا پھر آواز اُٹھائی کیونکہ وُہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے شفق کی طرح لگتی ہے جس طرح وُہ میری ماں کی ہر بات ہر زیادتی پر چُپ رہتی تھی مُجھ سے کبھی کچھ نہ کہتی تھی نور بھی اُسی طرح ہے شفق اُس سے بھی اپنی محرومیوں کا بدلہ لیتی ہے وُہ اپنا غصہ نور پر نکالتی ہے وُہ تُم دونوں کو خوش دیکھ کر جلتی ہے کیونکہ اپنی تئیں میں اُس نے تمہاری شادی نور سے کروا کر تُمہیں خوشیوں سے دور کردیا تھا مگر تُم پھر بھی خوش ہو اُس کے ساتھ اور یہ بات اُس کے اندر کی محبت میں ہاری ہوئی شفق کو برداشت نہیں ہے۔۔۔

سبحان صاحب نے اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو بغور دیکھا۔۔۔

مجھے کیوں روکتے ہیں پھر میرے بھی فرض ہیں کچھ اپنی بیوی کے میں یوں اُسے ذلیل نہیں ہونے دے سکتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی درشتی سے بولا۔۔۔

میری آخری خواہش سمجھ کر رُک جاؤ۔۔

جو سب میں نے آج جان لیا ہے اُس کے بعد بہت مشکل ہے مگر کوشش کروں گا۔۔۔

اُس نے جانے کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

سبحان چُپ رہے۔۔۔

بس وقت کا انتظار کر رہا ہوں یہاں سب کو اپنے مفاد کے لیے مُجھ سے محبت ہے کسی کی بھی محبت میرے لیے خالص نہیں ابو۔۔۔

اُس نے بغیر پلٹے کہا اگر اُن کی طرف دیکھ کر کہتا تو کمزور پڑ جاتا۔۔۔

میں تُم سے سچی محبت کرتا ہوں اولاد ہو تُم میری۔۔۔

رہنے دیں آپ نے ابھی خود اعتراف کیا ہے کہ آپکو مُجھ سے محبت اِس لیے ہے کیونکہ میری وجہ سے آپکی محبت آپکے پاس رہی۔۔۔ ماں باپ اِنسان ہی ہوتے ہیں فرشتے نہیں بے لوث محبت صرف اللہ کرتا ہے بندے کی محبت میں مفاد ہوتا ہے پھر فرق نہیں پڑتا کوئی بھی رشتہ ہو۔۔۔

وُہ کرب انگیز لہجے میں کہتا ہوا دروازہ کھول کر باہر چلا گیا اور وُہ وہیں کھڑے اُس کے کڑوے مگر کھرے لفظوں کی سچائی محسوس کرنے لگے۔۔۔.

یا اللہ اِن کی حفاظت فرما ابھی تک نہیں آئے رات کا ایک بج رہا ہے موبائل بھی بند آرہا ہے۔۔۔

وُہ شدید پریشانی کے عالم میں کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہے تھی۔۔۔

نیچے بھی کوئی نہیں ہے دانیال بھائی بھی نمرہ کو لے کر خالہ کے گھر چلے گئے اور ابو نے بھی نہیں بتایا وُہ کہاں جارہے ہیں۔۔۔

وُہ خود سے بولی۔۔۔

علی کہاں ہے آپ کچھ تو میرا خیال کیجئے میں کتنی پریشان ہوں۔۔۔

وُہ یوں بولی جیسی علی اُس کی بات سُن رہا ہو۔۔۔

میرا دِل بیٹھا جارہا ہے اللہ علی کی حفاظت کر۔۔۔

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اُس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوتا جارہا تھا مگر اُس دشمنِ جاں کی کوئی خبر نہ تھی۔۔۔

میں کس سے بولوں کہاں ڈھونڈوں اُنہیں میں۔۔۔

دو بج گئے تھے مگر اب تک اُس کا کوئی پتا نہ چلا تھا۔۔۔

دانیال بھائی کو کہتی ہوں وُہ ہی آکر دیکھیں کہ کہاں ہے یہ۔۔۔

اُس نے سوچتے کے ساتھ دانیال کو کال ملائی مگر کال نہیں اٹھائی گئ۔۔۔

کیا کروں میں کیا کروں ؟ کیسے معلوم کروں آپ کہاں ہیں علی۔۔؟

وُہ اب رو پڑی۔۔۔

نور جائے نماز بچھا کر سجدہ ریز ہوکر رو رو کر دعائیں مانگنے لگی۔۔

یا اللہ یہ جہاں بھی ہوں ٹھیک ہوں اِنہیں کبھی کچھ نہ ہو میری زندگی وُہ ہیں تُو جانتا ہے یہ بات تُجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ وُہ میرے لئے کیا ہیں میں

اُن کے بغیر نہیں رہ سکتی یہ تصور بھی میرے لیے اب موت ہے جب وہ میری زندگی میں نہیں آئے تھے تب بھی جی رہی تھی مگر اب مجھے وُہ چاہیے صرف وہی میرے علی میری محبت میرے شوہر تو مجھے مزید کسی آزمائش میں مت ڈالنا میں اب برداشت نہیں کرسکتی نہیں کرسکتی۔۔۔

روتے روتے اُس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی اُسے پتا ہی نہیں چلا وُہ کب سجدے میں ہی سوگئی اللہ نے اُسے سکون دے دیا تھا۔۔

اُس کی نفرت اتنی شدید تھی کہ اُس نے تمہیں دودھ تک پلانے سے انکار کردیا تھا تُم نے پہلا دودھ اپنی ماں کا نہیں پیا تھا۔۔۔

سبحان صاحب سے بات ہونے کے بعد کو وُہ گھر سے نکلا تھا تو اب تین بج رہے تھے مگر اُس کا دِل نہیں تھا گھر جانے کا بے مقصد سڑکوں پر گھومتا پھر رہا تھا۔۔۔

اِس سب میں میرا کوئی قصور نہیں تھا میں نے چاہا تھا کہ آپکے ساتھ ایسا ہو میں نے نہیں چاہا تھا کہ میں دُنیا میں آؤں یہ میرے اختیار میں تو نہیں تھا امی پھر کیوں مُجھ سے اتنی نفرت کیوں۔۔؟

وُہ اپنی تئیں میں شفق خاتون سے مخاطب تھا جیسے وُہ اُس کی بات سُن رہی تھیں مگر جواب میں ہے ہر بار بس ایک ہی آواز گونجتی تھی۔۔۔

وُہ تُم سے کبھی محبت نہیں کر پائی یہاں تک کہ اُس نے تُمہیں مارنے تک کی کوشش کی۔۔۔ اگر وُہ تُم سے اِس وجہ سے نفرت کرتی ہے کہ وُہ مُجھ سے الگ نا ہوسکی تو میں تُم سے اِس وجہ سے دوگنی محبت کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے وُہ میری ہوکر رہ گئی۔۔۔

کون ہوں میں؟ہر کسی کے لئے حسبِ ضرورت نفرت اور محبت کی وجہ کسی کو مُجھ سے بے لوث محبت نہیں ہے ہر کسی کی محبت میں مفاد پیوستہ ہے مُجھ سے محبت کے لئے سب کو وجہ کی ضرورت ہے بے غرض محبت کسی کو نہیں مُجھ سے۔۔

وُہ خود اذیتی کا شکار تھا مسلسل۔۔۔

اپنی تئیں میں اُس نے تمہاری شادی نور سے کروا کر تُمہیں خوشیوں سے دور کردیا تھا مگر تُم پھر بھی خوش ہو اُس کے ساتھ۔۔۔

بالآخر اُسے نور کا خیال آ ہی گیا۔۔۔

وُہ پریشان ہورہی ہوگی۔۔۔ ہاں یقیناً وُہ ہورہی ہوگی میں کتنا پاگل ہوں اپنے غم میں تو اُسے بھول ہی گیا آج کا دن جتنا میرے لئے بھاری تھا اُس کے لیے بھی آسان نہیں تھا کال کرتا ہوں اُسّے۔۔۔

اُس نے کال کرنے کے لئے موبائل نکالا مگر وُہ بند تھا۔۔۔

بیٹری ختم نجانے کب سے بند ہے وُہ کال بھی کر رہی ہوگی اتنی رات ہوگئی ہے۔۔۔

اُس نے جلدی سے بائک اسٹارٹ کرکے گھر کے راستے پر ڈال دی پورے راستے بس وُہ یہی دُعا کرتا رہا کہ نور ٹھیک ہو کیونکہ اُس کی حساس طبیعت کا اُسے بخوبی اندازہ تھا۔۔۔

.میں اتنا غیر ذمے دار کیسے ہوسکتا ہوں۔۔۔

وُہ مسلسل خود کو ملامت کر رہا تھا۔۔۔

پریشانی میں اُس نے آدھے پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کیا دو بار ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا مگر بالآخر وُہ گھر پہنچ گیا۔۔۔

اُس نے تین سے چار بار ہارن دیا مگر کسی نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔

مر گئے ہیں کیا سارے۔۔۔

اُس نے بائک سے اُتر کر اپنی پینٹ کی جیبیں ٹٹولی خوش قسمتی سے مین گیٹ کی دوسری چابی اُس کے پاس تھی جو اُس نے پانچویں روزے کو ہونے والے تماشے کے بعد رکھنا شروع کی تھی۔۔۔ صحن میں بائک کھڑی کی تو اُس کی حیرت کی انتہا نا رہی جب دیکھا نیچے والا پورشن اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے۔۔

۔۔ یہ سارے کہاں چلے گئے

ابھی وُہ سوچ ہی رہا تھا دوبارہ نور کا خیال آیا اور وُہ ایک ساتھ دو تین سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چڑھنے لگا۔۔۔

دروازے سے ہی اُسے جائے نماز پر سوتی نور دِکھ گئ علی نے سکون کا سانس لیا اور چپل باہر اُترتا دھیرے دھیرے چلتا ہوا اُس کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

وُہ نیند میں کچھ بڑبڑا رہی تھی اور ہلکی ہلکی سسکیاں بھی لے رہی تھی گال پر لکیریں واضح تھی وُہ سمجھ گیا کہ وُہ روتے روتے سوئی ہے۔۔

علی کہاں ہیں آپ جلدی آجائیں اللہ یہ بالکل ٹھیک ہوں اِنہیں کچھ نہیں ہو میں اِن کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔

اُس کے منہ سے نکلنے والے لفظوں نے جلتے علی کو یکدم بادِ صبا کے حصار میں لے لیا۔۔۔

میری جان۔۔۔

اُس نے بے اختیار ہی اُسے اُٹھا کر خود سے لگا لیا سختی سے نور نے فوراً اپنی آنکھیں کھول دیں اور اُسے اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر رو پڑی۔۔۔

آپ کہاں چلے گئے تھے؟میں کتنا ڈر گئی تھی علی اتنی رات ہوگئی تھی آپکا کچھ پتا نہیں اُور موبائل بھی بند آرہا تھا کیسے کیسے خیال آرہے تھے مجھے آپکو میری

ذرا خیال نہیں ہے بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔

اُس نے ہچکیوں کے درمیان کہا اُس کی پشت کو سختی سے پکڑ ہوا تھا۔۔۔

رونا بند کرو شش بس بس میں ہوں یہیں ہوں۔۔

علی نے نور کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی جتنے غصے میں آپ گھر سے گئے تھے۔۔۔نہیں۔۔نہیں میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اُن باتوں کو ہرگز نہیں آپ میرے پاس ہیں اور یہ سچ ہے۔۔۔

وُہ اُسے مزید سختی سے پکڑ کر بولی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔

بس جانم بس پانی پیو دیکھو تو کیا حالت بنا لی ہے تُم نے اپنی۔۔۔

اُس نے نور کو اپنے ساتھ لگائے ہی کھڑا کیا اور بیڈ پر بٹھا دیا اور پانی کا گلاس اُس کے منہ سے لگا دیا۔۔۔

موبائل کی بیٹری ختم ہوگئی تھی اور مجھے پتا ہی نہیں تھا اور جیسے ہی تمہارا خیال آیا میں بھاگا بھاگا آیا مجھے پتا تھا تُم نے اپنی حالت بگاڑ لی ہوگی اور دیکھو وہی کیا تُم نے۔۔۔

اُس نے ہتھیلی سے اُس کے ماتھے کا پسینہ صاف کیا۔۔۔

آپ نہیں جانتے مُجھ پر کیا گزر رہی تھی علی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اُس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر کہا آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں۔۔۔

میری غلطی ہے میں مانتا ہوں نورِ علی میں اپنے غصے میں بلکل ہی بھول گیا تھا کہ کوئی ہے جسے میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق پڑتا ہے۔۔۔

علی اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

آپکے ہونے یا نا ہونے سے صرف فرق نہیں پڑتا بلکہ آپکے ہونے سے میں ہوں آپکے نا۔۔۔مجھے سوچنا ہی نہیں ہے اِس بارے میں بس وعدہ کریں آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعدہ کبھی بھی نہیں کروں گا میں اپنی اتنی پیاری بیوی کو بھلا روتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔۔۔

علی نے مسکرا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر کبھی نہیں کہیں گے کہ ہمارا رشتہ ختم آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی آپ ہیں تو سب رشتے ہیں۔۔۔

وُہ بچوں کی طرح بولی۔۔۔

میں ایک گدھا ہوں تُمھیں پتا نہیں چلا اب تک کہ جب مجھے غصّہ آتا ہے تو میں کچھ بھی بول دیتا ہوں تُم نے میری بات کو سیریس لے بھی کیسے لیا میں

ایسا کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتا ایک یہی رشتہ تو بچا ہے میرے پاس جو صرف اور صرف میرا ہے جس کا تعلق صرف مُجھ سے ہے پھر کسی اور سے میں نے تمہارا دِل دکھایا مجھے معاف کردو۔۔۔

علی نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا تو وُہ مسکراتی چلی گئی۔۔

آپ ٹھیک ہیں ناں علی۔۔۔؟

کچھ دیر خاموشی کے بعد وُہ بولی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔مگر تُم پاس ہو تو بہت سکون ہے۔۔

ہمیشہ یہی رہنا ہے میں نے۔۔۔

نور نے اُس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا جس پر علی ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

مجھے آج بھی یاد ہے نور جب میں دس سال کا تھا ناں تو ابو نے مجھے ریموٹ کنٹرول کار لا کر دی تھی میری فائیو کلاس میں فرسٹ پوزیشن آئی میں نے ابھی اُسے کھولی بھی نہیں تھی دانیال نے اُس کے لیے رونا شروع کردیا اور تُم نہیں جانتی میں بچپن میں کتنا ضدی تھا اپنی کوئی چیز کسی کو نہیں دیتا تھا وُہ ابو میرے لیے لائے تھے میں کیسے دے دیتا ابو نے مجھے بہت پیار سے سمجھایا مگر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ٹہرا پٹھان دماغ کا ایک جگہ میری سوئی کہیں اٹک گئی تو بس اٹک گئی ابو نے تو دانیال کو بھی سمجھایا کہ وُہ اُسے دوسری لا دیں گے مگر امی نے سیدھا مُجھ سے وُہ گاڑی چھین لی میں نے اُن کے ہاتھ پر کاٹ کر وُہ گاڑی واپس لی جس پر اُنھوں نے چھوٹتے ہی میرے گال پر پٹاخہ پھوڑ دیا تھا۔کم از کم میں تو تھپڑ کو اُس وقت پٹاخہ پھوڑنا یا بجانا کہتا تھا۔۔۔

علی نے مزید بولنا چاہا مگر دُکھ اُس کی آواز پر بھاری ہوگیا تھا نور نے اُسے چُپ نہیں کروایا بس مزید اُس کے قریب ہوگئی اور آہستہ آہستہ اُس کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بلا کا ضدی تین تھپڑ کھانے کے بعد جس میں سے ایک ابو کا بھی تھا گاڑی ہرگز واپس نہیں دیا اُن دونوں کو اپنے پیچھے نچوا کر رکھ دیا کبھی چھت کبھی واشروم کبھی یہ جو کونے میں باورچی خانہ بنا ہے وہاں کبھی سمنٹ کی خالی ٹنکی ہے ناں اُس پر مگر گاڑی واپس نہیں دینی تھی میں نے نہیں دی دانیال چُپ ہوگیا تھا وُہ دوسرے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہا تھا مجھے لگا سب ٹھیک ہوگیا میں واپس باہر نکل آیا مگر امی کو وُہ گاڑی دانیال کو دینی تھی اُنھوں نے میرے ہاتھ سے پھر لینی چاہی اب کی بار امی اور ابو کے بیچ جھڑپ شروع ہوگئی اور میں موقع سے فائدہ اٹھا کر لاؤنج میں کونے کی جہاں ٹی وی رکھا ہے وہاں مچان نہیں بنی ہوئی میں سیڑھیاں چڑھ کر اُس میں جاکر بیٹھ گیا بلکل چُپ چاپ دوپہر سے شام اور پھر رات ہوگئی میں نیچے نہیں اُترا ابو مسلسل امی پر

چیخ رہے تھے مگر مجھے امی کی آواز میں وہ تڑپ نہیں دکھی وُہ رات تک یہیں بولتی رہیں گھر میں ہی ہوگا دروازہ بند ہے کہاں جائے گا یہی ہوگا۔۔ یہی ہوگا۔۔یہی ہوگا۔۔۔

اُس نے خود کو رونے سے روکنے کے لیے اپنے سینے پر دھرے نور کے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ لیا وُہ اُس کے ہونٹوں کی کپکپاہٹ محسوس کرسکتی تھی مگر وہ چاہتی تھی کہ علی اپنا سارا درد باہر نکال دے۔۔۔.

ابو کتنی بار ہی باہر دیکھ آئے تھے یہاں تک کہ مسجد تک میں اعلان کروادیا تھا مگر کسی کا دھیان مچان کی طرف نہیں گیا۔۔۔ میرا ہی بھوک اور پیاس سے بُرا حال ہوا تو جہاں سیڑھیاں لگی تھیں وہاں آکر ابو کو آوازیں دینا شروع کردی وُہ بھاگے بھاگے آئے اور مجھے نیچے اُتارا کتنی ہی دیر مجھے خود سے چمٹائے رکھا وُہ رو بھی رہے تھے مگر امی کی آنکھ میں ایک آنسو نہیں تھا اُنھوں نے ایک بار بھی مجھے اپنے سینے سے نہیں لگایا اور بالآخر اگلی صبح اُنھوں نے وُہ پیک گاڑی دانیال کو دے ہی دی میں نے پھر کچھ نہیں کہا کچھ بھی نہیں ایک لفظ بھی نہیں ابو کو جب پتا چلا تو اُنھوں نے امی کو کچھ نہیں کہا بس مجھے دوسری گاڑی لاکر دے دی مگر میں نے وُہ توڑ دی ایک دفعہ بھی استعمال کیے بغیر توڑ دی ابو نے وجہ پوچھی میں چُپ رہا اُس دن کے بعد سے میں نے کھلونوں سے کھیلنا چھوڑ دیا گھر میں کسی سے بات نہیں کرتا اکیلے کونے میں بیٹھا رہتا پتا ہے کیوں۔۔۔کیونکہ اُس دِن میرے اندر کا بچہ مر گیا تھا۔۔

.نور کا لگا اُس نے زندگی میں کبھی اتنے تلخ الفاظ نہیں سنے۔۔۔

علی نے اُس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا وُہ محسوس کروانا چاہتا تھا نور کو اپنا درد وُہ آج چاہتا تھا کوئی اُس کے درد کی دوا کرے وُہ اُس کے سامنے آج اپنی ذات کے ہر پہلو کو اُس پر کھولنا چاہتا تھا اُس کی اُمیدیں صرف نور سے وابستہ تھیں .اب۔۔۔

مائیں کر جاتی ہیں وُہ کہتے ہیں ناں کوئی ایک ضرور لاڈلا ہوتا ہے ماں باپ کا جیسے آپ ابو کے ویسے دانیال امی کا مگر محبت وُہ سب سے کرتیں ہیں آپ یہ باتیں نہیں سوچیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اُسے ہر گز مزید اُداس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

میں مان لیتا تمہاری بات بلکہ آج سے پہلے تک میں یہی مانتا آرہا تھا مگر مُجھ پر حقیقت کھل چکی ہے مجھے پتا چل چُکا ہے میں کتنا ان چاہا ہوں امی کے .لئے۔۔۔

وُہ خلا میں تکتے ہوئے بولا۔۔۔

اب کا بار خاموشی کا طویل وقفہ آیا تھا اُن دونوں کے درمیان مگر پھر علی نے اُس خاموشی کو توڑا۔۔۔

پوچھو گی نہیں کیا وجہ ہے۔۔۔

علی کی آواز میں حیرت واضح تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

اُس کی حیرت مزید بڑھی تھی۔۔۔

جس درد سے آپ ایک بار گزر چکے ہیں اُس درد سے دوبارہ کیوں گزرنا علی میں آپکے زخموں کی دوا بننا چاہتی ہوں اُنہیں لادوا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

اُس نے مستحکم انداز میں کہا۔۔۔

مجھے بھی اپنی ماں کا بھرم قائم رکھنا ہے۔۔۔

علی نے آہستہ سے کہا۔۔۔

سولہ سال کا تھا جب ابو کا ایکسڈنٹ ہوا تھا اُن کی نوکری چلی گئی حالات بہت خراب ہوگئے تھے میں اُن دنوں آٹھویں کلاس میں تھا ابو نہیں چاہتے تھے مگر امی کا زور تھا کہ گھر میں کچھ نہیں کھانے کو یہ کون سا بچہ رہا ہے اب اِس عمُر میں تو لوگ نکل ہی جاتے کمانے کے لئے اور پھر ابو بھی مان گئے وُہ مجھے ایک پرچون کی دُکان پر روز کی دو سو روپے دیہاڑی پر رکھوا آئے میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ اُس دُکان کا مالک کتنا جاہل اور جانور تھا ایک دفع مُجھ سے تیل تولتے وقت گر گیا تھوڑا سا اُس آدمی نے مجھے لکڑی سے مارا تھا میری پیٹھ پر

نشان اب بھی ہے میں زمین پر لیٹ ہی نہیں سکتا بلکل بھی مگر میں نے گھر آکر کسی کو کچھ نہیں بتایا پہلے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی بعد میں گونگا ہوگیا صرف ایک دُھن تھی سر پر پڑھنا ہے مجھے بس بننا ہے کچھ تاکہ سب کو جواب دے سکوں اپنے گھر والوں کو سکون دے سکوں۔۔۔یہ نشان دیکھ رہی ہوں۔۔۔

علی نے اپنے اُلٹے ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرف اِشارہ کیا جہاں کٹے ہونے کے نشان تھے کھال بھی بے ترتیب اور بے رنگ تھی۔۔۔

گھر پر امی کے پاس کام آتا تھا بچیوں کی فراک کے گھیر لگانے کا جو میں نے امی کو ایک کے بعد دوسری دفعہ کرنے نہیں دیا ہمیشہ خود کیا وُہ سیتے سیتے میری یہ اُنگلیاں مشین میں آگئی تھیں۔۔۔

علی نے رُک کر گہری سانس لی وُہ لمحات شاید اذیت سے مشروط تھے تب ہی اُس کی آنکھوں کے کنارے نم تھے نور نے بس اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑ لیا۔۔۔

جب فرسٹ ائیر میں آیا تو ولید ماموں نے اپنے کسی دوست کی کیمیکل شاپ پر بٹھا دیا آٹھ ہزار روپے مہینے پر تُم پوچھتی تھی ناں یہ پیر پر اور ہاتھ پر چھوٹے چھوٹے زخم کیسے ہیں اور آپکو انہیلر کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔۔۔

علی نے نور کے چہرے کے تاثرات دیکھنے چاہے اور اُسے صرف محبت دکھی۔۔۔

ہاں اور آپ نے کہا تھا ایکزیمہ ہے آپکو بچپن سے اور انہیلر والی بات کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا کبھی۔۔

نور نے سادگی سے جواب دیا۔۔۔.

یہ نشان دُکان پر کاسٹک کی تھیلیاں بھرتے بھرتے جو فلیکس ہاتھ پر لگ جاتے تھے اُن کے ہیں پچیس کلو کی بوری ہوتی تھی جس کی آدھا کلو ایک کلو ایک پاؤ کی کئی چھوٹی تھیلیاں بنتی تھی تو فلیکس ہاتھ اور پیر پر بھی گر جاتے تھے کچھ نشان چلے گئے کچھ رہ گئے بلیچ اور کاسٹک بھرتے وقت جو دھواں اُٹھتا تھا اسی ہوا میں سانس لیتا تھا جس سے میرے پھیپھڑے کمزور ہوگئے تھے یہ وجہ ہے انہیلر کی اور یہ۔۔۔

علی نے اپنی شرٹ اُتاری اور پیٹھ اُس کی طرف کردی اُس کی حالت غیر ہورہی تھی۔۔۔

یہ نشان جب غلطی سے تیزاب کی بوتل میرے اوپر گر گئی تھی اللہ کا شکر چہرہ بچ گیا تھا اور یہ جب سیکنڈ ایئر میں میں نے مکینک کی شاپ پر کام کیا تھا اور انجان نکالتے وقت میرے ہاتھ سے گر گیا تھا یہ وُہ نشان ہے۔۔۔

علی نے اپنا دایاں ہاتھ اُس کے سامنے کیا جہاں ٹانکوں کے نشان اب بھی تھے۔۔۔

میں نے ہر طرح کا کام کیا میں نے کبھی یہ نہیں سوچا میں نے پڑھ لیا ہے

اب میں یہ چھوٹے موٹے کام نہیں کروں گا میں نے ایک کے بعد ایک کام کیا گھر نہیں بیٹھا مجھے اپنے بھی بھائیوں کو پڑھانا تھا خود کسی قابل بننا تھا جو میرے سامنے آیا میں نے وُہ کام لیا صرف اِس لیے کہ گھر میں امی ابو کے بیچ پیسوں کو لے کر ہونے والا کلیش ختم ہوجائے تم مجھے بتاؤ میں کہاں غلط تھا میں کہاں غلط تھا۔۔۔؟

بالآخر وہ ضبط نہ کرسکا بے آواز ہی سہی روپڑا کون کہتا ہے مرد کو درد نہیں ہوتا وہ بھی اِنسان ہی تو ہوتا ہے۔۔۔

علی بس بس کریں مُجھ سے مزید نہیں سنا جائے گا۔۔۔

نور نے اُسکے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے کہا ایسا ہر گز نہیں تھا وُہ ان نشانوں سے نا واقف تھی بس پیچھے کی حقیقت آج معلوم ہوئی تھی۔۔۔

میں نے اپنے گھر والوں کو اپنی زندگی دے دی اور انہیں لگتا ہے میں شکست کھا گیا میرے نظریات شکست کھا گئے کیسی عجیب بات ہے ناں۔۔۔مجھے ہر طرح تنہا کرنے کے بعد اب مطمئن ہوگئے کہ علی ہار گیا۔۔۔میرا ساتھ اِن لوگوں کے لئے باعثِ شرم ہے مجھے اپنا بیٹا یا بھائی کہنے میں اِن کی عزت جاتی ہے تب کیوں نہیں جاتی تھی جب میں یہ سب کام کرکے ہر فرد کی ضرورت پوری کرتا تھا آج پڑھ لکھ گئے رشوت دے کر اچھی جاب پر لگ گئے تو اُنہیں اُن کا بھائی شرمندہ کرواتا ہے دوستوں کے سامنے۔۔۔ لعنت ہے پھر میری

زندگی پر لعنت اتنا سب کر کے بھی میں کسی کو خود سے ہمدردی نہیں کروا سکا محبت بہت بعد کی چیز ہے۔۔۔

اُس نے سائڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اُٹھا کر پھینک دیا وُہ نور کی طرف نہیں دیکھنا چاہتا کیونکہ وُہ جانتا تھا وُہ نور کی ہمت ہے اور علی اُسے مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

علی مت کریں ایسا میری خاطر مت کریں میں آپکو اِس حال میں نہیں دیکھ سکتی چُپ مت رہیں مُجھ سے بات کریں بھلے سے چیخیں چلائیں مگر چُپ نہیں رہیں۔۔۔

نور نے علی کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا اُس کے انداز سے تڑپ و پھڑک مترشح تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ایک ایسا بچہ ہوں جسے میری ماں اپنی کوکھ میں ہی مارنا چاہتی تھی مجھے مارنے کے لئے وہ ڈاکٹروں کے پاس بھی گئی مجھے مارنے کے لئے نور میں اُن کے لیے اتنا ناقابلِ برداشت تھا آج مجھے اپنے ہونے پر غصّہ آرہا ہے کہ کیوں میں اپنی ماں کی اذیت کا باعث ہوں۔۔۔

اُس نے نور کے ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے کہا آواز بہت بوجھل تھی۔۔۔

میری طرف دیکھیں۔۔

نور نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنی طرف کرنا چاہا۔۔

نہیں۔۔

علی دیکھیں میری طرف۔۔۔

اُس نے تڑپ کر کہا۔۔

نہیں۔۔

اُس کی ہچکیاں بندھنے لگی تھیں۔۔

علی میری جان میرا سب کچھ میری طرف دیکھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی مُجھ سے محبت نہیں کرتا نور میری ماں مُجھ سے نفرت کرتی ہے نفرت۔۔

علی ضبط کھو رہا تھا اُس کی آنکھ سے ایک آنسو نور کے ہاتھ پر گرا تو اُس کی اذیت دوچند ہوگئی۔۔۔

اِدھر دیکھیں میری طرف کس نے کہا آپ سے کوئی محبت نہیں کرتا میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں بہت بہت بہت محبت کرتی ہوں کیسے کہہ دیا آپ نے کہ آپ سے کوئی محبت نہیں کرتا میں آپکے بغیر نہیں جی سکتی علی آپ میری ابتداء ہیں آپ ہی میری انتہا ہیں زندگی کا متبادل لفظ علی ہے میرے لیے بہت چاہتی ہوں میں آپکو بہت۔۔۔

نور نے اُس کا چہرہ سختی سے اپنی طرف کرکے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

سچ کہہ رہی ہو نا۔۔۔

وُہ اپنی آنکھیں بے دردی سے صاف کرکے نور سے بولا۔۔۔

کیا آپکو لگتا ہے میں جھوٹ بولوں گی۔۔۔

نور نے اُلٹا سوال کیا۔۔۔.

کیوں کرتی ہو مُجھ سے محبت۔۔

آپ سے محبت کرنے کے لئے مجھے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے یہ ہے تو ہے بس۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے دھونس جما کر کہا۔۔۔

میں سب دیکھتے ہوئے چُپ رہی ہوں میرا دل کرتا تھا آپ سنبھل جائے نہ کرے خود کو تباہ بہت تکلیف ہوتی ہے جب انسان اپنا کمفرٹ زون چھوڑ دے اور پھر واپس پلٹنا بھی چاہے تو اسکی جگہ نہ ہو۔۔

روکتی مجھے ہاتھ پکڑ کر کیوں نہیں روکا۔۔۔

علی نے رقت آمیز انداز میں کہا۔۔۔

میں آپکو خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتی تھی علی۔۔

مگر میں ٹوٹ گیا ہوں نور میں بہت روحانی اذیت کا شکار ہوں بہت شدید میرے ہاتھ بلکل خالی ہیں کچھ نہیں باقی۔۔۔

وُہ اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

روحانی اذیت کیا ہوتی ہے؟

نور نے اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا جیسے کہنا چاہ رہی ہو یہ ہرگز خالی نہیں میں ہوں آپکے ساتھ۔۔۔

جب روح کی تکمیل ہوتے ہوتے رہ جائے جب روح اپنے گم شدہ حصے کو پاکر بھی نہ پاسکے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے بہت آہستہ کہا۔۔۔

کیا یہ مستقل ہوتی یا عارضی۔۔

وُہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔

مستقل ہے۔۔بہت عرصے سے۔۔۔

اب نہیں ہوگی یہ اذیت میں نہیں ہونے دوں گی وعدہ ہے آپ سے۔۔

اُس نے قطعیت سے کہتے ہوئے دوبارہ اُس کے سینے پر سر رکھ دیا۔۔

مجھ پر ہر رویہ ہر انسان آئینہ ہے آج محبتیں چاہتیں کچھ بھی کھرا نہیں کوئی

کشش نہیں آگہی بہت بڑی نعمت بہت بڑا عذاب ہے۔۔

علی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

بس ایک محبت کا یقین ہے کہ وُہ سچی ہے کیونکہ اُسے کسی وجہ کی ضرورت نہیں وُہ بس ہے تو ہے۔۔۔

اُس نے نور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جب سر میں سودا سمایا ہوتا ہے ناں قافلے کیساتھ چلنے کا تو کچھ نہیں سجھائی دیتا اندھا ہو جاتا ہے انسان قافلے والوں سے تعریف سننے کی چاہ انسان کو اسکے مقام سے گرا دیتی ہے۔۔۔

نور نے مایوسانہ انداز میں کہا۔۔۔

مطلب۔۔؟

علی نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

میں بھی آپ ہی کی طرح ہوں لوگوں کی فکر اُن کا سوچنا باتیں سننا پھر بھی بھلا سوچنا پتا نہیں ہم جیسے لوگ کیوں بنائے اللہ نے۔۔۔

وُہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا علی سمجھ گیا تھا وُہ بھی کچھ بتانا چاہتی ہے۔۔۔

میں سُن رہا ہوں نور تُم بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔

آپکو کیسے پتا چلا کہ میں کچھ۔۔۔

اُس نے تحیر انگیزی سے پوچھا۔۔۔

تو کسے پتا ہو گا۔۔۔

اُس نے بڑے مان سے کہا۔۔۔

امی نے مجھے کبھی اپنی بیٹی نہیں سمجھا مگر اُنہوں نے مجھے کبھی اِنسان بھی نہیں سمجھا میں آٹھ سال کی تھی اور وُہ مجھے گھر سے دور رکھنے کے لئے مجھے ہمیشہ برابر والے گھر میں بھیج دیتیں تھیں میں نے اُنہیں بہت منع کیا کرتی تھی امی میں نے نہیں جانا وُہ اچھے نہیں ہیں وُہ گندی حرکتیں۔۔۔

نور نے علی کے ہاتھ کو بہت زور سے دبایا اُس کے دِل میں ہوک اُٹھ رہی تھی علی کا ذہن اُلجھا ہوا تھا۔۔۔

برابر والی آنٹی کی ایک بیٹی تھی چھوٹی وُہ مجھے اُس سے کھیلنے کے لئے لے جاتیں تھیں مگر وہاں انکل۔۔۔

ہمت نہیں تھی اُس کے اندر پھر سے وُہ اذیت سہنے کی مگر وُہ بھی سالوں سے دفن اُس درد کو نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

برابر والے گھر کے انکل مجھے بہت تنگ کرتے تھے علی وُہ مجھے بہت ڈراتے تھے میں گھر آکر امی کے ساتھ چپکی رہتی تھی گھر آکر مگر وہ سمجھ کر بھی نا

سمجھی دکھاتی اُن کے لیے میں عذاب تھی وُہ بار بار باہر بھیج دیتی تھیں ابو کے جانے کے بعد میں بہت روتی تھی گھر آکر۔۔۔

نور نے علی کا ہاتھ اپنی پیشانی سے لگا کر زارو قطار روتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے بہت محنت کی بہت کوشش کی کہ سب مجھے تسلیم کرلیں میری انفرادیت کو مان لیں مگر ایک وقت تھا جب میں سب سے دور چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔بہت دور۔۔۔ خواہشوں سے دور۔۔۔ امیدوں سے دور۔۔۔آرزوؤں سے دور خود سے دورمجھے بہت تکلیف ہوتی تھی ہر وقت ہر لمحہ اذیت رہتی ہے۔۔۔مجھے لگتا تھا میں ہی غلط ہوں سر تا پا خود ترسی نہیں ہے ملامت میں مبتلا تھی۔۔خود کو ملامت کرتی تھی سوچتی موت زندگی سے آسان ہے کیونکہ اللہ انسانوں کی طرح ظالم نہیں مگر پھر جانا کے انفرادیت کی جگہ قبر ہے بس شاید خود سے ملاقات ہوجائے کہیں سوچتی تھی خود چلی جاؤنگی سب سے دور۔۔۔میرا دل کرتا تھا میرا چہرہ جل جائے۔۔۔ مسخ ہو جائے اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی سو خود کشی نہیں کی مگر اسکے پاس جانا تھا۔۔۔مجھے یہ دنیا اچھی نہیں لگتی تھی مجھے سکون نہیں ملتا تھا ادھر اسلیے میں اللہ کے پاس جانا چاہتی تھی بس زندگی سے شدید بے رغبتی ہوگئی تھی۔۔اتنی کہ شاید آپ سوچ ہی نہیں سکتے۔۔۔

وُہ کہتی چلی گئی کہتی اور کہتی چلی گئی اُس نے محسوس ہی نہیں کیا علی چُپ تھا

بالکل جب احساس ہوا تو نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا مگر علی کی نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔۔۔

میں نے اپنی اذیت آپکے سامنے بیان کی کیونکہ مجھے مان ہے آپ پر اور میں جانتی ہوں وُہ آپ رکھیں گے آپ مرد نہیں ہوسکتے آپ مجھے سمجھیں گے مجھے پھر سے زندگی سے مایوس نہیں ہونے دیں گے مجھے پھر سے اپنی انفرادیت پر ملامت نہیں کروائیں گے اگر ایسا ہوا تو شاید سچ میں مرجاؤں۔۔۔

اُس نے علی سے دور ہوتے ہوئے قرب ناک لہجے میں کہا۔۔۔

شش اِدھر آؤ خبردار آئندہ دور جانے کی بات کی میں تمہیں کھونے کی ہمت نہیں رکھتا اب قطعی نہیں مجھے اچھا لگا تمہارا یہ مان میری جان۔۔۔اچھی بُری باتیں ہوجاتی ہیں زندگی میں تم فکرِ مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں کبھی اندھیروں میں نہیں لوٹنے دوں گا تُمھیں واپس۔۔۔

اُس نے نور کو آہستگی سے بازو کے حصار میں لے کر کہا۔

علی کو یہ احساس شدت سے ہوا کہ صرف وہی دکھی نہیں دنیا میں اس سے دگنے دکھی لوگ موجود ہیں۔۔۔

میں نے ایک بات اچھے سے جان لی ہے۔۔۔

علی نے اپنی کتھئ آنکھوں سے اُس کی نیلی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

نور پانے کے لیے اب کو اندھیروں کا سفر طے کرنا ہی کرنا پڑتا ہے یہ نعمت ہر کسی کو نہیں ملتی نور ہر کسی کو نہیں ملتا مگر مجھے تُم مِل گئی ہو۔۔۔ میرے سخت کھردرے ہاتھوں میں جب تمہارے گداز ہاتھ ہوتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندے کو ہمت سے زیادہ نہیں آزماتا بالکل بھی میں جب بھی تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھتا ہوں تو یہی سوچتا ہوں ہاں جتنی مشکلیں بھی آئی جتنے امتحانوں سے گزرا مگر میری زندگی کا حاصل ہو تم تُم نورِ علی ہو میں تمہارے بغیر کچھ نہیں نور۔۔۔.

نور کنگ سی اُسے دیکھتی رہ گئی وُہ بِلکُل بھول چُکی تھی کہ وہ تو اُس سے بدگمان تھی وُہ سمجھتی تھی کہ وہ اُس سے محبت نہیں کرتا بس یاد رہا تو مبہم اظہارِ محبت۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

تُم آج کا روزہ نہیں رکھ رہی ہو۔۔۔

علی مسجد سے ابھی واپس آیا تھا۔۔

مگر میں تو نیت کرچکی ہوں اور روزہ کیوں نہیں رکھوں؟۔۔۔

اُس نے سوال کیا۔۔

بغیر سحری کے روزہ رکھنے والی تمہاری حالت نہیں ہے باتوں میں پتا ہی نہیں چلا کب ٹائم نکل گیا۔۔۔

علی نے ٹوپی اُتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

پر علی۔۔۔

پر ور کچھ نہیں بلکہ تُم ڈھیٹ ہڈی ہو بیٹھو اِدھر میں کھانا گرم کرکے لاتا ہوں کھا کر سوجاؤ تُم آج روزہ نہیں رکھ رہی مطلب نہیں اپنا نہیں تو کم از کم ہمارے بچے کا ہی خیال کرلو۔۔۔

علی نے اُسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے کھالوں گی بعد میں۔۔۔

اُس نے ٹالنا چاہا۔۔۔

مجھے پتا ہے تُم کتنی ڈھیٹ اور اپنی کرنے والی ہو اِس لیے کوئی بات نہیں سنوں گا میں لا رہا ہوں میرے سامنے کھاؤ۔۔۔

علی نے سختی سے کہا۔۔۔

جب میں کہہ رہی ہوں بعد میں کھا لوں گی تو کھا لوں گی علی۔۔

نور کو اُس کی ضد سے چڑ تھی تھا بھی وُہ ایک نمبر کا ہٹ دھرم اپنی بات منوا کر رہتا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔

علی نے قطعی انداز میں کہا۔۔۔

یہ لیں دیکھیں نہیں رکھ رہی روزہ۔۔۔

غصّے میں کہتے ہوئے اُس نے فریج سے پانی کی بوتل نکل کر غٹک غٹک چار گھونٹ حلق میں اُتارے۔۔۔

علی نے بے اختیار آتی ہنسی کو روکنا چاہا مگر وُہ ناکام رہا۔۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے پھر بھی کھانا تو ابھی ہوگا تُم تو اپنا منہ بند کرکے بیٹھ جاؤ ایک لفظ نہیں نور۔۔۔

علی نے اُسے بولنے کے لئے منہ کھولتا دیکھ کر آخر میں تھوڑی سختی سے کہا جس پر وُہ منہ بسور کر رہ گئی اُس کا نور کہنا بھی غصّہ ہی تھا ورنہ وُہ ہمیشہ نور کے آگے حیات یا علی کا اضافہ کرتا تھا۔۔۔

دوپہر میں عمر کے ساتھ جاؤں گا ایک جگہ بات کی ہے اُس نے سیلری بھی بہت اچھی ہے پینتیس ہزار ہے کام بھی اچھا ہے ایک فیکٹری میں اسٹاف ہیڈ کی پوسٹ ہے عُمر بس اللہ کرے ہوجائے مگر میں یہ سوچ کر پریشان ہوں اُس کی تنخواہ تو مہینے کے بعد یا چلو عید سے پہلے جتنے دِن کام کیا اُسکے دے دیں گے مگر جب تک ہم کیا کریں گے وہاں سے اسٹاف فوڈ سے کم از کم تھوڑا بہت کچھ تو آ ہی جاتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.اُس نے نور کے آگے ٹرے رکھتے ہوئے فکرمندی سے کہا۔۔

اللہ مالک ہے علی کچھ نہ کچھ ہوجائے گا مگر پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہوگا بس مایوسی ہوگی میں ایک بات بولوں اگر آپکو بُری نہ لگے۔۔

نور نے نرمی سے کہا۔۔۔

یہ تو بات پر منحصر کرتا ہے تمہاری۔۔۔بُرا لگتا ہے یا اچھا میں پہلے سے کسی چیز کی حامی نہیں بھر سکتا۔۔

اُس کا انداز دو ٹوک تھا۔۔

بڑے بے مروت ہیں آپ۔۔۔

بات نا گھماؤ نورِ حیات کہو کیا کہنا ہے۔۔۔

علی نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

علی میں سوچ رہی تھی سونے کی چین جو ہے میری وُہ بیچ دیتے ہیں رمضان تو۔۔

تُم نے سوچ بھی کیسے لیا یہ۔۔۔مطلب تُم مجھے اتنا بے غیرت سمجھتی ہو کہ اب اپنی بیوی کے زیور بیچ کر میں گھر چلاؤں گا یہ ہی بھروسہ ہے تمہارا مُجھ پر میں تو اب تک اُن دو سیٹ پر سخت غصّہ جو میرے گھر والوں نے تُم سے لیے صرف تمہاری دی ہوئی قسم کی وجہ سے میں نے وُہ واپس نہیں لیے اور

اب تُم مجھے یہ۔۔۔ میری ایک بات اچھے سے سُن لو تم ابھی میں صحیح سلامت ہوں زندہ ہوں مُجھ میں اتنی طاقت ہے کہ تمہاری ضروریات پوری کرسکوں تو آئندہ ایسا کچھ بھی فضول سوچنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

علی نے تا بمقدور اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے کہا ورنہ اُسے غصّہ تو بہت آرہا تھا نور پر۔۔

آپ میری بات کا غلط مطلب لے رہے ہیں علی میں ہرگز بھی ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتی جیسا آپ سمجھ رہے ہیں اور زیور کا کیا ہے دوبارہ۔۔۔

اپنی چونچ بند رکھو اور اِس خالی جگہ پر اتنا زور مت ڈالا کرو شاباش جلدی سے کھانا ختم کرو اور سوجاؤ مجھے مزید تمہاری کوئی بکواس بات نہیں سُننی۔۔۔

علی نے اُس کی کنپٹی پر اُنگلی رکھتے ہوئے کہا اور کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔

ہر وقت اپنی مرضی بس۔۔

اُس نے منہ ہی منہ میں بڑبراتے ہوئے کہا اور ٹرے سائیڈ کردی یہ اُس کا ناراضگی ظاہر کرنے کا طریقہ تھا۔۔

خبردار جو تُم نے کھانے پر اپنا بے جا غصّہ نکالا چُپ کرکے پورا کھاؤ ورنہ میں نے اگر خود کھلایا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

علی نے بغیر کروٹ لیے بھاری آواز میں کہا۔۔

بھئی کیا ہے ہر چیز میں دادا گری ہے آپکی ضدی۔۔اڑیل ۔۔ہٹیلے۔۔۔

اُس نے ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔

بعد میں میری تعریفیں کرلینا ابھی جو کہا ہے وُہ کرو۔۔۔

جواب میں اُس کی ہنستی آواز سنائی دی۔۔۔

وُہ اُس کی پیٹھ گھور کر رہ گئی اور جلدی جلدی نوالے توڑ توڑ کر منہ میں ڈالنے لگی۔۔

چبا کر کھاؤ نگلو نہیں خبطی لڑکی۔۔۔

علی نے مزید تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں سانپ نہیں ہوں جو نگلوں گی۔۔۔

وُہ تپ کر بولی۔۔۔

اچھا بس اب سونے دو مجھے۔۔۔

علی نے اُسے ڈانٹ کر کہا۔۔۔

یار جاب تو اچھی ہے بس کل یہ لوگ مثبت جواب دے دیں۔۔۔

وُہ دونوں فیکٹری سے باہر نکلتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اگر یہ جاب ہوگئی تو حالات بہتر ہوجائیں گے ہمارے باقی ہمارے مطلب کی جاب کے لئے کوششیں کرتے رہیں گے اللہ نے چاہا تو وُہ بھی مل جائے گی۔۔۔

علی نے اُس کے ساتھ ہی چھاؤں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں انشاءاللہ اور سب سے اچھی بات یہاں کا مینیجر بہت اچھا اِنسان ہے عزت کرنے والا اور باقی اسٹاف بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

عُمر نے پتھر سامنے بیٹھے کتے سے تھوڑا ہٹ کر مارا جس سے وہ بھوں بھوں کرتا آگے چلا گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھوں کو چین نہیں تمہارے جب کاٹے گا نا تو امی امی کرتے پھرنا۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ سے پتھر لے کر پھینکے۔۔۔

نہیں کاٹتا مجھے۔۔۔

کیوں تیرے ماموں کا لڑکا ہے۔۔

علی نے اُس کی تپائی چاہی۔۔۔

نہیں وُہ میرے ساتھ بیٹھے اپنے بھائی کو جو پہچانتا ہے۔۔

اُس کا مقابلہ بھی عُمر سے تھا جو ٹھہرا حاضر جواب۔۔۔

کمینے۔۔

علی نے کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بتا صبح سے تُجھے دیکھ رہا ہوں موڈ ٹھیک نہیں ہے تیرا۔۔۔

عمر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں یار بس پریشان ہوں میں تُو جانتا ہے نور کی کنڈیشن اور اِس حالت میں اُسے اچھے سے اچھا کھانے کی ضرورت ہے مگر میں اُسے ٹھیک سے عام کھانا نہیں کھلا پا رہا۔۔۔

علی نے تاسف سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں تیری حالت کیونکہ میں اِس سے بارہا گزر چکا ہوں تو ایک کام کر میرے پاس کچھ پیسے ہیں یہ رکھ لے اور دیکھ منع مت کرنا پلیز۔۔۔

عُمر نے اپنی جیب سے پندرہ سو روپے نکال کر اُسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

پاگل ہوگیا کیا میں نہیں جانتا کیا تیرے کیسے حالات ہیں۔۔۔

علی نے اُس پیسے اُس ہی کی مُٹھی میں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے یار یہ وقت اِن باتوں کا نہیں ہے ہرگز میرا اور بشریٰ کا کیا ہے ہم تو اکیلی جان ہیں گزارہ کرلیں گے ویسے بھی کچھ پیسے اُس کے پاس بھی ہیں مگر

تُم لوگوں کے ساتھ ایک ننھی جان بھی ہے اُسے کچھ نہیں ہونا چاہیے علی میں اِس درد سے گزر چکا ہوں نہیں چاہتا کہ تُجھے بھی گزرنا پڑے۔۔۔

عُمر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی بخش انداز میں کہا۔۔۔

ایسا نہیں ہوگا اور تُو یہ پیسے اپنے پاس رکھ ابھی ایک دو جگہ سے ٹیوشن کی فیس کے پیسے رُکے ہوئے تھے جو مِلنے کا آسرا ہے اگر نہیں ہوا تو میں خود سامنے سے تُجھ سے مانگ لوں گا۔۔۔.

علی نے مستحکم انداز میں کہا۔۔۔

پکی بات ہے۔۔۔

ہاں پکی بات ہے یار۔۔۔

علی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ویسے تُم دوبارہ ٹیوشن کیوں نہیں پڑھا لیتے۔۔؟

یار جو جو ٹیوشنز تھے ایکسڈنٹ کے باعث مہینے بھر کا وقفہ آیا تو اُنہوں نے نئے ٹیوٹرز ڈھونڈ لیے کوشش کی دوسری ٹیوشنز کی مگر نہیں ملے وُہ کہتے ہیں ناں مشکلیں بھی ایکدم ہی آکر پڑتی ہیں سب راستے بند۔۔

علی نے متاسفانہ انداز میں کہا۔۔۔

اچھا آج تُم اور بھابھی دونوں میرے گھر آؤ گے افطاری کے لئے اور کوئی بہانہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں سننا میں نے تُم دونوں آرہے ہو تو آرہے ہو بشریٰ بھی نور بھابھی سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔

عمر نے دھونس جما کر کہا۔۔۔

تمہیں پریشانی ہوگی۔۔۔

کاہے کی پریشانی جو ہم کھائیں گے وہی تُم کھانا محبت تو ساتھ مِل جُل کر کھانے میں ہے ناں۔۔

عُمر نے اُس کی بات کا جواب متانت سے دیا۔۔

تُم میرے جیسے ہی ہو بالکل۔۔۔

وُہ ہولے سے ہنس کر بولا۔۔۔

استغفار میرا قد کہاں زرافے جیسا ہے اتنا بڑا اِلزام مُجھ پر۔۔۔

تمہارا مطلب میرا قد زرافے جتنا ہے۔۔

علی مصنوئی خفگی سے بولا۔۔۔

چل نہ تیرا نہ میرا بانس جتنا لمبا تو تُو ہے۔۔

۔۔۔ گنجے

علی دانت کچکچا کر بولا۔۔۔

اندھا بلکل اندھا چشمہ لگوا لے عمُر سے پہلے بڈھا ہوگیا ہے تُو کس اینگل سے میرے سر پر تُجھے چاند دکھ رہا۔۔۔

وُہ جلے بھنے انداز میں بولا۔۔۔

چل نہ تیرا نہ میرا موٹا تو ہے۔۔۔

علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

میری بلی مُجھ ہی سے میاؤں بیٹا جی تُو کبھی اُس فیل کے ساتھ طعنہ مار ہی نہیں سکتا جیسے میں مارتا ہوں تیرے اندر شریف النساء کی روح ہے۔۔۔

اور تیرے اندر کوئی بدروح جو تُجھے بے تکی ہانکنے پر مجبور کرتی اب دھرتی پر بوجھ اُٹھا اپنا اور بائک پر لاد ویسے ہی میرا رنگ دھوپ میں جل جل کر سانولے سے مزید سانولا ہوگیا ہے اور اِس دھوپ میں تُو مجھے کوئلہ ہی بنانا چاہتا۔۔۔

علی نے اُسے تقریباً کھینچتے ہوئے اُٹھایا۔۔۔

تُجھے تو جو ملنی تھی مِل گئی اب کس کی یہ کوجی شکل دکھانی جو رنگ کی فکر پڑ گئی انکل۔۔۔

عمر نے چوٹ کی۔۔۔

جو ملی ہے نا اُسی کو دکھانی ہے شکل ویسے بھی پرسوں بول رہی تھی سنیں آپ

کا رنگ بہت خراب ہوگیا ہے۔۔۔ اور تیرا کیا ہے تُو تو ازل سے ہی کوجا ہے

چاچو۔۔۔

علی نے اُسی کے انداز میں کہا۔۔

یہ منہ اور مسور کی دال۔۔۔

عُمر نے جیسے سُنا ہی نہیں۔۔۔

چل اب دفع بھی ہو شام میں میں افطار سے پہلے آ مریو مہمانوں کی طرح اینڈ ٹائم پر نہیں منڈائی کرنے برتن تو ہی دھوئے گا سارے۔۔

اپنے کام نہیں بتا گدھے کے ہیومن ورژن۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُس کی پیٹھ پر دھموکا جڑتے ہوئے کہا اور جلدی سے بائک اسٹارٹ کرتا

.یہ جا وُہ جا۔۔۔

تُجھے اللہ ہی پوچھے پہلوانوں والا ہاتھ۔۔۔ اُوئی۔۔

وُہ اپنی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

انشاءاللہ سب اچھا ہوگا۔۔۔

نور نے اُس کے ہاتھ سے بیگ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں نور وُہ آج شام کو عمُر کی طرف جائیں گے اُس نے افطاری کے لئے بلایا ہے میں نے منع بھی کیا تھا مگر وہ مانا نہیں ڈھیٹ ہے۔۔۔

ہاں دوست کس کا ہے۔۔

نور کو تو جیسے موقع مِل گیا سو تاک کر حملہ کیا۔۔۔

مجھے یہ بڑا صحیح مِلا ہے اٹھائیس سالہ زندگی میں واحد ایسا دوست جو بہت ہی کم عرصے میں بہت قریب آگیا ہے میرے جیسے بہت پہلے سے جانتا ہوں مخلص دوست میرے مشکل وقت کا یار تو مطلب عمُر بھر کا ساتھ۔۔۔

علی نے محبت سے کہا۔۔

ہاں یہ تو ٹھیک کہا ورنہ میں نے تو آپکو کسی دوست سے اتنا قریب نہیں دیکھا بلکہ آپکے دوست ہی کہاں تھے اور عمُر بھائی کی آپ تعریفیں کرتے نہیں تھکتے یقیناً کچھ تو خاص ہیں وُہ۔۔۔

نور نے کمرے کا دروازہ بند کردیا ورنہ چھت سے آتی کڑک دھوپ سے پورا کمرہ تندور بنا ہوا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بہت خاص بھائیوں سے بھی زیادہ ہے وُہ اور تُمھیں پتا ہے بشریٰ بھابھی تُم سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔

میں بھی ملنا چاہتی ہوں اُن سے بہت ہمت والی لڑکی ہے وُہ۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔

سو فیصد درست بات ہے۔۔

علی نے برملا اعتراف کیا۔۔۔

بس اللہ ہمیں کسی ایسے امتحان میں نہ ڈالے۔۔۔

علی نے گہری سانس لے کر کہا۔۔۔

ایسا کچھ مت سوچیں اچھا اچھا سوچیں۔۔۔

مگر سچ تو سچ ہے ناں نور تُمھیں اِن دنوں بہت اچھی غذا کی ضرورت ہے تُمھیں خوش رہنے کی ضرورت ہے مگر یہ ماحول تمہارے اور ہمارے بچے کے لئے سازگار نہیں مگر ہم مجبور ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے یاسیت سے کہا۔۔

خوشی کیا ہے؟ خوشی ملتی کیسے ہے؟ خوشی آئے گی کہاں سے؟ کیا ہم خوشی کو خرید سکتے ہیں؟ کیا خوشی کسی بازار میں ملتی ہے؟

نور نے ایک ساتھ کئی سوال کردیے۔۔۔

تُم بتاؤ۔۔

علی نے مکمل توجہ اُس کی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ وُہ سوال ہیں جن کے جواب اگر انسان پا لے تو پھر کبھی بیروزگاری کو لے کر کوئی خود کشی نہیں ہوگی۔۔ کبھی کوئی ماں اپنی اولادوں کو زہر نہیں دے گی۔۔ کبھی کوئی اپنی بیٹی کو نہیں بیچے گا صرف چند پیسوں کی عوض۔۔۔

نور نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہوکر کہا۔۔۔

وُہ دیکھیں غفور انکل کو ویسے تو ہر وقت کمر درد ۔۔ ہاتھ درد پیر درد کی شکایت رہتی ہے اُنہیں مگر دیکھو کیسی ابھی اپنی پوتی کو کاندھوں پر اُٹھائے گھوم رہے ہیں۔۔ کیوں؟ کیونکہ یہ اُن کی خوشی ہے۔۔۔۔

نور نے سامنے گھر کی چھت پر اپنی پوتی کو اُٹھائے غفور چچا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علی سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صائم روز شام میں اپنے کبوتروں کو کھلا چھوڑ دیتا ہے کہ وُہ آزادی سے جاکر گھوم لیں اور اگر لوٹنا چاہیں تو اندھیرے سے پہلے لوٹ آئیں اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے اُس کی مخصوص سیٹی بجانے سے سارے کبوتر لوٹ آتے ہیں تو اُس کے چہرے پر جو سکون ہوتا ہے وُہ اُس کی خوشی ہے۔۔۔

نور نے غفور چچا کے برابر والی چھت کی طرف اشارہ کیا جہاں صائم اپنے کبوتروں کو دانہ ڈال رہا تھا۔۔۔

جب گلی میں کبھی مداری بندر کا ناچ دکھاتا ہے تو اپنے گرد لگا بچوں کا ہجوم دیکھ کر اُس کے چہرے پر جو سکون ہوتا ہے پیسے نہ بھی ملنے پر وُہ اُس کی

خوشی ہے دھوپ میں جگہ جگہ گھومنا گلی گلی بچوں کو مسکراہٹیں بانٹنا یہ ہے خوشی اور ایسے ہی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خوش رہنے کا راز پوشیدہ ہے خوشی ایک احساس۔۔ جذبہ اور ایک کیفیت کا نام ہے خوشی نہ تو خریدی جا سکتی ہے اور نہ کسی بازار میں ملتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی قیمت ہے۔یہ ایک انمول چیز ہے خدا کی عطا کردہ نعمت ہے۔ضروری نہیں کہ خوش قسمت وہ ہے جس کا نصیب اچھا ہو بلکہ خوش قسمت تو وہ شخص ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے۔ میں نے کہیں پڑھا تھا جو چیز دوسروں کو دو گے وہی دگنی ہو کر واپس آئے گی۔بالکل اسی طرح خوشیاں بانٹنے سے اپنے پاس بھی خوشیاں ہی پلٹ کر آئیں گی اور خوشی کو محدود رکھنے سے وہ ختم ہو کر مٹ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اُس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں سمجھ گیا تمہاری بات۔۔۔

اچھا کیا سمجھے۔۔؟

نور نے بازو سینے پر لپیٹے پوچھا۔۔۔

یہی کہ خوشی کا تعلق دل سے ہوتا ہے نہ کہ امیری اور غریبی سے کیونکہ خوشی تو اطمینان اور جذبہ ہے جو شخص جیسے چاہے ویسے ہی اپنی زندگی میں بھرسکتا ہے۔خدا کی اس خوبصورت عطا کردہ نعمت سے اپنی روح کی تسکین کرسکتا ہے۔بات صرف اتنی ہے کہ ہم یہ خوشی حاصل کیسے کرسکتے ہیں۔

علی کے اِس جواب پر وُہ دِل سے مسکرا دی۔۔۔.

زندگی کی سب سے قیمتی اور سب سے سستی چیز خوشی ہے۔یہ ہم ہیں جنھوں نے خوشی کے پیمانے بہت اونچے کردیے ہیں اِنسان چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی خوش ہوسکتا ہے خوشی کا احساس امیر ہو یا غریب سب میں برابر پیدا ہوتا ہے۔فرق صرف مادی چیزوں کا ہوتا ہے غریب کی خوشی کا تعلق دو وقت کے کھانے سے ہوتا ہے اور امیر کا بچہ خوشی ایڈوانس ماڈل کا موبائل۔۔ کار۔۔ اے سی اور لیپ ٹاپ لینے پر محسوس کرتا ہے۔خوشی کا تعلق دل سے ہوتا ہے نہ کہ امیری اور غریبی سے اگر ہمیں اللہ نے نعمتیں عطا کی ہیں تو انہیں دوسروں کے ساتھ بانٹ کرکے خوشی حاصل کرسکتے ہیں۔اگر کچھ نہیں ہے تو پھر آپ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔انہیں مسکراہٹیں دیں۔اس سب کے بعد آپ خود اداس مت رہیں بلکہ مسکراتے رہیں اور خوش رہیں۔

نور نے دِل سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کتنے فارمولے ہیں تمہارے پاس خوش رہنے کے کاش مجھے بھی آتے۔۔۔

علی نے یاسیت سے کہا۔۔۔

یہ سیکھنے سے نہیں آتی بس اِنہیں محسوس کرنا ہوتا ہے۔۔

نور نے اُس کے کندھے کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار راستے پر پھنسا ہوا ہوں ٹریفک جام ہے بہت۔۔۔اب چھ بجے سے نکلے ہوئے ہیں گھر سے اب مجھے پہلے تو پتا نہیں تھا کہ ٹریفک جام ملے گا۔۔۔ہاں ہاں آرہے ہیں بس۔۔۔

علی نے ہارن دیتے ہوئے موبائل جیب میں رکھا۔۔۔

مسلسل عُمر کی کال آرہی ہے اور یہ ٹریفک۔۔

علی کوفت سے بولا۔۔۔

لیں اذان بھی ہوگئی۔۔۔

افف عذاب ٹریفک جام۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ ہارن پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا تھا جیسے۔۔۔

علی بند کریں پیپ پیپ۔۔۔

نور نے اُس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

شکر ٹریفک کھلا۔۔۔

علی نے بائک آگے بڑھائی۔۔۔

علی روزہ کھول لیتے ہیں۔۔۔

ہاں سامنے سے کچھ لاتا ہوں میں۔۔۔

وُہ بائک سائڈ میں کھڑی کرکے سامنے حلوائی کی دُکان کی طرف چلا گیا واپسی پر اُس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا جس میں تین سموسے تھے۔۔۔

میرے پسندیدہ ہیں سموسے میں تو امی کے سودے کے پیسوں میں سے ڈنڈی مار لیتی تھی اکثر کھانے کے لئے۔۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ سے لفافہ لیتے ہوئے کہا۔۔

ہمیشہ سے چورنی رہی ہو تُم۔۔۔

اُس نے بائک دوبارہ اسٹارٹ کردی۔۔۔

آپکو یاد ہے شادی سے پہلے جب آپ نے میری تیل کی تھیلی پھاڑ دی تھی تب بھی میرے پاس سموسے تھے جو آپ نے گرا دیے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ہنس کر کہا۔۔

دوبارہ تیل لاکر بھی میں نے ہی دیا تھا۔۔

اُس نے احسان جتایا۔۔۔

ہنہہ۔۔۔

کیسے بھول سکتا ہوں میں وُہ بات اُسی کی وجہ سے تو امی نے میرے سامنے پہلی بار تمہاری بات کی تھی رشتے کی۔۔۔

علی نے آسودگی سے کہا۔۔۔

اور مجھے مار پڑی تھی۔۔۔

نور نے منہ بنا کر کہا۔۔

تب بھی میں ہی تھا تمہارے ساتھ نورِ علی۔۔۔

ہاں ہمیشہ آپ ہی ہر مشکل میں ساتھ رہے میرے۔۔۔

اُس نے علی کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔

علی گاڑی بچائیں۔۔

نور بُری طرح چلائی پھر منظر سیاہ ہوگیا تھا اُس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔

اُس نے فوراً بائک دائیں طرف سے نکالی۔۔۔

نور تُم ٹھیک ہو۔۔۔

علی نے بائک سائڈ میں روکتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔ جی میں ٹھیک

ابھی وُہ کہہ ہی رہی تھی کار میں سے لڑکی چلائی۔۔۔

دھیان سے چلائیں انکل۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی کوئی تقریباً اٹھارہ انیس سال کی تھی۔۔۔

نور کے تو تلووں پر لگی تو سر پر جا کے بُجھی۔۔

یہ تُمھیں انکل دکھتے ہیں۔۔۔

وُہ علی کے ہاتھ جھٹک کر گاڑی کے پاس آکر غصّے سے بولی۔۔۔

یہ لڑکی پاگل ہے کیا۔۔۔

وُہ منہ ہو منہ بدبداتے ہوئے اُس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

نور کیا کر رہی ہو۔۔

علی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

ہاں کہاں سے انکل دکھتے ہیں یار اندھی ہو تُم پوری۔۔

برابر والی سیٹ پر بیٹھی لڑکی نے پُر شوق نظروں سے علی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بہن میرے متھے کیوں آرہی ہو جو ہے وہ کہہ دیا۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی لڑکی نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

ارے ارے ارے تُم تو ابھی پھر بیبی ہو ننھی کاکی ہو فیڈر کہاں ہے تمہارا۔۔۔

نور نے سخت تپے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

کیا ہوگیا ہے نور کیوں تماشہ کر رہی ہو۔۔۔

وُہ مسلسل نور کا ہاتھ پکڑ کر اُسے لیجانے میں لگا تھا مگر وہ ڈھیٹ ہڈی۔۔۔

اور تُم اِدھر اُدھر دیکھنا بند کرو اِسے سنبھالو۔۔

نور نے علی کو گھورتی لڑکی کو گھرکا۔۔۔

آپکی بیوی کے ساتھ کوئی دماغی مسئلہ ہے کیا۔۔۔

اُسی لڑکی نے نور کو قطعی نظرانداز کرتے ہوئے علی سے ہمدردانہ غور میں پوچھا۔۔۔

بی اِن یور لمٹس۔۔۔

اُسے کہاں برداشت ہوتی نور کے خلاف بات۔۔۔

مسئلہ تو تُم دونوں کے ساتھ لگتا ہے دونوں کو اچھے آئی اسپیشلسٹ کی ضرورت ہے تاکہ دیکھ سکے رانگ وے میں گھسی چلی آرہی ہیں دوسری کی تو نظر ہی خراب ہے تب ہی دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا پڑتا ہے چلیں آپ۔۔۔

اُس نے نخوت سے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور علی کا بازو پکڑ کر اُسے لیجانے لگی۔۔

پاگل کہیں کی۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی لڑکی شیشے گراتے ہوئے بولی۔۔۔

تُم دونوں خود نفسیاتی ہو پاگل ہو پاگل۔۔۔

نور کی زبان کو پھر کھجلی ہوئی سو پلٹ کر بولی۔۔

اچھا بس اب چُپ۔۔۔کیا تھا یہ۔۔؟

علی نے شاکی نظروں سے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ بائک چلائیں چُپ چاپ ایک لفظ نہیں بولیں گے ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

وُہ اُس کی سرد نظروں سے ذرا بھی خائف ہوئے بغیر اُلٹا اُس پر گرم ہوئی۔۔

علی نے مزید کچھ کہنے کا ارداہ ترک کیا کیونکہ وُہ واقعی بہت غصّے میں دکھائی دیتی تھی ایسا نا ہو کہ سارا غصّہ اُسی پر نکال دے۔۔۔

آئی بڑی انکل کی بچی خود تو چوسنی چوستی ہے ناں ابھی تک زبردستی کی شوہدیاں رئیس ماں باپ کی بگڑی ہوئیں اولادیں ایک کی اندھی ایک کی نیت میں فتور۔۔۔

وُہ بائک پر بیٹھی ہوئی بھی مسلسل خود کلام تھی۔۔۔

صرف مجھے انکل کہہ دینے پر تُم اُن بیچاریوں سے لڑ پڑیں۔۔۔

تھوڑی دور جانے کے بعد علی نے کہا۔۔۔

بڑا ترس آرہا ہے آپکو اُن دونوں پر۔۔

انداز اب بھی کاٹ کھانے والا تھا۔۔۔

ہوا کیا تھا تُمھیں۔۔۔

کیسے گھور گھور کے دیکھ رہی تھی آپکو وُہ چھپکلی کی شکل والی لمچیڑ کہیں کی ہمٹی ڈمٹی کی آنکھوں والی۔۔۔

اُس کا بس نہیں نہیں چل رہا تھا اُس لڑکی کو اندھا کر آئے۔۔۔

کون دیکھ رہی تھی۔۔۔

علی کے لئے یہ بلکل نئی خبر تھی کیونکہ اُس نے کچھ نوٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہی دوسری والی جو مجھے پاگل کہہ رہی تھی۔۔۔

اچھا تو یار پہلے بتاتی میں بھی دیکھ لیتا اُسے تھوڑا۔۔

وُہ اداکاری کرتے ہوئے بولا۔۔۔

آہ۔۔۔ جلاد لڑکی۔۔۔

نور نے اُس کی سینے پر چُٹکی کاٹی۔۔۔

اب بولیں کیا کرلیتے ہاں۔۔

کچھ نہیں بھئی کچھ نہیں معاف رکھو مجھے۔۔۔

وُہ ڈرنے کے سے انداز میں بولا۔۔

تُم کتنی پوزسیو ہو نور مجھے لے کر۔۔۔

تو کوئی مسئلہ ہے کیا؟؟

توبہ ہے بھئی میری کیا غلطی ہے جو تمہارا سارا نزلہ مُجھ پر گر رہا ہے۔۔۔

علی نے اُکتا کر کہا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں آئندہ شیو وغیرہ کروانے کی اور وزن بڑھتا ہے تو بڑھنے دیں اور رنگ صحیح ہے سانولا پھر دیکھتی ہوں کون دیکھتی ہے آپ کو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ حکم سنانے کے سے انداز میں بولی۔۔۔

کیا۔۔؟

اُسکی آواز میں حیرت واضح تھی۔۔

ہاں میرے کہنے پر ہی ایسا کیا تھا ناں خود کو اب میں ہی کہہ رہی ہوں جیسے پہلے تھے ویسے ہی بہت اچھے تھے۔۔

وُہ اُس کے لہجے کو قطعی نظرانداز کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تُم پاگل ہوگئی ہو میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔

کیوں نہیں کرنے والے میں بھی دیکھتی ہوں کیسے نہیں کرتے آپکے تو اچھے بھی کریں گے کس چڑیل کو دکھانی ہے یہ شکل جاکر ہاں۔۔۔

وُہ مسلسل اُس کا کندھا اپنے ناخنوں سے نوچ رہی تھی۔۔۔

چڑیل تو تُم ہو دیکھو تو کیسے نوچ رہی ہو اپنے بڑے بڑے ناخنوں سے۔۔۔

علی بُری طرح جھنجھلا کر بولا۔۔۔

جو میں نے کہہ دیا وہی ہوگا یہ بات اچھے سے سُن لیں میں آپکی ہر بات مانتی ہوں آپ میرے لیے اتنا نہیں کرسکتے۔۔۔

وُہ اب ایموشنل بلیک میلنگ پر اُتر آئی تھی۔۔۔

یہ ڈرامے مت کرو میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا تُم پاگل ہوگئی ہو بلکل یا اللہ کہاں پھنس گیا میں نہیں بولتی تھی تو ٹھیک تھا اب بولتی ہے تو رُکتی ہی نہیں۔۔

اُس نے بیچارگی سے کہا۔۔۔

میں بھی دیکھ لوں گی کیسے نہیں کرتے۔۔۔

وُہ. مصمم ارادے سے بولی۔۔۔

یہ کس انداز میں بات کر رہی ہو مُجھ سے۔۔

شفق خاتون نے تند لہجے میں تانیہ سے کہا۔۔

صحیح کہہ رہی ہوں خالہ آپکی یہ بیٹی نواب نہیں ہے جو کوئی کام نہیں کرے گی میں بہو ہوں نوکرانی نہیں جو لگی رہوں بس میں صاف کہہ رہی ہوں گھر کے کام یہ میرے ساتھ کروائے گی برابر تو ہی میں بھی کچھ کروں گی ورنہ مُجھ سے بھی آپ کوئی اُمید نہ رکھیں۔۔۔

تانیہ نے اُن کے غصّے کی کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں کروں گی سُن لیں امی آپ۔۔۔

نمرہ نے بھی دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

مت کرو پڑی رہو مہارانی بن کر مگر میں بھی کچھ نہیں کرنے والی سُن لیں آپ دونوں اِنسان ہوں میں کوئی مشین نہیں اور مجھے باؤلی نور سمجھنے کی غلطی کوئی نہ کرے میرے پاس دماغ ہے چُغد نہیں ہوں جو لگی رہوں لگی رہوں اور آخر میں باتیں بھی سنوں۔۔۔

تانیہ کا انداز تضحیک آمیز تھا۔۔۔

آنے دے دانیال کو فیصلہ کرواتی ہوں میں یہ کوئی تمیز ہے بڑوں سے بات کرنے کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑے بھی تو بڑا پن دکھائیں اپنا۔۔

وُہ ترکی بہ ترکی بولی۔۔۔

کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔

وُہ سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر چلائیں۔۔۔

خالہ میں یہیں آپکے سامنے کھڑی ہوں گلا پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو۔۔

وُہ اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر ناگواری سے بولی۔۔

یہ آپ کس طرح بات کر رہی ہیں امی سے۔۔

نمرہ بیچ میں کودی۔۔۔

او ہیلو زیادہ آگ لگانے کی ضرورت نہیں ہے چُپ کرکے بیٹھی رہو اتنا مت اُچھلو یہ نا ہو منہ کے بل زمین پر گرو۔۔۔

تانیہ نے اُسے اُنگلی سے پیچھے کیا۔۔۔

بہت نہیں بول رہی تُم۔۔

شفق خاتون نے دانت پیسے۔۔۔

ہاں مگر مجھے لگتا ہے آپکے ساتھ یہ سب بہت پہلے ہی ہوجانا چاہئے تھا وُہ نور

تو بونگی تھی مگر میں نہیں ہوں میں اپنا کام جانتی ہوں اور منع نہیں کر رہی کام کرنے سے مگر میں سارے کام کسی صورت نہیں کروں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

تانیہ کا لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے عاری تھا۔۔۔

ہاں دیکھ لوں گی میں تُجھے بھی۔۔

خالہ میں آپکی عزت کرتی ہوں مگر برائے مہربانی اِسے اتنا نکما مت بنائیں اِس نے بھی دوسرے گھر جانا ہے اور مکافات عمل تو ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو آپکی زیادتیوں کا بدلہ اِس سے لیا جائے۔۔۔

وُہ اُن کے ضمیر پر کاری ضرب لگاتی چلی گئی۔۔۔

دیکھ لوں گی۔۔۔

شفق خاتون کی آواز اب بھی بے لچک تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کہا بھی تھا وقت سے پہلے آجانا اینڈ ٹائم پر صرف کھانے مت آجانا مگر صاحب تو پونے آٹھ بجے تشریف لے رہے ہیں بھئی ہم نے افطاری پر بلایا تھا تُم ایسا کرتے سحری میں آجاتے۔۔

عُمر علی سے گلے ملتے ہوئے مصنوئی خفگی سے بولا۔۔۔

ہاں اُڑ کر آجاتا سپر مین ہوں ناں میں۔۔

علی نے اُس کا ہاتھ زور سے دبا کر کہا۔۔۔

بھابھی کی وجہ سے تُجھے چھوڑ رہا ہوں اسلام علیکم بھابھی۔۔

عُمر نے نور کو دیکھتے ہوئے مہذب انداز میں کہا۔۔۔

وعلیکم السلام بھائی کیسے ہیں آپ۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔

تیرے یہاں مہمانوں کو گھر کی دہلیز پر ہی کھڑا رکھتے ہیں کیا۔۔؟

علی نے ازراہِ مذاق کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری سوری میں بھول ہی گیا بلکل ساری غلطی تیری ہے آتے ہی شروع ہوگیا۔۔

وُہ اُن دونوں کو اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔

میں بشریٰ کو بلاتا ہوں وُہ کچن میں ہے۔۔

بھائی آپ رہنے دیں مجھے بتادیں کچن کس طرف ہے میں خود چلی جاتی ہوں آپ دونوں بیٹھ کر باتیں کریں۔۔

نہیں بھابھی آپ کہاں کچن میں جائیں گی۔۔

کوئی بات نہیں ہے ویسے بھی میں یہاں اکیلی بیٹھ کر بور ہی ہوں گی۔۔

یہ تو ٹھیک کہا تُم نے اور گنجے بتادے ناں کہاں ہے کچن ورنہ اِس کے پیروں میں سکون نہیں آنے والا جب تک ہر گھر کے کچن میں نہیں چلی جاتی۔۔۔

علی نے نور پر طنز کیا جس پر وُہ منہ بناکر رہ گئی۔۔۔

بھابھی دفع کریں اِسے وُہ آگے جو گلی جیسی جارہی ہے اُس کے کونے پر ہی کچن ہے۔۔

شکریہ بھائی۔۔۔

وُہ متانت سے کہتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔

گھر تو بہت اچھا ہے ماشاللہ سے تیرا۔۔۔

علی نے سچے دِل سے تعریف کی۔۔۔

والد صاحب کا احسان ہے یہ کہ سر پر چھت تو اپنی ہے میں اس تو بشریٰ سے بارہا کہا بیچ دیتے ہیں تاکہ کوئی اپنا کام شروع کرسکوں مگر وہ کہتی ہے آجکل کے دور میں کراچی میں اپنا گھر ہونا کسی نعمت سے کم نہیں اللہ نہ کرے کاروبار میں نقصان ہوگیا تو چھت تو گئی ناں سر پر سب جانتے بوجھتے جوا کیوں کھیلنا۔۔۔

عُمر نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ٹھیک کہتی ہیں بھابھی بِلکُل اپنا گھر ہونا واقعی نعمت ہے۔۔

علی کا انداز یاسیت لیے ہوئے تھا۔۔۔

کیا بات ہے میں نے کل بھی تُجھ سے پوچھا تھا تو ٹال گیا دیکھ دوستی میں کچھ نہیں چھپایا جاتا بتا مجھے۔۔۔

عُمر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

بس یار گھر کے مسئلے ہیں امی اور چھوٹے بھائی کی بیوی کو نور کے ساتھ اور وُہ دونوں جو باتیں کرتی ہیں وُہ بہت ہی گری ہوئی ہیں۔۔

علی نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا۔۔

مجھے پتا ہے تو کیا سوچ رہا ہے یہی کہ میں نور کی فیور کیوں کر رہا ہوں مجھے اپنی امی کی طرف ہونا چاہیے تھا یہی سوچ رہا ہے ناں۔۔؟

علی نے اُس کے چہرے پر پھیلی اُلجھن دیکھ کر پوچھا جواب میں عُمر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں یہ نہیں کہوں گا میں شروع سے نور کے ساتھ ایسا رہا میں نے بھی عام مردوں کی طرح پہلے بیوی کو ہی غلط سمجھا مگر پھر نے غور کیا باتوں کو سمجھا نور کو جانا تب مجھے پتا چلا کہ ضروری نہیں کہ ماں باپ ہمیشہ ٹھیک ہوں کچھ جھوٹ بولے گئے تھے امی کی طرف سے جس پر میں میں نے نور پر ہاتھ تک

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُٹھا لیا تھا مگر پھر وہ سچائی بہت جلد ہی میرے سامنے آگئی تب سے میں نے ہر چیز کو سمجھا اور جانا کہ نور بلکل بے قصور ہے میں نے اُس کے لیے بولنا شروع کیا تو سب کو مُجھ سے پریشانیاں شروع ہوگئیں امی تو شروع سے ہی مُجھ سے نالاں رہتی تھیں اب مزید کھٹکنے لگا اُنہیں اور امی کیوں نالاں رہتی تھیں یہ بہت لمبی بات ہے بعد میں کبھی بتاؤں گا تُجھے نور کو تو نہیں بتائی کیونکہ اُس کے سامنے تو اپنی ماں کا بھرم رکھنا ہے۔۔۔

علی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔۔۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ تُم نے صحیح کا ساتھ دیا ہر مرد ایسا نہیں کرپاتا۔۔

عُمر نے متاثر کن انداز میں کہا۔۔

مجھے نور کی ایک بات نے بہت متاثر کیا ہے عُمر اُس نے کبھی بھی مجھے میرے گھر والوں سے بدگمان کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہمیشہ مجھے سمجھاتی ہے جس فیز میں میں تھا ناں وہ چاہتی تو ایسا کرسکتی تھی مگر اُس نے ہمیشہ میرے گھر والوں کی عزت کی امی کی ہر زیادتی برداشت کی کیونکہ وُہ اُنہیں ماں کی جگہ نہیں ماں ہی مانتی ہے میرے بہن بھائیوں سے ہمیشہ وُہ شفقت سے پیش آئی اپنے رشتے کا پورا حق ادا کیا ہے اُس نے۔۔۔

علی کے ہر لفظ سے نور کے لئے عزت مترشح تھی۔۔۔

اب کیا سوچا ہے تُو نے۔۔۔

میں اُس گھر میں مزید اپنی بیوی کو ذلیل نہیں ہونے دے سکتا جہاں لوگ اُس کے کردار کو نشانہ بنائیں اُس کے مرحوم والدین کو غلط کہیں جب وُہ میرے ماں باپ کی اپنے ماں باپ کی طرح عزت کرتی ہے تو میرا بھی یہ فرض ہے کہ اُس کے ماں باپ کی عزت کروں اور کرواؤں اب اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وُہ اِس دُنیا میں ہیں یا نہیں میں بس انتظار کر رہا ہوں کہ کوئی اچھی جاب ملے اور جلد از جلد میں اُسے لے کر دوسرے گھر میں شفٹ ہوجاؤں ابھی میں ڈھنگ سے دو وقت کی روٹی افورڈ نہیں کرسکتا اُسے کہاں سڑکوں پر لے کر پھروں گا۔۔۔

علی نے مستحکم انداز میں کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمارا یہ سامنے والا کمرہ بیکار پڑا رہتا ہے بلکل تُم دونوں جب تک یہاں شفٹ ہوجاؤ اچھا ہے ناں تُمھیں اور بھابھی کو ذہنی سکون تو ملے گا۔۔۔

عُمر نے فوراً کہا۔۔

تُو نے اتنا کہہ دیا کافی ہے یار مگر میں اپنے بل بوتے پر اُسے ایک بہت اچھا گھر دینا چاہتا ہوں جو صرف اُس کا اور میرا ہوگا جہاں صرف ہم دونوں ہوں گے ہمارے بچے ہوں گے۔۔۔

اُس کی آنکھیں حسین خوابوں سے پُر نور تھیں۔۔۔

انشاءاللہ۔۔

عمر نے مسکراتے ہوئے اُس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

نور نے سموسے کڑاھی میں ڈالتی بشریٰ کو سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام آپ لوگ آگئے اور دیکھیں عمُر نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔

بس ابھی ابھی آئیں ہیں اور میں آپ سے ملنے آگئی۔۔

نور کو وُہ پیاری سی لڑکی پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی دھان پان سے خوش شکل اور خوش مزاج۔۔۔

آپ یہاں کیوں آگئیں گرمی میں باہر بیٹھیں میں بس یہ تل کر آرہی ہوں جب عمُر نے بتایا کہ آپ لوگ ٹریفک میں پھنس گئے ہیں تو میں نے سب تلنے والا سامان ایسے ہی رکھ دیا کہ جب آئیں گے تو گرم گرم تلوں گی۔۔

اُس نے کڑاھی میں چمچ چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی گرمی نہیں ہے ویسے بھی وُہ لوگ اپنی باتیں کر رہے ہیں اور میں بور ہی ہوتی۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔

میں کچھ مدد کرواؤں آپکی۔۔

نور نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں شرمندہ کرتی ہیں آپ۔۔

بشریٰ نے سموسے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے خیال میں ہمیں یہ آپ کا تکلف ترک کردینا چاہیے میں یہاں یہ سوچ کر آئی ہوں کہ ایک دوست بناؤں گی ویسے بھی میری کوئی دوست نہیں ہے۔۔۔

نور نے خوشدلی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں دوست تو ویسے میری بھی کوئی نہیں ہے چلو آج سے تُم میری دوست۔۔

بشریٰ نے نرمی سے کہا۔۔۔

تو پھر دوستوں میں مہمان وغیرہ جیسے تکلف نہیں ہوتے۔۔۔

نور نے شربت کا جگ اُٹھاتے ہوئے کہا بشریٰ نے بھی چولہا بند کیا اور اُس کے ساتھ باہر نکل گئی۔۔۔

ہاہاہا ٹھیک کہا بلکل تُم نے۔۔

وہ دونوں کسی بات پر ہنستی ہوئیں آرہی تھیں عُمر اور علی نے حیرت سے اُن

کی طرف دیکھا۔۔۔

واہ کیا بات ہے اتنی جلدی آپ دونوں میں دوستی بھی ہوگئ۔۔۔

عمر نے لقمہ دیا۔۔۔

اسلام علیکم علی بھائی۔۔۔اور تُمھیں کیا مسٔلہ ہے۔۔

بشریٰ نے عمُر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

توبہ کبھی تو آپ بول دیا کرو۔۔۔

وُہ بُرا مان کر بولا۔۔۔

کیوں بھئی میں تُمھیں جیسے بلاتی ہوں ویسے ہی بلاؤں گی ویسے بھی یہ لوگ کون سے مہمان ہیں کیوں نور۔۔۔

بشریٰ نے نور کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابی ویسے بھی تُم کہنے میں کوئی برائی بھی نہیں مزید اپنائیت سی لگتی ہے میں تو کہتا ہوں تُم بھی مجھے تُم ہی کہو۔۔

علی نے نور کی طرف دیکھ کر شرارت سے آنکھ دبائی۔۔۔

اچھا شروع کر یار باتیں ہوتی رہیں گی۔۔۔

عمر نے علی کے کندھے پر تھپکی دے کر کہا۔۔۔

آپ دونوں کی شادی کو کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔؟

بشریٰ نے علی اور نور دونوں سے پوچھا۔۔۔

چھ مہینے۔۔۔

وُہ دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔

ماشاءاللہ سے آپ دونوں کی جوڑی بہت پیاری ہے میڈ فار ایچ ادور۔۔۔

اُس کے لہجے میں ستائش تھی۔۔۔

شُکر خُدا کا کسی نے تو عُمر کا رونا نہیں رویا۔۔۔

علی نے نور کی طرف دیکھ کر کہا جس پر وُہ نظریں چرا گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عُمر کا رونا۔۔

بشریٰ نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

بھابھی میں نور سے کچھ سال بڑا ہوں تو اسی لیے اکثر لوگ کہہ جاتے ہیں۔۔

اُس نے جان کی عمر کے ہندسے سینسر کیے۔۔۔

ہاں لگتا بھی تو دو بچوں کا باپ ہے تُو۔۔۔

عمر نے زوردار قہقہہ لگا کر کہا جس پر علی نے اُس کے پیٹھ پر زوردار مکا جڑا جس اُس کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

مجھے بہت اچھا لگا تُم سے مِل کر نور بہت دنوں بعد میں اتنا خوش ہوئی ہوں ورنہ پچھلے ایک سال میں جو جو ہوا ہے اُس کے بعد مجھے نہیں لگتا تھا کہ میں اِس سب سے اُبھر پاؤں گی۔۔۔

بشریٰ نے چائے چھانتے ہوئے کہا۔۔۔

تُم بہت ہمت والی ہو بشریٰ بہت زیادہ اللہ پر بھروسہ رکھو اُس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ہوسکتا ہے اُس نے تُم دونوں کے لیے مزید بہتر کچھ سوچا ہو۔۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔۔

ہمارا بیٹا چلا گیا ہمارے دو بچے اِس دُنیا میں آنے سے پہلے ہی چلے گئے کیا بہتری ہوسکتی ہے اِس میں نور۔۔۔

اُس کی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے۔۔۔

یہ تو اللہ جانتا ہے ناں میں جانتی ہوں اولاد کا دُکھ سہنا آسان نہیں ہوتا اپنی کوکھ میں نو مہینے رکھا تھا تُم نے تمہارے ہاتھوں میں کھیلا تھا وُہ نہیں آسان بھول پانا میں کہہ بھی نہیں رہی کہ تُم اُسے بھول جاؤ بس اِسی طرح صبر کرو۔۔۔

نور نے اُس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے تسلی بخش انداز میں کہا۔۔

اللہ تمہارے بچے کو اپنی امان میں رکھے نور۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔

نور نے اُس کے چہرے کو پیار سے تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو باہر چلتے ہیں یہ لوگ چائے کا انتظار کر رہے ہیں شاباش حلیہ درست کرو اپنا فوراً اور ایک مسکرا کر دکھاؤ۔۔

نور نے اُس کے بال سنوارتے ہوئے کہا تو وُہ ہلکے سے مسکرا دی۔۔

تُم بہت پیاری ہو بشریٰ مگر مسکراتے ہوئے اور حسین لگتی ہو عمر بھائی اور تُم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔

اگر عُمر نہیں ہوتا میرے ساتھ تو میں کبھی خود کو سنبھال نہ پاتی۔۔۔

میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہی ہوتا ہے ایک کمزور پڑ رہا ہے تو دوسرے کو مضبوط بننا ہی پڑتا ہے۔۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔

بشریٰ کیا پائے پکا رہی ہو لے بھی آؤ اب۔۔۔

عُمر کی آواز پر وُہ دونوں مسکراتی ہوئی کچن سے نکل گئیں۔۔۔

نہ بھائی میں نہیں مانتا شادی تو پسند سے ہی کرنی چاہیے لو میرج مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ لوگ کیسے کسی ایسے اِنسان سے شادی کرلیتے جسے وُہ ٹھیک سے جانتے تک نہیں شادی عُمر بھر کا رشتہ ہے تو کم از کم آپ اپنے شریکِ حیات کو اچھے سے جانتے تو ہوں۔۔۔

عُمر نے چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے علی سے کہا وُہ دونوں شاید اسی پر بحث کر رہے تھے۔۔۔

ارینج میرج ہو یا لو میرج رشتے کی کامیابی کا انحصار ایک دوسرے کے لئے عزت اور احترام پر کرتا ہے تُم نے ٹھیک کہا ہم جس اِنسان کو ٹھیک سے جانتے بھی نہیں اُس کے ساتھ ساری عُمر کا رشتہ جوڑ لینا واقعی عجیب لگتا بھی مجھے بھی مگر جب کی تو جانا کہ یہ بہت خوبصورت سفر ہے شادی کے بعد اپنے ہمسفر کو اُس کی چھوٹی سی چھوٹی بات کو جاننا اُسے سمجھنا کچھ اُس کی سننا کچھ اپنی سنانا

کچھ اپنی منوانا کچھ اُس کی ماننا اور یہ سفر میرے لیے زندگی کا سب سے خوبصورت سفر ہے اور اِس کی خوبصورتی مزید نکھر جاتی ہے جب آپکی زندگی میں نور جیسا کوئی ہو۔۔۔

علی نے نور کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے کہا تو اُس نے بے اختیار جھینپ کر اپنا رُخ بدلا جبکہ عُمر کے کھانسنے پر اُسے بھی اپنی بے اختیاری کا احساس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا۔۔۔

اچھا بس بڈھا بننے کی ضرورت نہیں پتا ہے تیری عمر ہوگئی ہے۔۔

علی نے زبردستی کھانستے عُمر کو گھوری سے نوازا۔۔۔

علی بھائی جیسا کہ آپ نے کہا آپ دونوں کی ارینج میرتج تھی (جو کہ بالکل نہیں لگتی) تو جب آپ نے پہلی بار نور کو دیکھا کیا آپکو تب آپکو کیسا لگا تھا۔۔؟

بشریٰ نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

جبکہ نور آنکھوں ہی آنکھوں میں بشریٰ کو منع کر رہی تھی۔۔

پہلی بار تو میں نے اِسے جب چھوٹی بچی تھی تب دیکھا تھا اور بخدا میں بہت شریف تھا اپنے بچپن میں۔۔۔

علی نے نور کی طرف دیکھ کر شرارت سے آنکھ دبائی۔۔۔

کتنی چھوٹی۔۔

اب کی بار عُمر نے بولا۔۔۔

دو یا تین سال کی۔۔۔

اور تو کتنے سال کا تھا۔۔۔؟

عُمر نے شرارت سے پوچھا۔۔

میں تیرا سر پھوڑ دوں گا عمر مسئلہ کیا ہے سب کو میری عمر سے کیا جاننا کیا چاہتا ہے۔۔۔

وُہ سخت تپے ہوئے انداز میں بولا تو عمر اور بشریٰ سمیت نور بھی ہنسنے لگی۔۔۔

اچھا یہ چھوڑیں یہ بتائیں نور سے شادی کا سُن کر پہلا کیا خیال آیا تھا ذہن میں۔۔۔

بشریٰ نے پلیٹ سے پکوڑے اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پہلا خیال کچھ اچھا نہیں تھا۔۔

اُس نے رُک کر نور کی طرف دیکھا جہاں حیرت واضح تھی۔۔۔

مطلب ہم ایک ہی محلے میں رہتے تھے اکثر آمنا سامنا ہوتا تھا مگر میں نے کبھی نور کو اِس نظر سے نہیں دیکھا تھا جب امی نے نور کی بات کی تو ذہن میں یہی ہے ایک ناسمجھ۔۔کم عقل بچہ دِماغ والی لڑکی۔۔

وُہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا جبکہ نور کے چہرے پر ناگواری پھیل رہی تھی جسے دیکھ کر بشریٰ اور عُمر کافی محظوظ ہورہے تھے۔۔۔

اب یار غصّہ کرنے کی بات نہیں میں تب تُمھیں جانتا نہیں تھا اب تُم لوگ بتاؤ اپنے سے دس سال چھوٹی لڑکی کے بارے میں کیا سوچتا. ۔فطری سوچ تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ ہوگی عام سترہ اٹھارہ سال کی لڑکی ام میچیور سی۔۔۔

وُہ بے دھیانی ہے وُہ بات کہہ گیا تھا جسے وُہ چھپا رہا تھا۔۔۔

تو دس سال بڑا ہے بھابھی سے۔۔۔

عُمر کی آنکھیں حیرت کے باعث پھیل گئیں۔۔۔

نور نے متاسفانہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

بڑا ہی کمینہ ہے تُو۔۔۔

علی کا کہیں بس نہیں چلا تو عُمر کی گردن ہی پتلی نظر آئی ایک زوردار دھپ رسید کی تھی اس کی کمر پر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہا۔۔۔ تُو نے خود بتادیا میری کیا غلطی۔۔۔

وُہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں تو اِس میں کیا ہوا کوئی انوکھی بات نہیں۔۔

علی نے متانت سے کہا۔۔

ہاں بھائی کوئی بڑی بات نہیں اور عُمر خود کو بھول گئے مُجھ سے پورے چھ سال بڑے ہو۔۔

بشریٰ نے علی کو چھوڑ اب عُمر کا پیچھا لیا۔۔۔

ششش۔۔۔ توبہ ہے بڑی حمایتی بن رہی ہو بھائی کی۔۔۔

عُمر بدمزہ ہوکر بولا تو علی زور سے ہنس دیا۔۔۔

تُو کیا پہلے بھابھی کو بہن سمجھتا تھا جو کہہ رہا کبھی اِس نظر سے دیکھا نہیں۔۔۔

عُمر نے اُسے دوبارہ زچ کرنا چاہا۔۔۔

استغفار اب بہن جیسا بھی کچھ نہیں تھا۔۔

علی نے تنک کر جواب دیا۔۔

مطلب تیری نیت میں شروع سے فتور تھا۔۔

عُمر نے جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا۔۔۔

اُن تینوں میں سے مزید کوئی کچھ کہتا اُس سے پہلے نور کی ہنسی نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔۔۔

آپ بہت مذاق کرتے ہیں عُمر بھائی مطلب کچھ بھی نیت میں فتور۔۔۔

وُہ کہہ کر پھر ہنسنے لگی تو ساتھ ہی وہ تینوں بھی ہنس دیے۔۔۔

علی نے پہلی بار اُسے یوں کھل کر ہنستے ہوئے دیکھا تھا اُسے خود کا مذاق بنائے جانے کا پھر ذرا افسوس نہ رہا۔۔

وُہ لوگ پھر کچھ دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر علی نے جانے کی اجازت

مانگی۔۔۔

اچھا یار بس اب چلیں گے کافی دیر ہوگئی ہے۔۔

علی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یار صرف دس ہی بجے ہیں تھوڑا اور بیٹھ بڑا مزہ آرہا ہے۔۔

عُمر نے اصرار کیا۔۔

۔۔۔ پھر کبھی ابھی مجھے نیند بھی آرہی ہے پھر سحری میں بھی اٹھنا ہے

علی نے معذرت خواہ انداز میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں ٹھیک ہے مگر آپ دونوں جلدی آیئے گا پھر۔۔۔

بشریٰ نے مسکرا کر کہا۔۔

انشاءاللہ بھابھی۔۔۔

نور اور علی دونوں یک زبان ہوکر بولے۔۔۔

چلیں جی۔۔

علی نے نور کے پاس آکر کہا۔۔

جی۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

صرف گھر کی کام کاج کو لے کر تُم عورتوں نے اتنا بڑا بکھیڑا کھڑا کردیا ہے۔۔۔

سبحان صاحب نے افسوس سے اُن تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دانیال چُپ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

ابو مجھے کام کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے میرا گھر ہے یہ کیوں نہیں کروں گی مگر مجھے بھی اِنسان ہی سمجھا جاتا پورے گھر کا جھاڑو پوچھا برتن کھانا پکانا کپڑے دھونا سب میں اکیلے کیوں کروں نمرہ نے یونیورسٹی سے دو بجے تک آجاتی ہے چلیں صفائی اور صبح کا ناشتہ میں کرلوں گی مگر کپڑے دھونا اور استری کرنا تو یہ کرے رات اور دوپہر کا سالن بھی بنالوں گی یہ میرے ساتھ مدد ہو کروا دے اب یہاں کہاں کا اِنصاف ہوا کہ میں اکیلے سارا کام کروں آپ ہی بتائیں۔۔۔

تانیہ نے بہت تحمل سے اپنی بات اُن کے سامنے رکھی۔۔۔

کہیں غلط نہیں ہو تُم۔۔۔

اُنھوں نے فوراً کہا۔۔۔

نمرہ تھک ہار کے آکر گھر کے کام بھی کرے پھر اُسے پڑھائی بھی کرنی ہوتی ہے۔۔

شفق خاتون نے بھی سرعت سے کہا۔۔۔

شفق کام مل بانٹ کر آرام سے ہو سکتے ہیں ہمارا کوئی میلوں پر پھیلا بنگلہ نہیں ہے دو س چالیس گز کا مکان ہے۔۔۔

سبحان صاحب نے پرسوں کی لڑائی کی بعد سے اُنہیں اب مخاطب کیا تھا۔۔۔

پر ابو مجھے پڑھنا بھی ہوتا ہے۔۔۔

نمرہ شفق خاتون کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بیچ میں بول پڑی۔۔۔

پورا دِن تُم موبائل پر لگی ہوتی ہو موبائل سے ہٹی تو لیپ ٹاپ وہاں سے ہٹی تو پھر موبائل مجھے تو کبھی پڑھائی کرتی نہیں دِکھی۔۔

سبحان صاحب نے اُسے جھوٹا ثابت دیا۔۔۔

تُم کچھ نہیں بولو گے۔۔؟

سبحان صاحب نے کب سے خاموش بیٹھے دانیال کو ٹھوکا۔۔

کیا کہوں ابو مجھے تو حیرت ہورہی ہے صرف تین ہفتے صرف تین ہفتے اِن لوگوں سے گھر نہیں سنبھلا سب کو کام بوجھ لگ رہا ہے نور بھابھی تو ہر ایک کام اکیلے کرلیتی تھیں بغیر کچھ کہے صبح فجر کے وقت اُٹھ جاتی تھیں مشین میں

اُن کے ہوتے ہوتے میں نے ایک دفع بھی کپڑے نہیں دیکھے روز صبح ہی
ہاتھ سے دھوکر سکھا دیتی تھیں پھر سب کو ناشتہ دینا گھر کے مردوں کے
جاتے ہی گھر کی صاف صفائی کرنا پھر دوپہر کے کھانے کی تیاری کرنا نمرہ آجاتی
تو اُس کے لیے الگ روٹیاں بنانا شام میں ہمارے لیے الگ پھر رات کا کھانا اور
رات سونے سے پہلے بھی لاؤنج کی صفائی کرکے سوتی تھیں وُہ مگر میں نے
کبھی اُنہیں شکایت تو دور کی بات کبھی اُن کے ماتھے پر ایک شکن تک نہیں
دیکھی اور اب دیکھیں دوپہر کے وقت اُٹھتی ہیں تقریباً روز ہی میں ناشتہ کیے
بغیر چلا جاتا ہوں بھابھی کے ہوتے ہوئے ایسا ایک بار بھی نہیں ہوا دوپہر کے
دو دو تین تین بجے تک گھر یونہی گندا پڑا رہتا ہے آخری دفع مشین بھی شاید
بھابھی نے ہی لگائی تھی اب دیکھیں ڈھیر جمع ہے کپڑوں کا اتنے کہ مشین سے
باہر گر رہے میں تین دِن سے ایک ہی پینٹ پہن کر جا رہا ہوں آفس بھابھی
نے میرے لیے ترتیب بنا کر رکھی ہوئی تھی ہفتے کی جب یونیورسٹی میں تھا تب
بھی جب جاب پر لگا تب بھی اور اب دیکھیں میری بیوی سمیت کسی کو احساس
ہی نہیں بس ہر کسی کو اپنی فکر جس کو جو سوٹ پہننا ہوا مشینیں سے نکال کر
دھولیا ایسے کوئی گھر چلتا ہے۔۔۔ پتا نہیں امی آپکو یہ بات کب سمجھ آئے گی
کہ نور بھابھی کے بغیر یہ گھر کچھ نہیں ہے میں اِس لیے نہیں کہہ رہا کہ وُہ
سارے کام کرتی تھیں بلکہ اِس لیے کہ اُن کا دِل بہت صاف تھا کسی کے لئے
کوئی بغض ۔۔حسد نہیں تھی اُن کے دِل میں آپ بھی جانتی ہیں یہ بات مگر

کبھی مانیں گی نہیں۔۔۔۔

دانیال نے افسوس ناک لہجے میں کہا۔۔۔

بس مجھے ایک اور حمایتی نہیں چاہیے اُس کا تیرے ابو ۔۔فرح اور وُہ جورو کا غلام علی کم تھے جو تو نیا اُس کا حمایتی بن کر آرہا۔۔۔

شفق خاتون نے ہاتھ اُٹھا کر نخوت سے کہا۔۔۔

اوپر جاتے نور اور علی لاؤنج سے آتی آواز سُن کر رُکے تھے۔۔۔

امی اچھائی اپنے آپ کو منوا لیتی ہے نور بھابھی ایک بہترین بہو۔۔بھابھی۔۔بہن اور بیوی ہیں گھر جوڑ کر رکھنے والی عورت ہیں وُہ مگر آپ بھائی سے نفرت میں بہت اندھی ہوچکی ہیں مجھے تو خود پر افسوس ہوتا ہے بار بار میں نے کیسے بھائی کو وُہ سب کہہ دیا جبکہ اُنہوں نے ہمارے لیے کیا کیا نہیں کیا میں خود کو ملامت کرتا ہوں ابھی تک کہ میں نے بھابھی پر ہاتھ اُٹھانے جیسی گھٹیا حرکت کی بھی کیسے۔۔۔ بھائی نے ہم سب کے لیے اپنی جان اور ہمت سے بڑھ کر کیا ہے میں پاگل ہوگیا تھا جو اُنہیں باعث شرمندگی سمجھتا رہا میں آج جو بھی ہوں صرف اُن کی وجہ سے ہوں اُنہوں نے اپنا مفاد نہیں دیکھا اُنہوں نے ہم سب بہن بھائیوں کو پالا ہے ابو سے زیادہ اُنہوں نے ہماری خواہشیں پوری کی ہیں مجھے خود پر غصّہ آتا ہے بہت غصّہ آتا ہے کیسے میری ہمت بھی ہوئی اُن کے سامنے بکواس کرنے کی مجھے اپنی غلطیوں کا احساس تب ہوا جب بھابھی نے

میری اتنی گھٹیا حرکت پر بھی مجھے معاف کردیا اُن کا ظرف بہت بڑا ہے۔۔۔

دانیال کے لہجے میں پچھتاوا صاف ظاہر تھا۔۔۔

نور اور علی نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا علی کی آنکھوں میں ایک عجیب سے چمک تھی۔۔۔

تُم بھی کس سے کہہ رہے ہو بیٹا۔۔

سبحان صاحب نے شفق خاتون پر طنز کیا۔۔۔

آپ بھی نور نور کرنے لگ گئے ہیں جسے دیکھو اِس گھر میں نور کے نام کی ہی تسبیح پڑھ رہا ہے نور بھابھی نہیں ہوگئی فرشتہ ہوگئی اُس کا یہی تو کام ہے مردوں کو اپنے پیچھے لگانا پھنسا لیا آپکو۔۔۔

علی سخت غصّے میں اندر بڑھ ہی رہا تھا تھپڑ کی زوردار آواز نے اُس کے قدم روک دیے۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو بہنوں کی طرح ہیں وُہ میری اور تُم نے اتنا گھٹیا اِلزام۔۔۔ ارے پچھتا رہا ہوں تُم سے شادی کرکے بلکہ شاید میرے ہی گناہوں کی سزا ہے جو مجھے تُم جیسی بیوی ملی ورنہ علی بھائی کی طرح مجھے بھی کوئی نور بھابھی جیسی بیوی ملتی تُمھیں اپنے شوہر تک کی عزت کا خیال نہیں ہے پڑھ لکھ کر جاہل ہو تُم سراسر گنوار۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال غصّے سے دھاڑا تھا۔۔۔

یہ آپکا کیا ہی آپ پر لوٹ کر آرہا ہے اور چاٹیں اپنی بھانجی اپنی بھانجی کہہ کہہ کر اُن دونوں کو دیکھیں وُہ ہر حال میں خوش ہیں پتا ہے کیوں؟ کیونکہ اُن دونوں کے بیچ محبت ہے احترام ہے اور ہمیں دیکھیں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بے سکونی۔۔۔

شفق خاتون نے آگے بڑھ کر تانیہ کو خود سے لگا لیا۔۔۔

فالتو کی آئی ہے کیا میری بچی اُس دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے تُو نے اِس پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

دانیال یہ بہت غلط کیا تُم نے۔۔

سبحان نے ملامتی انداز میں کہا۔۔

مُجھ سے نہیں برداشت ہوتے ایسے اِلزام میں اُنہیں اپنی بہن مانتا ہوں جیسے نمرہ اور فرح اور یہ اُس رشتے گندہ کر رہی ہے میں گھر واپس آؤں اُس سے پہلے تُم دفع ہوجانا اپنی ماں کے گھر دکھائی نا دو مجھے تو۔۔۔

وُہ تانیہ کو دھکا دے کر باہر نکل گیا۔۔۔

علی اور نور کو دیکھ کر کچھ دیر کے لئے رُکا۔۔۔

سوری بھابھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر بس دو لفظ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

چلو۔۔۔

اُس نے نور کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا تو وہ افسوس سے سر جھٹکتی اُس کے ساتھ چل دی۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

کیا بات ہے بہت خوش دکھائی دے رہے ہیں۔۔؟

وُہ دونوں سحری کر رہے تھے جب ہی عُمر کی کال آئی تھی فون بند کرنے کے بعد اُس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

ابھی عُمر کی کال آئی تھی کہہ رہا ہے کل سے جانا ہے جاب پر اُس کی بھی ہوگئی ہے اور میری بھی۔۔۔

بہت بہت اچھی بات ہے یہ تو علی۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں اب بس اللہ نے چاہا تو جلد اِس عذاب خانے سے جان چھڑواؤں گا۔۔۔

وُہ خود سے بولا۔۔۔

کچھ کہا آپ نے۔۔۔

نہیں کچھ نہیں تُم کھاؤ آذان ہونے والی ہے ویسے بھی۔۔

وُہ نور کو ابھی گھر چھوڑنے والی بات بتا کر اُس کا مِل جُل کر رہنے پر لیکچر سُننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔

بشریٰ بھابھی نے منع کرنے کے باوجود کھانا پیک کرکے دے دیا کہ اب کہاں تُم جاکر سحری بناؤ گی۔۔۔

نور نے آخری لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ہی ہوا ورنہ گھر میں تو کچھ نہیں تھا بنانے کو پتا نہیں کل کیا کریں گے ٹیوشن کی جہاں فیسیں پھنسی ہیں وُہ بھی کوئی جواب نہیں دے رہے۔۔۔

علی نے افسوس سے کہا۔۔۔

کوئی نہیں سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔

نور نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں اب تو ہو ہی جانا چاہیے۔۔۔

اُس کے لہجے میں شکوہ تھا۔۔۔

دانیال بھائی کو تانیہ پر ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیے تھا۔۔۔

ہاں یہ غلط کیا اُس نے مگر میں دانیال کو جانتا ہوں وُہ ایسی بات برداشت نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر سکتا۔۔۔

علی نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

مگر پھر بھی کچھ بھی ہوجائے عورت پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے۔۔۔

نور نے فوراً کہا۔۔

میں نے بھی تو اُٹھایا تھا تُم پر۔۔

آپ نے روک لیا تھا خود کو اور غصے میں ہوجاتا ہے۔۔۔

اُس کی بات سُن کر علی بے ساختہ ہنس دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے لیے سارے جواز ہیں تمہارے پاس۔۔

اُس نے جان کر نور کو چھیڑا۔۔۔

اچھا تو سنیں آپ بہت بُرے ہیں بہت خراب ہیں بہت بدتمیز ہے اب خوش ہیں آپ۔۔۔

نور نے حسبِ توقع جلے بھنے انداز میں کہا جس پر علی کے جاندار قہقہے نے کمرے سے باہر نکلنے تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

زبیر کی کال آئی تھی بتا رہا تھا عید کے چوتھے دِن آرہے ہیں۔۔۔

علی نے شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں نادیہ آپی سے بات ہوئی تھی کل کہہ رہی تھیں عید پر ہی آجاتے مگر فلائٹ نہیں ملی۔۔۔

نور نے گھڑی اسے پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر اُنہیں سب پتا چل جائے گا ویسے ہی تمہارا بھائی مجھے دھمکیاں دے چکا ہے اب کی بار پتا نہیں کیا کرے۔۔۔

علی نے بیچارگی سے کہا۔۔۔

کیا پتا چل جائے گا۔۔؟

اُس نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

یہی کہ میں نے اُس کی بہن کو کس حال میں رکھا ہوا ہے۔۔

کس حال میں ٹھیک تو ہوں میں آپ نے بھائی کو بہت غلط سمجھ لیا ہے اِس بات پر تو وُہ کبھی آپکو کچھ نہیں بولیں گے وقتی پریشانی ہے یہ تو۔۔۔

نور نے مسکرا کر اُسے حوصلہ دیا۔۔۔

ایک ہفتے بعد عید ہے شادی کے بعد ہماری پہلی عید مگر کوئی تیاری نہیں۔۔۔

اُس نے قنوطیت سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپ اتنی نا اُمیدی کی باتیں کیوں کرنے لگ گئے ہیں علی آپ ایسے تو ہرگز نہیں تھے۔۔۔

نور نے افسوس سے کہا۔۔۔

کیونکہ گزرتے وقت کے ساتھ یہ احساس شدت پکڑ رہا ہے میرے اندر کہ میں تُمھیں کچھ بھی نہیں دے پارہا ہوں۔۔۔

آپ اپنا ساتھ مجھے دے رہے ہیں یہ کافی ہے میرے لیے اور یہی ضروری ہے باقی سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔

نور نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کچھ نہیں ہے رات کے کھانے کے لئے ایک روپیہ نہیں ہے میرے پاس فیکٹری بھی عُمر کے ساتھ جاؤں گا پیٹرول ختم بائک میں۔۔۔

علی نے یاسیت سے کہا۔۔۔

ابھی پورا دِن پڑا ہے علی۔۔

نور نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔

تُمھیں کسی بات سے فرق کیوں نہیں پڑتا؟

علی اُلجھ کر بولا۔۔۔

پھر وہی باتیں اگر آپ نے مزید ایسی کوئی بات کی جائیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

نور نے نروٹھے پن سے کہا وہ جانتی تھی یہ دھمکی کارگر ثابت ہوگی اور ایسا ہو ہوا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ٹھیک ہے نہیں بولتا ایسی کوئی بات۔۔۔

علی نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

آپکی کال آرہی ہے علی۔۔

نور نے ایک نظر موبائل پر ڈال کر کہا۔۔۔

ہاں عُمر ہوگا شاید آگیا ہوگا لینے تُم کہہ دو اُسے میں آرہا ہوں۔۔

علی نے موزے پہنتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں عُمر بھائی نہیں ہیں کوئی انجان نمبر ہے۔۔۔

اچھا۔۔

علی نے بے فکری سے کہا مگر پھر ایک خیال بجلی کی سے تیزی سے اُس کے ذہن میں کوندا اُس نے سرعت سے موبائل اُٹھا لیا۔۔۔

نور نے اُس کی اِس حرکت کو بغور دیکھا۔۔۔

اُسی کی کال ہوگی کیسے بھول گئی میں اُسے۔۔۔

نور نے نخوت سے سوچا۔۔۔

بات کریں کون ہے۔۔؟

نور نے طنزیہ انداز میں کہا جس علی نے محسوس نہیں کیا۔۔۔

چھوڑو تُم دیکھو عُمر بھی آگیا۔۔

نیچے سے آتی ہارن کی آواز پر اُس نے کہا۔۔۔

میں چلتا ہوں جاناں اپنا خیال رکھنا اور بلاوجہ خود کو تھکانے کی ضرورت نہیں ہے بلکل بھی اور نیچے ہرگز نہیں جاؤ گی تُم ٹھیک ہے۔۔

وُہ اُسے جلدی جلدی نصیحت کرتا ہوا بولا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔

وُہ بے دلی سے بولی۔۔۔

کیا ہوا منہ کیوں اُتر گیا ایک دم سے۔۔

علی نے رُک کر پوچھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے آپکو ایسے ہی لگ رہا ہے۔۔

نور نے فوراً مسکرا کر کہا مگر وُہ مطمئن نہ ہوا۔۔۔

میں چلتا ہوں شام کو بات ہو گی اللہ حافظ۔۔

علی نے اُس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

خُدا حافظ۔۔

وُہ نارمل انداز میں بولا تو علی کچھ لمحے اُسے یوں ہی دیکھتا ہوا چلا گیا۔۔۔

اللہ کرے جو میں سوچ رہی ہوں وُہ غلط ہو میں یہ نقصان برداشت نہیں کرسکتی خود سے پوچھ بھی نہیں سکتی ابھی ایک بھرم ہے ایک دیوار ہے اگر پوچھنے پر صاف صاف مجھے کہہ دیا کہ ہاں میں اُس سے اب تک محبت کرتا ہوں۔۔ تو میں کہاں جاؤں گی۔۔

اُس نے تاسف سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور کمرے میں بکھرے علی کے کپڑے سمیٹنے لگی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کیسی لگ رہی ہے نئی جاب۔۔

عُمر نے اُس کے سامنے کُرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

علی نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔

کہاں گُم ہے۔۔؟

عمر نے اُس کے سامنے ہاتھ لہرا کر کہا۔۔۔

کہیں نہیں بس اب گھر دیکھنا شروع کروں گا دس بارہ ہزار تک کا کوئی فلیٹ مِل جائے ابھی کے لئے تو بعد میں جب سہولت ہوگی تو اور اچھا لے لوں گا اور تنخواہ بھی اب زیادہ ہے تُو نے تو پینتیس تک بتائی تھی مگر یہ لوگ تو بیالیس تک کہہ رہے ہیں پھر بھی تھوڑا مشکل ہوگا مینج کرنا مگر ہوجائے گا تو بھی اپنے جاننے والوں کو بول کر رکھ کوئی فلیٹ ہو تو اسٹیٹ ایجنٹس کو نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں اُن کا کمیشن افورڈ نہیں کرسکتا۔۔

علی نے تفصیل سے ساری بات کی۔۔۔

ٹھیک ہے کہہ دوں گا مگر میں اب کہہ رہا ہوں علی جب تک تمہاری اچھی جاب نہیں ہوجاتی ہمارے ساتھ رہ لو دوست ہوں یار تمہارا مگر شاید تُم صرف کہتے ہو مجھے مانتے نہیں ہو۔۔۔

عمر اُس کے مسلسل انکار سے تنگ آکر جھنجھلا کر بولا۔۔۔

عمر ایسی کوئی بات نہیں ہے تُو جانتا ہے پھر بھی۔۔۔

مگر یار۔۔۔

عمر نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

دیکھ میری بات سُن مجھے بڑی مشکل سے ایک مخلص بھائی جیسا دوست مِلا ہے تیری شکل میں میں تُجھے ناراض نہیں کرنا چاہتا مگر میں وُہ بھی نہیں کرسکتا جو تُو کہہ رہا ہے۔۔۔

علی نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے تُجھ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔

عُمر نے جیب سے موبائل نکالا اور خود کو مصروف ظاہر کرنے لگا۔۔۔

گنجو۔۔۔

کیا ہے لمبو؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسبِ توقع جواب تنک کر آیا۔۔۔

میری بیوی نہیں روٹھی آج تک مُجھ سے لیے مجھے منانے کا کوئی تجربہ نہیں مگر تُو ہر چھوٹی بات پر منہ پھولا کر بیٹھ جاتا ہے لڑکیوں سے بھی گیا گزرا ہے تُو تو۔۔۔

علی نے سنجیدگی سے کہا ارداہ اُسے تپانے کا تھا اور وہی ہوا۔۔۔

منہ بند کر ورنہ تیرا سر پھوڑ دوں گا۔۔۔

عُمر مصنوئی خفگی سے بولا۔۔۔

اچھا ناں جانو مان جا ناں۔۔۔

اُس نے شرارت سے کہا۔۔۔

ایک شرط پر۔۔۔

پکی بیویوں والی حرکتیں ہیں تیری۔۔۔

علی نے مزید چھیڑا۔۔

وعدہ کر اگر کبھی تُجھے ایسا لگا کہ تُجھے ضرورت ہے کوئی بھی مسئلہ ہو کسی بھی قسم کا تو مجھے بغیر بتائے سامان لے کر دروازے پر آ کھڑا ہونا اپنے گھر کے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عُمر نے اُس کے شوخ لہجے کا اثر لیے بغیر سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

چل وعدہ کرتا ہوں پہلی فرصت میں تیرے پاس آؤں گا اور تُجھے اُس گھر سے نکال باہر کرکے اُس پر قابض ہوجاؤں گا۔۔۔

علی کی اِس بات پر عُمر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔

علی کا فون بجنے لگا۔۔

ہیلو کون۔۔۔

انجان نمبر دیکھ کر اُس نے پہلا سوال کیا۔۔۔

بوجھو تو جانیں۔۔۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز وُہ فوراً پہچان گیا اُس نے اپنی مُٹھی سختی سے بھینچ لی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے عُمر نے بغور اُس کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھے۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر کیوں کسی جونک کی مانند چمٹ گئی ہو خُدا کے واسطے شرم کرو کچھ تو۔۔۔

وُہ ہر لحاظ بالائے طاق رکھ کر نفرت سے بولا۔۔۔

عمر نے حیرت سے اُس کی بات سنی۔۔۔

علی میرے گھر والے میری شادی کسی رنڈوے دو بچوں کے باپ سے کر رہے ہیں پلیز مجھے بچا لو میں تُمہاری دوسروں بیوی بننے کو بھی تیار ہوں۔۔۔

زونیہ کی آواز روتی ہوئی تھی۔۔۔

علی کو انسانیت کے ناطے افسوس ہوا تھا اُس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔۔

دیکھو زونیہ مجھے تُم سے ہمدردی ہے اِنسانیت کے ناطے مگر اِس سے زیادہ میں کچھ نہیں کرسکتا پلیز مجھے پریشان کرنا بند کردو۔۔۔

علی نے نرمی سے اُسّے سمجھانا چاہا۔۔۔

علی پلیز تُمھیں اُس محبت کا واسطہ جو تُم نے کبھی مُجھ سے کی تھی مجھے مرنے

سے بچا لو۔۔۔

میں نے تُم سے کبھی محبت کی ہی نہیں تو پھر کیسا واسطہ وُہ صرف میری حماقت تھی میں صرف نور سے محبت کرتا ہوں تُمہیں کیوں نہیں سمجھ آتی یہ بات مجھے تمہارے نام سے بھی نفرت ہے تُم شادی کی بات کرتی ہو۔۔۔

علی اب پھٹ پڑا۔۔۔

میں تمہارے گھر آکر سب سے کہوں گی کہ تُم نے میرے ساتھ غلط کیا تمہارے میرے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں اتنا بدنام کردوں گی کہ تُمہیں مُجھ سے شادی کرنی پڑے گی ہر صورت۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اب دھمکیوں پر اُتر آئی۔۔۔

تُم میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ جو کرنا ہے کرو میری بیوی کو مُجھ پر پورا بھروسہ ہے تمہارے اِن جھوٹے الزامات سے ہمارے رشتے کو کچھ نہیں ہونے والا البتہ تُم منہ کی کھا کر جاؤ گی۔۔۔

اُس کے لہجے میں غرور بول رہا تھا نور کی اپنے لیے محبت اور اعتماد کا۔۔۔

دیکھ لوں گی۔۔۔

زونیہ نے غصّے میں کہتے ہوئے فون بند کردیا۔۔۔

کیا عذاب ہے۔۔۔

اُس نے ٹیبل پر مکا بنا کر زور سے مارا۔۔۔

یہ کیا چکر ہے علی۔۔۔؟

کب سے چُپ بیٹھا عُمر بولا۔۔۔

علی نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری بات اُسے بتادی۔۔۔

وُہ اب چاہتی کیا ہے۔۔؟

ساری بات سننے کے بعد عُمر نے کہا۔۔۔

یہی کہ میں اُس سے شادی کرلوں۔۔

اور تُم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟

عُمر نے ترچھی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

کیا مطلب کیا چاہتا ہوں۔۔

علی تپ کر بولا۔۔۔

تمہارے دِل میں کہیں بھی دوسری شادی کا خیال۔۔

بکواس بند کر عُمر میں مذاق کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں مجھے کیا ضرورت ہے دوسری شادی کی میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔

علی نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

تو مسئلہ کیا ہے۔۔؟

دھمکی دے رہی ہے گھر آکر جھوٹ بولے گی کہ میرے اُس کے ساتھ تعلقات ہیں۔۔۔

کتنی گری ہوئی لڑکی ہے۔۔۔

عمر نے نخوت سے کہا۔۔۔

میں تو اُسے صرف ضدی خود پسند سمجھتا تھا مگر یہ اِس تک گر جائے گی میں نے سوچا تک نہیں تھا مجھے تو حیرت ہوتی ہے مُجھ جیسے اِنسان نے ایسی لڑکی سے شادی کی خواہش رکھی بھی کیسے تھی کبھی۔۔۔

وُہ سخت کبیدہ خاطر دکھائی پڑتا تھا۔۔۔

بھابھی کو اعتماد میں لے کر ساری بات بتاؤ ایسا نہ ہو تم دونوں کے درمیان غلط فہمی پیدا ہوجائے۔۔۔

نہیں نور کو مُجھ پر پورا بھروسہ ہے وُہ جانتی ہے میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں میں اُسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تُم نہیں جانتے وُہ کتنی حساس ہے میرے معاملے میں بلاوجہ اپنی طبیعت خراب کرلے گی میں اُسے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا یہ معاملہ میں خود ہی نپٹا لوں گا مگر نور کو نہیں پتا چلنا چاہیے میں صرف اُسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

علی نے رسانیت سے کہا۔۔

تُم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر میرا مشورہ یہی ہے تُمہیں۔۔اُنہیں سب بتادو عورتوں کو فطرت نہیں جانتے تُم اپنے شوہروں کو لے کر وُہ خبطی ہوتی ہیں بھلے پھر اُن سے جتنی بھی محبت کرتی ہوں جتنا بھی بھروسہ کرتی ہوں۔۔۔

عُمر نے یکساں لہجے میں کہا۔۔۔

جب مجھے لگا اِس کی ضرورت ہے میں بتادوں گا مگر ابھی میں خود سے اِس عذاب سے جان چھڑوانے کی کوشش کروں گا۔۔۔

علی نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا چھوڑ یار موڈ ٹھیک کر اب اپنا۔۔۔

عمر نے اُس کے تنے ہوئے نقوش دیکھ کر کہا۔۔

کیا ہے۔۔؟

وُہ بیزاری سے بولا۔۔۔

یہ لک مت دیا کر مجھے قسمیں کچھ کچھ ہوتا ہے ہائے۔۔۔

وُہ دِل پر ہاتھ رکھ کر لوفرانہ انداز میں بولا تو علی کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ اُبھری تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمینے۔۔

یہ ہوئی ناں بات لمبو۔۔۔

.عمر نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

دیر ہوگئی آپکو آج آنے میں۔۔۔

نور نے پانی کا گلاس اُسّے دیتے ہوئے کہا۔۔

ہاں چھ بجے تو وہاں سے نکلے پھر ٹریفک آتے آتے دو گھروں سے ہوتا آیا ہوں فیس کے پیسوں کے لئے آگر دے دیں تو کچھ لے آتا کھانے کے لئے۔۔۔

اُس نے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

دیے پیسے۔۔

کہاں یار عجیب ذلالت ہے اپنے ہی پیسوں کے لئے بھکاریوں کی طرح بار بار مانگنے جانا پڑتا ہے۔۔

علی نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

تُم نے کچھ نہیں کھایا ہوگا صبح سے۔۔۔

نہیں سامنے منیرہ خالہ کے گھر سے افطاری آگئی تھی تھوڑی تو میں نے وہی کھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لی تھی۔۔۔

اُس نے صاف جھوٹ بولا وُہ علی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آپ نے یقیناً کچھ نہیں کھایا ہوگا۔۔۔

تُم میری فکر مت کرو یار اپنا خیال رکھو رنگ دیکھو کیسا زرد ہورہا ہے تُمہارا۔۔

اُس نے نور کے اُترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہی ہوں علی۔۔۔

وُہ اُس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انشاءاللہ کل کچھ ہوجائے گا آپ پریشان مت ہوں۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔

وُہ بے دلی سے بولا۔۔۔

کیسا تھا پہلا دِن۔۔

نور نے اُس کا دھیان بٹانا چاہا۔۔۔

ٹھیک تھا۔۔۔

وُہ عدم دلچسپی سے بولا۔۔۔

دانیال بھائی آئے تھے آپکا پوچھنے۔۔۔

نور نے اُس کے ہاتھ سے گھڑی اتارتے ہوئے بتایا تو وُہ اُس کی اِس حرکت پر مسکرادیا۔۔۔

اچھا کیوں آیا تھا۔۔۔؟

پتا نہیں بول رہے تھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے اور مجھ سے کل کے لئے دوبارہ معافی مانگ رہے تھے۔۔

نور نے اُس کی ہتھیلی پر اپنی اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا علی کے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرح کی بھی کال آئی تھی عید کے فوراً بعد واپس آرہے ہیں وُہ لوگ فارس بھائی کا ٹرانسفر کراچی میں ہی ہوگیا ہے واپس اور خیر سے پانچواں مہینہ لگ گیا ہے فرح کا بس اللہ ساتھ خیریت سے فارغ کرے اُسے۔۔۔

نور اب علی کے دائیں ہاتھ کے اُنگلی میں پہنی انگوٹھی سے کھیل رہی تھی۔۔۔

آمین۔۔

علی اُسی طرح لیٹ گیا۔۔۔

آج ٹی وی پر بڑا اچھا شو پروگرام آرہا تھا عامر لیاقت کا۔۔۔

وُہ بے تکی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

وُہ تو پورے رمضان ہی آتا ہے آج کیا خاص تھا۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی بول دیا۔۔

نور نے جھٹ بات بنائی۔۔۔

نورِ علی کوئی بات کرنی ہے؟؟

علی نے اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

پوچھنا تو بہت کچھ ہے مگر ہمت نہیں سچ سُننے کی۔۔۔

اُس نے خود سے کہا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں ہے ایسی ہی آپ سے باتیں کرنے کا دِل کر رہا ہے۔۔۔

نور نے مسکرا کر کہا۔۔

ابھی بہت تھکا ہوا ہوں تھوڑی دیر لیٹوں گا یار بعد میں بات کریں۔۔

وُہ واقعی تھکا ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

نور نے اِس بات کو بُری طرح محسوس کیا تھا۔۔۔

ہاں عشاء سے پہلے اُٹھا دینا اگر آنکھ لگ گئی تو تراویح کے لئے بھی جانا ہے۔۔

اُس نے دوسری طرف کروٹ لیتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

اب آپ مُجھ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے تھکن ہورہی آپکو پہلے تو جتنا بھی تھکے ہوئے ہوں ہمیشہ مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔۔۔

وُہ بہت زیادہ سوچ رہی تھی۔۔۔

علی کا موبائل فون سائیلنٹ پر تھا مگر وُہ دیکھ سکتی تھی مسلسل کسی کے میسج ۔۔۔ آرہے تھے

یار چھوڑو رات میں ہی سوؤں گا ابھی سوگیا تو پکا تراویح نکل جائے گی چلو باتیں کرتے ہیں۔۔

اُسے خود ہی احساس ہوا تو نور کی طرف کروٹ لے کر بولا۔۔۔

نہیں آپ آرام کرلیں میں اُٹھا دوں گی آپکو تراویح کی فکر نہیں کریں۔۔۔

وُہ رُکھائی سے کہتے ہوئے اُٹھ کر چھت پر چلی گئی۔۔۔

اِسے کیا ہوا۔۔۔؟

علی نے خود سے سوال کیا پھر اپنا وہم سمجھ میں ٹال گیا۔۔۔

علی تراویح کے لئے گیا ہوا تھا موبائل گھر پر ہی چھوڑ کر گیا تھا جو نور کے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

علی میرے گھر والے میری شادی کسی اور سے کر رہے ہیں پلیز کچھ کرو مجھے اپنا نام دے دو میں تمہاری دوسری بیوی بننے کے لئے بھی تیار ہوں نور کو بھی طلاق مت دو مگر مجھے اپنا لو۔۔۔

بات یہاں تک پہنچ چکی ہے آج دوپہر میں باتیں بھی کر رہے تھے اُس سے۔۔۔

وُہ مسلسل خود اذیتی کا شکار تھی میسج پڑھنے کے ساتھ ساتھ وُہ ڈیلیٹ بھی کرتی جارہی تھی آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں۔۔

ایک دفعہ پوچھ کر خود کو اذیت سے رہا کرو نور۔۔

کہیں اندر سے آواز آئی۔۔۔

نہیں پوچھ سکتی کیونکہ میں جانتی ہوں وُہ اُن کی محبت ہے بچپن کی میں نے اِس حقیقت کے ساتھ ہی اُنہیں اپنایا تھا مگر مجھے نہیں پتا کہ وُہ پھر ہماری زندگی میں یوں آجائے گی۔۔۔

وُہ خود کلام تھی۔۔۔

صحیح کہتے ہیں لوگ مرد اظہارِ محبت سُن کر آزاد ہوجاتا ہے اور عورت قید اب

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہیں مُجھ سے بات کرنے میں بیزاری ہوتی ہے وُہ بہانے کرتے ہیں۔۔۔

نور ہر طرح سے منفی سوچ رہی تھی۔۔۔

اُس نے نجانے کیوں زونیہ کا نمبر اپنا موبائل میں سیو کرلیا تھا۔۔۔

اُس نے موبائل واپس رکھا اور فریج میں کل رات کا بچا سالن اور ایک تندور کی روٹی گرم کرنے چلی گئی۔۔۔

کیا ہورہا ہے۔۔

وُہ اُسّے ڈھونڈتے ہوئے کچن میں آگیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا لہجہ نجانے کیوں خشک تھا جبکہ وُہ ایسا کہنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

آپ جاکر بیٹھیں میں بس لارہی ہوں کچھ تو کھائیں صبح سے بھوکے ہیں۔۔۔

اُس نے اب کی بار نارمل انداز میں کہا تو وُہ سر ہلاتا چلا گیا۔۔۔

وُہ کمرے میں آئی تھی علی موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

کسی کی کال آئی تھی کیا۔۔؟

اُس نے اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا۔۔

نہیں تو۔۔

اُس نے متانت سے بولنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

تُم بھی کھاؤ ناں میرے ساتھ ہی جتنا بھی ہے۔۔۔

علی نے نوالہ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں علی بلکل بھوک نہیں ہے شام میں افطاری کی تھی پھر آج بڑی رات ہے ایک جگہ سے نیاز آئی تھی وُہ کھا لی تو بالکل بھوک نہیں۔۔۔

وُہ اُس کی طرف بغیر دیکھے جھوٹ بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔

اُس نے اچھا کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا مسلسل نظریں اُس کے چہرے پر تھیں وُہ عجیب سے انداز میں مسکرا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس میرا ہوگیا اور اب میں سوؤں گا لائٹس بند کردینا۔۔

اُس نے بمشکل تین نوالے حلق سے اُتارتے تھے ٹرے ایک طرف کھسکا دی۔۔۔

آپ نے تو کھایا ہی نہیں کچھ علی۔۔

وُہ حیرانگی سے بولی۔۔

مسجد میں آج اعتکافیوں کے لئے بریانی کا انتظام کیا گیا تھا تو سب تراویح پڑھنے

والوں کو بھی کھلایا میں نے وہاں پیٹ بھر کے کھا لیا تھا۔۔۔

علی جانتا تھا وُہ اُسکی آنکھیں دیکھ کر فوراً سمجھ جائے گی اِس لیے ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے لیٹ گیا۔۔۔

آپ نے سچ میں کھا لیا تھا۔۔۔؟

اُسے بلکل یقین نہیں آیا۔۔

ہاں جیسے تُم نے افطاری اور نیاز کھا لی تھی اکیلے۔۔۔

اُس کے آواز ہنستی ہوئی تھی نور کچھ دیر اُسے یونہی دیکھتی رہی پھر ٹرے اُٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم نے مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے نور یا تو خود کو بہت ہوشیار تُم مُجھ سے کبھی جھوٹ نہیں کہہ سکتی تُم جانتی نہیں ہو یہ بات میں کیسے یقین کرلیتا تُم نے میرے لیے کچھ بھی رکھے بغیر سارا خود کھا لیا ایسا تو نا ممکن ہے رکھتی بھی تب ناں جب وُہ دونوں باتیں حقیقت ہوتی۔۔

اُس نے دِل گیر لہجے میں خود سے کہا مٹھیاں سختی سے بھینچ لی۔۔۔

آپ جھوٹ نہیں بول سکتے مُجھ سے علی یہ بات نہیں جانتے آپ نہ میں آپ سے میں جانتی ہوں آپ نے کچھ نہیں کھایا اور آپ یہ بھی جانتے ہیں میں نے کچھ نہیں کھایا اِسی لیے آپ نے میرے لیے یہ چھوڑ دیا۔۔۔

وُہ کچن میں کھڑی آدھی سے زیادہ روٹی اور سالن کو دیکھتے ہوئے خود سے گویا ہوئی۔۔۔

وُہ تُمھیں تُم سے بہتر جانتے ہیں نور۔۔۔

اُس کے اندر سے آواز آئی۔۔۔

وُہ صرف میری عزت کرتے ہیں۔۔۔

اُس نے اپنی ہی سوچ کو نکارا۔۔۔

وُہ تُمھیں اپنی زندگی کا حاصل کہتے ہیں کیا یہ محبت نہیں۔۔۔

وُہ خود سے لڑ رہی تھی دِل مان چُکا تھا کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے مگر دماغ انکاری تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس وقت وُہ بہت ٹوٹے ہوئے تھا جذبات میں کہہ دیا تھا اُنہوں نے۔۔۔

نور نے خود سے کہا۔۔۔

جب اِنسان ٹوٹا ہوا ہوتا ہے تب اُسی کو پُکارتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہو۔۔

نور نے اپنے ذہن میں چل رہی تمام سوچوں کو جھٹکنا چاہا مگر ناکام رہی۔۔

بہتی آنکھوں کے ساتھ اُس کی چھوڑی ہوئے روٹی توڑ کر کھانے لگی آنسوؤں میں مزید روانی آتی گئی۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟۔۔۔

نور چھت پر ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے اپنے کسی خیال میں مگن تھی جب علی اُس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔نور نے سنا ہی نہیں مسلسل اُس کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھی نجانے کیا ڈھونڈھ رہی تھیں۔۔

وُہ اب اُس کے برابر میں آکر کھڑا ہوگیا مگر نور کی محویت میں کوئی فرق نہ آیا علی گہری نظروں سے اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا شاید پہلی بار وُہ اُسے اتنے غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ محبت تو اُسے نور سے ہوئی تھی اُسکی ظاہری خوبصورتی سے نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سرخ سفید رنگت۔۔ جھیل آنکھیں۔۔ ستواں ناک۔۔ خم دار ٹھوڑی اور گلابی لب۔۔ رخساروں کے سلگے ہوئے ابھار ہلکی سی سرخی لیے ہوئے تھے۔

وہ آنکھیں جھپکے بغیر اُفق کو تک رہی تھی۔۔

علی کا ذہن اُس کے حسن کے لیے تشبیہات تلاش رہا تھا۔۔اُسے سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اسکی آنکھوں کو ستارہ کہے یا جھیل۔۔لبوں کو گلاب کہے یا یاقوت وُہ بہت خوبصورت تھی علی جانتا تھا مگر آج وُہ بہت اطمینان اور سکون سے اُس کے چہرے کے ایک نقش کو اپنی آنکھوں کے ذریعے دِل میں اُتار رہا تھا۔۔۔

نور کی پلکوں پر ٹھہرا ایک آنسو باہر گرنے کو بیتاب تھا تبھی علی نے ہاتھ بڑھا

کر اُسے گرنے سے پہلے ہی صاف کردیا نور نے بس ایک نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا پھر دوبارہ اپنی حالت میں چلی گئ۔۔۔

کیا بات ہے نور میں نے صبح بھی تُم سے پوچھا تھا مگر تُم ٹال گئ تھی بات کو ابھی یہاں اکیلے کھڑی آنسو بہا رہی ہو مجھے نہیں بتاؤ گی۔۔

علی نے اُس کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وُہ چُپ رہی۔۔۔

نور میری طرف دیکھو۔۔۔

علی نے بہت آہستہ سے کہا تو اُس نے اپنی سپاٹ نظریں علی کے چہرے پر ٹکا دیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا ہے جانم؟ کیوں رو رہی ہو؟ کم از کم مجھے تو بتاؤ۔۔۔

علی نے بہت غیر محسوس سے انداز میں اُسے خود سے قریب کیا تھا۔۔۔

نور اب بھی کچھ نہ بولی بس خالی نظروں سے اُس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔۔۔

تُمھیں یقیناً کوئی بات مسلسل پریشان کر رہی ہے اور تُم مجھے بتا نہیں رہی ہو۔۔۔

علی نے اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو نرمی سے پیچھے کیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے نور کا دایاں ہاتھ علی کے چہرے پر تھا آنکھوں میں اب تکلیف کے ساتھ ساتھ آنسو بھی نمایاں تھے اُسے دیکھتے ہوئے بس ہلکا سا مسکرائی تھی پھر سرعت سے اپنا ہاتھ اُس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔۔

ابو خواب میں آئے تھے بہت پریشان تھے رو رہے تھے کچھ بول نہیں رہے تھے بس رو رہے تھے۔۔۔

نور نے ضبط سے کام لیتے ہوئے کہا وُہ واقعی اُس خواب سے جاگ کر باہر آئی تھی دِل مزید بوجھل ہوگیا تھا۔۔۔.

۔۔۔خواب تھا وُہ نور تُم بس اُن کے لیے دُعا کرو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُسے خود سے لگاتے ہوئے تسلی دی۔۔۔

شاید۔۔۔

اُسکی آواز میں کرب واضح تھا۔۔۔

اتنا مت سوچو تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے بچے کے لئے بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

علی نے اُسے کمرے کی طرف لے کر چلتے ہوئے کہا۔۔۔

کوشش کرتی ہوں مگر کچھ باتیں آپکو بُری طرح توڑتی ہیں ایسا لگتا ہے دِل کوئی

آری سے کاٹ رہا ہو کوئی آپکی روح نکال رہا ہو کوئی آپکے سامنے آپ سے آپکی زندگی چرا کر لے جارہا ہو اور آپ بے بس ہو بہت بے بس کیونکہ زندگی تو خود آپ سے بندھے بندھے تھک چکی ہے اُسے نیا پن درکار ہے اُسے نئے وجود کی تلاش ہے۔۔۔

آخری بات اُس نے براہِ راست علی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا وُہ دیکھنا چاہتی تھی اپنے مُجرم کی آنکھوں میں کیا ذرا بھی ندامت ہے مگر اُس کی آنکھیں ایسا کوئی احساس نہ پا کر تھکی ہاری لوٹ آئیں۔۔۔

تُم بہت زیادہ سوچنے لگ گئی ہو اور کچھ نہیں تُمہاری زندگی تو میں ہوں ناں اور مجھے تُم سے دور کوئی نہیں لے کر جاسکتا سوائے تمہارے۔۔۔

علی نے اُسے بٹھاتے ہوئے کہا۔۔

اب آرام سے سوجاؤ شاباش میری جان۔۔

اُس نے نور کا گال تھپتھپا کر کہا اور دوسری طرف آکر لیٹ گیا اور کروٹ اُس کی طرف لے لی۔۔۔

آنکھیں کھول کر تو نیند آنے سے رہی یار آنکھیں بند کرو اور چاروں قل پڑھ کر سوجاؤ ڈر نہیں لگے گا۔۔۔

کیا میں آپکا ہاتھ پکڑ سکتی ہوں۔۔۔؟

نور نے اجازت مانگی تھی۔۔۔

اِس کے لئے پوچھنے کی ضرورت ہے تُمھیں۔۔۔؟

علی نے ناراضی سے کہا۔۔۔

ایسے ہی پوچھ لیا آپ سورہے ہیں ڈسٹرب نہ ہوجائیں۔۔۔

وُہ اب بات بنانے لگی۔۔۔

علی نے اُس کی بات کے جواب میں خود اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

اب آنکھیں بند کرو اور سوجاؤ شاباش۔۔

اُس نے دوسرے ہاتھ سے نور کی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب تک وہ سو نہیں گئی آہستہ آہستہ اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتا رہا۔۔۔

علی نے نرمی سے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالا۔۔۔

کبھی کبھی بلکل بچوں والی حرکتیں کرتی ہو تُم نورِ علی کتنی معصوم اور پیاری لگ رہی ہو سوتے ہوئے میری جنگلی بلی۔۔۔

اُس کے لب خود بخود ہی مُسکرا اُٹھے۔۔۔

دانیال ایک بار میری بات تو سُن لیں۔۔۔

تانیہ نے اُس کا کندھا پکڑ کر روک لیا۔۔

کوئی نیا اِلزام لگانا رہ گیا ہے۔۔؟

وُہ تند لہجے میں بولا۔۔۔

آپ اُس دو ٹکے کی لڑکی کے۔۔۔

بکواس بند کرو تانیہ بھابھی ہیں وُہ میری بالکل بہنوں کی طرح تو اپنے الفاظوں کو سوچ سمجھ کر استعمال کرو۔۔

دانیال نے اُس کا ہاتھ بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

اُس نے آپ پر کوئی جادو ٹونا کردیا ہے ایک لفظ نہیں سُن رہے اُس کے خلاف آپ مُجھ پر بھی ہاتھ اٹھایا آپ نے اُس کی وجہ سے۔۔

کیونکہ تُم مجھے میری ہی نظروں میں گرا رہی تھی بھائی بہن جیسے پاک رشتے کو تُم نے اتنی گندی گالی دی ہے شُکر مناؤ امی کا ابھی تک تُم اِس گھر میں اور میرے نکاح میں ہو ورنہ میں ایسی عورت کو برداشت نہیں کرسکتا جو سب کو چھوڑو اپنے شوہر پر تک بھروسہ نا کرتی ہو۔۔۔

دانیال نے زہر خنداں کہا۔۔۔

اُسی کی زبان بول رہے ہیں آپ کیوں نہیں دکھتا کسی کو سب کو اپنی مُٹھی میں کر رہی ہے وُہ آہستہ آہستہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ بُری طرح چلائی۔۔

آواز ہلکی رکھو ورنہ ابھی کے ابھی تین لفظ تمہارے منہ پر مارکر دفع کروں گا یہاں سے۔۔

وُہ اُس کے منہ اپنے آہنی شکنجے میں دبوچ بولا۔۔۔

دیں ابھی دے دیں فارغ کریں میں بھی نہیں رہنا چاہتی ایسے آدمی کے ساتھ۔۔

تانیہ چُپ ہوجاؤ۔۔۔

شفق خاتون نے شور کی آواز سُن کر کمرے میں آکر اُسے پیچھے کیا ورنہ دانیال کی زبان کی نوک پر تھے الفاظ اور وُہ تہی دامن رہ جاتی۔۔۔

امی اِسے سمجھا دیں ورنہ ایک بات میری آپ کان کھول کر سُن لیں آئندہ اِس نے میرے کردار پر یا بھابھی کے کردار کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو میں نا آپکا منہ دیکھوں گا نہ کسی کا اِسے یہاں سے دفع کروں گا آخری موقع دے رہا ہوں ورنہ میری طرف سے تو رشتہ ختم ہی سمجھیں۔۔۔

دانیال نے شفق سے تنبیہی انداز میں کہا اور دروازہ زور سے بھیڑ کر چلا گیا۔۔۔.

تانیہ کے دِل میں نور کے لئے نفرت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

میں اِس طرح نہیں رہ سکتی یہ بات مجھے مار دے گی نا چُپ رہنے اور رونے سے کچھ حاصل ہوگا مجھے کچھ کرنا ہوگا۔۔۔

اُس نے بے چینی سے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے کس بات کا ڈر بیوی ہوں میں غیر عورت وُہ ہے اُسے اُس وقت اوقات یاد دلانی ہوگی۔۔۔

نور نے نتیجے پر پہنچ کر خود سے کہا اور زونیہ کو کال مِلا دی۔۔۔

ہیلو کون۔۔

زونیہ نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

نور۔۔۔

اُس نے مختصر جواب دیا۔۔۔

کون نور۔۔؟

وُہ یکدم سیدھی ہوکر بیٹھی۔۔۔

علی کی بیوی نور۔۔

اُس نے تمکنت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

کچھ لمحے زونیہ کچھ بول ہی نہیں سکی۔۔۔

کیا ہوا زبان تالو سے کیوں جا لگی کھولو اپنا گندہ منہ بکو کچھ۔۔۔

نور نے غصّے سے کہا۔۔۔

تمیز سے بات کرو ایڈیٹ۔۔۔

دوسری طرف سے وُہ بھی خود کو تیار کرچکی تھی۔۔۔

اے!! آواز اونچی کرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔

نور نے فوراً کہا۔۔۔

کیوں کال کی ہے۔۔۔

وُہ بیزاری سے بولی۔۔۔

اپنی اُوچّھی حرکتیں بند کرو اور آئندہ میرے شوہر کو غلطی سے بھی۔۔۔ غلطی سے بھی کال یا میسج کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

نور نے زندگی میں پہلی بار کسی سے اتنی نفرت سے بات کی تھی معاملہ علی کا ہی تھا۔۔۔

تمہارا شوہر خود میرے پیچھے پڑا ہوا ہے ہاتھ دھو کر ابھی تک وُہ مجھے بھولا ہی

کہاں ہے صحیح ہے ویسے بھی تم جیسی گنوار اور اُس کا کیا جوڑ پچھتا رہا ہے تم سے شادی کرکے وُہ تمہیں طلاق دینا چاہتا ہے میں نے اُسے منع کیا ہے تُم پر ترس کھا کر۔۔۔

زونیہ نے مزے سے صوفے پر پاؤں پسارتے ہوئے جھوٹ بولا۔۔

اور تُمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات پر یقین کرلوں گی؟؟

نور کا انداز چیلنج کرتا ہوا تھا زونیہ بے اختیار چونکی تھی اُس کے لہجے کی مضبوطی پر۔۔۔

تمہارے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کچھ بدل نہیں جائے گا علی تُم سے نہیں مُجھ سے محبت کرتا ہے میں اُسکی اولین چاہت ہوں بچپن کی محبت تُمہیں لگتا ہے وُہ مجھے بھول سکتا ہے۔۔۔

وُہ تمسخرانہ انداز میں مسکرائی۔۔۔

ہوگیا تمہارا اب میری سنو علی کو تم جیسی دو نمبر لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے جو ایک طوائف سے بھی گئی گزری ہے اپنا شوہر تو تُم سے سنبھلا نہیں۔۔بے غیرت اور بے شرموں کی طرح دوسروں کے شوہروں پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتی ہو ڈوب کر مرجانا چاہیئے تُم جیسی عورتوں کو اِدھر طلاق ہوئی اُدھر دوسرا مرد پھانسنے نکل پڑی یہاں دھندا ہے ناں تمہارا۔۔۔

وُہ نہیں جانتی تھی غصّے میں وہ کیا کیا بول رہی تھی وُہ ہرگز بھی ایسی نہ تھی مگر علی کے لئے وُہ کچھ بھی کرسکتی تھی۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو۔۔

زونیہ کو ہرگز بھی اُس سے اتنی تلخ باتوں کی اُمید نہ تھی۔۔۔

میری زبان اِس سے بھی زیادہ گندی ہے مجھے مت مجبور کرو کہ تمہاری عزت کے پرخچے اُڑا دوں میری بات اچھے سے اپنے ذہن میں بٹھا لو علی صرف میرے ہیں صرف اور صرف میرے۔۔۔میرے شوہر تیرا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

وُہ نخوت سے بولی۔۔۔

تعلق تو ہے بہت گہرا تعلق تُم سے اُکتا گیا ہے وُہ اب تب ہی میری بانہوں میں سکون تلاش کرنے آجاتا ہے میرے بہت قریب۔۔۔

زونیہ نے اپنی تئیں اُسے آگ لگائی تھی۔۔۔

نور ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہی تھی وُہ نہیں جانتی تھی کہ وہ سچ کہہ رہی ہے یا جھوٹ مگر اُسے پاگل کرنے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ علی نے اُس کے علاوہ کسی اور کو چھوا تھا۔۔۔

جب کوئی آواز نہیں آئی تو زونیہ کو لگا وُہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی تھی

مگر اگلی بات نے اُسے آگ لگادی تھی۔۔۔

اپنا گند دیکھو نجاست کا ڈھیر ہو تُم ایک بدکردار عورت خود اپنے منہ سے اعتراف کر رہی ہو کہ ایک غیر مرد کے ساتھ تمہارے مراسم ہیں یہی لچھن ہوں گے تمہارے جو گھر نہیں بس سکا تمہارا اِدھر اُدھر مارتی ہوگی منہ تب ہی طلاق دے کر دفع کیا تمہیں پتا ہے ایسی عورتوں کو کیا کہتے ہیں۔۔ کنجریاں۔۔

آخری بات اُس نے بہت آہستہ سے کہتے ہوئے اُس کے کانوں میں صور پھونکی۔۔

تیری یہ جرات۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زونیہ کو تو جیسے آئینوں کے سامنے لا پھینکا تھا وہ اپنا مسخ اور گھناؤنا چہرہ نہ دیکھ سکی۔۔۔

میری جرات تُم نے ابھی دیکھی نہیں ہے پہلی اور آخری وارننگ دے رہی ہوں اگر تُم اپنی بیچ حرکتوں سے باز نہیں آئی تو مجھے بھی کوئی جھجھک نہیں چند گھروں کے فاصلے پر بنے تمہارے گھر آکر تمہارے ماں باپ بھائی بھابھی کے سامنے تمہارا غلیظ اور مکروہ چہرہ دکھانے میں اور یہ پوری کال ریکارڈ ہے یاد رکھنا کچھ بھی کرنے سے پہلے تُم مجھے ابھی جانتی نہیں ہو جتنی زمین کے اوپر ہوں اُتنی ہی زمین کے نیچے مجھے ہرگز بھی معصوم اور بھولا بھالا سمجھنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ یہاں معاملہ میرے علی کا ہے جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ

پیارے ہیں سمجھ آئی۔۔۔

نور نے اُس کو بولنے کا موقع دیا بغیر فون رکھ دیا اور گرنے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی اُسے خود پر حیرت تھی بہت حیرت اتنی ہمت کہاں سے آئی اُس کے اندر اُسے واقعی علی کے لئے اپنی شدت پسند محبت کا شدت سے احساس ہورہا تھا۔۔۔

تعلق تو ہے بہت گہرا تعلق تُم سے اُکتا گیا ہے وُہ اب تب ہی میری بانہوں میں سکون تلاش کرنے آجاتا ہے میرے بہت قریب۔۔۔

آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں میرے ساتھ علی میرے علاوہ آپ نے کسی اور کو کیسے۔۔

اُسے کسی طور چین نہیں آرہا تھا زونیہ کے سامنے اُس نے اپنا اعتماد قائم رکھا کیونکہ وُہ اُسّے کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی مگر اب وہ غلط فہمیوں کا شکار ہورہی تھی۔۔۔

میری محبت میں کیا کمی رہ گئی تھی علی کیا سکون نہیں تھا میری قربت میں جو آپکو باہر۔۔۔نہیں اب اور نہیں اب صاف بات ہوگی آپ سے ہر ایک سوال کا جواب دینا ہوگا آپکو بہت ہوگیا بہت بے وقوف بن لی اِسی لیے نہیں رہ گئی ہوں۔۔۔

اُس نے رگڑ کر اپنی آنکھیں صاف کیں گلی میں بائک رُکنے کی آواز آئی تو اُس

نے فوراً اپنا چہرہ صاف کیا۔۔

السلام علیکم نورِ علی۔۔

وُہ حسبِ معمول اپنے محبت لٹاتے لہجے میں کمرے میں داخل ہوا اُس کے ہاتھوں میں بہت سارے شاپرز بھی تھے نور نے ایک نظر دیکھ کر دوسری نظر نہ ڈالی اُس پر نا ہی سلام کا جواب دیا۔۔۔

نور۔۔

علی کو لگا اُس نے اب تک اُسے دیکھا نہیں۔۔۔

جی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے بے تاثر نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟

کچھ نہیں بس طبیعت ٹھیک نہیں ہے تھوڑی۔۔

اُس نے ٹالا۔۔۔

کیا ہوا طبیعت کو جانم۔۔

وُہ سارے شاپرز سائڈ میں رکھتے ہوئے فوراً اُس کے پاس آکر فکرمندی سے بولا۔۔۔

بخار تو نہیں ہے۔۔ چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے۔۔

علی نے اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔

اُس نے علی کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمہاری ایک بات نہیں سُننے والا افطاری کے فوراً بعد تُم میرے ساتھ چل رہی ہو میں نے آج ایڈوانس سیلری کی بات کی تھی اور اپنی مجبوری بھی بتائی تو اُنہوں نے بارہ ہزار روپے ایڈوانس دے دیے ہیں اُسی سے سامان لے کر آیا ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُس کے کان کی بالی کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاتھ ہٹائیں علی اُلجھن ہورہی ہے مجھے ویسے ہی اتنی گرمی ہے اوپر سے آپ نہائیں جاکر پسینے کی بدبو آرہی ہے۔۔۔

اُس کا ذہن اُس وقت بلکل ماؤف ہوچکا تھا وُہ کچھ سمجھنے کی حالت میں نہ تھی۔۔۔

علی نے شدید حیرت سے پہلے اُسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔۔۔

اُس نے طبیعت کا چڑچڑاپن سمجھ کر نظرانداز کرنے کی لاکھ کوشش کی مگر نہیں کر پارہا تھا اُسے یقین نہیں آرہا تھا یہ الفاظ نور نے کہے تھے۔۔۔

تُم بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو آرام کرو میں نہا کر آتا ہوں ویسے ہی بہت گرمی ہے صحیح کہہ رہی ہو تُم۔۔۔

.اپنی اتنی تلخ بات کے جواب میں اتنا نرم لہجہ اُسے اپنی جگہ شرمندہ کرگیا۔۔۔

پھر کال کر رہی ہے یہ بتانا ہوگا تمہاری بیوی نے میری کتنی عزت افزائی کی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وُہ نہاکر آیا تو نور کے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کر پہلی بار ٹھٹھکا ساری چیزیں ویسی کی ویسی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

کسی کی کال آرہی تھی کٹ گئی۔۔۔

اُس نے موبائل علی کو دیتے ہوئے کہا مگر اُس کے چہرے پر سختی صاف تھی۔۔۔

علی کو اُس کی چھٹی حس کسی خطرے کا اشارہ دے رہی تھی۔۔۔

مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

اُس نے لمحے میں فیصلہ کیا نور کو سب سچ بتانے کا وُہ اُس کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ خاموش لمحے یونہی سرک گئے نور اعتراف جرم سُننے کی منتظر تھی اور وُہ الفاظ تلاش کر رہا تھا آخر کار نور نے کئی آنسو اندر ہی اتارتے ہوئے بات

شروع کی۔۔۔

آپ دوسری شادی کرلیں۔۔۔

نور کی اِس بات پر علی نے حیرانگی سے اُس کا چہرہ دیکھا جہاں مذاق کی ہلکی سی رمق بھی نہ تھی۔۔۔

کیا۔۔؟؟؟

اُسے لگا شاید سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

یوں گناہ کرنے سے بہتر ہے آپ دوسری شادی کرلیں کم از کم میں یوں اذیت میں نہیں رہوں گی آپ کرلیں اپنی ادھوری خواہش پوری میری اجازت کی ضرورت تو ویسے بھی نہیں آپکو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ہنوز سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تُم مذاق بہت اچھا کرلیتی ہو۔۔۔

علی نے نور کے ہاتھ کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔مجھے نفرت ہے آپ جیسے جھوٹے مکار دوغلے اِنسان سے جو منہ پر تو میرا ہے پیچھے پتا نہیں کس کس کے ساتھ۔۔۔

نور نے علی کو تقریباً دھکا دے کر کہا اور بیڈ سے اُٹھ گئی۔۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم ہوش میں تو ہو کیا بول رہی ہو۔۔

علی کو اُس کا یوں دھکا دینا آگ لگا گیا تھا۔۔۔

میں جو ہوں منہ پر ہوں سامنے بھی وہی پیچھے بھی وہی آپکی طرح نہیں اور آئندہ کبھی مجھے نورِ علی کہہ کر مت بلائے گا مُجھ سے جھوٹ نہیں برداشت سُنا آپ نے۔۔

وُہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی دروازہ اتنی زور سے بھیڑا کے دیواریں تک ہل گئی تھیں۔۔۔

وُہ تو حیرانی سے اُسے جاتا دیکھتا رہا اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا یہ سب اچانک کیا ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا بول کر گئی ہے۔۔

علی اُس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

نور اندر چل کر بات کرو۔۔

وُہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا اندر لایا۔۔۔

یہ سب کیا بولا تُم نے ابھی۔۔

وُہ چیخنا نہیں چاہتا تھا مگر چیخا۔۔۔

وہی جو آپ نے سنا کرلیں اپنی ادھوری خواہش پوری اپنی ادھوری محبت پوری یوں چُھپ چھپ کر گناہ کرنے سے بہتر ہے۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم ہوش میں تو ہو تُم۔۔

وُہ اُس کی بات مکمل ہونے سے پہلی دھاڑا دونوں ہاتھوں سے اُس کے بازو دبوچ کر اُسے دیوار سے لگادیا۔۔۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔مجھے آپکے چھونے سے گھن آتی ہے اب ہٹائیں اپنے ہاتھ دور ہٹیں مُجھ سے۔۔

اُس نے علی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے پیچھے دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔

کیا ہوگیا ہے تُمھیں کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو دیکھو میری جان آرام سے بات کرو تمہاری طبیعت مزید بگڑ جائے گی۔۔

علی کو اب بھی اُس ہی کی فکر تھی۔۔۔

مرجانے دیں مجھے آپ تو ویسے ہی مُجھ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خوش ہوجائیں قصہ ہی ختم ہوجائے گا۔۔

نور پھنکاری۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ یار ایسی باتیں مت کرو نور۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی کے لہجے میں تڑپ ہی تڑپ تھی۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو نور ضرور تڑپ جاتی مگر غصّہ تو اِنسان کو اندھا کردیتا ہے۔۔۔

کتنے معصوم بن رہے ہیں گناہ کرتے وقت آپکو شرم نہیں آئی میرا خیال نہیں آیا میری محبت یاد نہیں آئی ایسا کیا نہیں دیا میں نے آپکو جو آپ نے مُجھ سے بیوفائی کی علی کیوں۔۔۔کیوں۔۔؟؟؟

وُہ اب ہارنے لگی تھی۔۔۔

میں نے تُم سے کوئی بیوفائی نہیں کی میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

وُہ غم کی شدت سے صرف اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

کہہ دیں آپکے زونیہ کے ساتھ تعلقات نہیں ہے ناجائز۔۔۔

منہ بند کرو ایک لفظ اور نہیں بلکل چُپ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے تُمھیں مُجھ پر اپنے علی پر بھروسہ نہیں ہے؟

علی نے زخمی نظروں سے اُسے دیکھا آگے بڑھ کر اُسے تھامنا چاہا کیونکہ نور کا سانس اُکھڑ رہا تھا۔۔۔

کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں۔؟؟ مت چھوئیں مجھے مت ہاتھ لگائیں یہ سوچ کر ہی میں مر رہی ہوں اِنہی ہاتھوں نے کسی اور عورت کو بھی چھوا

ہوگا آپ پر تو صرف میرا حق تھا ناں علی پھر کیوں میری امانت میں آپ نے خیانت کی مجھے نفرت ہے آپ سے۔۔۔

وُہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

میں تمہاری قسم کھا کر کہتا ہوں میں نے تمہارے علاوہ کسی اور لڑکی کو نہیں چھوا کبھی نہیں نہ شادی سے پہلے نا شادی کے بعد تُم میرا یقین کیوں نہیں کر رہی ہو میرا زونیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے میں نے خود کو تُم تک محدود رکھا ہے تمہارا پابند رکھا ہے وُہ جھوٹ بول رہی ہے میں تُمہیں سب بتاتا ہوں۔۔۔

علی نے اُس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نفرت ہے آپ سے آپ جھوٹے ہیں میں جانتی ہوں آپ اُس سے ملتے رہے ہیں آپ نے مُجھ سے جھوٹ بولا اگر اتنے ہی سچے تھے تُو مجھے کیوں کچھ نہیں بتایا کیوں چھپایا کیونکہ آپکے دِل میں چور تھا۔۔

وُہ علی کا گریبان پکڑ کر نفرت سے بولی۔۔۔

بھروسہ کرو نور اپنی محبت پر اور مت کرو مجھے سے نفرت میں تمہاری نفرت سہنے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔

مگر نور نے جیسے سُنا ہی نہیں جھٹکے سے اُس کے گریبان چھوڑ کر کھڑی ہوئی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ دو قدم ہی چلی تھی کسی چیز سے ٹکرائی اور توازن

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.برقرار نا رکھ سکی منہ کے بل زمین پر گری۔۔۔

نور نور۔۔۔

علی نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اُسے اُٹھایا۔۔۔

علی میرا بچہ۔۔۔

وُہ بُری طرح چلائی۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا۔۔۔کچھ نہیں ہوگا تُم رُکو میں ٹیکسی۔۔ تُمہیں چھوڑ کر کیسے جاؤں۔۔۔

اُسے کچھ نہیں سمجھ آرہا تھا کیا کرے نور کی نکسیر پھوٹ گئی تھی سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔۔۔.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی بہت درد ہورہا ہے علی۔۔۔

درد کی شدت کے باعث نور نے اُس کے ہاتھ کو اتنی زور سے پکڑا کے ناخنوں سے علی کے ہاتھ پر خراشیں پڑ گئیں۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا ہمت کرو میں ٹیکسی لے کر آتا ہوں تُم ہمت کرو۔۔۔

علی نے اُس کا سر اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نہیں جائیں بہت درد ہورہا ہے۔۔۔۔۔۔ اللہ۔۔

.اُس نے اپنا پورا زور لگا کر علی کو پکڑ لیا۔۔۔

دانیال۔۔۔دانیال۔۔امی۔۔

اُس نے وہی بیٹھے بیٹھے زور سے آواز لگائی۔۔۔

۔۔ آواز بند کرو ٹی وی کی نمرہ مجھے لگ رہا ہے کوئی آواز دے رہا ہے مجھے

دانیال نے نمرہ سے کہا۔۔

علی چیخ رہا ہے۔۔۔

شفق خاتون بھاگی بھاگی اندرونی کمرے سے باہر نکلیں۔۔

امی۔۔امی۔۔۔

علی کی دوبارہ آواز پر وُہ حواس باختہ سیڑھیوں کی طرف بھاگیں۔۔۔

نہیں برداشت ہورہا علی۔۔۔

وُہ بُری طرح رونے لگی۔۔۔

کیا ہوا علی ۔۔؟

شفق خاتون نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہوا نور کو۔۔

اُسے یوں خون میں دیکھ کر اُن کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔

دانیال ٹیکسی لے کر آؤ جلدی۔۔

علی نے چیخ کر کہا تو وہ سرعت سے نیچے بھاگا۔۔۔

علی میرا بچہ۔۔۔کچھ نہیں ہونا چاہیے اُسے۔۔

نور مسلسل روتے ہوئے ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا ہم ہاسپٹل جارہے ہیں تُم ہمت کرو بس ہوش میں رہو میری جان۔۔۔

علی نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بہت ضبط سے کام لے رہا تھا۔۔۔

گر گئی۔۔۔امی نور پریگننٹ ہے۔۔

ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اُس نے شفق خاتون سے کہا۔۔۔

نور بچے کچھ نہیں ہوگا گہری سانسیں لو کچھ نہیں ہوگا بس ہوش میں رہو۔۔

شفق خاتون نے فوراً آگے بڑھ کر اُس کا سر اپنی گود میں رکھا اور محبت سے کہا۔۔۔

بھائی آپ سنبھالیں خود کو کچھ نہیں ہوگا ہمت سے کام لیں آپ نے تو بلکل ہاتھ پیر ہی چھوڑ دیے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرہ نے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو اُس نے اُسے گلے سے لگا لیا۔۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا نور بیٹا تھوڑی ہمت کرو بس ہم سب تمہارے پاس ہیں۔۔

شفق خاتون نے اُسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا مگر وہ بےہوش ہوچکی تھی۔۔۔

علی اِس کو نیچے لے کر چلو۔۔۔

علی نے آگے بڑھ کر اُسے اُٹھایا اور جلدی جلدی سیڑھیاں اُترنے لگا۔۔۔

آرام سے علی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبحان نے اُسے ٹوکا۔۔۔

نور آنکھیں کھولو۔۔۔

علی نے اُسّے صحن میں پڑے تخت پر لٹایا۔۔۔

یہ تو بےہوش ہوچکی ہے۔۔

وُہ گھبرا کر بولا۔۔۔

.کچھ نہیں ہوا بیٹا کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہوگا سب تُم اتنے کمزور نہیں ہو۔۔۔

شفق خاتون نے اُسے بُری طرح جھڑک دیا۔۔۔

بھائی ٹیکسی آگئی ہے۔۔۔

علی اُسّے اُٹھائے باہر کی طرف بھاگا شفق خاتون اور سبحان صاحب اُس کے ساتھ تھے۔۔۔

ابو آپ لوگ نکلیں میں بائک پر آرہا ہوں پیچھے۔۔

دانیال نے سبحان صاحب سے کہا اور واپسی گھر کے اندر بھاگا اور اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟

تانیہ نے اُسے الماری سے پیسے نکالتے ہوئے دیکھا تو تنک کر بولی۔۔۔

ہاسپٹل لے کر جارہا ہوں بھابھی کو وہاں ضرورت ہوگی۔۔۔

ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا کیا سارے پیسے لے کر جارہے ہیں آپ۔۔

تمہارے اندر انسانیت ہے کہ نہیں۔۔۔

اُسے تانیہ سے ہر گز بھی اتنی سفاکی کی اُمید نہ تھی۔۔۔

ہاں ہاں لے جائیں آپکی محبوبہ جو ہے تکلیف میں۔۔۔

وُہ چلائی۔۔۔

میں کیا کروں تمہارا کتنی گندی عورت ہو تُم تمہارا فیصلہ میں آکر کرتا ہوں

ابھی مجھے جانا ہے۔۔

ہاں جائیں اپنی محبوبہ کے پاس۔۔

وُہ پیچھے سے پھنکاری۔۔۔

بھائی میں چلوں گی آپکی ساتھ۔۔۔

نمرہ برقع پہن کر صحن میں کھڑی تھی۔۔

چلو۔۔۔

اُس نے بائک باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

مرا جارہا ہے اپنی بھابھی کے پیچھے۔۔۔

تانیہ نے الماری کا دروازہ پوری شدت بند کرتے ہوئے کہا اُس کی آنکھوں میں نفرت اُتری ہوئی تھی۔۔۔

بھائی یوں پریشان ہونے سے بھابھی ٹھیک نہیں ہوجائیں گی آپ دُعا کریں اُن کے لیے۔۔

دانیال نے اُس کی ابتر حالت دیکھتے ہوئے ہمدردی سے کہا۔۔۔

گری کیسے نور۔۔۔؟

شفق خاتون نے اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

پتا نہیں کیسے گر گئی تھوڑی سی بحث ہوگئی تھی ہماری بس۔۔۔

وُہ مسلسل روم کی طرف نظریں کیے بولا۔۔

اِس حالت میں لڑتا ہے کوئی۔۔۔

شفق خاتون نے اُسے ڈپٹا۔۔۔.

وُہ پہلے ہی پریشان ہے شفق اُسے حوصلہ دو یوں وُہ مزید پریشان ہوگا۔۔۔

سبحان صاحب نے آہستہ سے کہا۔۔۔

بیٹا نور کو یا تمہارے بچے کو کسی کو کچھ نہیں ہوگا اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق خاتون نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

پیشنٹ کی کنڈیشن بہت سیریس ہے اُن کا سر بہت بُری طرح کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا ہے انٹرنل بلیڈنگ اسٹارٹ ہوگئی ہے ہمیں فوراً آپریشن کرنا ہوگا آپ میں سے کس کا بلڈ گروپ اے پوزیٹو ہے۔۔؟

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

میرا بلڈ گروپ اے پوزیٹو ہے۔۔

نمرہ فوراً بولی.

آپ چلیں ہمارے ساتھ۔۔

ڈاکٹر نے نمرہ سے کہا اور آگے بڑھ گئے۔۔

بھائی سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔میں آتی ہوں ابو۔۔

نمرہ نے اُس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی تھوڑی دیر بیٹھ جائیں آپکی خود کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔

اُس نے دانیال کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

علی شدید بے چینی کے عالم میں ہاسپٹل کے کوریڈور میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ نور کو کچھ نہ ہو نا ہی میرے بچے کو۔۔

زبان پر مسلسل ایک ہی دُعا تھی۔۔۔

مجھے نفرت ہے آپ سے۔۔۔

سماعتوں میں بس ایک ہی آواز گردش کر رہی تھی۔۔۔

مجھے تُم سے بہت محبت ہے نور اللہ اُسے بلکل ٹھیک کردے اُسے کچھ نہیں ہو میں اُس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا۔۔۔

اُس کے ہونٹ کانپ رہے تھے چال میں لغزش تھی وُہ اُس علی کا سایہ ہی لگتا

تھا جو مشکل سے مشکل وقت میں بھی مضبوط کھڑا رہتا تھا۔۔۔

دیکھیں تو کیسے تڑپ رہا ہے میرا بچہ۔۔

شفق خاتون نے اُس کی غیر حالت دیکھ کر تقریباً رونے کے قریب تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا علی سب ٹھیک ہوجائے گا بیٹا حوصلہ رکھو تُم تو بہت ہمت والے ہو۔۔۔

سبحان صاحب نے اُسے زبردستی بٹھاتے ہوئے کہا۔۔

بھائی کیا ہوگیا ہے یار آپ اتنے کمزور تو کبھی نہیں تھے۔۔

دانیال نے اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے خود حیرت ہورہی ہے علی تُم پر۔۔۔

واقعی اُسکی اِس قدر غیر حالت سب کے لیے تشویش کا باعث تھی کسی نے کبھی علی کی آنکھ میں آنسو نہیں دیکھے تھے مگر آج اُس کی آنکھیں چھلکنے کو بیتاب تھیں۔۔

ابو میں نور کے بغیر نہیں رہ سکتا آپ نے سنا نہیں ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔اُس کی کنڈیشن بہت سیریس ہے میں اُسے نہیں کھوسکتا اُس کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔

تو کچھ نہیں ہوگا بھابھی کو آپ مثبت سوچیں ناں کیوں منفی سوچ رہیں ہیں دُعا

کریں بس بھابھی اور بچہ دونوں ٹھیک ہوں۔۔۔

دانیال نے اُس کا ہاتھ دبا کر تسلی بخش انداز میں کہا۔۔۔

علی کے الفاظ سُن کر اور آنکھوں کی نمی دیکھ کر شفق خاتون کے دِل پر گھونسا پڑا تھا اُن کا دِل کیا علی کو اپنے سینے سے لگالے اُسے یقین دلائے کہ اُس کی نور کو کچھ نہیں ہوگا مگر وُہ ایسا نہ کرسکیں اُن کی انا کی دیوار اب تک قائم تھی مگر وہ تڑپ ضرور رہی تھی۔۔۔

نور کو کچھ نہ ہو میرے بچے کو اب تک کوئی خوشی نہیں ملی اُس سے اُسکی محبت مت چھیننا وُہ واقعی نہیں جی سکے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفق خاتون نے دُعا کی۔۔۔

بھائی آپکا فون بج رہا ہے۔۔؟

دانیال نے اپنے ہاتھ میں پکڑے اُس کے فون کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

علی نے کوئی جواب نہیں دیا اُسے ابھی کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔

جی ابھی کچھ بتایا نہیں ہے ڈاکٹر نے جی ٹھیک ہے۔۔

دانیال نے فون بند کیا۔۔۔

بھائی کسی عُمر کا فون تھا میں نے بتایا تو کہہ رہا تھا وُہ بھی آرہا ہے۔۔

علی نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔۔

گزرتے وقت کا ہر لمحہ بھاری تھا سب پر۔۔۔

عُمر اور بشریٰ بھی آگئے تھے۔۔۔

علی بھابھی کیسی ہیں؟؟

عُمر نے اُس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا.

تین گھنٹے ہونے والے ہیں ابھی تک کچھ نہیں بتا رہے ڈاکٹر۔۔

علی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی بھائی کچھ نہیں ہوگا نور کو۔۔۔

بشریٰ نے متانت سے کہا۔۔۔

مجھے سب بتادینا چاہیے تھا اُسے تُو ٹھیک کہہ رہا تھا سب میری وجہ سے ہوا ہے مگر میں تو اُسے تکلیف سے بچانا چاہتا تھا بس میری نیت بلکل صاف تھی تو جانتا ہے۔۔

علی کو کسی طور چین نہیں آرہا تھا۔۔۔

علی یہ وقت اِن سب باتوں کا نہیں ہے ابھی بھابھی اور بچے کی سلامتی اہم ہے۔۔

عُمر نے سختی سے کہا تو علی نے دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی۔۔۔

شفق خاتون کو بے اختیار نور کی قسمت پر رشک ہوا محبت نبھانے کے معاملے میں وُہ بلکل اپنے باپ پر گیا تھا۔۔۔

اُنہوں نے سوچا۔۔۔

کچھ وقت مزید گزر گیا۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے نور؟؟

ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر علی اُن کی طرف بھاگا۔۔۔

وُہ خطرے سے باہر ہیں مگر ہم بچے کو نہیں بچا سکے۔۔۔

پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے اُنہوں نے علی کا کندھا تھپتھپایا اور چلے گئے۔۔۔

نور ٹھیک ہے۔۔

اُسے صرف اتنا یاد رہا۔۔۔

بھائی۔۔

دانیال نے اُس کا شانہ ہلایا تو وُہ اپنی نیم بیہوشی کی سی حالت سے ہوش کی دُنیا میں لوٹ آیا۔۔۔

بھائی بھابھی اور بچہ دونوں خطرے سے باہر ہیں ابھی ڈاکٹر بتا کر گئے ہیں اللہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے سب کی دُعا سُن لی ہے۔۔۔

کیا۔۔؟؟

اُس نے بے یقین نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے محض اتنا ہی کہا۔۔۔

وُہ ڈر تھا اُس کے اندر کا سوچ بن کر نیم بیہوشی کی حالت میں اُسکی آنکھوں کے سامنے رونما ہوا تھا۔۔۔

وُہ ایک دم سے کھڑا ہوگیا۔۔۔

نور اور میرا بچہ دونوں ٹھیک ہے۔۔

اُسے اب بھی یقین نہ آیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یار دونوں ٹھیک ہے۔۔

عمر نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر تُو نے مجھے مزید کسی آزمائش میں نہیں ڈالا۔۔۔

وُہ اپنے رب سے مخاطب تھا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر میں بھابھی کو روم میں شفٹ کر رہے ہیں تب ہم لوگ مل سکتے ہیں اُن سے۔۔۔

بہت شکریہ دانیال اگر آج آپ لوگ نہیں ہوتے تو میں کیسے۔۔۔

اُس نے دانیال کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بھائی اپنوں کو کون شکریہ کہتا ہے۔۔

دانیال نے اُسے سختی سے بھینچے کہا۔۔

تُو نے ہمیں اتنا پرایا کردیا کہ اتنی بڑی بات ہم سے چھپائی کیا اِس بچے پر صرف تیرا اور تیری بیوی کا حق ہے ہمارا اِس سے کوئی تعلق نہیں۔۔

سبحان نے شکوہ کیا۔۔۔

علی سے کچھ نا بولا گیا کیونکہ وُہ غلط تھا۔۔۔

ہمارے گھر کے پہلے بچے کی پہلی اولاد ہے ہمیں اتنا بھی حق نہیں تھا جاننے کا۔۔۔؟

بھائی لڑائی اختلافات سب اپنی جگہ مگر ہم سب کے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے آپ کو نہیں چھپانا چاہیے تھا۔۔۔

نمرہ نے بھی گلہ کیا۔۔۔

بھابھی نے بھی کچھ نہیں بتایا ہمیں۔۔۔

اُسے کیا بولنا وہ بیچاری تو وہی کرے گی ناں جو یہ بولے گا اُسے۔۔۔

کب سے خاموش کھڑی شفق خاتون بالآخر بولیں۔۔

علی سمیت سب نے حیرت زدہ نظروں سے اُنہیں دیکھا۔۔

ابو آپ لوگ گھر چلے جائیں میں ہوں نور کے پاس۔۔۔

علی نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

تُو گھر جاکر آرام کر حالت دیکھ کیسی بنا رکھی ہے میں رُک جاتی ہوں نور کے پاس۔۔۔

شفق خاتون نے دوسری بار سب کو حیران کیا تھا۔۔۔

نہیں امی میں رُکوں گا آپ لوگ جائیں ویسے بھی نور ابھی ہوش میں نہیں ہے تو آپ لوگ مل نہیں سکتے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی مگر کوئی بھی مسئلہ ہو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو مجھے فوراً کال کیجئے گا۔۔

۔۔۔ دانیال اُس سے گلے ملتے ہوئے کہا

اور پریشان نہیں ہونا آپ نے بھائی۔۔

نمرہ نے بھی اُس کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

اُسکی نظریں شفق خاتون کی طرف اُٹھی تھیں مگر اُنہوں نے اُسے اپنے اپنے

.سینے سے نہیں لگایا جبکہ وہ چاہتا تھا کہ وُہ خود اُسے اپنے سینے سے لگائیں۔۔۔

کیا ہوا شفق ایسے کیوں بیٹھی ہو؟

سبحان نے اُنہیں گم صم بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔

اُنہوں نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر کہا۔۔۔

میں کبھی کبھی تُمہیں بالکل نہیں سمجھ پاتا۔۔

اُنہوں نے یوں ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں خود بھی خود کو نہیں سمجھ پاتی۔۔۔

وُہ کھوئے کھوئے انداز میں بولیں۔۔۔

یہ تمہارا کون سا روپ ہے شفق جو آج میں نے دیکھا صرف علی کے لئے نہیں نور کے لئے بھی ورنہ تُم نے اپنی ہر عمل سے یہ بات ثبت کردی ہے کہ تُم علی اور نور سے نفرت کرتی ہو۔۔۔

اُنہوں نے غیر مرئی نقطے پر نظریں مرکوز کیے کہا۔۔

میں بُری نہیں ہوں سبحان صاحب آپ جانتے ہیں میں مانتی ہوں میں علی سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نفرت کرتی ہوں نور سے بھی مگر میں ماں ہوں آخر پیدا تو میں نے ہی کیا ہے اُسے میں اپنی مامتا اور نفرت سے لڑ رہی ہوں پچھلے اٹھائیس سالوں سے اور ہر بار میری نفرت میری مامتا پر غاصب رہی مگر آج بھی جب وُہ تکلیف میں ہوتا ہے تو مجھے پُکارتا ہے اپنی ماں کو۔۔

وُہ بہت ضبط سے کام لے رہی تھیں۔۔۔

تُم اُس سے بہت محبت کرتی ہو مگر تُم اِس بات کو کبھی نہیں مانو گی کیونکہ تُم ہارنا نہیں چاہتی اتنے سالوں سے جو جنگ خود سے لڑ رہی ہو اُس میں جیتنا چاہتی ہو مگر اُس کا جیت کا کوئی حاصل نہیں ہے شفق۔۔۔

سبحان صاحب نے اُن کا سر اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ کہہ رہا تھا نور کے علاوہ اُس کا کوئی نہیں ہے کیا میں نے اُسے خود سے ۔۔۔ آپ سب سے اتنا دور کردیا ہے

وُہ اب ہچکیوں سے رونے لگی تھیں۔۔۔

مجھے آج اندازہ ہوا اِسی طرح آپ میرے لیے تڑپے تھے علی کے وقت جیسے آج علی تڑپ رہا تھا نور کے لئے میں نے اپنی پوری زندگی نا شکری میں گزار دی کبھی آپکی محبت کی قدر نہیں کی کبھی آپکی محبت کا جواب محبت سے نہیں دیا میں نے علی کے ساتھ آپ سے بھی نفرت کی مگر آپ نے مجھے کبھی نہیں چھوڑا ۔۔

سبحان صاحب کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میں تُمھیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا شفق میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا تھا تمہارے ساتھ مگر میں اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور تھا شفق بچپن سے۔۔بچپن سے میں نے تُم سے محبت کی تھی کیسے چھوڑ دیتا تُمھیں۔۔۔

سبحان صاحب نے اُن کا سر تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے عُمر گزرنے کے بعد آج احساس ہوا آپکی محبت کا وُہ بھی اُس کی وجہ سے جس کی وجہ سے میں کبھی آپکی محبت کو سمجھ نہ سکی مگر آج علی کے اِن لفظوں نے مجھے بُری طرح ہلا کر رکھ دیا ہے کہ اُس کا نور کے علاوہ اور کوئی نہیں۔۔۔

مت ظلم کرو پھر خود پر جاکر اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگا لینا وُہ تُم سے بہت محبت کرتا ہے مُجھ سے زیادہ چاہتا ہے وُہ تُمھیں تُم نے دیکھیں تھی اُس کی نظریں جو تُم پر ٹکی تھیں وُہ تمہارے گلے لگنا چاہتا تھا مگر پھر تُم نے اپنی انا اُونچی رکھی۔۔

سبحان صاحب نے افسوس سے کہا۔۔۔

مُجھ سے نہیں ہوگا یہ سبحان صاحب ہاں میں اُس سے محبت کرتی ہوں اپنے سب بچوں سے زیادہ مگر میں نفرت بھی کرتی ہوں میں نہیں ہار سکتی مگر میں نے خود سے وعدہ کیا ہے اپنے پوتا یا پوتی کو وُہ سارا پیار دوں گی جو میں اُس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے باپ سے نہ کرسکی میں اپنے علی کی اولاد کو اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھوں گی وُہ میرے علی کی اولاد ہوگی مجھے اُس سے صرف محبت ہوگی۔۔

تُم جیسے لوگ ٹوٹ جاتے ہیں مگر اپنا انا کا پرچم بُلند رکھتے ہیں۔۔

سبحان صاحب نے طنز کیا۔۔

جو کہہ لیں آپکو حق ہے۔۔

شفق خاتون نے بہت سے آنسو اندر اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔

اب کیوں منہ لٹکایا ہوا ہے تُو نے۔۔

عُمر نے خاموش بیٹھے علی سے کہا۔۔۔

۔۔۔ علی چُپ رہا

بھابھی کو ہوش آگیا ہے جا کر مِل۔۔۔

عُمر نے اُسے ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمت نہیں میری اُس کا سامنا کرنے کی۔۔

وُہ یاس زدگی سے بولا۔۔۔

کیوں ہمت نہیں تُو نے کیا کیا ہے ایسا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر وُہ تو مجھے غلط مانتی ہے مُجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے میں اُسّے اپنی بے گناہی کا یقین دلا سکوں میں بُری طرح پھنس چکا ہوں اُسے تکلیف نہ دینے کی شعوری کوشش میں لا شعوری طور پر اُسے اذیت میں مبتلا کرچکا ہوں وُہ مجھے چھوڑ کر جاتے جاتے واپس آئی ہے صرف میرے جھوٹ کی وجہ سے جو میں نے ہرگز بھی کسی غلط ارادے سے نہیں بولا تھا۔۔۔.

وُہ خود کو ملامت کر رہا تھا مسلسل۔۔۔.

کیا تیرا واقعی زونیہ کے ساتھ کوئی تعلق تھا ایسا۔۔؟

کیا بکواس کر رہا ہے۔۔

علی نے بے اختیار اُسّے ڈانٹ دیا۔۔۔

پھر کس لیے ملامت کر رہا ہے خود کو تُو نے کچھ غلط نہیں کیا بات چھپائی مگر اُن کے بھلے کے لئے ہی ناں تو اُنہیں سمجھا پیار سے غصّے میں اِنسان ویسے ہی اندھا ہوجاتا ہے اُسے خود نہیں پتا ہوتا وُہ کیا کیا بول رہا ہوتا ہے۔۔۔

عُمر نے اُس کی پیٹھ تھپتھاتے ہوئے اُسے حوصلہ دیا۔۔۔

یار تُو نہیں جانتا جب اُسے غصّہ آتا ہے تو اُس پر جیسے کوئی جن آجاتا ہے مجھے تو اُس کے غصّے سے بڑا ڈر لگتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے جھرجھری لے کر سے کہا تو عُمر کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

کتنا ڈرپوک ہے تُو۔۔

ایسی بات نہیں ہے بس جہاں میرا معاملہ ہو تو وہ بِلکُل پاگل ہوجاتی ہے اور پھر میرا ڈرنا تو لازم ہے۔۔

چچ چچ چچ۔۔۔

عُمر نے مضحکہ اُڑایا۔۔۔

۔۔ اچھا بس زیادہ پھیل مت

علی بُرا سامنہ بناکر بولا۔۔۔

اچھا اب تُو بھی گھر جا رات بہت ہوگئی ہے۔۔

علی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میں تیرے ساتھ ہی رُکوں گا اور بشریٰ بھی بھابھی کے پاس ہی رُکنا چاہتی ہے۔۔۔

عُمر نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اُس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔۔

اگر تُم لوگ یہاں رہو گے تو میں کیسے نور سے بات کر پاؤں گا یار۔۔

علی نے سختی سے بولا۔۔

اچھا اچھا غصّہ تو نہ کر میں بھول گیا تھا بلکل فکر نہ کر میں نکلتا ہوں اپنی والی کو لے کر اور اگر۔۔۔

اگر کسی بھی چیز کو ضرورت ہوئی یا کوئی مسئلہ ہوا تو وقت کی فکر کیے بغیر تُجھے کال کروں یہی کہنا چاہتا ہے ناں۔۔؟

علی نے اُس کی بات کاٹ کر خود مکمل کرتے ہوئے ابرو اُچکا کر کہا تو عمر مسکرا دیا۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی آپ۔؟؟

عمر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں بلکل۔۔

دزدیدہ نظر علی پر ڈالتے ہوئے جواب دیا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

تُمہیں اپنا بہت خیال رکھنا ہے نور ڈاکٹرز نے کہا ہے تُم نے کسی بات کا اسٹریس لیا ہوا ہے تمہاری صحت بھی دن بہ دن گر رہی ہے اور پھر پورا دِن تُم اکیلی گرمی میں ہوتی ہو علی بھائی اب سے روز صبح فیکٹری جانے سے پہلے آپ نور کو ہمارے طرف چھوڑ دیجئے گا اور شام میں فیکٹری سے آتے وقت پک کرلیجئے گا۔۔

وُہ بیک وقت نور اور علی دونوں سے مخاطب تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی محض سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

چلو بشریٰ بھابھی کو آرام کرنے دو ہم گھر چلتے ہیں صبح پھر آجائیں گے۔۔

میں نور کے پاس رُکنا چاہتی ہوں بلکہ تُم ایک کام کرو علی بھائی کو لے کر گھر چلے جاؤ وُہ بھی تھوڑا آرام کرلیں گے کب سے ایک ٹانگ پر کھڑے ہیں ادھر بھاگ رہے اُدھر بھاگ رہے۔۔

بشریٰ نے ہمدردی سے کہا۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں بالکل بھابھی آپ پریشان مت ہوں آپ گھر جاکر آرام کریں ویسے بھی اللہ نہ کرے کوئی ایمرجنسی وغیرہ ہوگئی تو آپ کہاں بھاگ دوڑ کریں گی اِس لیے میرا رُکنا ضروری ہے۔۔۔

علی نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے متانت سے کہا۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے بشریٰ کوئی ایمرجنسی نہیں ہوگی میں ٹھیک ہوں بلکل آپ اِنہیں لے کر گھر چلے جائیں عُمر بھائی۔۔

اُس نے علی کی طرف دیکھے بغیر عُمر سے کہا علی نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں۔۔۔

تُم تو چلو کل آجائیں گے ناں جہاں بیٹھ جاؤ تو اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔۔

عُمر نے جھنجھلا کر بشریٰ سے کہا۔۔

عُمر بھائی رُکنے۔۔۔

تُم اپنا منہ بند کرکے بیٹھو میں رُک رہا ہوں یہ بات طے ہے اب ایک لفظ نہ سنوں تمہارے منہ سے۔۔

اُس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تنبیہی لہجے میں نور سے گویا ہوا۔۔۔

۔۔ علی آرام سے

عمر نے ہلکی آواز میں سرزنش کی۔۔۔

میرے خیال میں تُم ٹھیک کہہ رہے ہو عمر ہمیں چلنا چاہیے ٹھیک ہے نور میں صبح آؤں گی اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔

بشریٰ نے عُمر کی آنکھ کے اشارے کو سمجھ کر فوراً کہا۔۔

چار نا چار نور کو چُپ ہونا پڑا۔۔۔

چل ٹھیک ہے علی ہم نکلتے ہیں ٹھیک ہے بھابھی خیال رکھنے کا نہیں بولوں گا وُہ تو یہ ا لمبو اچھے سے رکھ لے گا آپکا۔۔

عُمر نے علی کی طرف دیکھ کر شرارت سے آنکھ دبائی۔۔

اور ہاں ذرا نرمی سے غلطی تیری ہے بھابھی کی نہیں جو چوڑا بھی تُو خود ہورہاہے۔۔۔

عمر نے باہر نکلتے نصیحت کی جس پر علی نے طنزیہ دانت نکوسے۔۔۔

کیا ضرورت تھی تُمھیں بیچ میں بولنے کی میں رُک جاتی ناں نور کے پاس۔۔۔

بشریٰ نے غصّے سے کہا۔۔۔

کیوں کوئی تمغہ ملنا تھا تُمھیں۔۔

عُمر نے اُسے تپانے کی خاطر کہا۔۔۔

مگر میں رُکنا چاہتی تھی عُمر۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں بھابھی کا شوہر ہے اُن کے ساتھ اور میرا نہیں خیال کہ اُس سے بہتر کوئی اور دیکھ بھال کرسکتا ہے اُن کی کچھ ناراضگی بھی ہے دونوں میں اسی لیے میں نے تُمھیں ساتھ چلنے پر زور دیا ورنہ ہمارے سامنے کیا بات کرتے دونوں پاگل لڑکی۔۔

عُمر نے ہلکی سی چپت اُس کے سر پر لگاتے ہوئے کہا تو اُس نے ہونٹوں کو سیٹی بجانے کے سے انداز میں سکیڑ کر اُوہ کہا۔۔۔

پہلے بتاتے ناں پھر تُم میں بلاوجہ کباب میں ہڈی بننے پر تُلی ہوئی تھی۔۔۔

بشریٰ نے اُس کا بازو پکڑ کر چلتے ہوئے کہا۔۔۔

عُمر ہمارے زندگی میں بھی خوشیاں پھر آئیں گی ناں؟ پتا ہے جب میں نے سنا کہ نور کے بچے کو بھی خطرہ ہے میری آنکھوں کے سامنے انس کا چہرہ گھوم رہا

تھا میں نہیں چاہتی کسی ماں کی کوکھ اُجڑے کیونکہ میں اِس درد سے تین بار گزر چکی ہوں ایک بات گود اُجڑی دو بار کوکھ اب میں ڈرتی ہوں۔۔۔

بشریٰ کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی عُمر نے پارکنگ ایریا میں رُک کر اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔

تُم مجھے یقین دلاتی ہو اللہ سب ٹھیک کرے گا حالانکہ میں نہیں مانتا تھا مگر اب میں ماننا چاہتا ہوں میں یہ یقین کرنا چاہتا ہوں ہماری زندگی میں بہت جلد خوشیاں آئیں گی وُہ ہمیں ہمارے صبر کا صلہ ضرور دے گا بس غم نہ کرو خوش رہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر نے نرمی سے اُس کی آنکھیں صاف کیں۔۔

اب گھر چلو یہ پاکستان ہے میری جان یہاں کھلم کھلا ایسے سین ممنوع ہے۔۔

عُمر کے شرارتی انداز پر وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرادی۔۔۔

تمہارا کوئی حال نہیں۔۔

بشریٰ نے اُس کے پیچھے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ مادام۔۔۔ اُس نے حق سے تعریف وصول کی۔۔۔

آگئے اپنی چہیتی کی مزاج پرسی کرکے ناٹک تو ایسے مچایا ہوا تھا جیسے اب مری

تب مری۔۔۔

تانیہ نے دانیال کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔۔۔

مجھے صبر دے اللہ۔۔

اُس نے خود سے کہا اور اُسے نظرانداز کرتا ہوا واشروم میں چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ ابھی میں تک تیار بیٹھی تھی۔۔۔

اب میری بات کی جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھتے آپ۔۔

وُہ دوبارہ شروع ہوگئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی سمجھ آنے والی بات کرو تو جواب بھی دوں گا تمہاری اِن گھٹیا باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔

سخت لہجے میں کہتا ہوا وُہ باہر جانے لگا تب ہی دروازے پر دستک ہوئی۔۔

بھائی سحری کرلیں آکر۔۔

دروازے پر نمرہ تھی۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے بیٹا۔۔

اُس نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

ابھی کیسے نمبر بڑھوانے آگئی ورنہ تو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتی۔۔

تانیہ نے کھا جانے والی نظروں سے نمرہ کو گھورا۔۔۔

تُم جاؤ امی کو بول دو مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

اُس نے نمرہ کی ناگواری دیکھتے ہوئے کہا وُہ نہیں چاہتا تھا کوئی بدمزگی ہو۔۔۔

تانیہ میرا صبر مت آزماؤ ورنہ تُم اپنا نقصان کر بیٹھو گی اور میں یہ نہیں چاہتا۔۔۔

دانیال نے اُسے نرمی سے سمجھانا چاہا مگر ناکام رہا۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں میں اچھے سے جانتی ہوں شرم تو نہیں آتی آپکو اپنی ہی بھابھی کے ساتھ۔۔۔

وُہ بدتمیزی کی حد کرتے ہوئے بولی۔۔۔

منہ بند کرو اپنا۔۔دانیال نے اُس کا جبڑا اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں لے کر تنفر سے کہا۔۔۔

کیا دیکھ لیا ہے تُم نے ایسا جو مسلسل مُجھ پر اور اُن پر اِلزام لگا رہی ہو بتا ہی دو مجھے آج تُم۔۔۔

کیا کرنے جاتے تھے اُس کے شوہر کی غیر موجودگی میں اُوپر کیوں پیسے دے رہے تھے اُس کو ہر چیز میں اُس کی حمایت وُہ کوئی خُدا ہے جس کی شان میں گستاخی ہوگئی تو معافی مانگنے چلے گئے تھے۔۔ اُس کی وجہ سے مُجھ پر ہاتھ اٹھایا

آپ نے پتا نہیں کیا جادو کیا ہے اُس---

.تانیہ کی زبان مسلسل زہر اُگل رہی تھی---

دانیال نے جھٹکے سے اُسے چھوڑا اور غصّے میں کمرے سے باہر نکل گیا---

کیا عذاب میرے گلے ڈال دیا ہے آپ نے اتنی گندی زبان ہے اِس کی مجھے
-- خود سے شرم آتی ہے

لاؤنج میں داخل ہوکر وُہ شفق خاتون پر برسا---

کہنے کو آپ علی بھائی سے نفرت کرتی ہیں مگر صحیح نفرت تو مُجھ سے نبھائی اِس
لڑکی کو میری زندگی میں لاکر--

دانیال چیختے ہوئے بولا---

آہستہ بات کرو دانیال ماں ہے تمہاری---

سبحان صاحب نے اُسے ٹوکا---

زندگی برباد کرکے رکھ دی ہے میری انھوں نے یہ تانیہ ایسی ہڈی ہے اُسے نہ نگلا جاسکتا ہے نا اُگلہ جاسکتا ہے امی کو اپنی بہن کی جو فکر ہے ساری عمر انہوں نے ہمیں اپنی اُنگلیوں پر نچایا ہے پتا نہیں کس بات کی بھڑاس نکالتی رہی ہیں ہم پر--- آپکی اولاد ہونے کی بہت بڑی قیمت چُکا رہا ہوں میں امی لاکھ کہتا رہا مجھے نہیں کرنی اِس سے شادی مگر آپ نے تب قسمیں دیں اپنی اِموشنل بلیک

میلنگ اب دیکھیں اپنی ضد کا نتیجہ یہ رشتہ کسی بھی وقت ٹوٹ جائے گا کیونکہ میں اب مزید برداشت نہیں کرسکتا ایسی لڑکی کو مگر آپ خوش رہیں ہم سب کو برباد کرکے خوش ہی تو ہیں آپ۔۔۔

وُہ اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے زہر خنداں لہجے میں بولا۔۔

ساری تمیز لحاظ سب بھول گئے ہو ایسے بات کرتے ہیں ماں سے۔۔۔

سبحان صاحب نے اُسے پیچھے دھکا دیا ورنہ وُہ اُن کے سر کو آرہا تھا۔۔۔

ماں ایسی خود غرض ہستی کا نام نہیں ہے جس کے لیے صرف اپنی ذات اہم ہو جو صرف اپنے بارے میں سوچتی ہوں انہوں نے پہلی آپکی زندگی کو اپنی مرضی سے چلایا ابو اب ہماری زندگیوں پر قابض ہونا چاہتی ہیں اِنہیں بس اپنی پڑی ہے مگر ایک بات میری سُن لیں اِس بار نہ تو میں خالہ کا لحاظ کروں گا نہ آپکا۔۔۔

طلاق دے کر اُسے گھر سے نکالوں گا کیونکہ میں بھائی نہیں ہوں جو آپکے ہر اچھے بُرے فیصلے کو آپکی خوشی کی خاطر نبھائے وُہ تو اُن کی قسمت اچھی تھی جو اُنہیں نور بھابھی جیسی بیوی مِل گئی ورنہ آپ نے تو کسر باقی نہیں رکھی تھی اُنہیں ساری عمر کے لئے عذاب میں رکھنے کی یاد ہے ناں آپکو کیا کہتی تھیں آپ بھائی کبھی نور کو وُہ عزت نہیں دے گا کیونکہ وُہ زونیہ کی محبت کے اسیر ہیں اور نور حالات کی ستائی ہوئی اتنے کو ہی پورا جان لے گی یوں وُہ دونوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ان چاہی زندگی گزاریں گے اور آپکا بیٹا آپکے ہاتھوں میں رہے گا مگر دیکھیں جس بیٹے کے لئے آپ نے اپنی تئیں میں خسارے کا انتخاب کیا تھا وُہ بہت خوش ہے اور میں۔۔۔

دانیال کا انداز متاسفانہ تھا ایک سُلگتی نگاہ اُن پر ڈال کر وُہ گھر سے باہر نکل گیا شفق خاتون چُپ کھڑی اُس کے منہ سے نکلے شعلوں کی زد میں تھی وُہ بُری طرح جل رہی تھیں اپنی ہی آگ میں چیخ چیخ کر کہنا چاہتی تھیں وُہ دانیال سے کہ اُس کے لیے اُنہوں نے ہمیشہ سب سے اچھا سوچا بے غرض ہوکر سوچا مگر الفاظ زبان تک رسائی حاصل کرنے میں ناکام تھے اُنہیں آج کسی اور نے نہیں اُن کی ہی چہیتی اولاد نے توڑا تھا سماعتوں سے ایک بازگشت اعادہ تھی۔۔۔

علی کبھی نور کو وُہ عزت نہیں دے گا کیونکہ وُہ زونیہ کی محبت کا اسیر ہے اور نور حالات کی ستائی ہوئی اتنے کو ہی پورا جان لے گی یوں وُہ دونوں ایک ان چاہی زندگی گزاریں گے۔۔۔

جبکہ علی کے جُملے اُنہیں اپنا مضحکہ اُڑاتے محسوس ہونے لگے۔۔۔

میں نور کے بغیر نہیں رہ سکتا میں اُسے نہیں کھوسکتا اُس کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔۔

سبحان صاحب نے کچھ بھی کہے بغیر بس اُن کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ

دیا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

علی چُپ چاپ چلتا ہوا اُس کے ساتھ بیڈ پر سامنے کی طرف بیٹھ گیا۔۔۔

نور نے نہ آنکھیں کھولیں نا ہی رُخ بدلا ایسے ہی لیٹی رہی۔۔۔

کافی دیر تک وُہ یونہی اُسے دیکھتے رہا نہ نور کے چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق آیا نہ علی کی نظروں میں ایسا نہیں تھا وُہ خود کو تکتی اُس کی نظروں سے انجان تھی مگر وُہ کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

علی نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تب بھی وہ یونہی لیٹی رہی جیسے بے جان ہو۔۔۔

میں جانتا ہوں تُم جاگ رہی ہو۔۔۔

علی کی آواز اُسے اپنے بہت قریب سنائی دی۔۔۔

نور نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں تو اب وُہ اُس کے برابر میں بیٹھا ہوا اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیر رہا تھا آنکھیں مستقل مزاجی کا ثبوت دیتے ہوئے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔

کیسی ہو۔۔؟

ٹھیک ہوں۔۔۔

نور نے بے تاثر لہجے میں مختصر جواب دیا۔۔۔

تُم نے مجھے بِلکُل ڈرا دیا تھا نورِ علی۔۔۔

علی نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

حیرت ہے مجھے یہ ڈر میرے مرنے کا تھا یا اپنی اولاد کے۔۔

وُہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔

میرے لیے سب سے اہم تُم ہو کیونکہ تُم ہو تو سب ہے ورنہ کچھ نہیں اللہ نہ کرے اگر ہمارے بچے کو کچھ ہوجاتا۔۔۔

چُپ ہوجائیں ایسا بولیں بھی مت میں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔

اُس نے بے اختیار علی کو ٹوک دیا۔۔۔

پھر مت کرو ایسی باتیں مجھے تکلیف ہوتی ہے نور تمہاری بے اعتبار نظریں مجھے گھائل کر رہی ہیں ہم نے اتنا وقت ساتھ گزار لیا ہے ایک دوسرے کو اچھے سے جان چکے ہیں اپنے دِل سے بتاؤ کیا تُمھیں سچ میں لگتا ہے کہ میں تمہیں دھوکہ دے سکتا ہوں تمہارے ساتھ بیوفائی کرسکتا ہوں۔۔۔

علی نے پُر اُمید نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نور چُپ رہی۔۔۔

تُم فضہ سے پوچھ سکتی ہو جس دِن اُس کا آخری دِن تھا آفس میں اُس ہی دِن اُس کی کال آئی تھی مگر میں۔۔۔

اُسی دِن آپ نے مُجھ پر ہاتھ بھی اُٹھایا تھا علی۔۔۔شادی کے پانچویں دِن وُہ آپ سے ٹکرائی تو آپ نے مجھے میرے میکے والوں کے سامنے شرمندہ کیا جب اُس کی کال آئی تو آپ نے مُجھ پر ہاتھ اُٹھایا ہر بار ہی تو آپ نے اپنی ناکام محبت کا بدلہ مُجھ سے لیا ہے کیوں یقین کروں میں آپکا۔۔۔.

وُہ اُس کی بات کاٹ کر درشتی سے بولی۔۔۔

وُہ پہلے کی بات تھی تب میں تُمھیں نہیں جانتا تھا اور تُم پر ہاتھ اُٹھانے جیسی گھٹیا حرکت کے لئے میں آج بھی شرمندہ ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ فوراً بولا۔۔

آپ ابھی بھی نہیں جانتے مجھے۔۔۔

وُہ اُس کا ہاتھ ہٹا کر بولی۔۔۔

وُہ مجھے دھمکیاں دے رہی تھی کہ اگر میں نے اُس سے شادی نہیں کی تو وہ گھر آکر میرے بارے میں جھوٹ بولے گی کہ میرے اور اُس کے بیچ تعلقات ہیں اور دیکھو اُس نے وہی کیا تُم نے اُس کی بات کا یقین بھی کرلیا کیسے نور کیسے۔۔؟

وُہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔۔

میرے پاس یقین نا کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی مگر یقین کرنے کی بہت تھیں۔۔۔

وُہ بھی اُسی کے انداز میں بولی۔۔۔

میری محبت۔۔میری رفاقت۔۔۔کیا یہ وجہ بھی کافی نہیں تھی مجھے تُم پر بہت مان تھا نور تُم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کو۔۔۔

شدتِ غم کے باعث اُس کا گلا رندھ گیا۔۔۔

آپ نے میرا بھروسہ توڑا ہے علی اِس کے لئے میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ مغموم لہجے میں بولی۔۔۔

میں نے کوئی بھروسہ نہیں توڑا میں کل بھی صرف تمہارا تھا آج بھی تمہارا ہوں اور صرف تمہارا ہی رہوں گا اگر توڑا ہے کچھ تو تُم نے توڑا بہت بے دردی سے میرا مان میں تُم سے ناراض بھی نہیں ہوسکتا اتنا بے بس ہوں پھر بھی تمہیں مُجھ پر یقین نہیں۔۔۔

آزردہ لہجے میں کہتے ہوئے وُہ اُس سے الگ ہوا۔۔۔

.علی۔۔۔

نور نے تڑپ کر اُسے پُکارا۔۔۔

میں نے کہا ناں میں تُم سے ناراض نہیں ہو سکتا فکر مت کرو یہی ہوں تمہارے پاس مگر ساتھ نہیں کیونکہ میرے قرب سے اب تمہیں گھن آتی ہے۔۔۔ حیران مت ہو تُم نے ہی کہے ہیں یہ الفاظ گھن۔۔۔

وُہ اُس کی چہرے پر پھیلی حیرت کو دیکھتے ہوئے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا اور سامنے صوفے پر جاکر لیٹ گیا۔۔۔

گھن۔۔کیا میں نے اتنا گھٹیا لفظ کہا اِن سے۔۔۔

اُسے قطعی یاد نہیں تھا کہ وہ غصّے میں اُسّے کیا کیا بول چکی تھی۔۔۔

تین دِن بعد۔۔۔۔۔۔۔

اِن تین اُن دونوں کے درمیان پھر ٹھیک سے بات نہ ہوئی نور تو اُسے مخاطب کرتی نہیں تھی علی کچھ بھی پوچھتا تو ہاں یا ناں میں جواب دے دیتی۔۔ علی مسلسل تین راتوں سے ٹھیک سے نہیں سویا تھا ہر ایک لاکھ اصرار کرنے پر بھی وُہ ایک بار بھی گھر نہیں گیا دانیال سے کپڑے منگوا لیتا تھا نور یہ سب دیکھتے ہوئے بھی چُپ تھی چاہ کر بھی اِس سب کو دکھاوا نہیں کہہ سکتی تھی محبت ماننے پر دماغ راضی نہ تھا۔۔۔

شفق خاتون روز ہسپتال آتیں اُسے طرح طرح کی ہدایات کرکے جاتیں مگر علی سے کلام نہ کیا نا ہی علی نے ایسی کوئی کوشش کی حتیٰ کہ اُس نے سبحان صاحب سے تک ڈھنگ سے بات نہیں کی صرف نمرہ۔۔دانیال اور عمر تھے جس سے وہ ٹھیک بول لیتا ہوں ہر ایک نے اِس بات کو محسوس کیا تھا کہ نور اور علی کے درمیان کچھ ٹھیک نہیں ہے عُمر کے پوچھنے پر اُس نے ٹال دیا عُمر نے بھی دوبارہ نہیں پوچھا کیونکہ وُہ سمجھ چکا تھا علی بتانا نہیں چاہتا۔۔

تین دِن بعد ڈاکٹر کی اجازت سے وُہ لوگ نور کو گھر لے آئے وُہ بہت بہتر تھی۔۔۔

کیا ہم اب بات کرسکتے ہیں۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کے نیچے چلے جانے کے بعد وُہ نور کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

کیا بات کرنے کو کچھ رہ گیا ہے۔؟؟

اُس نے اُلٹا سوال کیا۔۔۔

بہت کچھ ہے نور میں ہاسپٹل میں چُپ ہوگیا صرف اِس لیے کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی مگر اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں میں قصوروار ہوں ۔۔

علی نے سختی سے کہا۔۔۔

چور نے کب کہا ہے کہ اُس نے چوری کی ہے۔۔

نور نے طنز کا تیر اُچھالا۔۔۔

تُم اتنی سفاک کیسے ہوسکتی ہو نور مسلسل تُم مجھے تکلیف پہنچا رہی ہو اپنے لفظوں سے بس کرو میری بات بھی سنو۔۔۔

میں خود نہیں جانتی میں اتنی سفاک کیوں ہوگئی ہوں مگر جب جب میں یہ سوچتی ہوں کہ میرے علی نے میرے علاوہ اِن ہاتھوں سے کسی اور لڑکی کو چھوا ہے تو میرے اندر آگ لگتی ہے آگ میں خود جل رہی ہوں مسلسل میں اپنے شوہر کو نہیں بانٹ سکتی مگر علی آپ نے خود کو بانٹ لیا ہے میں آپکے لیے دُنیا سے لڑ سکتی ہوں مگر آپکے لیے آپ سے ہی نہیں لڑ سکتی۔۔۔

اُس نے علی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تو میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتی ہو جب میں کہہ رہا ہوں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے جس سے تمہیں تکلیف پہنچے تو مان لو اِس بات کو۔۔۔

نہیں مان سکتی اُس کے لیے آپکی محبت کی گواہ پچھلے کئی سالوں سے ہوں میں۔۔

نور نے آواز تیز کی۔۔

تو کیوں شادی کی مجھ سے پھر جب سب جانتی تھی تمہارے پاس مُجھ سے بہتر رشتے تھے۔۔۔

وُہ مرد تھا آخر کہاں تک برداشت کرتا۔۔۔

مان لیا آپ نے کہ آپ اُس سے آج بھی محبت کرتے ہیں۔۔

وُہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے خود سے بولی۔۔۔

چُپ مت رہو بولو کیوں کی پھر مُجھ سے شادی کیوں مُجھ سے محبت کی کیوں مجھے خود کا عادی بنایا؟ کیوں مجھے بے بس کیا؟ کیوں مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کیا؟ کیوں میری ہر زیادتی پر چُپ رہی؟ کیوں میرے دِل میں بس گئی ہو؟ کیوں مجھے اپنی محبت میں پاگل کیا؟ کیوں مجھے اتنا مجبور کیا کہ میں تُم سے ناراض تک نہیں ہوسکتا؟؟ آخر کیوں کیوں کیوں؟؟؟

وُہ بُری طرح چلاتے ہوئے بولا۔۔

آپ جھوٹے ہیں کوئی محبت نہیں کرتے آپ مُجھ سے۔۔۔

وُہ اب تک اڑی رہی۔۔

ہاں نہیں کرتا تُم سے محبت یہی سننا چاہتی ہو تُم تو سُن لو تم اِس لائق ہی نہیں کہ تُم سے کوئی محبت کرے تُم ایک پاگل لڑکی ہو جسے صرف اِس بات سے فرق پڑتا تھا کہ تُم کیا سوچتی ہو سامنے والا پاگل ہے تمہاری نظر میں نہیں چاہئے مجھے تمہاری بے اعتبار محبت سنبھال کر اپنے پاس رکھو اسے۔۔۔

وُہ اُسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تُم۔۔

وُہ غصّے میں کہتا ہوا کمرے سے نکل کر چھت پر آگیا۔۔۔

کیا ہوگیا ہے مجھے وُہ کم عقل ہے میں تو نہیں کیا بول کر آیا ہوں اُسے تف ہے تُجھ پر علی مرا جارہا ہے اُس کی محبت میں اور اُسے ہی کہہ کر آیا ہے کہ وُہ اس لائق نہیں کوئی اُس سے محبت کرے۔۔

اُسے فوراً ہی اپنے لفظوں کی زیادتی کا احساس ہوا۔۔

اُس نے بھی تو کتنا کچھ کہا ہے مجھے۔۔۔

کہیں اندر سے آواز آئی۔۔۔

محبت میں بدلہ تو نہیں ہوتا۔۔۔

دِل نے صدا دی۔۔۔

زونیہ تُم نے میری ہنستی مسکراتی زندگی برباد کردی ہے تمہیں میری نور کے ہر ایک آنسو کا حساب دینا ہوگا اور میں اب مزید اِس پاگل لڑکی کو خود سے بدگمان نہیں رکھ سکتا مجھے صاف لفظوں میں اُسے بتانا ہوگا کہ میں صرف اُس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔

علی نے لمحے میں فیصلہ کیا اور اندر جانے لگا تب ہی اندر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔

تُم اِس لائق ہی نہیں ہو کہ کوئی تُم سے محبت کرے۔۔۔

علی کے الفاظ نور کے کانوں میں سیسے کی مانند اُترے تھے اُس کا خود پر اختیار کھو رہا تھا اپنی اِس حالت پر وُہ خود حیران تھی۔۔۔

مجھے نہیں فرق پڑتا کوئی مُجھ سے محبت کرے یا نہیں مگر مجھے صرف آپکی محبت چاہیے صرف آپکی کیونکہ وُہ میری ہے صرف میری۔۔

جنونی انداز میں خود سے کہتے ہوئے اُس نے پاس پڑا گلاس اُٹھا کر فرش پر چھینک دیا پھر جگ اُٹھا کر پھینکا جس سے دروازے سے اندر داخل ہوتا علی بمشکل بچا۔۔۔

نور پاگل ہوگئی ہو کیا چھوڑو اِسے۔۔۔

علی نے سرعت سے آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھوں سے گلدان لے کر واپس رکھا۔۔۔

چھوڑیں مجھے میں تو اِس لائق ہی نہیں ہوں کوئی مُجھ سے محبت کرے تو چلے جائیں چلے جائیں۔۔

وُہ بُری طرح چلائی۔۔۔

میری بات سنو نور۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔

وُہ اُس کے جھٹک کر بولی۔۔۔

تُمہیں میری بات سننی ہوگی بہت ہوگئی تمہاری من مانی۔۔

علی نے اُس کے دونوں بازوؤں پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑیں مجھے علی۔۔

نہیں چھوڑتا کرلو جو کرنا ہے۔۔

وُہ ڈھیٹ ہوا۔۔۔

بس یہی تو آتا ہے آپکو ضد کرنا زور زبردستی کرنا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ بے بس ہوکر بولی۔۔۔

تُمہیں مُجھ پر ذرا بھروسہ نہیں ہے نور کوئی کچھ بھی آکر کہے گا اور تُم سچ مان لو گی۔۔

علی نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

کیونکہ میں جانتی ہوں۔۔

کیا جانتی ہو اور میری طرف دیکھ کر بات کرو بہت زہر پال رکھا ہے تُم نے اپنے ذہن میں میرے خلاف مگر میں تُمہیں تمہاری بچکانہ سوچ کی وجہ سے مزید تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا بتاؤ کیا جانتی ہو۔۔؟

علی نے اُس کی تھوڑی کے نیچے اُنگلی رکھ کر چہرہ اونچا کیا۔۔۔

آپ اُس سے محبت کرتے ہیں۔۔

میں صرف اور صرف تُم سے محبت کرتا ہوں یار بخدا میں نے زندگی میں اگر کسی سے محبت کی ہی تو وُہ صرف تُم ہو میری زندگی کا نور میرے جینے کی وجہ ہو تُم بہت بہت محبت کرتا ہوں تُم سے ہاں اقرار کرنے میں دیر کردی مگر میں تو کب سے تمہارے محبت کا اسیر ہوں میری محبت تُم پر پڑتی ہر نظر کے ساتھ بڑھتی ہے کیوں نہیں دکھتا تُمہیں۔۔۔

علی کی اِس بات پر نور نے بے ساختہ اُس کی آنکھوں میں دیکھا سنہری آنکھوں میں اُسے صرف اپنا عکس دکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جھوٹ۔۔

وُہ ہارنے لگی تھی۔۔

میری زندگی کی سب سے خوبصورت سچائی ہے یہ۔۔

اُس کا لہجہ جذبوں کا آئینہ تھا۔۔۔

میں تمہارے سامنے اِس فساد کی جڑ کو کال ملاتا ہوں چُپ رہنا بِلکُل۔۔

علی نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا اور زونیہ کو کال ملائی۔۔۔

تیسری بیل پر ہی کال اُٹھا لی گئی۔۔۔

زہے نصیب آج تُم نے خود سے مجھے کال کی ورنہ پچھلے چار دنوں سے تُمہیں مسلسل کال کر رہی ہوں مگر تُم اُٹھا ہی نہیں رہے تھے۔۔۔

وُہ اپنے مخصوص انداز میں بولی۔۔۔

بکواس بند کرو اور صاف صاف بتاؤ تُم نے میری بیوی سے کیا کہا ہے۔۔

علی نے اُسے ڈپٹ کر کہا۔۔۔

وہی جو سچ ہے۔۔

وُہ ڈھٹائی سے بولی تو نور نے اُس کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹانے چاہے مگر علی نے اُس کے ہاتھوں کو سختی سے پکڑ لیا اور سرد نظروں سے اُسے گھورا اور پہلی بار اُسے علی سے خوف محسوس ہوا تھا کیونکہ اب تک جس علی سے وُہ واقف تو وہ سراپا محبت تھا مگر یہ کوئی اکھڑ مرد تھا۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو زونیہ تُم اتنی گھٹیا اور گری ہوئی نکلو گی میں نے سوچا بھی نہیں تھا مجھے بھاڑ میں ڈالو اپنی عزت کا تو خیال کرلیتی کچھ اتنا گندہ جھوٹ بولنے سے پہلے تُمہیں ڈوب کر مرجانا چاہیۓ تھا۔۔

نور نے کبھی اُس کو اِس طرح کے الفاظ استعمال کرتے نہیں سُنا تھا آج واقعی وُہ الگ تھا۔۔۔

تو سیدھے سیدھے کہہ رہی تھی جب مُجھ سے شادی کرلو تو کرلیتے ورنہ میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے کہا تھا اتنا بدنام کروں گی تُمھیں کہیں منہ دکھانے لائق نہیں رہو گے تُم زونیہ کو جانتے نہیں ہو ابھی جو چیز مجھے نہیں ملتی نہ میں اُسّے کسی اور کی بھی نہیں رہنے دیتی شادی تو تُمھیں مُجھ سے کرنی ہی ہوگی۔۔۔

وُہ بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بے باکی سے بولی۔۔۔

نور نے بے اختیار علی کی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا مگر اُس کو نظروں میں ایسا کچھ تھا جس کی وہ تاب نا لا سکی شرمندہ نظریں جُھکا لیں۔۔۔

تُمھاری سوچ ہے ایسا کبھی ہوگا۔۔۔

علی نے تند خو لہجے میں کہا۔۔۔

ضرور تُمھاری بیوی نے تُم سے سوال کیے ہونگے میرے سامنے تو بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی شوہر پر یقین محبت کہ میرے ہیں علی صرف میرے اینڈ آل ہے ناں وہی عام عورت بڑے دعوے کر رہے تھے اُس سے محبت کے کہ میری بیوی کو مُجھ پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔

وُہ مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔۔

بہت شکریہ۔۔

علی نے مزید اُس کی کوئی بکواس سنے بغیر فون بند کردیا اور بغیر کچھ کہے نور کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چند لمحے یونہی گزر گئے مگر وُہ چاہ کر بھی اپنی نظریں نہیں اُٹھا سکی علی سے کہا ایک ایک لفظ اُسکی سماعتوں میں گونج رہا تھا اُسے اپنے ہونے پر شرمندگی محسوس ہونے لگی۔۔۔

کچھ نہیں کہو گی جانم۔۔۔

وُہ یہ لہجہ سُننے کی اُمید نہیں رکھتی تھی وُہ تو کچھ سخت جملے سُننے کی منتظر تھی مگر وہ شاید بھول گئ تھی مقابل علی تھا جو اُسے بے پناہ چاہتا تھا۔۔۔

نور نے اوپر دیکھے بغیر اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

میں معافی کے لائق تو نہیں ہوں مگر مجھے معاف کردیں علی میں نے آپکو۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو یار۔۔

علی نے فوراً سے اُس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو کھول کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

مجھے معاف کردیں علی میں نے آپکو کیا کیا نہیں کہا میں نے آپ پر بھروسہ نہیں کیا کسی اور کی باتوں میں آکر میں نے آپکو گنوانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی مجھے معاف کردیں پلیز۔۔۔

اِیسے کیسے تُم مجھے گنوا دیتی ایک بات یاد رکھنا نور تُم مجھے مار بھی دو گی تو بھی تُمھیں کچھ نہیں کہوں گا بہت محبت کرتا ہوں تُم سے بس یقین رکھنا مُجھ پر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیشہ میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کرسکتا میری جان۔۔

علی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔

غلطی میری بھی تھی مجھے تُم سے چھپانا نہیں چاہئے تھا جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا کیونکہ جھوٹ بذاتِ خود ایک بڑی کثافت ہے اِس سے دِل آلودہ ہوتے ہیں روحیں آلودہ ہوتی ہیں اور آلودہ روحیں پورا ماحول آلودہ کرتی ہیں۔۔

میری غلطی اتنی چھوٹی تو نہیں کہ آپ نے مجھے یوں معاف کردیا۔۔۔

نور نے اُس سے الگ ہوکر کہا۔۔۔

معافی وہاں ہوتی ہے جہاں ناراضگی ہو اور میں نے تُم سے کہا تھا میں تُم سے کبھی ناراض نہیں ہوسکتا۔۔۔

علی نے اُس آنکھیں نرمی سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر کیوں کہا تھا میں محبت کے لائق نہیں۔۔

وُہ اُس کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے نروٹھے پن سے بولی۔۔۔

ابے یار اب تُم ہوجاؤ میرے بدلے کا ناراض میرا تو کام ہی ہے اپنی نورِ حیات کو منانا۔۔

وُہ بیچارگی سے بولا تو نور بے ساختہ ہنس دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہر وقت تُم سے اُٹھتے بیٹھتے اظہارِ محبت نہیں کرسکتا نور تُمہیں خود سمجھنا ہوگا ہر بات کہی تو نہیں جاتی ناں یار۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ پر اُنگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں کریں اظہار میں تو جان گئی ہوں ناں بس کافی ہے۔۔

اُس نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

اپنا فون گھر پر چھوڑ کر جائیں گے آپ کل فیکٹری۔۔

نور نے فیصلہ سنایا۔۔۔

کیوں۔۔؟

سوال نہیں کریں بھروسہ رکھیں مُجھ پر بس کچھ حساب پورے کرنے ہیں ایسے اتنی آسانی سے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔

نور نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں پوچھتا اور بھروسہ تو خود سے بھی زیادہ ہے تُم پر۔۔

علی نے متانت سے کہا تو وہ مزید اُس میں سمٹ گئی۔۔۔

تمہارا چوہیا جتنا دِل ہے پھر کیسے کہہ دیا تھا کہ دوسری شادی کرلو مجھے حیرانی نہیں ہوتی اگر تُم میری دوسری بیوی کا قتل کردیتی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اُسے چڑانے کی خاطر کہا۔۔۔

حیرانی تو ہوتی آپکو مگر میں اُس بیچاری کو کیوں ماروں آپ ہی کو مار دیتی قصہ ہی ختم نہ ہوں گے نہ کسی اور کے بارے میں سوچیں گے کیسا۔۔۔

نور نے بھی اُسے چھیڑا۔۔۔

توبہ توبہ کتنے خطرناک ارادے ہیں تمہارے پاگل ہو پوری۔۔۔

وُہ واقعی جی بھر کر حیران ہوا تھا۔۔۔

میرے نہیں تو کسی کے نہیں یاد رہے یہ بات۔۔۔

نور نے قطعیت سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکو بڑا شوق ہورہا ہے دوسری شادی کا۔۔

اُس نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

اللہ کو مانو کس کافر کو مرنے کا شوق ہے۔۔

اُس نے اپنے کانوں سے ہاتھ لگا کر کہا تو وُہ بے ساختہ ہنس دی۔۔۔

ویسے فرض کریں اگر میں کچھ نہ کہوں تو کیا آپ کرلیں گے دوسری شادی؟

وُہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔

سچ بولوں۔۔۔

علی نے سنجیدگی سے کہا تو اُس کے دِل کو عجیب احساس نے چھوا تھا نجانے وُہ کیا سچ کہنے والا تھا۔۔۔

ہاں سچ ہی کہیں۔۔۔

اُس کی آواز بہت مدھم تھی علی نے اُسکی حالت سے حظ لیا۔۔۔

ہاں کرلیتا کون مرد نہیں چاہے گا اُس کی دو بیویاں ہوں پیاری پیاری۔۔۔

اُس نے رُک کر نور کے چہرے کے تاثرات جانچے تو بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

مگر دوسری شادی کے لیے انصاف شرط ہے اور وُہ میں نہیں کر پاتا سو فیصد یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ بات۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے قصداً دوبارہ اپنی بات ادھوری چھوڑی۔۔

ظاہر ہے ہر مرد کو دوسری اور نئی بیوی ہی زیادہ بھائے گی تو کہاں سے پہلے والی سے انصاف کر پائے گا۔۔۔

اُس نے جل کر کہا۔۔۔

علی نے اپنا منہ اُس کے کان کے پاس لے جاکر دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔۔۔

مجھے تُم سے فرصت ملے گی تو اُسے دیکھوں گا ناں کیونکہ اِن آنکھوں میں اور

۔۔۔ دِل میں صرف تمہاری تصویر ہے یہ کسی اور کو دیکھ ہی نہیں سکتیں

نور کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی گردن گھما کر چہرہ اُس کی جانب کیا تو وُہ بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

یونہی مسکراتی رہا کرو میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں چندا۔۔

علی نے اُس کا سر تھپکتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

آپ بہت اچھے ہیں علی بہت اچھے اور آپ صرف میرے ہیں میرا ہی رہنا ہے۔۔

ہمیشہ ہمیشہ صرف اور صرف اپنی نور کا۔۔۔

علی نے اُس کا سر اپنے کندھے سے ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بڑا خوش دکھائی دے رہا ہے۔۔؟

عمر نے کُرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

تُو کب آیا۔۔؟

علی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

جب تو بھابھی کے خیالوں میں گُم تھا۔۔

علی اُسکی بات پر مسکرا دیا۔۔۔

سب ٹھیک ہوگیا بھابھی اور تیرے بیچ۔۔

عُمر فوراً اُس کے خوشگوار موڈ کو دیکھ کر اِس نتیجے پر پہنچا۔۔۔

تو کیا نہیں ہوتا۔۔؟

اُس نے اُلٹا سوال کیا۔۔۔

بہت اچھی بات ہے یہ تو پھر۔۔

.عمر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلی بار میں خود کو اتنا پُر سکون محسوس کر رہا ہوں ایسا لگ رہا ہے سب کچھ مِل گیا ہے سب کچھ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے طمانیت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

واقعی آج تو بہت مختلف لگ رہا ہے۔۔۔

عُمر نے واضح طور پر محسوس کیا تھا۔۔۔

زندگی جب امتحان لیتی ہے تو نہ عمر دیکھتی ہے نہ بساط اور بعض اوقات ہماری ساری زندگی ہی مشکلات اور کٹھن آزمائشوں کی نذر ہو جاتی ہے۔

علی نے کسی گہری سوچ میں ڈوبے کہا۔۔۔

جب مایوسیوں کے سائے زندگی میں گھٹا گھوراندھیرے بڑھا دیتے ہیں تو کوئی کیا کرے زندگی فطرت کا تحفہ ہے۔۔ یہ خوبصورت ضرور ہے مگراس کے بارے میں کوئی بھی پیش گوئی کرنا مشکل ہے۔کبھی بھی کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ آنے والا لمحہ کیا لے کر آتا ہے کچھ معلوم نہیں۔خوشیاں کب دکھوں میں تبدیل ہو جائیں یا غم کے بادل کب چھٹ جائیں ان سب کے بارے میں کچھ بھی کہنا ممکن نہیں۔کبھی غم تو کبھی خوشی والی کیفیت ہے جس کسی نے بھی کہا تھا کہ زندگی پھولوں کی سیج نہیں... سچ کہا تھا۔

پاس اور آس کے درمیانی وقفے میں ہی زندگی کے چار دن ختم ہو جاتے ہیں۔ اسے یہ کہہ کر تسلی دے لیتے ہیں کہ زندگی امتحان ہے جس کا جواب صبر کرکے دیا جاسکتا ہے۔

عُمر نے غم اندوہ لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

میں منتظر ہوں مجھے کب میرے صبر کا صلہ ملتا ہے مانتا ہوں میں کچھ وقت کے لئے گمراہ ضرور ہوگیا تھا اُس کی رحمت پر سوال اٹھاتا تھا مگر جب سے تو مِلا ہے مجھے پھر سے ایک اُمید ملی ہے پتا ہے میں نے آج سے نماز دوبارہ شروع کی ہے اور اب روز پڑھوں گا اُس سے مانگوں گا بار بار مانگوں گا وہی دینے والا ہے اور وہی دے گا بھی۔۔۔

عُمر نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔۔۔

بیشک۔۔ علی نے برجستہ کہا۔۔

عُمر میرے یار زندگی میں ایسا موقع ضرور آتے ہیں جہاں ہم سب بے بس ہو جاتے ہیں اور کسی غیبی مدد کے منتظر ہوتے ہیں۔یہ غیبی مدد فطرت کی طرف سے متوقع ہوتی ہے۔ایسے مواقع پر سوائے بے بسی کے کچھ بھی پاس نہیں ہوتا کسی پیارے کی موت۔۔۔

علی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

عُمر نے اپنا رُخ بدلا۔۔۔

کہتے ہیں موت ہمیشہ آپ کا تعاقب کرتی ہے اور آخر ایک دن اپنے شکنجے میں کس ہی لیتی ہے۔یہ زندگی کا سب سے دردناک لمحہ ہوتا ہے جب کوئی پیارا ۔۔۔ آپ کے سامنے دم توڑ جاتا ہے

میرے انس میرے ہاتھوں میں جان دی تھی علی جن ہاتھوں میں اُس کا ہاتھ تھاما تھا مجھے آج بھی وُہ لمحہ یاد ہے جب سانس لیتے لیتے اُس کا وجود یکدم ساکن ہوگیا تھا بشریٰ اور میں نے اُسے بہت ہلایا بہت ہلایا بہت مگر وُہ نہیں۔۔۔

عُمر سے مزید نہیں بولا گیا علی اُس کی حالت سمجھ سکتا تھا۔۔۔

کچھ دیر خاموشی رہی ارد گرد کی ٹیبلوں پر بیٹھے لوگوں کی آوازیں گونجتی

رہی۔۔۔

اُس موقع پر زندگی کی حقیقت سمجھ ا

آگئی تھی ایک لمحہ آتا ہے جب یہ محسوس ہوتا ہے کہ جانے والی کے بغیر زندگی کیسے کٹے گی ہم دونوں کو بھی یہی لگتا تھا انس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکیں گے مگر وقت ہی مرہم بنتا ہے۔کتنی ہی صورتیں پنہاں ہو جاتی ہیں اور ہم پھر سے زندگی کے میلے میں گم ہو جاتے ہیں۔کسی پیارے کے چلے جانے پر صرف اور صرف اپنے آپ کو حوصلہ دینے سے ہی صورتحال کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔

عُمر نے دِلگیر لہجے میں کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تعلقات کا ختم ہو جانا کسی کی محبت میں گرفتار ہونا اور پھر اس محبت کے بندھن سے نکل جانا زندگی کا حصہ ہے۔مگر جس تیزی سے محبت ہوتی ہے اتنی ہی برق رفتاری سے اس کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔کسی کی ایک مسکان اگر محبت کا باعث بنتی ہے تو اس وقت کوئی دوسرا پہلو نظر ہی نہیں آتا اور پھر معیار اور امنگوں پر پورا نہ اترنا یا بیوفائی کرنے سے دل ٹوٹتا ہے اور محبت کا انجام ہو جاتا ہے۔اس وقت محبت کرنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زندگی ہی ختم ہوگئی ہو۔اس کے سارے رنگ پھیکے پڑ گئے ہیں اور دنیا جہنم ہوگئی ہے۔ محبوب کے ساتھ گزرا ہر لمحہ یاد آتا ہے اور آنکھوں میں آنسوئوں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔مگر مجھے ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا ہاں تکلیف ہوئی تھی میں اُسے بچپن

سے پسند کرتا تھا مگر وہ تکلیف بھی دیرپا نہیں رہی نور نے آتے ہی اُس تکلیف کو ختم کردیا تب ہی تو میں نے جانا مجھے زونیہ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں محض وابستگی تھی اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔

علی نے چائے والے کو دو چائے لانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

ناکامیاں کسی مقصد کیلئے جدوجہد کرنا لیکن اس کا نتیجہ ناکامی کی صورت میں آنا بھی زندگی کا تلخ دور ہوتا ہے۔کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جہاں خواب بکھرتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ناکامیوں کی اس گھڑی میں سیکھنے کو بہت کچھ ہوتا ہے لیکن سیکھتا کوئی کوئی ہی ہے۔مایوسی کے اس عالم میں کوئی امید بھی نہیں ہوتی۔یہ ناکامی کسی بھی صورت میں ہوسکتی ہے جیسے امتحان میں فیل ہو جانا۔۔ کسی کاروبار میں گھاٹا کھا لینا۔۔ انٹرویو میں ناکام ہو جانا۔۔ ایسی صورت میں صرف اور صرف حوصلہ بڑھائے رکھنا اور زندگی کو مثبت انداز میں دیکھنا ہی کام آتا ہے۔یہ سوچ لیا جائے کہ اس ناکامی میں کہیں کامیابی چھپی ہوئی ہے اس سے نکلنا ہوگا تو زندگی سہل ہو سکتی ہے میرے ساتھ یہ سب کچھ ہوا مگر آج دیکھی میں تمہارے سامنے پُر اُمید زندگی سے بھرپور کیونکہ میں نے ناکامیوں سیکھا ہے اُس پر رونے نہیں بیٹھ گیا اور یہ بات میں پورے وثوق سے کہتا ہوں اگر میرے ساتھ نور نہ ہوتی تو آج میں اتنا خوش اور مطمئن ہرگز نہیں ہوتا۔۔۔

علی نے لہجے میں نور کے لئے عزت و احترام سموئے قطعیت سے کہا۔۔

معذور ہونا ایک ایسا دکھ ہے جس کا مداوا نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ معذور شخص ہمیشہ کیلئے دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے جب میرا ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو ایک مہینہ میں نے چُپ رہ کر سب کے بدلتے رویے دیکھے تھے اُن بھائی بہنوں کو خود سے بیزار ہوتے دیکھا جو میرے آگے پیچھے بھائی بھائی کرتے پھرتے تھے مگر جب میں اُن کے کام کا نہ رہا تو کوئی بھولے بھٹکے بھی میرے کمرے میں جھانکتا نہیں تھا صرف ایک فرح تھی جس نے ہمیشہ مجھے اپنا بھائی سمجھا بہن تھی تو بن کر بھی دکھایا اُسے مُجھ سے کوئی غرض نہیں تھا نور کے بعد فرح ہے جسے میں اپنا کہہ سکتا ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے محبت سے کہا۔۔۔

آج واقعی بہت کچھ نیا ہے۔۔

عُمر نے چائے کی پیالی اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔

آج میں بہت مطمئن ہوں اپنی زندگی سے ایسا لگ رہا ہے مکمل ہوگیا ہوں سب کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی سب ہونے کا احساس ہے مجھے زندگی سے کوئی شکایت نہیں بس میں بہت بہت خوش ہوں۔۔۔

علی کا چہرہ اُس کی اندرونی کیفیت صاف ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

اور مجھے بھی بہت خوشی ہورہی ہے تُجھے خوش دیکھ کر۔۔۔

عُمر نے متانت سے کہا۔۔۔

بس اب گھر ڈھونڈھ کر شفٹ ہونا ہے میں نے نور کے ساتھ۔۔۔

تُو اب بھی گھر چھوڑنا چاہتا ہے۔۔؟

عمر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

کیوں اب ایسا کیا ہوگیا۔۔؟

علی نے اُسی کے انداز میں کہا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

عُمر خود چُپ ہوگیا۔۔۔

چائے پی ٹھنڈی ہورہی ہے۔۔۔

علی نے مسکرا کر کہا اور اپنی پیالی اُٹھا لی۔۔۔.

یہ کیا عجیب سی شرٹ پہن لی ہے آپ نے۔۔

نور نے نا پسندیدگی سے کہا۔۔۔

کیا برائی ہے اِس میں اتنی اچھی تو ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے کالر سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے جو نکالی تھی وُہ پہنیں اُتاریں اسے۔۔

وُہ اُس کی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولی۔۔۔

یار تُم تو چُن چُن کر بلیک شرٹس نکالتی ہو اب روز تو میں بلیک نہیں پہن سکتا ناں چھوڑو اِسے۔۔

علی نے اُس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو آپ سے کہا کس نے ہے اپنی مرضی کیا کریں میں نے جو نکال دی فرمابردار شوہروں کی طرح پہن کر چلے جائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے ہنس کر کہا۔۔۔

مجھے نہیں پہننی بلیک شرٹ آج۔۔

وُہ جھنجلا کر بولا۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پہنیں گے مجھے زہر لگتا یہ سفید رنگ آپ پر اور آپ بلیک شرٹ ہی پہنیں گے کیونکہ اُس میں آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔

وُہ ضدی انداز میں بولی۔۔۔

میں بھی آج یہی شرٹ پہن کر آفس جاؤں گا چاہے کچھ بھی ہوجائے۔۔

علی ہٹیلے انداز میں بولا۔۔۔

میری بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں آپکی نظر میں ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی آئندہ کوئی فرمائش نہیں کروں گی آپ سے کرتی بھی کس سے ہوں آپکے علاوہ۔۔۔

وُہ رونی صورت بنا کر بولی۔۔۔

تمہارے ڈرامے بازی نہیں چلے گی میری جان پُرانے ہوئے یہ حربے۔۔۔

علی نے اُسے چڑاتے ہوئے کہا حسبِ توقع اُداس صورت بنا کر بیٹھی نور واپس اپنے جگی اسٹائل میں آگئی۔۔۔

جب کہہ دیا نہیں پہن کر جائیں گے تو نہیں پہن کر جائیں گے۔۔۔

نور نے قطعیت سے کہا۔۔۔

کرلو جو کرنا ہے بلیک تو میں آج نہیں پہنوں گا۔۔۔

۔۔۔ اچھا ناں بات سُنیں مت پہنیں

وُہ یکدم اُس کے قریب ہوکر دونوں ہاتھ اُسکے سینے پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

علی نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

تو آج بھی فیکٹری نہ جاؤں میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ شرارت سے بولا اتنے میں نور اوپری بٹن کے پاس سے پوری قوت لگا کر شرٹ کو بیچ میں سے کھینچا جس سے سارے بٹن اُدھڑتے چلے گئے اور فخریہ انداز میں مسکراتی ہوئی اُس سے دور ہوکر بولی۔۔۔

مت پہنیں میں یہ بھی پہن کر جانے نہیں دوں گی۔۔۔

نور یہ کیا کیا تُم نے۔۔۔

وُہ بمشکل خود پر قابو پاتے ہوئے بولا وُہ ہرگز بھی اُس پر چیخنا نہیں چاہتا تھا مگر حرکت ہی ایسی تھی۔۔۔

سیدھی طرح سے بات مان لیتے میری تو یہ نہ ہوتا۔۔

وُہ ڈھیٹ ہوئی۔۔۔

میں پہن کر بلیک بھی نہیں جاؤں گا جو کرنا ہے کرلو۔۔۔

وُہ چیلنج کرتے ہوئے بولا۔۔۔

نور کو اُس سے ہرگز بھی اتنی ضد کی اُمید نہ تھی۔۔۔

کیا چلا جائے گا اگر میری بات مان لیں گے آپ کتنی چھوٹی سی تو بات ہے۔۔۔

وُہ ہار کر بولی۔۔۔

لائیں اُتار کر دیں شرٹ میں بٹن ٹانک دیتی ہوں سارے ابھی ویسے بھی ٹائم ہے آپکے پاس۔۔

اُس نے بیچارگی سے کہا۔۔۔

اِدھر دیکھو۔۔

علی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آپ شرٹ دے دیں میں۔۔۔

کہا ناں میری طرف دیکھو۔۔۔

علی نے اُس کی بات کاٹ کر کہا۔

بھئی کیا ہے۔۔

وُہ خفگی سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک شرٹ صرف ایک شرٹ کے لیے اتنا ڈرامہ۔۔

وُہ دھیما تبسم ہونٹوں پر سجائے بولا۔۔۔

تُم جانتی ہو میں بلا کی ضدی ہوں اپنی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔۔۔

وُہ اُسے باور کروا رہا تھا۔۔۔

مگر میرے سامنے آپکی ضد نہیں چلتی یہ بات میں جانتی ہوں۔۔۔

وُہ پورے مان سے بولی۔۔۔

آدھی پاگل ہو تُم لاؤ دو اپنی بلیک شرٹ۔۔

وُہ کیسے اُس کا مان توڑ دیتا جبکہ یہ مان دیا بھی اُس نے ہی تھا۔۔۔

یہ ہوئی ناں بات میرے علی والی۔۔

وُہ ہنستے ہوئے بولی تو علی بھی دِل سے مسکرا دیا۔۔۔

اچھا بس زیادہ مت اُچھلو آج پہن لی ہے صرف روز تمہاری نہیں چلے گی۔۔

وُہ اُس کے ہاتھ سے شرٹ لیتے ہوئے بولا۔۔۔

روز کی روز دیکھی جائے گی۔۔۔

وُہ اُس کی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولی۔۔۔

وُہ اُس کے چہرے پر پھیلی خوشی دیکھ کر ہی نہال ہورہا تھا وُہ واقعی پاگل تھی چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر خوش ہونے والی اب تک اُس نے بے فیض لوگوں کی خوشی کے لئے خود کو ہر طرح خوار کیا تھا مگر آج اُسے خوشی کے اصل معنی سمجھ آئے تھے واقعی مادیت سے متمائز ہے خوشی اور ایسی خوشیاں تو اُس نے حاصل کرنی تھی ایسی بے غرض خوشیاں تو اُس نے نور کو دینی تھی وُہ واقعی پاگل تھی ساتھ اُس جیسے بندے کو بھی کرچکی تھی وُہ جیسی بھی تھی یہ احساس بہت سکون دیتا تھا وُہ صرف اُسکی تھی صرف اُسکی اولین چاہت۔۔ محبت کی

حد۔۔عشق کا آغاز۔۔محور زیست۔۔صرف وہی تھی وُہ نورِ علی تھی نورِ حیات۔۔۔ وُہ صرف اُسکی تھی۔۔۔۔۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

علی کے چلے جانے کے بعد وُہ بھی جانے کی تیاری کرنے لگی علی اُسکے کہنے پر موبائل گھر چھوڑ کر گیا تھا مگر سخت تاکید کرکے گیا تھا کوئی بھی ایسا کام نہ کرے جس سے وہ خود تکلیف میں آجائے وُہ کیا کرنے والی تھی علی نے بارہا پوچھا مگر نور نے نہیں بتایا صرف اتنا کہا مجھ پر بھروسہ رکھیں اور بھروسہ تو ۔۔۔ اُسے خود سے بھی زیادہ نور پر

کہاں جارہی ہو نور۔۔

شفق خاتون نے سوپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے نور سے کہا جو برقع پہن رہی تھی۔۔۔

امی میں بس آدھے گھنٹے میں آرہی ہوں۔۔

اُس نے نقاب لگاتے ہوئے شفق خاتون سے کہا۔۔۔

جا کہاں رہی ہو اِس حالت میں وُہ بھی اکیلی میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔

اُنھوں نے بھی دوپٹہ سر پر صحیح جماتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی میں بس آدھے گھنٹے میں آجاؤں گی آپ کہاں پریشان ہوں گی میرے ساتھ۔۔۔

میں تمھیں اِس حالت میں اکیلے باہر نہیں جانے دوں گی۔۔۔

شفق خاتون نے قطعی انداز میں کہا۔۔

ٹھیک چلیں آپ میرے ساتھ۔۔

وُہ جانا کا ارادہ ترک کسی صورت نہیں کرسکتی تھی نہ اُنہیں ناراض اِس ایک حادثے کے بعد سے تو اُس نے شفق خاتون کا شفقت بھرا انداز دیکھا تھا وُہ کسی صورت اُنہیں پھر سے کھونا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم جا کہاں رہے ہیں ویسے۔۔

گلے میں چلتے ہوئے اُنہوں نے پوچھا۔۔۔

ایک ناہنجار کے گھر جس نے میرا گھر برباد کرنے کی ناکام کوشش کی ذرا اُس کی دُنیا بھی ہلا کر آتی ہوں میں۔۔

وُہ زہر خنداں بولی۔۔۔.

شفق خاتون تو اُس کے پر اعتماد لہجے میں گُم تھی اور پہلے کی خاموش ڈری سہمی نور اور ابھی کی با اعتماد نور کا موازنہ کر رہی تھیں واقعی بہت کچھ بدل چُکا تھا۔۔۔

یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔۔

نور حامد صاحب کے گھر کے آگے رُکی تو شفق خاتون نے بے طرح چونک کر کہا۔

اِسے اِس کی اوقات بتانے۔۔

اُس نے تنفر سے کہتے ہوئے بیل بجادی۔۔۔

دروازہ کسی ملازمہ نے کھولا جو اندر سے اجازت ملنے کے بعد اُنہیں ڈرائنگ روم میں لے آئی جہاں ثمینہ اُن کی منتظر تھی۔۔۔

آیئے شفق بہن بیٹھیے۔۔

اُنھوں نے خوش اخلاقی سے کہا جبکہ شفق خاتون کو پچھلی ملاقات کے بعد اِس رویے کی اُمید نہ تھی۔۔۔

آپ غالباً نور ہیں علی کی بیوی۔۔۔

اُن کے کہنے پر نور نے سر ہلاتے ہوئے اپنا نقاب اُتارا۔۔۔

آنٹی انکل اور آپکے بیٹے گھر پر ہیں۔۔

وُہ فوراً مدعے پر آئی۔۔۔

جی ہیں۔۔

پلیز آپ اُنہیں بلا لیں مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔

اُس نے مضبوط لہجے میں کہا شفق خاتون حیران پریشان بس اُسے اور اُسکے پُر اعتماد انداز کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

میں بلا لیتی ہیں مگر بات کیا ہے؟؟

آپ اُنہیں بلوالیں میں سب کے سامنے بتاؤں گی۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔

وریشہ جاؤ دونوں بھائی اور صاحب کو ڈرائنگ روم میں بلاؤ اور چائے وغیرہ بھی لے کر آؤ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے ملازمہ سے کہا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں حامد صاحب اورجنید احسن بمع اپنی بیویوں کے وہاں موجود تھے۔۔۔

جی بیٹا کہیں کیا بات کرنی ہے آپکو۔۔

حامد صاحب نے نرمی سے کہا تو اُس کا دِل کیا نہ کہے وُہ صرف سوچ کر رہ گئی اتنے فرشتہ صفت لوگوں کے گھر زونیہ جیسی گند کیسے پیدا ہوگئی۔۔۔

لیجئے پہلے چائے وغیرہ کچھ لیں۔۔

جنید کی بیوی نے ملازمہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔۔

نہیں شکریہ بھابھی میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔۔

اُس نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

انکل آپ مجھے جانتے ہیں میرے ابو آپکے بہت اچھے دوست رہ چکے ہیں میں نے بچپن سے آپکو دیکھا ہے میں ہرگز بھی یہاں نہ آتی اگر بات اتنی بڑی نہ ہوتی۔۔۔

وُہ تمہید باندھتے ہوئے بولی۔۔۔

جی بیٹا ظہیر میرا بہت اچھا دوست رہا ہے اِس میں کوئی شک نہیں بات کیا ہے آپ بغیر ہچکچاہٹ کے کہیں۔۔

اُنھوں نے نور کی مشکل آسان کرنی چاہی۔۔

بات آپکی بیٹی زونیہ کے بارے میں ہے۔۔۔

اُس نے محض اتنا کہہ کر سب کے تاثرات جانچے تو سب کے چہرے پر اُلجھن تھی سوائے ثمینہ کے اُن کے چہرے پر ڈر تھا وہ ماں تھیں کیسے انجان رہی ہوں گی زونیہ کی حرکتوں سے۔۔۔

جی بولیں۔۔

اب کی بار احسن نے کہا۔۔۔

حامد میں آپکو بتانے ہی والی تھی سب مگر۔۔

ایک منٹ ثمینہ مجھے پہلے بات ختم کرنے دیں آپ کہیں کیا بات ہے بیٹا کوئی غلطی ہوئی ہے کیا میری بیٹی سے۔۔

حامد صاحب نے ثمینہ کو ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے کہا۔۔۔

اُس نے غلطی نہیں میرا گھر برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔۔

نور نے ہمت کرکے کہہ دیا۔۔۔

آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟؟

جنید کا لہجہ تند ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بات کر رہا ہوں تُم چُپ رہو۔۔

حامد صاحب نے اُسے بھی بولنے سے منع کردیا۔۔

بیٹا آپ کھل کر بات کریں۔۔

نور نے من و عن ساری بات اُن کے سامنے کہہ سنائی جسے سن کر شفق خاتون سمیت دونوں بھابیوں نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔

آپ اتنا بڑا الزام نہیں لگا سکتی میری بیٹی پر۔۔

حامد صاحب کے لہجے میں پہلی بار سختی در آئی۔۔۔

مجھے پتا تھا آپ لوگ میری بات کا یقین نہیں کریں گے اِس لیے میں ثبوت بھی لے کر آئی ہوں۔۔۔

نور نے کہتے ہوئے علی کا موبائل حامد صاحب کے سامنے کردیا جہاں زونیہ کی بے غیرتی صاف تھی حامد صاحب کی نظریں جُھک گئی تھیں۔۔۔

میں نے اُسے سمجھانا بھی چاہا تھا مگر وُہ پھر بھی نہیں سمجھی یہ وائس ریکارڈنگ بھی سنیں آپ۔۔۔

نور نے اپنے اور زونیہ کے درمیان ہونے والی بات جو ریکارڈ تھی اُن سب کے سامنے پلے کردی شرمندگی کے باعث کوئی ایک بھی کچھ نہ کہہ سکا۔۔۔

علی اُس کی کال تک نہیں اُٹھاتے تھے نمبر تک بلاک کرچکے تھے اور کل اُس نے بانگِ دہل اِس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اگر علی نے اُس سے شادی نہیں کی تو وُہ اُسے بدنام کردے گی اس جیسا کہ آپ اِن میسجز میں بھی پڑھ سکتے ہیں میرے شوہر کا اُس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ بات بھی آپ پر صاف ہے میری صرف اتنی درخواست ہے آپ اُسے روک لیں میں جانتی ہوں آپ لوگوں کو بہت تکلیف ہورہی ہے جان کر مگر میں بھی چُپ نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

نور نے ہمدردانہ انداز میں کہا۔۔۔

میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا آپکی بیٹی کا چکر تھا جسے اُس نے آپکے سامنے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماننے سے صاف انکار کردیا تھے جب میں علی کا رشتہ لے کر آئی تھی اور آپ کی بیٹی میری کتنی بے عزتی کی تھی یہاں تک کہ میرے بیٹے کو قماش آوارہ کیا کیا نہیں کہا تھا۔۔۔

شفق خاتون کی اِس بات پر نور نے بھی حیرانگی سے اُنہیں دیکھا یہ بات اُسکے لیے بلکل نئ تھی۔۔۔

کیا یہ پہلے بھی آچکی ہیں۔۔۔

حامد صاحب نے مدھم آواز میں کہا تو ثمینہ نے سر ہلادیا۔۔

اتنا سب کچھ ہوگیا اور آپ نے مجھے بتانا تک گوارہ نہیں کیا ثمینہ۔۔

اُنہوں نے بمشکل خود کو چیخنے سے روکا۔۔۔

کون آیا ہوا ہے وریشہ۔۔؟

باہر سے آتی زونیہ کی کھنکتی آواز نے نور کو سلگا دیا کچھ ہی لمحوں میں وہ اندر داخل ہوئی تیاری سے لگ رہا تھا وہ کہیں باہر سے آئی تھی سامنے نور اور شفق خاتون کو دیکھ کر حقیقتاً اُسے اپنے پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہونے لگی مگر پھر بھی خود کو سنبھالا۔۔۔

تُم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

زونیہ نے نفرت بھرے انداز میں اُس کا بازو دبوچ کر کہا۔۔۔

ہاتھ چھوڑ میرا۔۔

نور نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔

زونیہ ابھی یہاں سے دفع ہوجاؤ ورنہ میں نہیں جانتا میں کیا کر گزروں گا۔۔

جنید نے اُسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر باہر دھکیلا۔۔۔

آپ اِس دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے اپنی بہن کو۔۔

زونیہ کے سارے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے حامد صاحب کے اُٹھے ہاتھ نے اُسے اپنی جگہ ساکت کردیا تھا۔۔۔

یہ تھپڑ بہت پہلے مار دینا چاہیے تھا مجھے شاید تُم اتنی خود سر اور بے حیا نہ ہوتی آج۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے اور اہانت کے احساس نے زونیہ کے حواس سلب کرلیے۔۔۔

میں شرمندہ ہوں آپ سے۔۔

ثمینہ نے آگے بڑھ کر افسوس کے ساتھ کہا۔۔۔

میں کبھی یہاں نہیں آتی آنٹی مگر بات حد سے بڑھ چکی تھی آپ بھی ایک بیوی ہیں مجھے سمجھ سکتی ہیں اللہ عیبوں پر پردہ ڈالنے کا حکم دیتا ہے مگر جس اِنسان کو خود اپنی عزت کی فکر نہ ہو اُس کے لیے کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔۔

نور نے اُن کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

تمہاری اتنی اوقات جو میرے بارے میں تُم۔۔

زونیہ نے اُسے مارنا چاہا مگر نور نے اُس کا ہاتھ بیچ میں ہی تھام لیا اور اپنا بایاں ہاتھ گھما کر اُسے تھپڑ رسید کیا۔۔

وُہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنے سب گھروالوں کو دیکھ رہی تھی اُمید کر رہی تھی کوئی نور کو کچھ کہے مگر کسی نے ایک لفظ نہ کہا۔۔

تُم نے مجھے بہت ہلکا لے لیا تھا زونیہ کیا سوچا تھا میں روتی بسورتی تُم سے بھیک مانگنے آؤں گی کہ میرے شوہر کا پیچھا چھوڑ دو۔۔

نور نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔۔

میں بہت شریف ہوں مگر جہاں بات میرے شوہر کی آئے گی مُجھ سے بڑھ کر سر پھری لڑکی تُمہیں کہیں نہیں ملے گی تُم اپنی اوقات دیکھو ایک گند ہو تُم نجاست کا ڈھیر ہو تُم صرف ۔۔۔

نور نے شعلہ بار آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپکے سامنے یہ دو ٹکے کی لڑکی آپکی بیٹی کو تھپڑ مار رہی ہے اور آپ چُپ ہیں۔۔۔

زونیہ نے حامد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔۔۔

تُم نے کچھ بھی کہنے کے قابل کہاں چھوڑا ہے ہم سب کو۔۔۔

حامد صاحب نے اُسے دھکا دیتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے اور ایک ایک کرکے سب چلے گئے صرف ثمینہ اور زونیہ رہ گئیں۔۔۔

منع کیا تھا میں نے تجھے منع کیا تھا دیکھ آج تیری وجہ سے کیا ہوا کتنے مان سے رکھا ہوا تھا تیرے بھائیوں نے تجھے اب اُن کی نفرت برداشت کر کسی اور کا گھر برباد کرنا چاہا تھا خود کو ہی آگ لگا لی میں اِسی دِن سے ڈرتی تھی منع کرتی تھی یہ اللہ کا انصاف ہے زونیہ اب تو سنبھل جا بیٹا جب وقت تیرے ہاتھ میں تھا تب تُو نے محبت کو ذلیل کیا آج محبت نے تجھے رسوا کردیا سب ختم حساب برابر ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمینہ نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تو گم سم سی کھڑی وُہ اُن کے گلے لگ کر بُری طرح رودی۔۔۔

ایک مرد کی محبت عورت کو کیسے مضبوط بناتی ہے اِس بات کا احساس شفق خاتون کو آج ہوا تھا نور کو دیکھ کر وہ اب بلکل بھی پہلے جیسی نہیں تھی وُہ واقعی بدل چکی تھی بہت زیادہ جس کا ذمے دار صرف علی تھا اُسکی توجہ اُسکی محبت اُسکا یقین ایک مضبوط مرد ہی اپنی بیوی کو مضبوط بنا سکتا ہے جیسے نور کو علی نے بنادیا تھا۔۔۔

اِس بیہودہ لڑکی کی وجہ سے تمہارے اور علی کے بیچ لڑائی ہوئی تھی نور؟

شفق خاتون اور وُہ کمرے میں داخل ہوئے تو پوچھا۔۔

غلط فہمی ہوگئی تھی امی میری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے مجھے دکھا ہی نہیں کچھ بھی ذہن ماؤف ہوگیا تھا بلکل۔۔۔

اُس نے برقعے کے بٹن کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

جس سے محبت ہوتی ہے اُسے لے کر اِنسان اتنا ہی جنونی ہوتا ہے ہونا بھی چاہیے اپنے حق کے لئے بولنا چاہئے۔۔

شفق خاتون نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہر رشتے کی اساس اعتبار ہے محبت کو اگر اعتبار کا آب نہ ملے تو وہ مر جاتی ہے۔۔۔محبت کو بار بار تذلیل ملے تو وہ مرجاتی ہے۔۔۔نور جسے آپ چاہتے ہوں اُس پر بھروسہ پورا رکھنا چاہیے یہ سوچ بغیر وفا ملے گی یا دغا ہمیں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں رکھنی چاہئے ہر شخص کے نزدیک محبت کی تعریف مختلف ہوتی ہے۔۔جب ہم محبت کو رشتوں سے جوڑتے ہیں تو میرے خیال میں محبت کی بجائے خلوص کو بنیاد کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔جس پر محبت کی عمارت قائم ہوتی ہے۔۔۔کسی بھی رشتے کے جڑنے میں خلوص بنیاد ہے تو تحمل۔۔برداشت۔۔باہمی تعاون اور سمجھداری اس کی کامیابی کے ضامن۔۔۔اور یہی محبت کی عمارت میں اینٹ گارے کا کام دیتے ہیں۔۔۔اور رشتوں کو برقرار

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکھتے ہیں۔۔۔بے جا انانیت پسندی اور ضد مضبوط رشتوں میں دراڑیں ڈالتے ہیں۔۔

اُنہوں نے نور کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔۔

میں نے غلطی کی تھی امی مجھے اعتراف ہے میں ابھی تک شرمندہ ہوں خود سے انہوں نے تو مجھے معافی مانگنے کا موقع تک دیے بغیر معاف کردیا مگر میں بہت شرمندہ ہوں خود سے جب بھی میں اپنے الفاظ یاد کرتی ہوں مجھے مرنے کو دِل کرتا ہے مگر انہوں نے مُجھ سے کوئی شکایت نہیں کی زبان پہ حرف تک نہیں لائے اور یہ بات مجھے اذیت دے رہی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے بہتے آنسوؤں کو روکا نہیں۔۔۔

میرا علی ایسا ہی ہے جن سے وُہ محبت کرتا ہو اگر وُہ اُسے مار بھی دے تب بھی کچھ نہیں کہے گا اُس نے صرف محبت کرنا سیکھا ہے نفرت اُسے کبھی نہیں کرنی آئی وُہ کر ہی نہیں سکتا کسی سے نفرت۔۔۔

شفق خاتون کے ہونٹ کانپ رہے تھے چہرہ بھیگا ہوا تھا نور حیرت سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں نے جتنی نفرت اُس سے کی ہے اور اُسے ظاہر بھی کیا ہے وُہ میری شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں ہوتا مگر میری ہر زیادتی پر وُہ چُپ رہا کبھی میرے احترام میں کمی نہیں آنے دی میرے سب بچوں میں سب سے زیادہ محبت اور

عزت وہی کرتا ہے میری میں جانتی ہوں یہ بات مگر پھر بھی جب جب میں اُسے دیکھتی ہوں مجھے۔۔۔

اُنکے ہاتھ کانپ رہے تھے نور نے اپنے جواں ہاتھوں میں اُن ضعیف احساسات کو نرمی سے تھام لیا۔۔۔

میں نے سوچا تھا علی کی تمہارے ساتھ شادی کروا کر میں اپنی ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ لے لوں گی اُس سے یہ مت پوچھنا کون سی زیادتی سالوں کی نفرت چند دن پہلے چھوڑ چُکی ہوں پھر یاد نہیں کرنا چاہتی یہ سوال بھی مت کرنا میں ماں ہوکر کیسے نفرت کرسکتی ہوں مُجھ سے کچھ مت پُوچھنا بس مجھے سننا آج صرف مجھے سننا تُم میرے جیسی ہو بلکل دانستہ میں تُمہیں تکلیف دے کر سترہ سالہ شفق کو سکون پہنچاتی تھی مگر یہ شفق ہر لمحہ اذیت میں رہی ہے میں نے تُم سے نفرت کی کیونکہ مجھے خود سے نفرت تھی میں نے اپنی تسکین کے لیے تُمہیں بہت دُکھ دیے بیٹا۔۔۔.

آخری لفظ پر وُہ رُکی تھیں پُر اُمید نظروں سے نور کو دیکھا وُہ جانتی تھیں نور علی کی محبت ہے اُسی کے جیسی معافی مانگنے کا موقع اُس نے بھی نہیں دیا بس اُن کے سینے سے لگ کر بُری طرح رونے لگی۔۔۔.

پھر سے بولیں۔۔۔

نور نے روتے ہوئے فرمائش کی۔۔

بیٹا۔۔

بس اتنا کہہ کر اُنہوں نے بھی سختی سے نور کو اپنے سینے سے بھینچ لیا۔۔۔.

میں بُری نہیں ہوں نہ ہی پتھر دِل ہوں نہ ظالم ہوں نہ جابر نہ سفاک نہ بے رحم میں ایک عورت ہوں پھر میں ماں ہوں میرے اندر کی عورت ہمیشہ میری مامتا پر حاوی رہی ہے وُہ رہے گی۔۔۔

میں نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا مگر ہمیشہ آپ میں اپنی ماں ڈھونڈی ہے آپ نے میرے ساتھ بھلے جو کیا میں آپ سے کبھی بد ظن نہیں ہوئی پتا ہے کیوں؟؟ کیونکہ میں آپکو سمجھ چُکی تھی آپ وہ نہیں ہیں جو آپ ظاہر کرتی ہیں اور اِس بات کا یقین مجھے تب ہوا تھا جب میں آپ سے نادیہ آپی کے گھر جانے کی اجازت لینے آئی تھی میں نے آپکو روتے ہوئے دیکھ لیا تھا خود کو کوستے ہوئے بھی سُن لیا تھا اِس میں چاہ کر بھی آپ سے بدگمان نہیں ہو سکی امی۔۔

نور نے اُن کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے محبت سے کہا تو اُن کے آنسوؤں میں مزید روانی آتی گئی۔۔۔

ہو ناں میرے علی کی محبت نہ وُہ معاف کرنے میں دیر لگاتا ہے نہ تُم نے لمحہ بھر سوچا۔۔۔

اُنہوں نے ہلکے سے مسکرا کر کہا۔۔۔

علی کو سمجھنے کا صرف ایک طریقہ ہے اسکے لہجے سمجھ لو وہ اپنی ذات میں گم انسان ہے اپنی ذات سے باہر نکل کر وہ صرف اس کے ساتھ بات کرتا ہے جو اسے سمجھ لے اسکے ساتھ رہنے والے کو اپنی ایک الگ دنیا بنانی پڑتی ہے تاکہ وہ تنہا نہ پڑے علی ایک احساس ہے خوبصورت احساس مگر کل وقتی ساتھ نہیں۔۔۔ایک اور بات ہے اس میں وہ بہت بہت شدت پسند ہے مگر ظاہر نہیں کرتا وہ چاہتا ہے کہ جو اسکا ہے اس پہ کسی کہ نظر نہ پڑے مگر یہ بات وہ کہے گا کبھی نہیں بس یہ چاہے گا کہ سامنے والا سمجھ جائے۔۔

شفق خاتون نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے اپنی ذات سے نکل کر وُہ صرف خود کو سمجھنے والے سے بات کرتے ہیں اپنی شدت پسندی بھی اُسی پر ظاہر کرتے ہیں غیر محسوس انداز میں۔۔

نور نے دِل میں کہا۔۔۔

امی ایک بات بولوں۔۔

اُس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

بولو بیٹا اب تُمھیں مُجھ سے کچھ بھی کہنے کے لیے جھجھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

آپ اِنہیں بھی اسی طرح اپنے سینے سے لگالیں ایک بار بس وُہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں آپ ماں ہیں اُن کی اُس دُنیا میں سب سے زیادہ محبت وُہ آپ سے کرتے ہیں مُجھ سے بھی زیادہ میں گواہ ہوں اُن کی آنکھوں کی اُس چمک کی جو آپ کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں اُبھرتی ہے وُہ آپ ہی کے بیٹے ہیں پہل نہیں کریں گے کبھی بس اُمید رکھیں گے کہ سامنے والا سمجھ جائے۔۔

نور نے ملتجی نظروں سے اُنہیں دیکھ کر کہا۔۔

.شفق خاتون نے آہستہ سے اپنے ہاتھ واپس کھینچ لیے۔۔۔

نمرہ آگئی ہوگی میں دیکھتی ہوں نیچے جاکر دوائیاں بھی ختم ہوگئی ہیں کچھ دانیال کو کال کردوں گی آتے ہوئے لے آئے گا۔۔۔

واپسی جانے کے لئے کھڑے ہوکر بولیں۔۔۔

میری بات پر ضرور غور کیجئے گا امی۔۔۔

نور نے اُن کا گریز صاف محسوس کیا تھا۔۔

خیال رکھنا اپنا۔۔۔

وُہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے چلی گئیں۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد نور نے ایک گہری سانس لے کر بیڈ کراؤن سے ٹیک

لگالیا اُس کا سر درد کر رہا تھا اتنے میں ہی اُسکا فون بجنے لگا اُس نے بغیر دیکھے کال یس کرکے موبائل کان سے لگالیا۔۔۔

ہیلو کون۔۔

کون۔۔ توبہ استغفار تم نے کیا غصّے میں میرا نمبر بھی ڈیلیٹ کردیا تھا۔۔۔

علی کی حیرانی سے بھرپور آواز سُن کر وُہ بھی چونک گئی۔۔۔

علی آپ۔۔؟

جی میں جس کا موبائل آپ قبضے میں لیے بیٹھی ہیں اور تینتیس دس استعمال کر رہا۔۔

وُہ می پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

وُہ میں نے دیکھا نہیں تھا کس کی کال ہے ایسے ہی اُٹھا لی آپ بتائیں کیسے کال کی۔۔۔؟

تُمھیں کال کرنے کے لئے وجہ کی ضرورت ہے مجھے۔۔۔؟

دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔۔۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا بس ایسے ہی پوچھ لیا۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا نور۔۔

علی نے اب کی بار سنجیدگی سے پوچھا۔۔

نہیں کچھ نہیں ہوا میں سونے ہی لگی تھی بس اور آپکی کال آگئی اِس وجہ سے شاید۔۔۔

اچھا۔۔ ٹھیک ہے تُم آرام کرو شام کو گھر پر بات ہوتی ہے اپنا خیال رکھنا اور میری بیٹی کا بھی۔۔۔

علی نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

بیٹی۔۔؟

نور نے نا سمجھی سے کہا۔۔

ہاں ہماری ہونے والی بیٹی۔۔۔

علی نے نرمی سے کہا۔۔۔

آپکو کیسے پتا بیٹی ہوگی۔۔۔

کیونکہ مجھے اپنی پہلی اولاد بیٹی چاہئے بلکہ چار پانچ بیٹیاں ہی چاہیے بیٹیوں کے بعد بیٹا ہوجائے تو ٹھیک۔۔۔

علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اُفف حد کرتے ہیں آپ علی خُدا حافظ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے نورِ علی بات تو سنو۔۔۔

نور نے اُس کی بات سنے بغیر فون رکھ دیا۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔

وُہ مسکرا کر خود سے بولا اور کام میں مصروف ہوگیا۔۔۔

انا پرستی اور خود پسندی ایک ایسی بیماری کا نام ہے جس کا مقصد اپنی ہی ذات کے گرد گھومنا ہے ۔۔ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جو کررہے ہیں وہ ہی عمل درست ہے اور باقی سب غلط ہے ۔۔

انا میں لوگ اپنے سگے رشتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاتے جبکہ آپکے لیے اپنے رشتے اپنی انا سے کئ زیادہ اہمیت رکھنے چاہیئے۔۔ روٹھے ہوئے لوگوں کو منانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا ہے کہاں کون کتنا غلط تھا اور معافی مانگنا کس پر فرض ہے۔۔ بس اپنے بکھرتے رشتوں کو بچانے کا ہنر آنا چاہیے۔۔۔

اناؤں۔۔ نفرتوں۔۔ خود غرضیوں کے گہرے پانی میں محبت گھولنے والے بڑے درویش ہوتے ہیں۔۔شفق خاتون ہر ایک سے معافی مانگ چکی تھی مگر جس کی وہ اصل گنہگار تھیں اُسّے محبت سے پکارنے میں بھی انکی انا دیوار بن کر کھڑی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ سوچوں میں ہی گُم بیٹھی تھیں کہ دانیال اندر داخل ہوا۔۔

امی یہ لیں بھابھی کی دوائیاں۔۔۔

اُس نے شاپر اُنکے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں دے آتی ہوں ویسے بھی اُسکی دوائی کا وقت بھی ہوگیا ہے۔۔

اُنہوں نے بدقت کھڑے ہوتے ہوئے کہا اُن کا پاؤں بُری طرح دُکھ رہا تھا۔۔۔

آپ رہنے دیں میں دے آتا ہوں آپ کہاں سیڑھیاں چڑھیں گی۔۔۔

اُس نے شاپر اُٹھاتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا۔۔

بھابھی میں اندر آجاؤں۔۔

دروازے پر پہنچ کر اُس نے اجازت طلب کی۔۔

جی بھائی آجائیں آپ پوچھ کیوں رہے ہیں۔۔؟

اُس نے دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے کہا۔۔

وُہ مجھے لگا کہیں آپ سو نا رہی ہوں یہ لیں آپکی دوائیاں۔۔۔

اُس نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔؟

بلکل ٹھیک ہوں میں سب بار بار یہی پوچھے جارہے ہیں امی ۔۔نمرہ ابو آپکے بھائی۔۔

وُہ اُکتاہٹ سے بولی۔۔۔

آپکی وی آئی پی پروٹوکول تو ملے گا ہی آفٹر آل ہمارے گھر پہلا بچہ آنے والا ہے وُہ بھی بھائی کا۔۔۔

دانیال نے اُس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

پرسوں عید ہے اِس گھر میں پہلی عید آپکی دیکھیں کیسی۔۔

دانیال نے افسوس کے ساتھ کہا۔۔۔

چھوڑیں اِن باتوں کو آپ یہ بتائیں تانیہ اور آپکے مسئلے ختم ہوئے۔۔

میری بہت بڑی غلطی ہے اُس سے شادی کرنا مجھے شدت سے احساس ہورہاہے اِس بات کا۔۔۔

دانیال نے نخوت سے کہا۔۔۔

۔۔۔ میری برائیاں کر رہے ہیں اپنی محبوبہ کے ساتھ بیٹھ کر

تانیہ اوپر چھت سے کپڑے اُتارنے آئی تھی تو اندر سے آتی اُن دونوں کی آوازیں سُن کر رُک گئی۔۔۔

ایسے نہیں کہتے بھائی کوئی بھی اِنسان بُرا نہیں ہوتا حالات اُسے بُرا بناتے ہیں۔۔۔

نور نے متانت سے کہا۔۔۔

چھوڑیں بھابھی یہ لمبی بحث ہے میں چلتا ہوں پھر کبھی بات ہوگی۔۔۔

وُہ جانے کے لیے کھڑا ہوگیا۔۔۔

جیسی آپکی مرضی۔۔۔

نور بھی کھڑی ہوگئی۔۔۔

ایکدم سے کھڑے ہونے کے باعث اُسے بہت زور سے چکر آئی اگر دانیال نے بروقت نہ سنبھالا ہوتا تو وُہ فرش پر جا گرتی۔۔۔

ڈرامے بازی دیکھو اِس کی آج سب کو اِس کا اصلی چہرہ دکھاؤں گی پھر دیکھتی ہوں کیسے ٹکتی ہے اِس گھر میں۔۔۔

اُس نے آدھ کھلا دروازہ آہستہ سے بند کرکے باہر سے لاک کردیا۔۔۔

بھابھی آپ ٹھیک ہیں بیٹھیں آرام سے میں امی کو بلاتا ہوں۔۔۔

دانیال نے اُسے سنبھالتے ہوئے کہا اور نرمی سے بیڈ پر بٹھایا اور جانے لگا۔۔۔

یہ دروازہ کس نے بند کیا ہے۔۔؟

اُس نے ناب گھماتے ہوئے کہا مگر دروازہ باہر سے بند تھا۔۔

خالہ خالو دیکھ لیں آکر کیسے یہ حرافہ میرے شوہر کو پھانسنے کی کوششیں کر رہی ہے۔۔

باہر سے آتی تانیہ کی آواز نے نور کے ساتھ ساتھ دانیال کی سماعتوں پر بھی بم گرایا وُہ یکدم اُٹھ کھڑی ہوئی دونوں ایک دوسرے کی طرف حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

بھائی یہ کیا۔۔؟

سراسیمہ سی محض وُہ اتنا کہہ سکی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں ہوگا بھابھی آپ کیوں گھبرا رہی ہیں۔۔

دانیال نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا مگر حالات کی سنگینی کا اندازہ اُسے بھی تھا۔۔

اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا اور تانیہ سامنے کھڑی تھی شفق خاتون اور سبحان صاحب سیڑھیاں چڑھتے دکھائی دیے۔۔۔

دِن کے اِس پہر یہ دونوں دروازہ بند کرکے کیا کر رہے تھے کیسی مزاج پُرسیاں ہورہی تھی مُجھ سے میرا شوہر چھین رہی ہے یہ حرافہ۔۔۔

بکواس بند کرو تانیہ میں تو بس بھابھی کی دوائیاں دینے آیا تھا امی آپ نے ہی

بولا تھا ناں۔۔؟

اُسے بلکل بھی نہیں سمجھ آرہا تھا وُہ کیا بولے صورتحال کو مسخ کرکے پیش کیا گیا تھا۔۔۔

تانیہ اپنا منہ بند کر شرم آنی چاہیے اتنا گھٹیا اِلزام لگاتے ہوئے۔۔۔

شفق خاتون نے اُسے بُری طرح ڈپٹ دیا۔۔

میں تو پہلے ہی کہتی تھی یہ ایک بدکردار لڑکی ہے بڑی بھائی کے ساتھ شادی چھوٹے بھائی کے ساتھ مزے پتا نہیں۔۔۔

وُہ اُن کی بات نظرانداز کرتے ہوئے زہر خنداں بولی۔۔۔

.میں جان سے مار دوں گا تُمھیں اپنا منہ بند کرو۔۔۔

دانیال نے اُس کا گلا دبوچتے ہوئے کہا نور کا سر اب تک چکرا رہا تھا وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔

آگئے آپ بھی خود دیکھیں اپنی بیوی کے کرتوت کمرہ بند کرکے کون سے کام ہورہے تھے۔۔۔

تانیہ نے دانیال کے ہاتھ ہٹا کر اندر داخل ہوتے علی سے کہا۔۔۔

علی۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی نور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا مگر علی نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روک دیا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟

وُہ اب تانیہ کے سامنے تن کر کھڑا تھا۔۔

اپنی بیوی سے پوچھیں جسے رمضان تک کا خیال نہیں اپنی گندی حرکتوں۔۔۔

تانیہ میں تمہارا بہت لحاظ کر رہا ہوں کیونکہ تُم ایک لڑکی ہو دوسرا میرے بھائی کی بیوی ہو مگر اپنی بیوی کے خلاف اب میں مزید کچھ نہ سنوں اپنی گندی سوچ اپنے حد تک رکھو ورنہ اس سب لحاظ بھول جاؤں گا اور میں یہ صرف اِس لیے نہیں کہہ رہا کہ مجھے نور پر بھروسہ ہے بلکہ مجھے اپنے بھائی اور اپنی ماں کی تربیت پر بھی پورا بھروسہ ہے میرے ہاتھوں میں بڑا ہوا ہے اپنے بھائی کو اچھے سے جانتا ہوں میں۔۔۔

علی نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔۔۔

بڑے بے غیرت ہیں آپ کوئی غیرتمند مرد ہو تو کھڑے کھڑے طلاق دے اِسے بلکہ آپ کے تو خود کے معاشقے چل رہے تھے سب جانتے ہیں اور یہ بھی تو آپ ہی کا بھائی ہے آپ ہی کی۔۔

تانیہ کا جملہ ادھورا رہ گیا کمرے میں چٹاخ کی زوردار آواز گونجی۔۔۔

میرے بیٹوں اور بہو کے کردار پر کیچڑ اُچھالنے سے پہلے اپنا گندہ ذہن صاف کر بہت بڑی غلطی کی تُمھیں اِس گھر میں لاکر زندگی برباد کردی اپنے بیٹے کی میں نے اندھی ہوگئی تھی بہن کی محبت میں۔۔

شفق خاتون نے اُسے دونوں شانوں سے تھام کر جھنجوڑ ڈالا۔۔۔

پورا گھر ہی بے غیرت ہے بے شرم گھٹیا ارے آپ کیا میں پچھتا رہی ہوں کیوں شادی کی آپکے بیٹے سے جسے اپنی بھابھی کی آغوش۔۔

تانیہ میں تُمھیں اپنے پورے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں۔۔ طلاق دیتا ہوں۔۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کچھ اتنی جلدی ہوا کوئی کچھ کر ہی نہیں سکا وُہ جو کسی اور کا گھر برباد کرنے کی خواہش رکھتی تھی خود اپنا گھر جلا بیٹھی تھی۔۔۔

دانیال۔۔۔

سبحان صاحب نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ جھٹکتا ہوا شفق خاتون کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔

آپ نے میری زندگی برباد کردی ہے آپ جیسی ماں ہونے سے اچھا اِنسان بن ماں کے رہے۔۔۔

وُہ بُری طرح چیختے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے واپس آنے پر یہ گھٹیا عورت اِس گھر میں نہیں دکھے بھیج دیں اِسے اپنی ماں کے گھر عذاب۔۔

تانیہ کو دھکا دیتا ہوا وُہ باہر نکل گیا۔۔

میں ابھی اور اِسی وقت یہ گھر چھوڑ کر جارہا ہوں مزید بے عزتی میں اپنی بیوی کی نہیں کرواسکتا اور اِس بار مجھے کسی کی قسم یا جڑے ہاتھ نہیں روک سکیں گے۔۔۔ میری طرف سے بھاڑ میں جائے سب

وُہ شفق خاتون اور سبحان صاحب پر تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

فوراً نیچے آؤ کوئی بکواس نہ سنوں میں تمہارے منہ سے اب۔۔

وُہ کہتے ہوئے باہر نکلنے لگا۔۔۔

رہیں اپنی خود پرستی کے ساتھ آپ نے سب کی زندگیاں برباد کردی امی صحیح کہہ کر گیا ہے دانیال اِس سے اچھا تو بن ماں کے ہوتے۔۔

تنفر سے کہہ کر وُہ چلا گیا۔۔

نور فوراً آؤ۔۔

وُہ نیچے سے چیخا۔۔۔

امی سب ٹھیک ہوجائے گا آپ پریشان نہیں ہونا سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔

.اُس نے شفق خاتون کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے علی کو کبھی مت چھوڑنا بہت محبت کرتا ہے تُم سے تمہارے بغیر نہیں جی سکتا۔۔۔

.اُنہوں نے نور کی پیشانی چومتے ہوئے کہا پورا جسم ٹھنڈا برف ہورہا تھا۔۔

۔۔ وُہ آپ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں ابھی غصّہ ہیں صرف

تُم جاؤ۔۔

اُنہوں نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تُم جاؤ نور۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ دوبارہ بولیں تو نا چاہتے ہوئے بھی وُہ سیڑھیاں اُترنے لگی۔۔۔

بائک چلنے اور آواز ختم ہونے تک وُہ اُسی حالت میں کھڑی رہیں۔۔۔

میرے بچے میرے بغیر خوش رہیں گے میرے زندہ رہنے کا کوئی مقصد نہیں سبحان صاحب کسی کو میری ضرورت نہیں۔۔۔

اُن کے سینے میں شدید درد اُٹھا تھا۔۔۔

شفق شفق مجھے ضرورت ہے تمہاری۔۔

سبحان نے اُنہیں سنبھالا مگر وُہ آنکھیں بند کرچکی تھیں۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نمرہ بھائیوں کو فون کر جلدی۔۔۔

.سبحان صاحب نے شفق خاتون کو ہوش میں لانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہا

ابو دونوں میں سے کوئی فون نہیں اُٹھا رہے۔۔

اُس نے روتے ہوئے کہا۔۔

بھابھی کو کرتی ہوں۔۔

نمرہ نے خود سے کہا اور نور کو فون لگانے لگی مگر وہ تو اپنا موبائل کمرے میں ہی چھوڑ کر گئی تھی نمرہ دوبارہ علی کو کال ملانے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی کب سے آپکا فون بج رہا ہے۔۔۔

نور نے تیز بائک چلاتے علی سے کہا مگر وُہ ایسے بن گیا جیسے سُنا ہی نہیں فون بج بج کر بند ہوگیا مگر تھوڑی ہی دیر بعد پھر بجنے لگا۔۔۔

روکیں بائک میں نے کہا علی روکیں ورنہ میں چلتی بائک سے اُتر جاؤں گی۔۔۔

اُس نے دھمکی دی جو کارگر ثابت ہوئی علی نے چار نا چار بائک سائڈ میں روک دی اور اُسکی جیب سے موبائل نکال کر کان سے لگالیا۔۔۔

دوسری طرف کون تھا کیا کہہ رہا تھا علی کو نہیں پتا تھا مگر اُس کا چہرے پر

پھیلتا کرب علی کو بے چین کرنے لگا۔۔۔

ہم ابھی آرہے ہیں نمرہ تُم رو مت کچھ نہیں ہوگا امی کو۔۔۔

وُہ خود بھی روتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا ہوا امی کو نور۔۔۔

علی کو اپنی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

امی کی طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے وُہ بےہوش ہو گئیں ہیں مسلسل کوشش کرنے کے باوجود ہوش میں نہیں آرہی ہیں۔۔

وُہ کانپتی آواز میں بولی تو علی کو اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔

اِس سے اچھا تو بن ماں کے ہوتے۔۔۔

اپنے کہے الفاظ گونجتے سنائی دے رہے تھے اُس میں اتنی ہمت تک نہ تھی کے بائک چلا سکتا۔۔۔

علی خود کو سنبھالیں آپ امی کو کچھ نہیں ہوگا پلیز خود کو سنبھالیں گھر چلیں۔۔۔

اُس نے علی کا ہاتھ تھام کر کہا تو وہ جیسے ہوش میں آیا اپنی تمام تر ہمت متجمع کرکے اُس نے بائک اسٹارٹ کرکے واپسی کے راستے پر ڈال دی۔۔۔

میں نے دِل سے نہیں کہا تھا اللہ تو جانتا ہے۔۔

.وُہ دِل میں بولا۔۔۔

اگلے پانچ منٹ میں علی نے بائک گھر کے سامنے روکی دانیال بھی اُسی وقت .پہنچا تھا وُہ تینوں اُوپر کی طرف بھاگے۔۔۔

جہاں منظر ہی الگ تھا سبحان صاحب شفق خاتون سے کچھ دور بیٹھے بے یقینی کے عالم میں اُنہیں دیکھ رہے تھے نمرہ شفق خاتون کے ساتھ بیٹھے رو رہی تھی۔۔۔

بھائی امی کی سانسیں نہیں چل رہیں امی ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.co
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

علی فوراً زمین پر بیٹھتے ہوئے شفق خاتون کو اُٹھایا۔۔۔

امی آنکھیں کھولیں مجھے معاف کردیں میں نے دل سے نہیں کہا تھا امی مجھے معاف کردیں۔۔۔

دانیال نے اُن کو چہرہ تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نے اُن کی نبض اور سانسیں چیک کی تو وہ نہیں چل رہیں تھی۔۔۔

امی نہیں امی نہیں ہمیں آپکی ضرورت ہے ہم آپ کے بغیر کچھ نہیں ہیں ہمیں ماریں بہت ماریں چھوڑ کر مت جائیں امی۔۔۔

علی نے شفق خاتون کے چہرے کو دیوانہ وار چومتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی امی کو ہسپتال لے کر چلیں اِنہیں کچھ نہیں ہوگا امی ایسے نہیں جاسکتی ہم سے ناراض ہوکر نہیں جاسکتیں نہیں جا سکتیں۔۔

وُہ دونوں اُن کے بے جان وجود کو حرکت میں لانے کی مسلسل کوششیں کر رہے تھے۔۔۔

میں نے ایمبولینس کو فون کردیا ہے بھائی۔۔

نمرہ نے بمشکل کہا۔۔

مرگئی تُم لیکن میں کیوں زندہ ہوں شفق کیوں۔۔؟

سبحان صاحب خالی الذہنی کی کیفیت میں خود سے بولے۔۔۔

اللہ ایسا نہیں کرسکتا جب میں نے کہا تھا کہ ہم بن ماں کے ٹھیک تھے وُہ وقت دوبارہ لے آ اللہ میں اپنے الفاظ واپس لے لوں گا مجھے میری ماں چاہئے واپس بھائی امی چلی گئیں بھائی۔۔۔

دانیال نے علی کے گلے لگ کر بُری طرح روتے ہوئے کہا مگر وقت تو گزر چُکا تھا اب اُنہیں صرف پچھتانا تھا شاید ۔۔۔

نور نے اُن کے سینے پر سر رکھ کر دھڑکنیں سُنیں تو اُسے خود کا دل پھر دھڑکتا پھر محسوس ہونے لگا۔۔۔

علی امی کی دھڑکنیں چل رہی ہیں (جو بہت مدھم تھیں)۔۔۔

نور نے سب کو زندگی کی نوید سنائی۔۔

امی کی نبض بھی چل رہی ہے اب۔۔

علی نے روتے ہوئے کہا۔۔

بھائی ایمبولنس آگئی ہے۔۔

سائرن کی آواز سُن کر نمرہ نے کہا۔۔۔

علی نے شفق خاتون کو گود میں اُٹھایا اور تیز تیز سیڑھیاں اُترنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی آپ امی کے ساتھ جائیں میں پیسے لے کر آتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

علی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا امی کو بھائی آپ حوصلہ رکھیں۔۔

نور نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور وُہ سبحان صاحب علی ایمبولنس میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔

دانیال اپنے کمرے میں آیا تو تانیہ اپنا سامان باندھ رہی تھی۔۔۔

اُس نے پیسے نکالتے وقت ایک ترحم بھری نگاہ اُس پر ڈالی اور باہر جانے لگا مگر

پھر رُک کر پلٹا اور دھیمی آواز میں بولا۔۔۔

جو چاہو لے کر جاسکتی ہو۔۔۔

بس اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔

کاش آپکو لے کر جاسکتی۔۔۔

تانیہ نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے خود سے کہا اور اپنے گھر کال ملانے لگی۔۔

بہت سیریس ہارٹ اٹیک ہوا پیشنٹ کی ہارٹ بیٹ بہت سلو ہے ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ دعا کریں بس۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر نے سبحان صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پروفیشنل انداز میں کہا اور آگے بڑھ گئے۔۔۔

ابو امی کو کچھ نہیں ہوگا ناں۔۔؟

نمرہ نے ہچکیوں سے روتے ہوئے سبحان صاحب سے کہا تو اُنھوں نے نخوت سے علی اور دانیال کی طرف دیکھا۔۔۔

کیوں ڈرامے کر رہے ہو تُم دونوں تو چاہتے ہی یہی تھے کہ وہ مرجائے تو اب دُعا کرو کہ وہ بچ میں۔۔۔

ابو ایسے نہیں بولیں غلطی سے منہ سے نکل گیا تھا دِل سے نہیں کہا تھا۔۔۔

دانیال نے اُن کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹوک دیا۔۔۔

بن ماں کے کیا زندگی ہوتی ہے آپ لوگ جانتے نہیں ہے نا شکرے ہیں اُن سے پوچھیں ناں جن کی ماں نہیں ہے جن کے لیے کوئی دُعا کرنے والا نہیں ہے اُن کی کیا زندگی ہوتی ہے کیسے ذلیل اور خوار ہوتے ہیں آپ لوگ نہیں جانتے تب ہو تو اتنی آسانی سے کہہ دیا تھا کہ بن ماں کے اچھے تھے۔۔۔

نور نے علی اور دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے تند لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے سے پوچھیں میری ماں نہیں میرا باپ نہیں ہے کوئی نہیں ہے جو میرے بخار میرے لیے راتوں کو جاگتا اپنے سینے سے لگائے رکھتا بن ماں کے گھر قبرستان ہوتا ہے مُجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا یہ بات مجھے قدر ہے کیونکہ میرے پاس نہیں ہے آپ دونوں کو قدر نہیں ہوئی کیونکہ آپکے پاس ہیں۔۔۔

اُس اُن دونوں پر غصّہ تھا شدید۔۔۔

زبان جل کیوں نہیں گئی اپنی ماں کو مرنے کا کہتے ہوئے آپ دونوں کی ماں ماں ہوتی ہے چاہے جیسی بھی ہو نو مہینے وُہ تکلیف جھیلتی ہے صرف آپکو اِس دُنیا میں لانے کے لئے اور آپ دونوں کہتے ہیں بن ماں کے ٹھیک ہوتے اللہ نا کرے آپ کو یہ اذیت سہنی پڑے اللہ نا کرے۔۔۔

نور نے متاسفانہ انداز میں کہا۔۔

اُن دونوں کے دلوں پر ندامت کا بوجھ بڑھتا جارہا تھا۔۔۔

اِدھر آؤ نمرہ۔۔

علی نے بُری طرح روتی نمرہ سے کہا۔۔

بیٹا کچھ نہیں ہوگا امی کو رو مت دُعا کرو ہماری امی ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔

جتنا بھی ٹوٹا ہوا تھا مگر وُہ جانتا تھا ہمت اُسی نے کرنی ہے اپنے بہن بھائیوں کو اُسی نے سنبھالانا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں چُپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہوگا امی کو بیٹا۔۔

علی نے آگے بڑھ کر اُن دونوں کو اپنے گلے لگا لیا۔۔۔

میری وجہ سے امی کی یہ حالت ہوئی ہے بھائی نہ میں اُنہیں ایسا کچھ بولتا نا یہ سب کچھ ہوتا۔۔

معافی مانگ لیں گے ہم امی سے بس ابھی اُن کی صحت کے لئے دُعا کرو میری جان۔۔

علی نے اُس کا چہرہ تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔.

کافی وقت گزرنے کے بعد بالآخر ڈاکٹرز نے شفق خاتون کے خطرے سے باہر ہونے کی خوشخبری اُن سب کو سنائی تو سب پھر سے کھل سے گئے۔۔

ہم امی سے مل سکتے ہیں۔۔؟

دانیال نے بے تابی سے پوچھا۔۔

جی مگر پیشنٹ کو اسٹریس نہیں دیجئے گا وہ خطرے سے تو باہر ہیں مگر احتیاط کرنی ہوگی۔۔

اُنہوں نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

بھائی چلیں۔۔

دانیال نے چُپ کھڑے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔

اُس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔۔۔

شفق خاتون کے زرد چہرے پر نظر پڑتے ہی علی کو لگا اُس کا دِل کسی نے مُٹھی میں جکڑ لیا ہو وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھیں علی اور دانیال بیڈ کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔۔۔

علی نے جھک کر اُن کی پیشانی کا بوسہ لیا تو شفق خاتون نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔

اُنہیں آنکھیں کھولتا دیکھ کر علی کی آنکھ سے ایک آنسو سیدھا اُن کے چہرے پر گرا تھا۔۔

امی میری جان کیسی ہیں آپ۔۔؟

علی نے اُن کے بال سنوارتے ہوئے محبت سے پوچھا تو اُن کی بھی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

امی مجھے معاف کردیں میں بہت گھٹیا ہوں بہت بہت مگر میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتا میں نے دِل سے کچھ نہیں کہا تھا آپ جانتی ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔

دانیال نے اُن کے استخوانی ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

امی کبھی ایسا مت کیجئے گا ہم تو کم عقل ہیں جاہل ہیں بلکل آپ تو ماں ہیں ناں ہم سے ناراض نہیں ہونا کبھی آپ۔۔

نمرہ نے اُن کے پیروں سے سر ٹکا کر روتے ہوئے کہا۔۔۔.

سبحان صاحب کچھ دور کھڑے مسکرا کر شفق خاتون کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

نور نے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی۔۔۔

مجھے بھی معاف کردیں امی بہت دِل دکھایا ہے میں نے آپکا بہت۔۔

علی نے اُن کے بہتے آنسوؤں کو اپنی اُنگلیوں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔ میرا علی میرا بچہ اپنی ماں کو

اُنہوں نے بس اتنا کہہ تھا علی نے مزید کچھ کہنے سے روک دیا اور اُن کے سینے پر سر رکھ دیا۔۔

میں بہت بُری ماں ہوں بہت بُری۔۔

اُنہوں نے علی کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔۔

نہیں آپ اِس دُنیا کی سب سے اچھی ماں ہیں سب سے اچھی۔۔

علی نے ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

دانیال اور نمرہ بھی اُن کے گلے لگ گئے۔۔۔

نور مسلسل اپنی آنکھیں صاف کرکے اُس منظر کی کلِ جزائیات محسوس کر رہی تھی۔۔۔

نور میری بانہوں میں میری ہر اولاد کے لئے جگہ ہے۔۔

.اُنہوں نے محبت سے اُسے بلایا تھا تو وُہ بھی فوراً اُن کے گلے لگ گئی۔۔۔

.کچھ دِن بعد۔۔۔

شفق خاتون صحت یاب ہوکر گھر واپس آگئی تھیں اُن لوگوں کی عید تو ہسپتال

میں ہوئی۔۔۔

مجھے لگا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو پھر سے کھودیا ابھی تو آپ مجھے ملی تھیں۔۔

نور شفق خاتون کے سینے سے لگی کر مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہونا تھا مجھے میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی کہیں۔۔

اُنہوں نے باری باری سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نہیں جارہا آپکو چھوڑ کر نا ہی گھر چھوڑ کر آپکے ساتھ ہی رہوں گا۔۔

علی نے بچوں کی طرح کہا تو شفق خاتون نے بے اختیار سبحان صاحب کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر مصرف مسکراہٹ تھی وُہ جان چکے تھے وہ کیا کہنا چاہتی تھیں۔۔۔

میں جو کہنے والی ہوں اُس کے یہ مطلب مت نکالنا علی کے میں تُم سے محبت نہیں کرتی میں اپنے سب بچوں سے بہت محبت کرتی ہوں اِس لیے کسی بھی غلط فہمی کو دل میں جگہ مت دینا۔۔

وُہ تمہید باندھ رہی تھیں۔۔۔

کبھی نہیں سوچوں گا امی وعدہ کرتا ہوں آپ سے۔۔۔

علی نے اُن کا ہاتھ تھام کر مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اور تمہارے ابو دونوں چاہتے ہیں کہ تُم نور کو لے کر الگ گھر میں شفٹ ہو جاؤ۔۔۔

ہموار لہجے میں کہتے ہوئے اُنہوں نے علی اور نور کو چونکنے پر مجبور کردیا۔۔۔

پر کیوں امی۔۔؟

نور نے فوراً پوچھا۔۔۔

علی تُو سب جانتا ہے میرے بارے میں کہ کیوں میں ایسی تھی مجھے سبحان صاحب سب بتا چکے ہیں کہ تُجھے سب بتا چکے ہیں وُہ۔۔۔

اُنہوں نے نرم لہجے میں کہا۔۔

امی وُہ بات میرے لیے اہمیت نہیں رکھتی۔۔

وُہ صاف کترا رہا تھا۔۔۔

میرے لیے رکھتی ہے آج بھی اور میں نہیں چاہتی کہ میں پھر سے ویسی ہو جاؤں آخر کو اِنسان ہی ہوں ناں میں۔۔

وُہ اُسے سمجھانے لگیں۔۔

سب کچھ ٹھیک ہوگیا ہے امی اب اِس کی ضرورت تو نہیں۔۔

علی نے سوال کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کب تک ٹھیک رہے گا کل کو دانیال کی پھر شادی ہوگی ہم تو نہیں جانتے آنے والی کیسی ہوگی مگر اب میں اِس بچی کے ساتھ مزید زیادتی نہیں ہونے دے سکتی۔۔

شفق خاتون نے نور کو ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

امی ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔

نور نے نرمی سے کہا۔۔

کیا ضمانت ہے اِس کی۔۔؟ میں جانتی ہوں میرا بیٹا کیسا ہے وہ تُجھے سچ میں نمرہ اور فرح کی طرح عزیز رکھتا ہے علی جانتا ہے یہ بات تُو اُسے اپنا بڑا بھائی ہی مانتی ہے ہم سب جانتے ہیں مگر تانیہ نے جو اِلزام تُم دونوں کے رشتے پر لگائے ہیں اب وُہ اس چار دیواری تک محدود نہیں رہے۔۔۔ بیٹا دُنیا احساس اور جذبات نہیں دیکھتی وُہ آپکی اچھائی نہیں دیکھتی وُہ ہمیشہ آپکو کسی منفی نظر سے ہی دیکھے گی۔۔۔دیوار بھابھی کا رشتہ بہت خوبصورت رشتہ ہے بھابھی کو ماں کہا جاتا ہے مگر بہت نازک بھی ہے یہ شک کی ایک نظر سے بھی پاش پاش ہوجاتا ہے یہ آگ کا رشتہ ہے جو روشنی دیتی ہے تو جلاتی بھی ہے۔۔۔

وُہ مدبرانہ انداز میں بولیں۔۔۔

کسی کو کچھ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں امی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کی بار دانیال بولا۔۔۔

دُنیا میں رہتے ہیں تو فکر کرنی پڑے گی اور تُجھے فرق نہیں پڑے گا فرق اِسے پڑے گا مردوں کو کچھ نہیں کہتے لوگ صرف لڑکی کی غلطی ڈھونڈتے ہیں لوگ۔۔۔

وُہ متانت سے بولیں۔۔۔

جب تک نہیں مِل جاتا گھر تُم لوگ یہی رہو یہ گھر تُم دونوں کا بھی ہے میں صرف جگہ بدلنے کا کہہ رہی ہوں چھوڑنے کا نہیں سمجھ رہا ہے ناں علی۔۔؟

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اُنھوں نے علی سے پوچھا۔۔

میں سمجھ رہا ہوں آپکی بات اور آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے اپنے بھائی اور بیوی دونوں پر پورا بھروسہ ہے مگر میں یہ بھی نہیں چاہتا کوئی اِن کے رشتے کو غلط نگاہ سے دیکھے میں گھر جگہ تبدیل کرلوں گا امی چھوڑوں گا نہیں۔۔

اُس نے جاندار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

امی خالہ پورے خاندان میں مجھے اور بھابھی کو بدنام کر رہی ہیں کل ہی ولید ماموں کی کال آئی تھی پوچھ رہے تھے کیا ہے یہ سب۔۔

دانیال نے گہری سانس لے کر کہا۔۔۔

اِن سب کو بولنے کا موقع میری ڈھیل نے دیا ہے سب کے منہ بھی میں ہی

توڑوں گی میرے لیے اب میرے بچوں سے بڑھ کر کوئی نہیں۔۔

شفق خاتون نے مستحکم انداز میں کہا۔۔

اب ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بھائی امی از بیک اِن ایکشن دیکھا نہیں منہ توڑنے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔

نمرہ نے شرارت سے کہا تو سب ہنس دیے۔۔۔

علی آپ امی کو سمجھاتے تو وُہ مان جاتیں ہمیں گھر چھوڑ کر جانے کی کیا ضرورت ہے وُہ بھی لوگوں کے ڈر کی وجہ سے صرف۔۔۔

نور نے افسوس سے کہا۔۔۔

میرے لیے تمہاری عزت سب سے اہم ہے نور کوئی تُمھیں ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھے یہ مجھے برداشت نہیں امی نے وُہ سوچا ہے جو ہم میں سے کسی نے نہیں سوچا اور میں اُن کی بات سے مکمل اتفاق رکھتا ہوں کیا ہے کیا نہیں یہ صرف ہم لوگ جانتے ہیں لوگ تو نہیں ناں۔۔۔

علی نے نرمی سے کہا۔۔۔

پر۔۔

مجھے مزید اِس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنی اور ہم اِس بار ناراض ہوکر نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جائیں گے گھر سے سب کی دعاؤں کے ساتھ اپنا ایک اور گھر بسائیں گے جیسا کہ امی نے کہا جگہ تبدیل کر رہے ہیں بس۔۔۔

علی نے اُسّے مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔۔۔

اب سب ٹھیک ہوگا نور فکر مت کرو۔۔

علی نے غیر محسوس سے انداز میں اُسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔

وُہ مسکرا کر بولی۔۔۔

اُس دِن جب میں نے تین بیٹیوں کا کہا تو فون کیوں بند کردیا تھا۔۔

وُہ دھیما تبسم ہونٹوں میں چھپائے بولا۔۔۔

علی۔۔

وُہ بس اتنا کہہ کر رہ گئی۔۔۔

مجھے بیٹے چاہیے بیٹیاں نہیں۔۔

کچھ توقف کے بعد وُہ بولی۔۔۔

لیکن ہوگی لڑکی ہی دیکھ لینا تُم.

علی نے قطعیت سے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا ہوگا میں نے تو نام بھی سوچ لیا ہے ہمارے بیٹے کا عثمان۔۔

وُہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

اور میری بیٹی کا نام ہوگا ہانیہ۔۔

علی کے ہونٹ خودبخود مسکرا رہے تھے۔۔۔

کب وقت گزرے گا یار ابھی پورے آٹھ مہینے باقی ہیں اففف۔۔۔

وُہ کوفت سے بولا تو نور کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

اللہ جو بھی دے بیٹا یا بیٹی صحت مند ہو بس آمین۔۔

نور نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آمین ثم آمین۔۔

علی نے بھی صدقِ دل سے کہا۔۔۔.

کیا سچ کہہ رہا ہے تُو۔۔۔

علی نے حیرت سے پوچھا۔۔

ہاں بلکل سچ۔۔

عمر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

میں بہت بہت خوش ہوں عُمر تیرے لیے۔۔

علی واقعی خبر سُن کر بہت خوش تھا۔۔۔

بس اللہ کر اِس بار سب خیریت سے ہوجائے ایک صحت مند بچہ میری گود میں آئے۔۔

آواز میں نمی نمایاں تھی۔۔۔

انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا اب سب کچھ ٹھیک ہوگا بس تُو اللہ پر بھروسہ رکھ۔۔

علی نے اُسکے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے ہمت دی۔۔۔

اچھا چل گھر چل آج میرے ساتھ ابو اور تُجھے بڑا یاد کر رہے ہیں مُجھ سے زیادہ تو تو میرے بھائی اور باپ کا دوست بن گیا ہے۔۔

علی نے چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ ہنر صرف مجھے آتا ہے میری جان لوگوں کے دِل موہ لینے کا۔۔۔

وُہ اترا کے بولا تو علی ہنس دیا۔۔۔

کوئی شک نہیں اِس بات میں تُجھے خوب گر آتے ہیں دلوں میں گھر کرنے کے چند ملاقاتوں میں سب کا چہیتا ہوگیا ہے تُو پھر چاہے میری ماں ہو بھائی یا باپ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا جیلس مت ہو اب ہر کوئی تیری طرح سڑو نہیں ہوتا جو اپنے کام سے کام رکھے بھئی

میری طرح بن تھوڑا ہر ایک کی دِل کی دھڑکن۔۔۔

وُہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

اب چل نوٹنکی کہیں کے۔۔۔

علی نے اُسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا۔۔۔

پارکنگ ایریا سے اپنی اپنی بائک پر سوار گھر جانے لگے۔۔

کچھ دور ہی چلے تھے ایک جگہ اُنہیں بہت بھیڑ دکھائی دی۔۔۔

لگتا ہے کسی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے۔۔

علی نے عُمر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا پھر دونوں نے اپنی بائک سائڈ میں روکی اور بھیڑ میں گھس گئے۔۔۔

کار کی حالت بہت خراب تھی تھوڑا آگے جاکر اُن دونوں نے دیکھا تو زخمی اِنسان کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔۔

علی یہ تو وہی آدمی ہے جس کی وجہ سے ہمیں جاب سے نکالا گیا تھا۔۔۔

عمر نے علی سے کہا۔۔

ہاں وہی ہے۔۔

کوئی اسے ہاسپٹل کیوں نہیں لے کر جارہا سب کھڑے بس دیکھ رہے ہیں۔۔

عُمر نے تماشہ دیکھتے لوگوں سے کہا۔۔

گولی چلی ہے اِس پر پولیس کیس ہے ایمبولنس کو کال کردی ہے آنے والی ہوگی خود سے لے کر گئے تُو پولیس نے ہمارے بھی گلے ہوجانا۔۔۔

ایک نوجوان لڑکے نے سفاکی سے کہا۔۔۔

تو ایمبولنس کے انتظار میں بھلے بندہ اپنی جان سے جائے کیسے لوگ ہیں آپ سامنے اِنسان کو مرتے دیکھنا منظور ہے مدد نہیں کرنی لیکن تماشہ دیکھنا ہے کھڑے ہوکر موت کا۔۔۔

عُمر نے تاسف سے کہا۔۔

اتنے میں علی ٹیکسی روک چُکا تھا۔۔۔

عُمر جلدی اُٹھا اِسے۔۔

علی نے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا ایک اور اِنسان کی غیرت نے انگڑائی لی وُہ زخمی آدمی کے ساتھ پیچھے بیٹھ گیا علی اور عمر دونوں اپنی اپنی بائک پر ہاسپٹل کی طرف بڑھنے لگے۔۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔

علی اور عمر تقریباً روز اُس آدمی سے ملنے آتے تھے مگر آج تین دن کے وقفے کے بعد آئے تھے اور تین دن پہلے ہی اُسے ہوش آیا تھا اور اُس نے اپنے محسنوں سے ملنے کی خواہش کی تھی جبکہ علی اُس کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا عمر کے ضد کرنے پر وُہ اُسکے کے ساتھ چلا آیا تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔

وُہ آنکھیں بند کیے لیٹے تھے جب علی اور عمر کمرے میں داخل ہوئے آواز پر اُنہوں نے آنکھیں وا کیں سامنے علی اور عمر کو دیکھ کر آنکھوں میں شناسائی کے رنگ اُبھرے آنکھیں تحیر سے پھیلتی چلی گئیں بے ساختہ منہ سے نکلا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم دونوں۔۔۔

آواز میں کسی قسم کی رعونت نہیں تھی مگر حیرت عود کر آئی تھی۔۔۔

میری جان آپ لوگوں نے بچائی؟۔۔۔

اُسکے سوال پر علی نے ایک نظر عمر پر ڈالی اور مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔۔

ہماری کیا بساط جان لینا یا دینا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ہاں اگر یہ جاننے چاہتے ہیں کہ آپکو ہاسپٹل لے کر کون آیا تو ہاں یہ نیکی اللہ نے ہمارے حصّے میں لکھی تھی آپ سب باتیں چھوڑیں یہ بتائیں آپکی طبعیت کیسی ہے اب کریمی

صاحب۔۔

علی نے نرمی سے کہتے ہوئے اُن کے پہلو میں نشست سنبھالی جبکہ عمر قریب آکر کھڑا رہا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے کہ میں کون ہوں۔۔؟آہ میرے خیال میں تُم لوگ مجھے پہچانتے نہیں ورنہ کبھی یہ مہربانی نہیں کرتے۔۔۔

وُہ اپنی ہی بولے جارہے تھے۔۔۔

ہم جانتے ہیں آپ کون ہیں کریمی صاحب مگر وُہ بات کیا کسی اِنسان کی جان سے بڑھ کر تھی آپ نے قطعی ایسا کچھ نہیں کیا جس کی بناء پر ہم آپکو مرتا دیکھ کر آگے بڑھ جاتے۔۔

اب کی بار عمر نے کہا تو وہ رُک کر اُن دونوں کو دیکھنے لگے۔۔۔

میرے الفاظ سارے گم ہیں نہیں جانتا کن لفظوں میں شکریہ ادا کروں مگر معافی کا خواستگار ہوں میرا رویہ اُس دن آپ دونوں کے ساتھ ہرگز بھی برادرانہ نہ تھا مگر یقین جانیے میں اِنسان بُرا نہیں ہوں بس کچھ مسئلوں میں گھرا ہوا تھا شدید ذہنی اذیت کا شکار تھا اور پھر نا خوشگوار واقعہ پیش آیا وُہ آپ دونوں بھی جانتے ہیں۔۔۔

وُہ واقع منفعل تھے اپنی حرکت پر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے پتا ہے کریمی صاحب کوئی بھی اِنسان بُرا نہیں ہوتا وقت اور حالات خراب ہوتے ہیں کسی ایک واقعے کی بنیاد پر اِنسان کو اچھا یا بُرا قرار دینا میرے نزدیک تو کم عقلی سے زیادہ کچھ نہیں۔۔

علی نے متانت سے کہتے ہوئے اُن کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

آپکی فیملی کو انفارم نہیں کرسکے ہم کیونکہ موبائل آپکا نہیں مل سکا ہمیں۔۔

پاکستان میں میرا کوئی نہیں ہے بیوی کا عرصہ ہوا انتقال ہوچکا ہے ایک بیٹی اور بیٹا ہیں دونوں انگلینڈ میں مقیم ہیں مجھ پر مسلسل زور دیتے ہیں اُن کے پاس آکر رہوں مگر میں اپنے ملک سے دور نہیں جانا چاہتا تھا مگر اب حالات کو دیکھ کر باہر جانا ہی بہتر لگتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا کون لوگ ہیں جو آپکی جان لینے کے در پر ہیں۔۔؟

عمر نے تشویش ناک انداز میں پوچھا۔۔۔

آپ دونوں نے عباسی سوفٹ ویئر ہاؤس کا نام سنا ہے؟؟

۔۔ جی سنا ہے کافی مشہور سوفٹ ویئر ہاؤس ہے

میں اونر ہوں اُس کا کچھ لوگ کافی عرصے سے میرے پیچھے پڑے ہیں وہ لوگ کوئی غیر قانونی کام کروانا چاہتے ہیں اور میرے انکار کا نتیجہ آپ لوگ دیکھ چکے ہیں مگر مجھے کل ہی پتا چلا ہے کہ پولیس نے اُنہیں پکڑ لیا ہے۔۔۔

کریمی صاحب نے تفصیل سے ساری بات اُنہیں بتائی۔۔

میرے خیال سے آپکا باہر چلے جانا ٹھیک رہے گا بھلے بظاھر ابھی خطرہ ٹل گیا ہے مگر وُہ لوگ واپس بھی آ سکتے ہیں۔۔

عمر نے معقول بات کی۔۔۔

ہاں مگر جانے سے پہلے اپنی دن رات محنت سے کھڑی کی گئی اِس کمپنی کو محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اِس کا پورا خیال رکھے اور نئ بلندیوں پر لے جائے۔۔۔.

وُہ کہہ کر خاموش ہوگئے اتنے میں علی کا موبائل بج اُٹھا اور وُہ معذرت کرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔.

اِن محترم کی تعلیم کتنی ہے۔۔؟

اُنہوں نے عمر سے پوچھا۔۔۔

آپکے مطلب کا ہی بندہ ہے جی سافٹ ویئر انجینئر۔۔

عمر نے مسکرا کر کہا۔۔

واہ واقعی اور آپ۔۔

الیکٹریکل انجینئر۔۔۔

عمر نے مختصر جواب دیا۔۔

اُن کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی علی دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

معذرت چاہتا ہوں کریمی صاحب ہمیں ابھی چلنا ہوگا انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی اجازت درکار ہے۔۔

علی نے خوش اخلاقی سے کہا کہ بُرا بھی نہ لگے۔۔

ضرور پھر ملاقات ہوگی ایک بار پھر سے بہت شکریہ نمبر لکھ لیجئے آپ میرا اور اپنا بھی بتا دیں۔۔۔

علی نے نا سمجھ آنے والے انداز میں اُنہیں دیکھا پھر نمبر لکھ کر اُنہیں دے دیا۔۔

عمر کچھ کچھ سمجھ چُکا تھا۔۔۔

اب ہم چلتے ہیں اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا۔۔

علی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

سنیں۔۔۔

اُنھوں نے پیچھے سے پُکارا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔

میں کال کروں گا آپ کو اور دونوں نے میرے آفس آنا ہے اور اپنی پوری فیملی کے ساتھ پھر گھر بھی۔۔

جی۔۔

علی نے حیرت سے اُنہیں دیکھا۔۔۔

اماں۔۔۔سوال بہت پوچھتے ہو بیٹا تُم۔۔۔

وُہ خالص دلی والے لہجے میں بولے تو علی اور عمر دونوں بے ساختہ ہنس دیے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین سال بعد۔۔۔.

کہاں بھاگی جارہی ہے یہ لڑکی توبہ ہے پوری شیطان کی خالہ ہے مجال ہے کبھی سیدھے طریقے سے کھا لے ایک میرا بچہ عثمان ہے کبھی تنگ نہیں کرتا مجھے اور ایک یہ جب تک پورے گھر کے دس چکر نہ لگوا دے تب تک ایک نوالہ نہیں کھاتی۔۔۔

نور مسلسل ہانیہ کے پیچھے بھاگتے ہوئے بول رہی تھی مگر وُہ اور ہاتھ آجائے آہاں۔۔۔.

علی نے نور کی دہائیوں پر ایک نظر ادھر اُدھر بھاگتی ماں بیٹی کو دیکھا اور ہنستے ہوئے دوبارہ عثمان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہوگیا۔۔

آپی نے تو آپکی مما کو بلکل تھکا دیا ہے۔۔

وُہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے عثمان کے نچلے ہونٹ کو ہلکا سا کھینچتے ہوئے بولا تو اُس نے قلقاریاں مارتے ہوئے علی کے ہاتھ میں پہنی گھڑی کھینچنی شروع کردی۔۔

ہانی مما تھک گئی ہیں بیٹا شاباش باقی کی ایکسرسائز کل کروانا مما کی۔۔

نور کی خراب حالت کو دیکھ کر آخر علی کو ترس آ ہی گیا۔۔۔

علی کے بولنے کی دیر تھی بس پھر ہانیہ نے ساری مستی چھوڑ کر بھاگ کر علی کی گود میں چھلانگ لگادی۔۔۔

اِسے تو میں آج نہیں چھوڑوں گی نہیں میں کوئی پاگل ہوں کب سے پیچھے بھاگ رہی ہوں مگر نواب زادی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور باپ نے ایک دفعہ بولا بس اور جا پڑی گود میں۔۔

نور جارحانہ تیور لیے ہانیہ کی جانب بڑھی تو اُس نے علی کے سینے میں سر چھپا لیا۔۔

دور رہو مارنے کے ارادے سے میری گڑیا کے قریب آنے کا سوچنا بھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

مت۔۔

بچوں میں تو علی کی جان تھی۔۔۔

اب اتنے پیار سے گھورنا بند کرو نورِ علی سب آنے والے ہوں گے یار تیار ہو جاؤ۔۔

علی نے شوخ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو ہانیہ ہنس دی۔۔

پاگل ہیں دونوں باپ بیٹی اِدھر دیں میرے بیٹے کو اپنے جیسا بنا دیں گے اِسے۔۔

اُس نے اپنی جانب ہمکتے عثمان کو گود میں لیا اور اندر چلی گئی۔۔۔

بیٹا اتنا تنگ نہیں کیا کرو مما کو۔۔

اب وُہ اُسے سمجھا رہا تھا۔۔

علی کی بات پر اُس نے معصومیت سے سر ہلایا تو علی کو اُس پر جی بھر کے پیار آیا اور اُسکے گال چوم لیے۔۔۔

پاپا آپکی داڑھی چبھ رہی ہے۔۔

ہانیہ نے اپنے سرخ گال سہلاتے ہوئے کہا اور اُسکی گود سے اُتر کر اپنی مما کے پاس بھاگ گئی۔۔۔

علی نے مسکرا کر اپنی پیٹھ صوفے کے پشت سے ٹکادی۔۔۔

آج گھر پر دعوت تھی اُن دونوں کی شادی کے خوشگوار چار سال پورے ہونے کی خوشی میں۔۔۔

میں علی ہوں ہاں جی علی اِس کہانی کا کردار اپنی نور کا علی الوداع لینے سے پہلے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

نور میری زندگی ہے میرا سب کچھ اِس میں کوئی دو رائے نہیں چار سال کب گزرے پتا ہی نہیں چلا یوں لگتا تھا کل کی ہی بات ہے جب نور میری زندگی میں آئی تھی تھوڑی ڈری تھوڑی سہمی سی چُپ چاپ سی یقین ہی نہیں آتا نورِ علی کے ہماری شادی کو چار سال ہوگئے ہیں مجھے تو اب بھی سب نیا نیا سا لگتا ہے یا شاید یہ میری محبت کی شدت ہے مجھے نور کے ساتھ گزارا ہر وقت کم لگتا ہے جب شادی کی رات پہلی بار اُسے اپنے قریب دیکھا تھا بے حد قریب اُسی دن ہارگیا تھا میں مگر ماننے میں بہت وقت لگا خیر ہے لیکن۔۔۔یوں اچھا بھی ہے ایسے بہتر جان سکا اُسے اور میری محبت بھی شدت پکڑتی گئی

اصل میں محبت ہمارے ایمان کا پھول ہے۔یہ دل کی ایسی ریاست ہے جو کبھی ادھر ادھر نہیں ہوتی اللہ کائنات کو محبت کی کھڈی پر ایک تار کی طرح چلاتا ہے سب سے زیادہ سحر انگیز اور دلچسپ موسیقی جو موجودات کے سینے پر پیدا ہو تی ہے وہ ؑ محبت ہی ہے۔اس کا ہر جزو دوسرے جزو کے ساتھ مل کر

اسکی تائید کرتا ہے۔

محبت کا تبادلہ اپنی مرضی سے ماوراء ہوتا ہے اس لئے کہ منشاء ایزدی ان پر مکمل طور پر محیط ہوتی ہے۔کہنے کو محبت اک نعمت ہے جن کو ملے اُن کے لیے غنیمت ہے محبت روح کا سکون ہے محبت بے لوس ہو تو عبادت بھی ہے جیسی مجھے اپنی نور سے ہے خوبصورت زندگی ہے تاریکی میں امید کا چراغ بھی ہے۔۔۔محبت زینت ہے دنیائے عشق کی محبت چاہتوں کا میلہ ہے محبت یہ کہ محبوب کے ساتھ ایسا تعلق خاطر ہو کہ انسان محبوب کا فرمانبردار ہو اس کے اشارہ ابرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو اور محبوب کا سراپا صرف شعور نہیں بلکہ لاشعور میں اس طرح نقش ہو جائے کہ انسان لاشعوری طور پر محبوب کی ایک ایک ادا کو اختیار کرلے

محبت جیسے سرکش اور منہ زور جذبے کو لگام دینا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

محبت کا سودا ایک بار سر میں سما جائے تو انسان عقل وخرد سے بے گانہ ہوجاتا ہے۔۔ محبت ریاضی کے اصولوں کی پیروکار ہوتی ہے۔پہلے جمع یعنی یکجا یا متحد کرتی ہے اور پھر حاصل جمع کو ضرب دیتی چلی جاتی ہے اور یوں ایک لا متناہی سلسلے کا آغاز ہوجاتا ہے جسے فنا نہیں۔اس میں تقسیم سے مراد بانٹنا اور نفی سے مراد محبوب کے سامنے اپنی انا اور خود داری کو ختم کرکے اس کی رضا میں

ڈھل جانا۔جیسے میں پوری طرح سے اپنی نور کے مطابق ڈھل چُکا ہوں اسی طرح وُہ میرے مطابق یہ کوشش یک طرف نہیں دو طرفہ ہے۔۔۔

علی زبیر بھائی کی کال آئی تھی وُہ اور نادیہ آپی بس پہنچنے والے ہیں آپ ایسے ہی بیٹھے ہیں کپڑے بدلیں جاکر توبہ ہے بچوں سے بھی بڑے بچے ہیں آپ۔۔

نور نے اُس کا بازو ہلاتے ہوئے کہا تو اُس نے آنکھیں کھول کر محبت بھری نظروں سے اپنے سامنے کھڑی نور کو دیکھا جو اپنے دوپٹے سے نبردآزما تھی علی کی شوخ نظریں دیکھ کر رکی اِس سے پہلے وُہ کوئی شرارت کرتا وہاں سے کھسک لی اُسکی اِس حرکت پر علی کے ہونٹوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ آ ٹھہری تھی ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے روکیے کہاں چلے ہر پریشانی میں میرے ساتھ رہے اب خوشی میں شریک نہیں ہوں گے میں تو جاتا ہوں تیار ہونے ورنہ آپ سب کی چہیتی نور نے مجھے نہیں چھوڑنا لیکن واپس آتا ہوں کچھ باتیں رہتی ہیں۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں علی کپڑے چینج کرکے باہر آگیا باقی سب بھی آ گئے تھے۔۔

زندگی میں کچھ نئے کردار بھی شامل ہوگئے ہیں جیسے کہ شعیب عرف شوبی میرا پیارا سا بھانجا فرح اور فارس کی جان۔۔

ثنا میری بھانجی بھی اور بھتیجی بھی یہ معاملہ ابھی تک زیرِ بحث ہے میرے واحد

سالے زبیر اور تیسری بہن نادیہ کی چلبلی سے بیٹی کہتی مجھے چاچو ہے میری گڑ کی ڈلی۔۔۔نمرہ اور عباس شادی کو تین مہینے ہی ہوئے ہیں ابھی میرے محسن کریمی صاحب کے فرزند ہیں ایک سُلجھا ہوا اور نیک اِنسان۔۔۔

دانیال اور عائلہ اِن کی شادی کو بھی تین ہی مہینے ہوئے ہیں ابھی عائلہ خوبصورت کے ساتھ ساتھ ایک خوب سیرت لڑکی ہے سراسر نور کی پسند ہے کیونکہ نور کے دانیال بھائی نے اِس بار فیصلہ نور پر چھوڑا تھا تو میری جان ڈھونڈھ کر لائی بلکل اپنے جیسی لڑکی دانیال بھی بہت خوش ہے چاچو بننے والا ہوں۔۔۔آپ لوگ تانیہ کا سوچ رہے ہوں گے شاید میں بتادوں لڑکی وُہ بری نہیں تھی مگر وہ کہتے ہیں ناں کچھ لوگ آپ کی زندگی میں جانے کے لئے ہی آتے ہیں یہی تانیہ کی کہانی تھی اُسے ایک چاہنے والا جیون ساتھی مل گیا اب وُہ اپنے شوہر کے ساتھ سوئزر لینڈ مقیم ہے اور ایک خوشگوار زندگی گزار رہی ہے میں اتنا اِس لیے جانتا ہوں کیونکہ اُس کا شوہر میرا بہت اچھا دوست ہے اب یہ ایک لمبی کہانی ہے کیسے۔۔۔یقیناً آپ لوگ میرے جگر میرے عمر کو یاد کر رہے ہیں وُہ بھی آگیا۔۔۔

اِسے تو مجھے دیں آپ عمر بھائی۔۔۔میری شہزادی۔۔۔

نور نے عمر کی اُنگلی پکڑے کھڑی گول مٹول کنچی آنکھوں والی ردا کو گود میں اُٹھاتے ہوئے اُس کے بھرے بھرے گال چوم لیے۔۔۔

ردا۔۔

عمر اور بشریٰ کی بیٹی میری جان ہانی کی ہم عمر بڑی دوستی ہے دونوں میں ایک دوسرے میں جان بستی اب یہ میری اور عمر کی دوڑ لگتی ہے روز اُنہیں ایک دوسرے سے ملوانے کی وُہ تو صد شکر اب عمر میرے برابر والے فلیٹ میں ہی شفٹ ہوگیا ہے زندگی کی اِس راہ گزر پر کئی مسافتیں طے کرکے آج اِس مقام پر پہنچے ہیں ہم سب زندگی کی گاڑی خوشیوں اور مسرت بھرے راستے پر رواں دواں ہے۔۔۔ اچھا ایک منٹ رکیے بس آیا۔۔

دادی میری خرچی دیں۔۔

ہانیہ فوراً جاکر شفق خاتون کی ٹانگوں سے لپٹ گئی تو شفق خاتون نے اپنے لختِ جگر کو اپنی گود میں اُٹھا لیا۔۔

دادی کی جان میری بچی۔۔

اُنہوں نے اُس کے ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آئی لو یو دادی۔۔

ہانی نے شفق خاتون کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ یوں تو سب بچوں سے محبت تھی مگر ہانیہ سے ہر کسی کو کچھ زیادہ ہی محبت تھی کیونکہ وُہ پہلی اولاد تھی اور شفق خاتون سمیت پورے گھر بھر کی لاڈلی اسی وجہ سے کچھ

ضدی بھی تھی۔۔۔

آج کی تقریب کی دو وجوہات ہیں ایک تو آپ سب جانتے ہیں دوسری بتانے لگا ہوں دوسری یہ کہ نور نے اپنا سیکنڈ ایئر اے ون گریڈ کے ساتھ پاس کیا ہے۔۔۔

علی نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا نور خود بھی چونکی تھی سب باتوں میں وُہ یہ تو بھول ہی گئی تھی آج اُس کا رزلٹ آنا تھا مگر علی کے ہوتے ہوئے اُسے فکر کرنے کی ضرورت بھی نہ تھی۔۔۔

سب نور کو مبارک باد دینے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیک کٹنگ کا وقت ہوگیا ہے بھابھی۔

عائلہ نے پُر جوش ہوکر کہا۔۔۔

میں کیک لے کر آتی ہوں۔۔

نور نے مسکرا کر کہا اور چلی گئی علی بھی غیر محسوس سے انداز میں وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

آپ یہاں کیا کرنے آگئے ہیں۔۔؟

نور نے اُسے کچن میں داخل ہوتا دیکھ کر کہا ارادہ وُہ بھانپ چکی تھی۔۔۔

علی باہر سب ہیں کچھ لحاظ برتیں آج تو۔۔

نور نے اُس کی نظریں پڑھ لی تھیں۔۔۔

تو کس نے کہا تھا اتنی خوبصورت لگو اب میں کتنا سنبھالوں خود کو۔۔

وُہ قدم قدم چلتا اُس کے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔

علی باہر سب لوگ ہیں۔۔

تو میں کیا کروں۔۔

علی کا یہ جواب نور کو مزید تپا گیا اِن گزرے سالوں میں وُہ اگر کسی چیز سے ڈرتی تھی تو وُہ علی کی شدت پسند محبت سے اور اوپر سے یہ شانِ بے نیازی ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قریب مت آئیں ورنہ۔۔

ورنہ کیا۔۔

وُہ اُس کی حالت سے حظ لیتے ہوئے بولا۔۔۔

ورنہ میں مار دوں گی۔۔

اُس نے کانپتے ہاتھوں سے چھری اُس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔

تُم مجھے مار لو بہت ہے۔۔

علی نے تمسخر اُڑایا نور کی خود اپنی حماقت کا احساس ہوا اِس لیے فوراً چُھری

چھینک دی علی اب بلکل اُس کے سر پر آچکا تھا۔۔

بھئی کیا ہے۔۔

وُہ جھنجھلا کر بولی اور سائڈ سے نکلنا چاہا مگر اُس نے ارد گرد ہاتھ رکھ کر اُسے محبوس کردیا۔۔۔

محبت ہے اور کیا ہے۔۔؟

وُہ خُمار آلود لہجے میں بولا۔۔۔

عمر دیکھیں اپنی دو بچوں کے باپ ہیں اور آپکا رومانس ہی ختم نہیں ہوتا۔۔

نور نے اُس کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھا مگر وُہ اُس کے انداز میں کوئی فرق نہ آیا۔۔۔

کیا عمر ہے میری۔۔

بتیس سال کے ہوگئے ہیں۔۔؟

وُہ اُسے زچ کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔۔۔

تُم مجھے بڈھا کہہ رہی ہو بتیس سال کا مرد کب سے بڈھا ہوگیا نورِ علی شرم کرو اتنے ہینڈسم شوہر کی تمہیں کوئی قدر نہیں لڑکیاں مجھے بڑے غور سے دیکھتی ہیں۔۔

وُہ کافی حد تک چڑ گیا تھا اب نور کو تپانا تھا۔۔

کون دیکھتی ہے نام بتائیں اُس کا۔۔

اور حسبِ توقع نور تپ کر بولی۔۔

کوئی ایک ہو تو بتاؤں نجانے کتنی ہیں۔۔ ٹینا۔۔مایا۔۔مونا۔۔

علی مزید اُسے چڑاتا اگر نور کی نے اپنا پیر اُس کے پیر پر زور سے مارا نہ ہوتا۔۔۔

اور کون چڑیلیں ہیں۔۔

وُہ علی کے کندھے میں اپنے ناخن گاڑتے ہوئے بولی۔۔

خُدا کی پناہ مذاق کر رہا تھا نور یار توبہ کتنی بے رحم ہو تُم ہائے میرا پیر۔۔۔

وُہ مصنوئی آہ بھر کے بولا۔۔۔

مذاق ہی ہونا چاہیے ورنہ۔۔۔یاد رہے آپ صرف میرے ہیں اور مجھے ہی دیکھنا ہے ورنہ یہ چھری دکھ رہی ہے اِسے رکھوں گی چولہے پر خوب گرم کرکے آپکی آنکھیں نکال لوں گی پھر دیکھتے رہیے گا۔۔

وُہ سخت نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

توبہ ہے میرا ایک مذاق اور تُم کہاں پہنچ گئی یار نہیں دیکھتا تمہارے علاوہ کسی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو اِن آنکھوں میں تو صرف تُم بسی ہو نورِ علی۔۔

وُہ پھر پٹڑی سے اُترا۔۔۔

علی۔۔

جی علی کی جان۔۔

وُہ دلنشین انداز میں کہتا ہوا مزید قریب ہوا اور اُس کی پیشانی کا بوسہ لے لیا۔۔۔

پیچھے دیکھیں۔۔۔

اُونہوں۔۔ میں تمہاری باتوں میں نہیں آنے والا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ نور کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مخمور لہجے میں بولا۔۔۔

علی ہانی۔۔۔

نور کی سرگوشی پر وُہ خود بھی چونکا تھا پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا نور کو لمحہ لگا اُس کی گرفت سے نکلنے میں اور اُسے انگوٹھا دکھاتی باہر چلی گئی۔۔۔

پاگل لڑکی مگر صرف میری نورِ علی۔۔

علی نے خود سے کہا اور مسکراتا ہوا اُسکے پیچھے چل دیا۔۔۔

محبت ایثار میں پوشیدہ اک ایسا سر بستہ راز ہے کہ جس کو سمجھتے تو بہت ہیں مگر

عملی مظاہرہ کرنے کا ظرف کسی کسی میں ہی ہوتا ہے۔نور اور علی نے اس جذبے کو سمجھا تھا اور جیا تھا۔محبت ہوجانا کمال نہیں محبت میں ایثار کرنا کمال ہے۔

محبت ہو تو سب کو جاتی ہے مگر ایثار بہت کم کر پاتے ہیں اور جو اس راز کو پالیتے ہیں حقیقی مسرت انہی کا مقدر بنتی ہے۔۔۔

اب الوداع کا وقت آگیا ہے دل نہیں چاہتا ساتھ چھوٹے مگر وُہ کہتے ہیں ناں زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے اور جمود موت ہے تو اجازت درکار ہے ۔۔۔ نور اور علی کی طرف سے خُدا حافظ۔۔۔.

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔

پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں

بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین